

# ردِّ قادیانیت

## رسائل

حضرت مولانا قاضی غلام گیلانی  
حضرت مولانا قاضی زکریا حسین  
مولانا ترمذی احمد خان میکیش درانی  
حضرت مولانا مفتی غلام ترمذی امینی

# احتساب قادیانیت

نہدوم

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

عضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

بسم الله الرحمن الرحيم

## عرض مرتب

نیچے احتساب قادریانیت کی انیسویں جلد پیش خدمت ہے۔ اس جلد میں مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے بارہ (۲۲) مولانا مفتی عبد اللطیف رحمانی کے تین (۳) اور حضرت مولانا ظہیر احمد ٹٹوی کا ایک رسالہ یعنی کل مولہ (۱۶) رسائل و کتب شامل ہیں۔ پہلے نمبر پر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے رسائل شامل اشاعت ہیں۔

بخارے مخدوم و محدوح حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی معروف اہل حدیث و اہل نماز تھے۔ مزاجاً معتدل اور صالح طبیعت کے انسان تھے۔ ایک اچھے انسان کی تمام خوبیوں کے حامل تھے۔ حق تعالیٰ نے ان کو خلوص رفقیت کی نعمت سے بھر پور نوازا تھا۔

تحریر و تبلیغ کی طرح فن مناظرہ کے بھی شاعر تھے۔ قرآن وحدیث اور دنگہ علوم و ہنر پر بھرپور دسترس رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ میں ردقادریانیت کے امام تھے۔ آپ نے ردقادریانیت پر ”شہادت القرآن فی اثبات حیات نبی علیہ السلام“ کا نام پر دو حصوں میں کتاب لکھی۔ جو مرزا قادیانی کی زندگی میں آپ نے شائع کی۔ مرزا قادیانی اس کا جواب نہ دے پایا۔ حالانکہ اسے جواب دینے کے لئے لگا رہا تھا۔ یہ کتاب نایاب ہو گئی تو اسے پھر قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت سے شائع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ الشیخ حضرت سید نفیس الحسنی دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ”میں اس مجلس میں موجود تھا جس مجلس میں حضرت رائے پوریؒ نے حضرت جالندھریؒ سے اس کتاب کی اشاعت کے لئے فرمایا۔ مگر کتاب کا حصول اور اشاعت کی اجازت کا مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے ورثہ سے مرطد درجہ میں تھا۔ چونکہ میرا (سید نفیس الحسنی مدظلہ) آبائی تعلق سیالکوٹ سے ہے۔ اس لئے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ یہ مسئلہ میں طے نہ کر دوں گا۔ چنانچہ علی الصبح اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سیالکوٹ چل نکلا۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے ایذا دلادتی تھی۔ آپ کے بچے مولانا محمد عبدالقیومؒ والد ماجد برو فیض رسا

میر) آپ کے وارث تھے۔ ان نے دروازہ پر دستک دی۔ باہر تشریف لائے۔ میں (سید نفیس الحسنی مدظلہ) نے ان سے حضرت رائے چوری کی خواہش کا اظہار کیا۔ کتاب اور اجازت اشاعت طلب کی، وہ اس لئے پاؤں گھس گھے۔ نابھیری نے سے وہ کتاب اٹھالائے اور یہ وہ نسخہ تھا جس پر مصنف مرحوم (مولانا محمد ابراہیم میر) نے ضروری اضافے و تراجم کی تھیں۔ لیکن اس نسخہ کے سرورق پر مصنف مرحوم کا نوٹ لگا تھا۔ ”بدلنا عین جاو لیکن کتاب کو نابھیری سے مست باہر جانے والا یہ نوٹ پڑھ کر کتاب کے حصول کی بابت ناچاری ہوئی۔ لیکن قدرت کا کرم کہ اگلے ہی لمحہ میں میر عبدالقیوم نے فرمایا کہ چھوٹا مطلوب ہے اور حضرت رائے چوری کا حکم ہے۔ لیکن کتاب بھی حاضر اور چھاپنے کی بھی اجازت ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب لے کر خوش خوش دو پہر تک لاہور حضرت رائے چوری کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت نے اس کا رد والی پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں اور کتاب کی کتابت اپنی نگرانی میں کرائے کا حکم دیا۔ مناظر اسلام، مولانا لال حسین اختر نے اپنے ذاتی نسخہ سے کتابت کی اجازت دیا اور مصنف مرحوم کے نسخہ جس میں تراجم و اضافے تھے۔ اسے سامنے رکھ دیا۔ جتنی کتابت ہوتی جاتی دو میر عبد القیوم صاحب کو بھجوا دی جاتی۔ وہ ہدف پڑھتے رہے یوں مختصر عرصہ میں کتاب چھپنے کے لئے تیار ہوئی۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا اور اس نسخہ کے پھر کئی بار ایڈیشن مجلس نے شائع کئے۔ ”اب اسے سرودھاکا ایک الجھدیت ادارہ شائع کر رہا ہے۔

اس کتاب کے علاوہ مولانا حانڈ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے رد و تادیبیت پر کئی رسائل بھی شائع ہوئے۔ کس طرح اپنے دلی درد کا اظہار کیا جائے کہ وہ تمام رسائل صیرر آئے۔ بہت ساری لائبریریوں کو چھان مارا بعض حضرات کو خطوط بھی لکھے۔ لیکن ہوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ ملا۔ دنیا کو کیا ہو گیا ہے۔ فالہی اللہ العشقی!

حضرت مولانا پروفیسر مہد میر خوب آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا اپنے محمد دم مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی لائبریری دیکھنے کے لئے اجازت طلب کی۔ کئی بار خطوط کا جواب نہ ملا۔ پھر خود تاریخ مقرر کر کے حاضر بنی کا فقیر نے اعلان پر مشتعل طریف لکھا۔ جواب ملا لائبریری بن رہی ہے۔ پھر عرصہ بعد قابل استفادہ ہوگی۔ پتا نہ چھ رہا بعد خود جادھو کا۔



۳..... قادریؒ نے مذہبِ جمعِ ضمیمہ خلاصہ مسائلِ قادیانیہ: یہ رسالہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔ پاکستان بننے کے فوری بعد مرزا محمود قادیانی..... ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو مبرا گیا۔ اس دور میں مرزا محمود پر بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا بھوت سوار تھا۔ مرزا محمود کی تکمیل معلّم الملکوت نے تمام رکھی تھی وہ کسی کو چھپے پر ہاتھ نہ دھرنے دیتا تھا۔ تب مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اسے لکام ڈالنے کے لئے کوئٹہ جا چکے۔ آپ کے بیانات ہوئے، علماء بلوچستان کی درخواست پر ایک رات میں یہ رسالہ مرثب ہوا۔ تذکرہ تاریخوں میں قادیانی جلسہ گاہ میں یہ تقسیم کیا گیا۔ مرزا محمود دم دبا کر بھاگے آجا اور بلوچستان میں قادیانیوں کے پاؤں نہ تھکتے پائے۔ آج بلوچستان میں محض تحفہ ختم نبوت کے دو ملکیتی افکار اور مدرسہ قائم ہیں۔ جب کہ قادیانیوں کی پورے صوبہ میں ایک بھی عبادت گاہ نہیں۔ اقتدار کا نشہ ہرن ہوا۔ قادیانی بھی عقائد ہوں گے۔ انشاء اللہ!

۴..... صدائے حق: ایک مسلمان خاتون کی درخواست پر مختصر رسالہ جس میں قادیانیت کے کفر کو واضح کیا ہے مرتب دیا۔

۵..... فیصلہ ربانی بر سر مرگ قادیانی: ایلیٹن دوم جو مارچ ۱۹۳۳ء بہار پر نہیں ملتا ہے سے شائع ہوا۔ بنگالی اشعار میں مرزا کی موت کی حالت واقعی دکھائی گئی ہے۔

۶..... ختم نبوت اور مرزا قادیان: مرزا قادیانی کے حرمہ تحریفات کے جوابات پر مشتمل ہے۔

۷..... فص ختم النبوة بعموم وجامعیۃ الشریعۃ: قرآنی دہشت سے صاحب ختم نبوت کی آفتی وعاگیر نبوت کے دلائل کو پیش کر کے قادیانی تحریفات کے لغو پن کو آشکار کیا ہے۔

۸..... کشف الکفائق یعنی رویداد مناظرات قادیانیہ: مئی ۱۹۳۳ء میں قادیانیوں کے ساتھ یہ گھٹ میں چار مسائل: ۱۔ نکاح محمدی عظیم دینی چیز ہوگئی۔ ۲۔ حیات حضرت مسیح علیہ السلام۔ ۳۔ تنبیہ صدق و کذب مرزا۔ ۴۔ ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ، پر قادیانیوں سے علماء اسلام کے مختلف نشستوں میں مناظرے ہوئے۔ ان علما نے اسلام میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولانا اہل حسین اختر اور دیگر معضرات شامل تھے۔ ان مناظرات کی جامع رپورٹ ہے۔

۹۔ امام زمان، مہدی منتظر، محمد و ذوالکفل، سکندر آباد، حیدرآباد دکن میں جنوری ۱۹۳۷ء میں مولانا محمد ابراہیم میٹیا لکھائی کے متذکرہ تین ملاحظات پر بیانات ہوئے۔ جس میں مرزا کے دعویٰ، امامت، مہدویت، محمدویت کے فحشہ اور جھوٹے گئے۔ ان بیانات کا انھوں نے اعلیٰ عدلیہ نے شائع کیا۔

۱۰۔ کھلی چٹائی نمبر ۲ معروف قادیانی مناظرہ عدم رسالت جلی کے نام مولانا میر ابراہیم صاحب کا مقابہ منقوت۔

۱۱۔ ترید مبالغہات مرزا سیہ نمبر ۲: ایک قادیانی مناظرہ کے جواب میں یہ رسالہ تحریر فرمایا۔

۱۲۔ مسئلہ ختم نبوت: مولانا سیالکوٹی کی تفسیر صحیح (ازمن سے فواء) کی تفسیر میں مسئلہ ختم نبوت پر مولانا کی تفسیر کی غور کیا، مولانا نے مجدد و مہدی نے یہ سنت کی شکل میں شائع کیا۔

۱۳۔ احساب قادیانیت کی اس اسلوب میں بعد میں حضرت مولانا مفتی عبداللطیف صاحب رحمانی کے تین رہائش گاہوں، شمل، اشاعت میں۔ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی، حضرت مولانا مفتی مکی بنی، بی بی خانقاہ و رحمانیہ، تاج شریف کے دوست و بازو اور حاشیہ صادق تھے۔ اس وجہ سے اپنے نام کے ساتھ انھوں نے رحمانی کا لقب جڑوں سے لیا تھا۔ ان خطبات کا بعد یہ ۲۔ تذکرہ یوم طبع السلام۔ ۳۔ چشمہ ہدایت کے علاوہ تقادیریت پر حیران کا کوئی رسالہ نہیں پھرتا آگیا۔ اس جلد کی اشاعت کے بعد کسی کرم فرمائے کو چند سالہ پر حیران ہوتا ہے جس میں سرفراز فرمایا جائے تاکہ کسی اور بعد میں ان کو شامل کر کے مجموعہ کے صفحات قسم و محتویہ کیا جائے۔ دو تین رسالے یہ ہیں۔

۱۴۔ غلط فہم جدید: صہبہ بہار میں قادیانی جماعت کا مبلغ عبدالعزیز قادیانی تھا۔ اس نے مرزا قادیانی اور قادیانیت کی حمایت میں ایک رسالہ ”الافتاء“ نامی لکھا۔ حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی نے اس رسالہ میں قادیانی رسالہ اعجاز کے ایک ورق میں تیس غلطیاں ۲۰ بہت کر دیں۔ گو یہ مبادیہ جدید قادیانی کی تفسیر نکال دی۔ بہار میں قادیانی جماعت کا مایہ ناز مبلغ نے مدت کی محنت اور دیر و درازی کے بعد غلط اسلام کے مقابلہ میں ایک رسالہ لکھا اور اس کے ایک ورق میں تیس غلطیاں اس سے مرزا ہوئی۔ ان تفصیلات پر مشتمل یہ رسالہ ہے۔



الانصار کے، علم تبلیغ تھے، مولانا عبدالرشید میاٹوی بھی کتب ختم نبوت کے بانیوں میں سے تھے۔ اسی طرح مزاحیرین میں حضرت مولانا لال حسین اختر بھی تھے۔ یہ بھی تجسس کے نہ صرف بانی و خدوکن میں سے تھے بلکہ مجالس کے جو نئے نئے افراد سرگزیہ بھی منتخب ہوئے۔

اس کتاب میں مولانا ظہیر احمد ٹکونی، مولانا لال حسین اختر، مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی، حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی، نوشاہی اور دوسرے کا ذکر کی جہاد خرمیہ دوہائی جہاد جہاد کی سرحد شہادت کا کہنا کی گئی ہے۔ مولانا ظہیر احمد ٹکونی نے اس روزیہ اور تقریر فرمایا، اور یوں احوال نامہ سرگودھا اور لاہور میں جو مسوئوں کی روزیہ اور پر مشتمل یہ کتاب ہے۔

مولانا نے منظرہ کی روٹی اور پیٹے حصہ میں بیان فرمایا، دینی اور دین سازوں۔ قادیانوں کے اختر اللہ اور مسلم دینی کے جوابات، دلائل و ٹیکہ ابواب قائم کر کے دوسرے حصہ میں شائع کیا۔ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں باب انہی حیات مسیح علیہ السلام شائع ہو۔ اس میں حیات مسیح علیہ السلام پر قرآن و سنت سے چالیس رکاع بیان کئے اور ان پر قادیانی مزاحمت کے حلیات تحریر فرمائے۔

اسمیں کہ وہ ابواب ختم نبوت اور تیسرا باب کذب قادیانی اس کتاب میں شامل نہیں۔ یہ معلوم کہ آپ تحریر نہ کر پئے۔ یا یہ کہ وہ اشاعت پذیر نہ ہوئے۔ پھر نہیں بجا کہ لکھا اس لئے کہ انہیں اسلام بھروسے نہ ٹیکہ پہنچا رہا ہے۔ پوری اور پوری سیکھیں، انہی ان کے خاندان کے حضرت کے دروازہ پر بھیج رہے ہیں مائی غلطی کے فاضل مبلغ مولانا عبدالحامد مفتی تقریب سے گئے۔ مگر کوئی سوز و غل کا بظاہر کبھی لکھا ہے کہ ہذا لکھو وہ شائع ہو گیا ہو ہمارے شخص سے۔ دینی و ابواب نہ لکھو، کئے، زکوٰۃ کی، حق اور حق پروردگار و جہاد ان حضرات کا حق حصہ تھی۔ پڑھنے اور دیکھنے میں نے اس کتاب کا یا نیست کی کس جہد میں کسی خاص کتاب کو پڑھنے سے متعلقہ نہیں ہو۔ اس سے کہ وہ سب پڑھنے کی چیز ہیں۔ البتہ منظرہ کی روزیہ اور قادیانیوں کے عقائد کی کہانی جو اس کتاب میں ہے، پڑھنے کے لئے مساعریہ و مبلغین سے نہ ہر درخواست کر رہے ہیں، چاہا آپ پڑھیں نہ پڑھیں اس کی یہ بات چاہتا ہوں۔

نائب! مولانا حافظ محمد ابراہیم سرہانہ لکھی  
مولانا مفتی عبدالحق ربانی، مولانا ظہیر احمد ٹکونی  
الصارضی! فقیر اللہ۔ باب ۱۰ ص ۷۰



# اجمالی فہرست . احتساب قریبیت جلد ۱۹

۳۰	توضیح	
۱	عبدالله بن ابی کھر	حضرت مولانا محمد کھر بن قریب بن کھن
۲	الخمر الصنع	
۳	عن نصر المسبح عليه السلام	
۴	قورین تہب	
۵	مغیرہ بنات طوحد سائے قورین	
۶	مدا بنی	
۷	تیمار بنی درمک قورین	
۸	فخرتہ بنات طوحد سائے قورین	
۹	نص حامد لسود	
۱۰	محمود و جانیہ السریفہ	
۱۱	نظیف و بنی کھر بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۲	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۳	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۴	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۵	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۶	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۷	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۸	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۱۹	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۰	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۱	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۲	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۳	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۴	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۵	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۶	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۷	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۸	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۲۹	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	
۳۰	محمود بن ابی کھر بن قریب بن کھن	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فبہت الذی کفر

(ابو یوسف مبارک علی قادیانی سے منصرہ)

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا کنوٹی

## فیہت الذی کفر

ابو یوسف مزہرک علی قاریانی صدور بازار میاں کثرت سے اتفاق  
مباحثہ بتاريخ ۲۲ رجب المکرم ۱۳۱۵ھ بمطابق ۲۳ فروری ۱۸۹۸ء  
اہل سنت، اہل تشیع کو کیسا برا جانتے ہیں؟

صدور بازار دہلی۔۔۔ چونکہ اہل تشیع اصحاب کے شان میں گستاخ ہیں۔ اس لئے اہل سنت جو ان  
کے قہمیں ہیں ان کو ٹکڑا کر "ومن کفر بعد ذالک فاولئك وهم الفسقون (التورہ ۵۵)"  
فاسق وعتاقہ کرتے ہیں۔

راز تہ۔۔۔ پندرہ روز سے کچھ آیات نبیات میرے دل میں آ رہی ہیں جن سے صرف طور پر عبادت  
ہوتا ہے گزشتہ تشیع چارہ ہدایت سے بھرا اہل بعید ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی سن کر ان پر صا  
کریں گے اور وہ یہ ہیں۔

"فان امنوا بعزل ما امنت به فقد اهتدوا وان تولوا فاما هذا في شفاق  
(فسرہ ۱۰۳۷) "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی صحت کے لئے صحیح ہونے کی تاکید فرمائی ہے۔  
یہ کہ جو کوئی ان چوبیس رب العالمین سے بغض و عداوت نہ رکھے اس کا ایمان مکمل اور اسلام کہاں۔  
"ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير مسيل  
المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم ومآت مصيرا (نساء: ۶۵)"

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب نبی ﷺ کی اتباع کو ایسا لازمی کر دیا کہ  
در صورت خلاف ورزی یا ب ہدایت ممدود ہو جاتا ہے اور جہنم (جس کے عذاب سے اللہ تعالیٰ  
اپنی پناہ میں رکھتا ہے) تک پہنچتی ہے۔

"والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم  
باحسان رحمى الله عهد ورضا عنه (توبہ: ۱۰)" اس آیت کریمہ میں اللہ جل  
شانہ نے ائمہ اربعہ ان کے اتباع کے لئے خاص کر لی۔ کیونکہ جب ان کی اتباع میں ہر رضوان الہی  
موجود ہوتا ہے تو ان کی مخالفت میں غضب الہی جوش میں آتا ہے۔

"وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في  
الارض كما استخلف الذين من قدامهم وليكن لهم دينهم الذي ارتضى لهم  
وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدون لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد

ذات فاضلہ لکن ہم الفاسقون (مورخہ ص ۱۰۰) اس آیت میں اللہ جل شانہ نے صحابہؓ کے مقرران سے اس پاک دین کو بچا کر کے کا وعدہ دیا ہے اور جو کوئی اس پیچھے بھی نکل کر گئے تو وہ پرے دوسرے فرمان میں، اور یہ معلوم ہے کہ ہر مادیان حکاکہ و افعال کا مجموعہ ہے، جس کو سنا عقیدہ کہ ان کے عہد معاد میں بدشکر رائج و شائع نہیں ہوا وہ مستحکم ہے۔ ولہذا غیور مقلوبان ان آیات اور بڑے ایک اور بڑا عجیب نتیجہ بھی نکلا ہے کہ ہمیں ہر حال میں صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ خصوصاً ایمانیات و عقائد میں۔

صدر بازاری۔۔۔ (بڑی خوشی سے) بروایتی عجیب استدلال ہیں۔ خوب آپ انہیں مہر نیروز کی طرح مکان مرتکب پر چڑھ کر بیان کریں، کئی کو جا لیں دم زدن نہ ہوگی۔

اس کے بعد مجھ پر تھکے خاموشی رہی بعد میں صدر بازاری نے مجھ سے قادیانی کی نسبت بکھڑا طعنہ لگایا، چاہا جس پر میں نے کہا کہ میں یہاں بحث کے اور نہیں آیا تھا قادیانیوں نے اس لئے آپ مجھے معاف فرمایا اور نیز بحث سے مضبوطی و تعصب بڑھتا ہے۔ ہذا مناسب بھی نہیں ہے۔ را اگر آپ چاہیں تو کچھ لاکل نزول لیں۔ شیخ میں مرید علیہ السلام کے جو اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو سکھائے ہیں۔ آپ پر پیش کرتا ہوں۔ آپ بوقت فراغت اس پر اپنے عقیدہ ساتھ برکے بعد مجھ کو مطلع کریں۔

صدر بازاری۔۔۔ اچھا تو وہ مجھ کو نکھادو۔

راقم۔۔۔ نکلنے کی کوشش نہ کرنا۔ آپ ان کو یاد رکھ سکتے ہیں۔

صدر بازاری۔۔۔ نہیں جی ضرور کام دوں۔ کبھی بات بوقت تہہ نہ سمجھ رہی ہے۔

راقم۔۔۔ چھ قلمی ایجنسی دلیل تو وہی چراغ صحیح ہے۔ جو آپ بڑی خوشی سے مان چکے ہیں۔ مگر صحابہؓ کی افادہ ندادنی احقر ان کے نزول کو ماننے لگے تو میں نہیں بھی وہی ماننا چاہئے اور اگر کسی مشنل سے بظہر تھے تو اس کی دلیل انکار ہے۔

صدر بازاری کی زبان رواں چلا اور چالائی سے کہنے لگا کہ نہیں میں نے تو انسانی طور پر کہا تھا تفصیلی طور پر نہیں مانا تھا اگر مجھے آپ کا یہ پیچ پہلے معلوم ہوتا تو میں پھر مستثنیات بیان کر لیتا۔ اچھا پیچ و پیر پیچ میں اگر مجھے قابو کرنا چاہئے ہو۔ غرض میں بھی تہہ رہے گا تو نہیں آنے کا۔ یہی ادھر وہاں کر لیں جو تاروں بھی ادھر ادھر ہیں۔ اشارہ بھی کر۔

راقم۔۔۔ ہاں سنوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بات کر کے پھر پھر بات میں۔ بیان اہل علم سے بہت بعید ہے۔ بازاری لوگ کبھی تو اسے عادت نہیں جانتے ہیں۔ مہربان ہے۔ آپ کو اس پھر جانے کی قیامت میں کہاں ترو ہے اور نیز یہ عرض ہے کہ آپ اپنی مثال تو اچھی بیان کریں۔ ایسی بری مثالیں میں چاہی نہیں۔

صدر بازار کی نے حکم ۔

چو بہت غلام بچا جو ۔

پہ خاش درہم نہد رائے را

اپنی اہمیت کے ٹھنڈے میں آنے والے کرم کرم ہاتھیں تانے میں اب نہیں جاؤں۔ شہر چونکہ صبر و راز کا معاملہ تھا۔ میں نے بہت سی لکھت سے کیا، پچھا، اگر آپ ایسے ہی غلبہ القصب میں تو مجھے معاف فرمائیں۔ میں نے پیسے ہی عرض کر دیا تھا کہ جس سے وہ کدو کوئی رشتہ بنائیں ہو سکتا۔ آپ بعد ہوا انگریز کے مجھے اطلاع دیں۔

صدر بازار کی نہیں میں غصے نہیں ہوتا۔ میری طبیعت جوش والی ہے۔ کام جوش سے کرتا ہوں۔ آپ پر نفی کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ ساتھ کام کا صعود الی السماء بجسود العصور ثابت نہ کریں تب تک نزول پر بحث نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب صحیح علیہ السلام کی حیات ہی ثابت نہ ہو تو ان کا نزول کس طرح مقصور ہو سکتا ہے اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں تو کس قلم کا آثار ثابت ہو سکتے۔ کیونکہ فوت شدہ پھر نہیں آتے۔

راقر۔ اس مسئلہ میں نزول واصل ہے نہ کہ فرار اور حیات ہمارے قریب ہے نہ اصل۔ اس لئے اصل یعنی نزول پر بحث کرنی چاہئے۔

صدر بازار کی۔ جب عورت کی موت نہیں تو نزول کس طرح ثابت ہو سکتا۔

راقر۔ مسیح علیہ السلام کا فوت نہ کر بھی دین میں ناقص قدرت کہہ لیں یا غلط ہے یا نہیں؟

صدر بازار کی نے جواب دیا، اگر اپنے پیرو مرشد قادیانی کی طرح نہ، یا اور ایک کئی تقریر اس مضمون کی شروع کر دی کہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے۔ وہ تقریر میں اولیٰ الی آخر یہ بتانے لگا کہ میرے سوال کا جواب نہ تھی۔ میں نے اسے میرے منہ سے سننے چاہی۔ شروع وہ کیا کہتے تھے۔ بعد میں میں نے کہا کہ میں نے سنت اللہ سے سوال نہیں کیا میری تو قدرت اللہ پر چھو ہوں۔ آپ اپنی تقریر بدل چاہیں یا نہیں کیا میں اس سب سے سوال کا جواب دے دوں۔ اس پر ایک اور تقریر شروع کر دی۔ پھر بھی میں سننے منع کیا۔ پھر نہ نہ آئے اور بعد کہ یہ کہ ایک مسئلہ تک انتظار کرو جواب آ جاتا ہے۔ تقریباً چھوٹت تک صبر سے بیٹھنا یاد رہا کہ جواب نہ ملتا۔ پھر نہ ملا اور سمجھا کہ اب اس کا جواب تو یہ تھلیک خود میں ہے نہیں۔ ہذا اللہ کو حق اور اس ملک پر چڑھا جاتا ہے۔

راقر۔ اختلاف مسئلہ مکان نظریہ نبی نے وقت کا تھا آپ مکان علی کے ذہن میں تھے۔

صدر بازار کی۔ ہاں۔

راقم . . . ملحقِ تعمیر نبی پر اللہ و اللہ والی حج و تھا اور مسیح علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں بھیجنے سے لیں اب عاجز ہو گیا ہے۔

صدر بازاروں . . . امکاں کی مانتے تھے۔ یہ تو نہیں کہنے کے بھی ضرور۔

راقم . . . قطعی نبی کا نہ آنا بارہ و ناقم النبیین ، رست ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے پر بھی کوئی کسی دلیل ہو تو آپ بہہ سکتے ہیں۔

صدر بازاروں . . . ہاں! مجھواتھ تو لی فرما ہے۔ "وحرّام علی قریۃ اہلکنا ہا اہم

لا یجمعون (الفیہ: ۱۵)" اور "اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والقی لم تفت فی

مخاھا فیہمک النفس قطعی علیہا الموت ویرسّر الاحیاء الی اجل مسمی

(زم: ۱۷)" انہی "توں سے صرف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی نہیں آئیں گے۔

راقم . . . آپ کتب اصول مذاہرین کیا مباحث اہل اسے ہی کہتے ہیں۔ ذرا سوچیں تو سمجھیں۔

صدر بازاروں . . . یہاں عیسائی ہیں۔ لہذا کچھ بھی لائق میں داخل ہیں۔

راقم . . . انہی نے انکار کیا ہے کہ انہی نے "وان النفس لا یغنی عن الحق شیئا

(انسج: ۸)" لہذا آپ مسیح علیہ السلام کو بھی خود پلان میں داخل نہیں کر سکتے اور بحکم و ما

من عام فلا وخص منه البعض ممکن ہے کہ مسیح علیہ السلام اس ریت سے مستثنی ہوں۔

صدر بازاروں . . . اچھا یہ نہیں تو آپ یہ عیسائی اسی متوفیک (آن عمران: ۷۷) "تو عبادۃ

النفس ہی ہے۔" ادب تو کچھ نہیں ذرا انہی نہیں۔ و خاتم النبیین میں بھی خاتم اسم داخل کا صیغہ

ہے اور اسی متوفیک میں بھی متوفی اسم فاعل ہے۔

راقم . . . خاتم اسم فاعل کا صیغہ نہیں ہے۔ ذرا دیکھیں تو سمجھیں۔

صدر بازاروں . . . ان پر ضد کی اور قرآن شریف مشکوٰۃ چاہا جس پر میں نے کہا کہ جتنے

ہجیانہ رکھے۔ میں نے ٹوہید واضح طور پر پڑھا۔ خاتمہ عن یہ ان دونوں کا ایک ہی وزن ہے۔

پھر بھی میں تحریر نہ فرمائی۔ میں نے مکرر آواز بلند پڑھا۔ خاتمہ فاعل تب جائز ہوئی کھلی اور کہنے

لے کہ ہاں ہاں یہ اسم فاعل کا صیغہ نہیں ہے۔ کچھ اور ہوگا۔ چونکہ میں میں فاعل کا سلسلہ خارج از

بحث تھا۔ اس لئے میں اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ اور اصل مطلب کی طرف رخ کیا اور دوبارہ آواز پڑھا

عیسیٰ انسی متوفیک (ادارہ تائید کے لئے کوئی سی بھی دیکھیں نہیں ہو سکتی۔ چاہئے کہ

عمادۃ النص: "وآپ ذرا دیکھیں۔" یہ بلا کریں۔ کہیں بے بنیاد نہ دیتے ہیں۔ کیا عبادۃ لایس

ہی کو کہتے ہیں کہ وہ کائنات میں نہ کر سکے۔ نہ ہو۔

صدر بازاری ... (رفتہ بازار پر پہنچا تو زمین حق میں اسلام کے دباؤ آئے گا کہ امکان مان لوں تو میں تمہارا کیا مطلب ہے کہیں۔

راقم (جی بے پرواہی سے) کچھ نہیں آپ پانڈولی مان لیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اقرار کرنے میں آپ کا کیا ضرر ہے اور نکال کر دے گا۔ کیا سہوتا ہے۔ آپ صاف طور پر کہیں انہیں کہہ دیتے کہ ہاں مسیح علیہ السلام کا فوت ہو کر بھی دنیا میں آنا وقت قدرت الٰہی کا خاص ہے۔

صدر بازاری ... اچھا میں مانتا ہوں کہ مسیح علیہ السلام کا فوت ہو کر بھی دنیا میں آنا دار و براہمن۔ نہ باہر نہیں۔ اچھا کہنے کو کہا جانتے ہیں۔

راقم اللہ جل جلالہ! جب مسیح علیہ السلام فوت ہو کر بھی دنیا میں آ سکتے ہیں تو پہلے منہ حیات کرامت پر شکوک کرنے کی کیا ضرورت بغیر محول اثر ثابت ہو چکی تھی کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو پھر بھی بصورت ممکن ہر سچ ہو آپ مان چکے ہیں۔ نزول الٰہی کی طرف رخ کرنا چاہے گا۔ اس لئے پہلے ہی نزول پر بحث کیوں نہ ہو۔ اگر آئے تو مسیح علیہ السلام مثیل ثابت ہوا تو نہ شک کی ضرورت دیکھئے جو کسی کے لئے نہ ہو۔ حق الٰہی، مسیح بن مریم علیہ السلام ہی نزول ہوں گے۔ جس پر کہ اس امر سے حیرت و حیران متعجب ہو جائے کہ اور جو حضور مسلمین کا مقصد یہ ہے جو رستہ میں بد و نیک اسلام میں اور نہ ہونا چاہا ہے۔

اسے میں نے ہر عصر کا وقت آگیا۔ چونکہ مرزا یحیٰوں کے چچے آثار جانتے نہیں۔ اس نے میں نے خود ملحدہ برصغیر کرنا کر گزارا ہے۔ بعد ازاں صدر بازاری نے مجھے اپنی دھمک میں بلوایا۔ جس پر میں نے یہ جواب دیا کہ وہاں کے رشتہ کی درخواست کی۔ مگر صدر بازاری نے نہ مانا اور گفتگو شروع ہوئی۔

صدر بازاری ... اچھا نہ چھٹے۔

راقم ... جس ویسواں ہے کہ حجاج کا ایمان مسیح بن مریم کے نزول پر تھا۔ یادہ کسی عقل کے مختصر تھے۔ جو کچھ کتب معتبرہ سے ثابت ہوا اس پر عمل۔

صدر بازاری ... اچھا میں خواہ لوں کی بحث کو تسلیم کرتا ہوں۔ مگر اس شرط پر کہ آپ مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول اجماع سے ثابت فرمادیں۔

راقم ... انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کروں گا اور یہ میرا فرض ہے۔ وہ پہلا دعو ہے۔ ثابت ثابت کریں۔

صدر بازاری ... (بخاری نکال کر) حدیث کیف ائدہ از انزل ابن عربیہ فہمک واما حکم منکم ہے ثابت ہوتا ہے کہ اصل مسیح نہیں آئیں گے۔ کوئی اتنی ہی ان کا مثیل ہو کر آئے گا۔

راقم ... میرا سوال صحابہ کے مذہب کی نسبت تھا۔ آپ نے حدیث مرفوعہ نکال دی ہے۔ جس سے کسی صحابی کا مذہب بھی ثابت نہیں ہوتا۔







جوش لکھا۔ جس پر رقم نے کلام سے اعراض کیا اور کہا کہ جب تک آپ اپنی غلطی کا قمر رنہ رلیں  
میں ہرگز کلام نہیں کروں گا۔

صدر بازاری۔۔۔ (بڑے اصراء کے بعد) اچھا میں جانتا ہوں کہ یہ ترکیب غلط ہے۔ یعنی  
(وامعالمکم حنکہ) میں، بد غلط تفسیر کی نہیں ہے۔ اس میں میری کیا سرشان ہے جیسا حدیث  
سے اپنی حدیث میں تو صریح طور پر مماثلت ثابت ہو رہی ہے۔  
راقم۔۔۔ ایجاد لکھا ہے۔

صدر بازاری۔۔۔ (بخاری نکال کر) حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پڑھنے لگا۔ عبارت صحیح نے  
پڑھی مٹی اور پیرا دوہرا کرتے کرتے وہ حدیث نصف تہم تشریف لارہا مگر نہ پڑھی۔

راقم۔۔۔ آپ سبے خشک پڑھتے چاہیں اس وقت غلطیوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ  
بہت خارج از بحث ہے اور میری کر کے ذرا آگے بھی نہ ہیں۔ لا تفسروا الصلوٰۃ کا معاملہ  
کریں۔ چونکہ آگے حضرت ابو ہریرہؓ نے عارف طور پر کہہ دیا ہوا ہے کہ صحیح مسعودی نے بھی اللہ ہے۔ اس  
لئے صدر بازاری نے وہ عبارت پڑھنے سے انکار کر دیا مگر میں پڑھانے بغیر کب چھوڑتا تھا ہر حاشی کی۔  
(ایک واقعہ یہ کہی ہے کہ انہوں نے کہا کہ تو نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے خود نماز سے  
قرآن شریف میں منع کیا ہے۔ وہ اعلا نے کہا کہ ہیں قرآن میں کہاں منع ہے۔ وہ فحش کہنے لگا کہ یہاں  
ایھا الذین آمنوا لا تفسروا الصلوٰۃ وہم نے کہا کہ آگے کیا ہے۔ کہنے لگا کہ  
سارے قرآن پر میرے باپ نے عمل کیا ہے۔ یہی حال ان مرزا کیوں کا ہے۔ ایک لفظ لے کر اپنی  
فہمیشہ نفسی کے موافق اس نے منہ ترش لیتے ہیں اور آگے پیچھے دیکھ کر نہیں کرتے۔ غافلہم سے!)  
صدر بازاری۔۔۔ یہ ابو ہریرہؓ کی اپنی رائے ہے اور ابو ہریرہؓ صحابہ میں بے اعتبار تھا۔

راقم۔۔۔ استغفر اللہ آپ کی بے اعتباری ان سر میں معلم کے دیکھنے کے لئے بددست ہے۔ مگر  
حضرت ابو ہریرہؓ بے شمار فحش عالم حدیث ہی بے اعتبار ہے۔ کیونکہ سب سے زیادہ بار وایت  
حضرت ابو ہریرہؓ کا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ثابت کریں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کس نے بے اعتبار  
کہا ہے۔ کیا قاعدہ الصحاح کلہم عدول (حاشیہ نمبر ۵۵۳) باب مناقب ما؟ آپ کو کیا  
نہیں؟ آپ بد غرض ہاں ہاتھ ہیں۔

۱۔ قال فی الاذنیہ ابو ہریرۃ اکثرہم یعنی ابو ہریرہؓ صحابہ میں سے سب سے زیادہ  
روایت دے رہے ہیں اور اس کے حاشیہ پر فتویٰ آگے سے نقل کیا ہے اور اسے ردی خیمۃ الاف  
حدیثا و شفعایۃ و ازادہ و سبعین حدیثا یعنی انہوں نے ۵۳۷ حدیث روایت کی ہے۔

صدر بازار کی پھاڑوں کے لئے آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے

اگر کے بعد صدر بازار نے اپنے افسر کمال انارکلی کو ماسٹر آپ کے حلف  
و قوت کو پھینک دیا۔ یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے پھاڑوں میں سے ایک کے مقابلے میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت  
دکا رہے۔

صدر بازار کی صورت میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے پھاڑوں میں سے ایک کے مقابلے میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت  
دکا رہے۔

صدر بازار کی صورت میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے پھاڑوں میں سے ایک کے مقابلے میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت  
دکا رہے۔

صدر بازار کی صورت میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے پھاڑوں میں سے ایک کے مقابلے میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت  
دکا رہے۔

صدر بازار کی صورت میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت دکا رہے۔  
راٹر کے لئے پھاڑوں میں سے ایک کے مقابلے میں یہ ہے کہ یہ آئینہ کی صورت  
دکا رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# الخبر الصحيح

عليه السلام  
عن قبر المسيح

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا لکونیؒ

یا ایہا الذین امنوا ان حدکم فاسق بنشأتمینوا

## الخبر الصحيح عن قبر المسيح

بسم الله الرحمن الرحيم

”الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین“ محضی  
کل شئ فی کتاب مبین ادئی جعل ابن مریم وابہ ایہ و اویہا المی ربوہ ذات  
قرار و معین و الصلوٰۃ و السلام الا کمال علی رسولہ محمد خاتم  
النبیین الذی اہ برما بخروج الذحاحطہ الکذابین قریباً من ثلثین و انباءنا  
بنرول شیسریس مریم بن اسماء علی الارض قبل یوم الدین و قل فیندن  
معی فی قبری فانقود انا و عیسیٰ ابن مریم علی قبری و احسن ابن بکر و عمر  
یوم یقوم الناس لرب العالمین و عنہ الہ الظاہریر لطیفین و اصغارہ  
الصديقین و ازواجه امام اعل البقین“

### سبب تالیف

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب سے بخوفی مسیحیت کیا۔ کئے کئے مسائل کمال کر  
بند و ستون میں چرچہ برپا کر دیا اور بہت سی صفحہ کھنڈ سے گمراہ کر دیا۔ ان کے مسائل میں سے  
ایک یہ ہے کہ حضرت یحییٰ بن علیؑ انورؑ کی قبر کشمیر میں بتائی۔ جس کے بارے میں نہ کوئی آیت ہی آئی  
ہے اور نہ آنحضرت ﷺ نے کوئی حدیث فرمائی اور نہ ہم نے صحابیؓ کوئی روایت پائی۔ قادیانی نے  
محض غلام مطلب سیدؒ کا کہنے کے لئے اور دوسرے لوگوں کو ذرات حق نہیں اور اپنے ماننے والوں کو  
جو ان کی تقلید میں محض کر دین و ایمان کو ان کے دھڑچاٹ چکے ہیں پر چالو۔

مرزا قادیانی کی عام بات تھی کہ اپنے مریدوں کو کلمہ پڑھنے کے لئے اپنے غلط دعائی  
اور باطل اقوال کی کتاب میں لکھی تو موضوع و مکرر روایتیں پیش کیا کرتے تھے اور کبھی قرآن شریف  
کی آیت میں غلطی و تنوی شریف کر کے اپنے رائے و ہوائے سے تعبیر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے  
تھے۔ اس لئے خاکبر نے ضروری سمجھا کہ قادیانی کے اس فاسد خیال کا فساد اور باطل قول کا  
بظان آیت قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور آثارِ سفید سے ظاہر کر کے عام مسلمانوں کو غلطی سے  
بچائے اور وہ باتوں پر محبت پوری کر کے ان کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقع دے۔

اُر اب بھی نہ وہ سمجھے  
تو اس بات سے خدا سمجھے

یہ زمانہ کتاب شہادتِ اتران باب ثانی کے زمانہ تصنیف ۱۳۶۵ھ ہی میں تصنیف کیا گیا تھا۔ اسی نے اس کتاب میں کسی آئندہ اس کی بہت ثلوت بھی کوہدہ تھا۔ لیکن اس کے بعد کثرت سے تنازعہ سرخاں اور دیگر متغلی اور کی حوا کی سے باب اس کی صبح کا موقع نسل کتاب میں اسر مہرجوں پوشہ ہ کام کے لئے خدا کے صبر میں ایک وقت قمر ہے۔ طبع اور شعر ہونے پر اب پھر اس کے غنی و خیال آیا اور خدا کا نام لے کر مضمون پر نظر ثانی کر کے طبع کروا دیا۔ "وان اراد الاصلاح، المصلحة وما یوفی الادل علیہ نواکث والیہ العیب"

مرزا قادیانی کی تحریر پر ترمیم

مرزا قادیانی نے اخیر رسالہ الہدی والضمیرۃ لہد مری کے ۱۰۹ خزائن ۱۹۰۳ء میں ۱۳۶۵ھ میں لکھا ہے کہ "ولست بدو ون فضعی ان عیسیٰ ہا جزالی ملک کتسیر بعد من اعدا للہ من الصلیب منصف کثیر ولست فیہ الی مئة طوبلة حتی مات ولحق الایوات۔ و قد ردد وجودہ لہ الان فی بادۃ سری ذکر الہی ہی من اعظم اعصر ہذا الخطہ" اور طبعی طور پر (مگر صرف مرزا قادیانی کے نزدیک) ثابت ہ چکا ہے کہ شہنشاہِ اسلام نے مسیحؑ کی طرف ہجرت کی۔ خدا اس کے کو آپ کو اندھنی نے اپنے بڑے نفس سے ثبات دی اور اس ملک میں بہت مدت تک رہے۔ حتیٰ کہ مرگئے اور مردوں کو پائے اور آپ کی قبر شہر سری نگر میں جو جس خطہ کے سب شہر اس سے ۷۰ ہے۔ اب تک موجود ہے۔"

اور پھر اس کے بعد کتاب تہالہ ندرین کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں کہ "تسلو اعلمیان کے لئے اس کتاب کو چھڑا جائے۔ کیونکہ اس میں یہ بیان تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔"

مرزا قادیانی کا یہ سارا بیان بالکل غلط اور شخصِ بے ایمان ہے۔ جو یہ کہہ سکا کہ کتاب کے مطالعہ کے لئے ہر گز۔

اس بیان سے مرزا قادیانی کا نہ حاضر یہ ہے کہ جب حضرت مسیحؑ میں اسلام فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ لوگ پھر نہ پڑھیں گے تو نہ ریت میں جس مسیحؑ کی بنیاد متالی گئی ہے۔ اس سے خواہ مخواہ کوئی عقل مسیح مراد ہے اور وہ مسیح موعود ہے حسبِ قیام خود مرزا قادیانی ہیں۔

مرزا قادیانی کے اس بیان کا رد پور بالکل بطل اور خلاف واقع ہے اور قرآن وحدیث کے سراسر مخالف ہے۔ کیونکہ نہ حضرت روح اللہ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے اور نہ ان کے لئے کوئی

مرزا قادیانی اور نہ وہ تین طرف کو بھٹے اور نہ وہ اٹھنے پڑھنے کے کتاب انکوار الدین  
 وائس ہائیم احمد جس حضرت میں یہ اسلام کا انکشاف ہے اور ان کے ہاں یہ کام صدیق کوئی مشکل  
 ہے نہ مرزا قادیانی کی طرح۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت میں یہ اسلام کا انکشاف ہے جو کہ جس نے اپنی  
 قدرت کا نام اور نصرت یافتہ سے آسمان پر اٹھا دیا اور یہ وہاں کے ہاتھوں کو آپ تک نہ پہنچنے دیا اور  
 آپ قادیانی نے جس قیامت سے پہلے زمین پر لڑیں لڑیں، جس کے اور مدد ملے جس  
 آیت کے بعد اللہ کے پیروں میں ان کے ہاتھوں کی موت ہو گئی اور حضرت ﷺ اور آپ کی جگہ سے  
 انہیں گئے، واللہ علی ما نعمل شہید!

حضرت شیخ علیہ السلام کی نبوت و وقوع صوبہ کی تردید اور آپ کے رفیع و معانی  
 وحیات و حیات آسمانی کا ثبوت اور ان میں آیات کے لوازمات جو مرزا قادیانی نے  
 حضرت میں یہ اسلام کی موت کے لئے ہمارے لئے اپنے لئے کیا ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ یہ  
 دیکھ کر صدقہ مثالی نبوت القرآن میں جو اس امر میں آپ اپنی تھی ہے، ایسے نزدیک اور  
 محکم دلائل سے بھر پور ہیں کہ یہ کہ مرزا قادیانی اور ان کے پیروں میں اس کے جواب  
 سے عاجز ہیں۔ اب اس زمانہ "الخدم الصمد" عن قدير العسیر "میں حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کی قبر اور آپ کے مدفن مقدس کے متعلق دیکھ کر مرزا قادیانی کے قول کی  
 تردید کی جاتی ہے۔ تاکہ مرزا قادیانی سے رتبہ مساوات کا رد ہو جائے اور مرزا قادیانی سے  
 یہ کہ مرزا قادیانی اپنی حقیت میں انہوں کو نظر آئیں اور وہ جس کے سے بچ جائیں۔  
 "بسم اللہ اعلم عاقلین ان ارباب الاصلاح والاسطقت وما  
 یو فی فی الاصلہ عامۃ یو علی والیہ امین"

مرزا قادیانی کی نئی اور پرانی تصانیف میں اختلاف

مرزا قادیانی کی مختلف کتابوں کو مرزا قادیانی نے ملا کر لکھنے کے لئے ایک کتاب چاہتے  
 ہیں کہ ان کی نظریات میں تمام حقائق و حقائق کے ساتھ ان کی بات ہے کہ میں اختلاف پایا  
 ہے۔ اس لئے ان کی نئی اور پرانی تصانیف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق ہیں جن میں  
 ہیں۔ چنانچہ ان کے چکے کے آپ (عیدی ص ۳۸۲) میں تو حضرت عیسیٰ علیہ  
 السلام کی قبر کا ذکر ہے۔ لیکن (۱) ص ۳۸۲ میں ان کے ہاں ۵۵۱ میں فرماتے ہیں کہ  
 "آج ہے کہ جسے اسلام اپنے وطن تکمیل میں جا کر فتنہ ہو گیا۔ لیکن یہ بڑا بڑا جس کے دی جسم جو  
 فتنہ ہے چکا تھا۔ مجرّم نہ ہو گیا"





مفسرین نے یہاں سے کسی امور اور خود بخود بخاری نے ہیں یہ صرف حسن معنی سے نکلا دیتے ہیں۔ یا پہلی  
انکسوں میں سے کسی نے نکلا دینے ہیں۔ کھیت نہ کر میں کیونکہ ان کے ہاں مرفوع ہے۔

اور یہاں چاہے کہ زائد اور ہم کی تفسیر کے وقت بے شک مرزا کا پانی کی تحقیق یہی تھی  
سیدتی یہ اسلام علی میں فوت ہوئے اور اب یہ تحقیق ہے کہ ان کی قبر ٹھہر میں ہے اور ان کے  
مصدق آپ کو تو بھی پہنچی ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ اسی سے ہم کہتے ہیں کہ مرزا کا پانی کی  
تحقیق میں کوئی دوتا ہے اور بات بات میں وہ ضرور نکلتے ہیں اور ان کے سے پہلے کے سے  
پچھل عبارت وہی قرار دے دیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے جتنی بھی توجہ بھی دی جائے وہی پانی ہوتی  
تھی۔ چنانچہ زائد اور ہم کا یہی حال ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کا پانی کو کوئی نہیں بدلتی تھی۔ کیونکہ ان کے زائد  
اور ہم کی تفسیر اور میں اہدئی کو یہ دینی تفسیر میں کوئی برہان کا حرج ہے۔ اگر آپ حدیب  
وقی ہوتے تو لفظ حق میں تہمید آپ کو اتنے سبب اس شخص کے اندر سے میں نہ ہر جہت دینا۔  
کیونکہ ظہور ان خدا دینی شخص نے بعد از اہانت صاحب کے کہ جاتے ہیں۔ جیہ کہ قرآن شریف اور  
کتاب حدیث اور کتب معتاد کے مطالعہ کرنے والوں پر بھی نہیں ہے اور یہ اس طرف شرمناک  
معصرت کی تہمید میں دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ غولعہ دینا اور ہم مسرت کی تہمید میں یہ بھی لکھ رہے  
کہ "وَأَمَّا كَيْفَ لَافِعًا أَوْ جَدَّاعًا أَوْ حَيًّا عَلَى التَّدْكِ وَالْإِثْمَانِ مَا يَصْدُرُ  
عَلَيْهِمْ سَبِيحًا"

"اور ایسا ہی یہ ہوتا ہے اور جو یہ دینا کی تہمید مرزا کا پانی میں عام حدیب  
تھی کہ یہ مرزا کے ہوتے نہ کہ آپ کے لئے اپنے غلام دینا کی واقف کی تہمید میں بھی تو معصرت  
ضعیف روایتیں پیش کیا کرتے تھے اور کبھی قرآن شریف کی آیتیں جن کو آپ کے ہوتے ہوئی  
نہیں تھیں نہیں ہوتا اس سے آپ کی حدیث و تفسیر دینی غولعہ معلوم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت  
میں یہ اسلام کی تہمید میں ہونے کے متعلق اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ ہم نے اس میں مرزا  
اور میں ہی مان لیا کہ اپنی قدرت کا ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو حسنات میں جو ہم دینا آجہ  
وَأَوْيَنَهُمُ الْعَذَابُ فَرِيقًا وَمَعِينٌ (سورہ ۸۰) "کو ایک دینی بلکہ یہ جو کلمہ  
لے قابل شواہد بھی تھی لے جا کر پڑھ دی۔ اسی آیت سے مرزا تو دینی اس جہ سے استدلال  
کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان میں خود دی سے کہ ہم نے صحیح کو اور اس کی ماں مریم علیہا السلام کو  
ایک ایک جگہ پر پڑھ دی۔ اور وہی سے اور وہ اب ہے اور یہاں کہ تفسیر میں ہر دو محققوں سے موصوف







میں عرض مبارکہ و دربارش مقدسہ فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے روحانی و جسمانی ہر طرح کی برکتیں رکھی ہوئی ہیں۔ روحانی یہ کہ اس میں بہت مختصر بیجا کلمے۔ ممانی ہو کہ اس میں بھی نہیری چلتی ہیں۔ دعائے بکثرت ہیں۔ عیوض جات و افراط ہیں اور ہر ذرا امر ایسے ہیں کہ حقائق بیان کھلیں۔ پس اس آیت زیر بحث میں بھی اس جگہ سے یہاں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قید کی۔ یعنی زمین سہارک مراد ہے۔ کیونکہ اس کی صفات و وسعت و مقامات پر قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ جو ہم نے بیان کر دیں۔ تفسیر (ابن کثیر ج ۵ ص ۴۵) میں اس آیت کو اقرب اور بعیر اور مزیہ یا قرآن کیا کہہ کر لکھا ہے۔

”واقرب الاقوال فی ذالک ما روایہ العرفہ عن ابن عبدس فی ہولہ و یبہنہا الی ربوۃ ذات قرار و معین قال المعین لواء اجازی و ہو لفہر الذی لعل اللہ تعالیٰ فہ جعل ربک تحکک سریا و کذا قال الضحاک و عبد ذالی و ربوۃ ذات قرار و معین ہو بیت المقدس فہذا ذالک اعلم ہو لا ینظر لانی لعمدہ کور فی الامۃ الاخری و القرائن یفسر بعضہ بعضا“ اور سب تو اس سے قریب ہے۔ دیکھائی نے زمین و پانی سے اس آیت والی سہارک کے بابت روایت کیا ہے۔ معین چاہی پانی کو کہتے ہیں اور اس سے دو غیر مراد ہے۔ جس کی بابت دوسری جگہ فرمایا کہ ”فہ جعل ربک تحکک سریا (مریم)“ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر جو حضرت مریم کے لئے خدا نے ظاہر کی اور اسی طرح شہناک اور قنادی نے کہا کہ ربوۃ ذات قرار معین سے مراد بیت المقدس ہے۔ اور یہی قول ابوعبیر ہے۔ کیونکہ یہ دوسری آیت میں مذکور ہے اور قرآن کی بعض آیتیں بعض کی تفسیر کرتی ہیں۔

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ اس زمین سے مراد ملک کشمیر ہے نہ قرآن مجید سے اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور نہ اقوال صحابہ کی تائید کرتے ہیں۔ جس ان کی اپنی رائے قرآن شریف کی آیات اور آثار صحابہ کا تاہم حق کے مقابلہ میں ہرگز جلی نہیں ہو سکتی۔

تائید یہ کہ او بیہنہا سے تحقیق موت و ہمت نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ جملہ صرف اس امر کا مفید ہے کہ خدا نے ان کو جگہ دی۔ اس سے موت کسی طرح بہت ہو سکتی ہے؟۔

شاہنوازہ بیوہ آسف کا قصہ۔

چونکہ مرزا قادیانی نے کتاب الکمان للامین و التمام لہم کا ذکر کر کے کہا ہے کہ نہیری قبر کی تصدیق کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اس سے انہماک کے لئے مطلق نہ سخت دھوکا

لا چاہئے کہ کسارت و توفیق الہی ۱۳۳۰ھ کے سفر حج میں چشم خود روایہ آیا ہے۔









ہوانہ کہ اپنی سنت کے اعتقاد پر۔ کیونکہ اہل سنت تو صرف کلمات نبویہ کے تابع ہیں اور ان کے مطابق اعتقاد رکھنے والے اصرار الصلوٰۃ بالوقت والوقت کے کلمات جامعہ خود اس شبہ وہی اور نہ سرتے ہیں اور تصریح میں اپنی بکرواں ہی لئے ہے کہ کسی سچا اہل کوشید قبر کے کھودنے کا نہ پڑے۔ کیونکہ مرگب احسانی میں اپنی بکرواں متعلق ہے۔ فصل پدفن کے نہ انوم کے ہنگامہ نقشہ روضہ پاک اس کا انکار کر رہا ہے۔ جب یہ صاف اظہار کیا کہ نبی علیہ السلام شیعین علیہم السلام کے درمیان مدفون ہوں گے تو شبہ کھودنے قبر کا نہ تار بہا اور بھی محض میں اپنی بکرواں مفید ہے۔ اس امر کی کہ قبر بھی مقبرہ ہے اور نہ کھیتی من ہے۔ (قاضی) اس حدیث میں قبر بھی مقبرہ اور نبی علیہ السلام بھی من کی تصریح لاطنی قادی نے اس حدیث کی شرح میں کی ہے۔

روئے مطبرہ کی ضابطہ کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ منقول از جذب القلوب

آتش

حضرت محمد مصطفیٰ

حضرت ابو بکر صدیق

موضع قبر حضرت نبی علیہ السلام

حضرت عمر فاروق

اس کیفیت سے کہ سر مبارک حضرت ابو بکر صدیق کا محاذی مدینہ اسراء ضعیف انوار صدر شریف حضرت رسول مقبول ﷺ کے ہے اور سر مبارک حضرت خلیفہ ثانی کا یہ غالبہ سید حضرت خلیفہ اول اور قدیم مبارک حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہے اور قدیم حضرت عمر کے دربار کے بیچ میں ہیں۔ اس کیفیت سے جو موضع حضرت خلیفہ ثانی کا واقعہ عظم حضرت عمر کے سر پرانے خانہ بچی ہوئی ہے۔ وہ نبی علیہ السلام کی قبر کی جہد جرقہ یا نبی کو بھی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس اللہ لا یمخلف العباد!

یہ کیفیت قبول کرنا کہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے جذب القلوب میں درج فرمائی اور اسی موضع کو اصح کہا ہے۔ فتح الکرامہ میں بختل ابن خلدون از کہ دی ذکر کیا کہ نبی علیہ السلام مدینہ میں فوت ہوئے مگر وہ حضرت عمر کے پاس دفن کئے جائیں گے۔ یہ بھی مردی ہے کہ

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل سہ شنبہ لاہور میں بیمار مرض میفر فرات ہو گئے اور فریضہ حج ادا نہ کیا۔ جو بعد تحول آپ پر فرض تھا اور یہ دلوئی سچیت بہن ضروری تھا۔

ابو بکر و عمر و عثمان کے درمیان سے مشہور ہوئے۔

۲ "عن عائشة قالت قتت بارم رسول الله اوى اوى اميش  
معدك فتاذن ان ادعن الى حبلك فقال واني لى بذلك الموضع صافيه  
الاموضع فبرى وقبر ابي بكر وعمر وعيسى ابن مريم (كنز العمال ج ۱۰  
ص ۶۱۰ حديث ۲۸۶۶۲۸) "دوسری حدیث کنز العمال میں تحریر ہے کہ میں نے اپنے  
حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ میں نے بتایا ہے کہ میں نے اپنے  
کرم میں آپ کے بعد نماز پڑھ لی تھی۔ جس آپ اجازت فرمائیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن کی  
جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس جگہ کی نسبت میرا کچھ اختیار نہیں ہے۔ ہاں تو سوائے میری قبر اور  
ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی قبر کے کسی کی جگہ نہیں۔ چونکہ حضرت عائشہ کا اختیار  
کلب پہنچا تھا اب انوار نبویہؓ میں یہ ہے کہ آپ پر کرامت مشکوف و مشہور ہو گیا کہ آپ  
رسول اکرم ﷺ کے بعد زندہ رہیں گی۔ اس تمنا کی کہ آپ کی جب مبارک ہاں دفن ہوں۔ اس  
پر آپ نے فرمایا کہ اللہ مدبر السموات والارض کی طرف سے یہی مرتقد رہے کہ  
میرے مقبرہ میں سوائے میری قبر اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی قبر کے اور کسی کی قبر نہ ہو۔ یہی  
یہ میرا اختیار ہی امر نہیں ہے۔

اللہ اکبر! جس امر کو رسول اکرم ﷺ اس وضاحت اور سنائی سے حضرت بیان  
فرماتے ہیں۔ مصلحتیں منکرین دنیا میں ترددات و شبہات وارد کرتے ہیں اور سراط مستقیم کی طرف توجہ  
نہیں کرتے یہ صرف بد اعتقادی کا نتیجہ ہے۔

تیسری حدیث نام ترمذی نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ضحیٰ کہ  
کہ روایت میں محمد رسول اللہ ﷺ کی صفت ہوئی ہے۔

۳ "عن عبد الله بن حنبل قال مكثت في الفوداة صفة  
محمد وعيسى بن مريم بن فن معاً قال أبو مودود قد بفي في الحديث موضع  
فبر (رواه النعماني: مشكوة ص ۵۰۵ - فضائل سيد المرسلين) "اور اس حدیث سے  
معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے ان بزرگوار پیغمبروں کو اللہ علیہم السلام کی تہرت و برکت میں  
تقی اور یہ بھی کہ ان دونوں کا مدفن ایک ہوگا اور القادس مبارک علیہم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ  
عیسیٰ بن مریمؑ کیا موت و وفات رسول اکرم ﷺ سے متاخر ہوگی۔ کیونکہ مقام وصول پر ملحق ہوا  
ملحق سے متقدم ہوتا ہے۔



کی رو سے درست ہیں اور نہ سلف و خلف میں سے کسی سے منقول ہیں۔ اسی طرح اس آیت  
 اَوَيْتُهُمَا اِلَىٰ رِبْوَةٍ كَوْنُهُنَّ لَمْ يَخْضِعْ لِمَنْ لَمْ يَخْضِعْ لِهٰذَا كَيْفَ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں ہونا بتایا ہے۔ حالانکہ اس میں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی  
 مہر کا ذکر ہے نہ قبر کا اور نہ خلف کشمیر کا۔

علامہ ابن تیمیہؒ اس آیت میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر نہیں۔ بلکہ  
 آپ کی والدہ حضرت مریمؑ کا بھی ساتھ ہی ذکر ہے اور صیغہ تنبیہ کے بھی معنی ہیں کہ ایک کے  
 ساتھ دوسرا بھی اس حکم میں شامل ہے۔ پس اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ بعد مصلوب  
 ہونے کے کشمیر کو جماعہ آئے تو حضرت مریمؑ بھی ساتھ ہی ہوں گی اور ان کی قبر بھی کشمیر ہی میں  
 چاہئے۔ کیونکہ اس آیت میں دو ذی کا ذکر ہے۔ لیکن یا ان والا سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت  
 عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یہ طبعیہ میں آنحضرت ﷺ کے روضہ پاک میں ہوگی اور حضرت مریمؑ  
 کی قبر قرینۃ المقدسہ میں ہے۔ جہاں دو بعد رفع صوی فرست ہوئیں اور وطن کی گھنٹی ہے۔ پس  
 مرزا قادیانی کا قول سراسر باطل ہے۔

### مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

قبر نبیؐ ایسی بات مسیح وغیرہ کے مضامین کا ایک حد تک منہ پر ہے۔ لیکن پوری حرج ازالہ  
 خدا کرے کو یہی مضمون ہے جس کا نام آخری فیصلہ ہے۔ حقیقت اس کی یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے  
 ایک اشتہار بطور آخری فیصلہ کے دیا تھا۔ جس میں آپ نے دعا کی تھی کہ الہی ہم دونوں  
 (مرزا قادیانی و مولوی ثناء اللہ) میں سے جو تیسرے نزدیک جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں  
 بارے۔ چنانچہ وہ اشتہار یہ ہے۔

”بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اسلام علی من اتبع الهدی اذات سے آپ کے پرچہ  
 قابل حدیث میں میری تفسیر اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ نے اس پرچہ میں مردود  
 کذاب و دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور ایمان میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ  
 شخص مفسق ہے اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔  
 میں نے آپ سے بہت دیکھا تھا اور میرا کرتار ہا۔ مگر چند نکتہ میں دیکھا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے  
 کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے

۱۔ چنانچہ ثناء اللہ صاحب ۱۳۴۰ھ میں چشم خود آیا ہے۔

میں اور مجھ اہل کالیوں، ان پتھروں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتی ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے بزرگ پرچہ مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں محض دماغ کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک، میرے وقدر جو عظیم و نجیب ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ سچا ہو تو ہونے کا شخص میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نافرمانی، مفسد اور کذاب ہوں اور ان اوقات فقرا، کراہتیں، کاسے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجز بنی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی براعت کو خوش کر دے۔ آمین! میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا آمین پکڑ کر تیری جناب میں التجا ہوں کہ مجھ کو اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت میں مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو ساقی کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو سکا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین! ہم آمین اور بے افتخار بیننا و بین فو مفا بالحق و امت خیر اخاتحمین آمین

(راقم عبد اللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه اللہ واید)

(مجموعہ مشہورات ج ۳ ص ۸۵-۸۶)

اس دعا کی بابت اخبار بدر ۱۵ مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا قادیانی کا قول لکھا ہے کہ "ثناء اللہ کی بابت جو ہم نے دعا کی ہے۔ خدا نے اس کے قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔" چنانچہ وہ قبول ہو گئی کہ مرزا قادیانی اس دنیا سے رخصت ہوئے اور مولوی صاحب کا حال زندہ سلامت ہیں۔ الحمد للہ کیا عجیب ہے۔

لکھا تھا کذاب مرے گا پتھر

کذاب میں پڑا تھا پہلے مر گیا

الترتب خاکسار! حافض محمد براہیم میر سیالکوٹی!

نوٹ! مولانا ثناء اللہ مرثویٰ قیام پاکستان کے بعد سرگودھا رہائش پذیر ہوئے۔

نقیض مرتب! اور سوال ۱۳۴ھ

۱۹۲۸ء کے بعد دھکیل فرما۔

مکتبہ اسلامیہ لاہور

# قادیانی مذہب

بمع

ضمیمہ خلاصہ مسائل قادیانیہ

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا محمود قادیانی پر واجب ہے کہ وہ اس رسالہ کا جواب پہلے علما کو موصول کرانے کے بعد حکماً تحریر کرائیں۔ کیونکہ یہ ان کی اپنی خود کاشف جہازی کا بے غلش کو خائب۔

یہ رسالہ صدق مقامہ اوّل ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں موافق ممدوح نے اپنے اور مرزا محمود قادیانی کے قیام کوئٹہ ہو پستان میں صرف ایک شب کی ایک نشست میں علمائے کوئٹہ کی فرمائش پر لکھا تھا۔ چنانچہ اس کو وہاں کوئٹہ میں طبع کرا کے تقسیم کیا اور یہاں یہ نکتہ میں ۳۱ اکتوبر و یکم دسمبر ۱۹۳۸ء کو قادیانی کے جلد میں بھی تقسیم کیا گیا۔ آج تک اس کا جواب نہ کوئٹہ والی انجمن نے اور نہ سیالکوٹ والی انجمن قادیانی نے اور نہ مرزا محمود قادیانی نے مرزا سے دیا۔ اب تیسری بار اس کو قادیانی انجمن افسانہ سیالکوٹ سے پورہ ہیج کرانے شروع کر رہی ہے۔ ناخبر: انجمن اہل حدیث میں نہ پورہ ہیج لکھت

## قادیانی مذہب

بحوالہ قادیانی اشتہارِ راستہ ”ہمارا مذہب وغیرہ“

بسم الله الرحمن الرحيم - بعمده ونحلی علی ذہ واه الکرام

مرزا محمود قادیانی جب سے وارد کوئٹہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے تبلیغ قادیانیت میں کئی ایک منہات اور اشتہارِ راستہ شروع کر رکھے ہیں۔ جو سیاسی غلط نگاہ سے حکومت پاکستان کے وقتی منافع کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ کیونکہ ان کے مندرجہ مسائل ایسے ہیں۔ جو مسلمانوں کے سب فرقوں کے نزدیک کفر والہ اور ضلالت ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا مسئلہ ختم نبوت کا ہے کہ قادیانی لوگوں کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (والدہ مرزا محمود قادیانی) نبی اور رسول ہیں اور جو کوئی ان کو نبی اور رسول نہ مانے وہ کافر و مشرک ہے۔

اس کے جواب میں عائشہؓ نے ایک چٹک جلد میں فتح نبوت کا مسئلہ قرآن وحدیث اور خود مرزا نے اپنی مدعی نبوت کی زندگی تحریرات سے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ آنحضرت ﷺ حسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی جہد نہیں ہو سکتا۔ حضرت امہ کے ان دعووں کا اثر ان شہر پر بے حد ہوا۔ وہ اپنی ترویج سے یہاں ان دلائل کا جواب نہ سوا کا تو انہوں نے پہلو بدل کر اپنے اشتہار شائع کیا کہ "عائشہؓ مسام نے ایسے عقائد جو امت احمدیہ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ جن سے ہم خود بیزار ہیں اور ایسے عقائد کہ جتنے وہ اپنے کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔"

یہ لکھا ہے کہ علماء نے تادم سے متعلق بی فقار میں یہ کہا ہے کہ ہم دعووں بالک عن ذالک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قائم نہیں نہیں مانتے اور یہ کہ حضرت مرزا صاحب اپنی حسد احمدیہ کو تمام انبیاء سے افضل جانتے ہیں۔" (دیکھو اشتہار مذکور ص ۱۰۷-۱۰۸) نیز ان اشتہار میں اردو ترجمہ (صفحہ ص ۱۰۷-۱۰۸) نیز کہتے ہیں کہ "۲۵۔ غزوانی ص ۱۵۱) سے جو عبارت سرمد نظام احمد خود اپنی مدعی نبوت کی طرف سے نقل کی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں "اور ہمارا عقیدہ ہے کہ معجزات انبیاء حق ہیں۔"

(اشہار مذکور ص ۱۰۷-۱۰۸)

اس کے جواب میں عرض ہے کہ وہ مضمود بھی ممکن ہے کہ آپ عقائد کفریہ سے بیزار ہو کر توبہ کریں۔ لیکن اگر کوئی شخص زبان سے تو یہ کہے کہ میں کفر سے بیزار ہوں اور یہ جو اس کے دل میں عطف کفریہ رکھے اور ان کا اقرار بھی کرے تو اس کا ایمان ہی ہے۔

نہم وادامہ (ظہر فرماتے جاتے اور اپنے ضمیر میں سوچتے جاتے) کہ امور دلی کفر و ملامت میں یا نہیں۔ لیکن وہ جو اس کے آپ ان کو اسی طرح مانتے ہیں یا نہیں؟۔

اگر ایہ کہ علماء نے اسلام کے اپنے دعووں میں یہ نہیں کہا کہ آپ لوگ فقط تفریق سے انکار کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ جو فاطمہ انہیں سے متعلق (ازدوئے کتب خست و احادیث مذکورہ و کتب تعمیر و شروع احادیث) آخری نبی ہیں۔ (دیکھو غزوانی ص ۱۵۱) لیکن آپ تادمی لوگ اس کے یہ معنی نہیں کرتے۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ "حضرت ﷺ کی مہر تصدیق سے مرزا غلام احمد خود اپنی نبی ہیں اور یہ قریف معنی ہے۔ دیکھئے کہ ان تمام انبیاء کے معنی آخری نبی اور کہاں یہ معنی کہ آپ کی مہر تصدیق سے سلسلہ نبوت کا اجراء قائم ہے۔ دیکھئے آپ کے خلیفہ اذول نصیم



نور الدین صاحب کی ارشاد فرماتے ہیں: "تاریخ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کو نہ مانگھیں یقینی نہ کرے تو بالاقبال کافر ہے۔ یہ حد امر ہے کہ اس کے کیا معنی کرتے ہیں اور ہمارے مخالف کیا؟ علماء اسلام نے اس کا جواب دو طریق پر دیا تھا۔

اول۔ حدیث رسول اللہ ﷺ ہے۔

دوم۔ از ان کا بیان کی اپنی تحریرات سابقہ ہے۔

اگر آپ (تذریاتی) لوگ خاتم الانبیاء کے معنی آخری کرتے ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کے کسی جدید نبوت کے نہ ہی کو مرزا کا دینی سمیت سمجھا جاتے ہیں۔ ہونا کہ خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو بسم اللہ دل ماشاء و چشم درویش مرزا محمود چاہی سے دستخو کرو جیسے۔ ہم اس غرضی میں ایک ماہ جلد کر کے پبلک کو مرزا وہ سادہ کے اور اگر آپ نے خاتم کے معنی لکھو اور کہنے سمجھا جائے گا کہ آپ لکھوں کی آرزو کا کفر یہ نہ چھپا چاہتے ہیں۔

لیکن خاتم انہیں کے معنی خود حضور سرور کا موت ﷺ نے کیا فرمانے ہیں اور آپ کے بعد اسی کو مرزا جو مت نبوت کرنے والے کے حق میں یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے۔

کئی حدیث ابابکر ترذی بن محمد بن ابی مفضل حدیث ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ہر ایک ان میں کا ائمہ کر کے کا کردہ ہوئے۔ حالانکہ میں خاتم لکھوں ہوں۔ میرے بعد کوئی نہیں ہوگا۔"

ابابکر ترذی اس حدیث پر فرماتے ہیں کہ "هذا حدیث صحیح علی حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث و القیود نہایت شریف النفس باب الدلائل ص ۳۶۵ بار اولیت ترقی الی بار دوم" قول ہے۔ جو کسی کتاب میں یہ کہتے ہیں۔ کچھ جتنے۔

آئیے اس پر مرزا کا دینی کے بھی دستخط دیکھ لیں۔ مرزا کا دینی اپنی تریب و تہذیب پر ۱۸۳۱ء خزانہ ص ۳۱۱ میں "ما کان معہ احد من وجہ اللہ ولكن وہ یقول اللہ و خاتم النفس" کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ: "یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا ہوا نہیں۔ محمد، رسول اللہ ہے اور تم نے دلائل نبویں کا "اور لا نفی بعدی کے متعلق (۱۲ ص ۳۱۱) مرزا ص ۳۱۱ و ۳۱۲ میں "اس ۳۱۱ میں فرماتے ہیں کہ "حدیث لا نفی بعدی میں بھی لا نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر دلچسپی کا شایع ہے کہ ان بات رقیب کی جیرونی کر کے انھوں نے صریح قرآن کو بعد"



## مرزا قادیانی کی ترقی کا دوسرا دور

مول جات مندجہ بالا کے خلاف نومبر ۱۹۰۰ء میں جب مرزا قادیانی کو کھیلے طور پر دعویٰ نبوت کا ثبوت ہوا تو سب قہر جات پھٹ گئیں۔ ختم نبوت کے معنی پھیلے اور تھے، وہ رعب اور کرنے پڑے۔ جو پنج پہلے کفر تھی اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والی تھی۔ اب اسے ایمان کی اہم چیز و دروہن میں داخل ہونے کی ضرورت قرار دیا گیا اور پہلے ایمان کو غلو اور باطل ٹھہرایا گیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ:

”یہ مس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جاسکے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا درازہ و بیض کے لئے بند ہو گیا اور کدہ کو قیامت تک اس کی کوئی جی مہ نہیں۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد نمبر ۱۲، خزائن جلد ۱ ص ۳۵۵)

۲۔ اور اپنے دعویٰ کی ضرورت کے لئے خاتم الانبیاء کے معنی یہ لئے گئے۔  
 ”آنحضرت ﷺ کو جو خاتم الانبیاء قرار دیا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ رسالت و انبیا الہیہ نہ رہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد نمبر ۱۲، خزائن جلد ۱ ص ۳۵۵)  
 یہ فرماتے ہیں کہ ”وہ نبوت پال سکے گی جس پر آپ کی مہر ہوگی۔“

۳۔ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۱۲، خزائن جلد ۱ ص ۳۵۵، جلد ۱ ص ۳۵۵  
 ”جیسے ختم نبوت کے معنی مس نبوت و سادگی سے انہوں نے اپنی غرض آہ پھر چھید و شد بدل لئے ہیں اور جس سر کو خضر جانتے تھے۔ اسے ایمان بنا دیا گیا۔“

ب تائید ازالہ و اسامیہ روئی سند دہ بالا مبارکس اور نومبر ۱۹۰۱ء کے بعد کی مبارکوں میں جن شخص نے یا نہیں؟ اس منطق کا قول ہے کہ ”مقیض کل شبشی رقعہ“ اس کا خلاصہ نیز سے من الفاظ میں نکال دیا۔ اب یہی چیز کو انہی الفاظ میں ثابت کر رہے ہیں۔

۱۔ مرتبہ نقض کے تحت مرزا قادیانی کا فتویٰ بھی میں لکھتا ہوں کہ ہم نہیں کہتے تو شکایت ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”ہم نے اس کے کاہر میں یہ نقض ضرور دیا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد نمبر ۱۲، خزائن جلد ۱ ص ۳۵۵)  
 اور لکھتے آپ فرماتے ہیں کہ ”خبر ہے کہ ایک دلی سے دو قافض و تہم



نبوت لایا، نہایت ہی حقیقت یہی ہے کہ ہرگز میں کچھ اور نہ ہر میں کچھ اور۔۔۔ مٹی ہاتھی سے دولت  
دکھانے کے دور کرنے کے۔۔۔

• دیکھتے اپنے سلفان اور ان وقتوں کی عظمت خدا کے نزدیک لیا ہے۔ مؤلف  
آنحضرت ﷺ کی تعریف میں لکھتا ہے: "مَنْ هَذَا الْمُرْسُولُ إِلَهُ (السلامو!)"  
ہو یعنی بھرتیہ ہے، یہ ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ جو اس کے خدا تعالیٰ نے ان میں انگوٹھوں کے بارے میں فرمایا کہ "وَاللَّهُ يَشْهَدُ  
لِالْعَاقِلِينَ الْكَذِبُونَ (الذکور)" "ہو یعنی خدا تعالیٰ شہادت دیتا ہے کہ عقلی سمجھنے  
میں۔۔۔ مٹی یہ لوگ محض انہی سے لیا جاتے ہیں۔ ان کے دل میں اس پر ایمان نہیں ہے۔

اس طرح سورہ بقرہ کے شروع میں فرمایا کہ "وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَن مَّعُولٍ (معاذ اللہ  
وَسَالِمُونَ الْآخِرِ) وَمِنْهُمْ مَّنْ مَّعُولٌ (معاذ اللہ)" "یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبوت پر اور  
پچھلے دنوں، اور قیامت پر ایمان سدا کے ہیں اور وہ میرے نہیں ہیں۔"

دیکھئے ہمارے خدا پر اور قیامت پر ایمان کے اظہار۔۔۔ ان کے خدا تعالیٰ صاف لفظ  
میں فرمایا ہے کہ وہ کافر ہیں۔

اس کی تائید ہے کہ "وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَن مَّعُولٍ (معاذ اللہ) وَالَّذِينَ آمَنُوا  
(الذکور)" "ہو یعنی خدا تعالیٰ سے اور میں نہیں ہے فریب کا رتی کرتے ہیں۔"

اسی طرح مرزا قاسم علی سے فرمایا کہ منافقت میں منافق کو دھوکہ دیتے کے لئے  
آنحضرت ﷺ کو تعریف کی اور آپ کو کلمہ ناقص، انبیاء بھی تھا اور ان تمام انبیاء کے معنی اپنے اس  
میں پسپا رکھے۔ جب تک انہی کو دیکھا کہ ان کے معنی راستہ ہے۔ انہی پر بلا لفظی اعتبار یا ان کے معنی  
قرآن مجید کے جواب اور فریب ہے۔

منافقت کے جواب اور جو یہ ولیوں نے آپ کو اس لئے چلی امام بنی و انجمن تسمیہ  
میں پاس کر کے شام کی ہے اور اس میں حکومت پاکستان وجود رکھتی ہے کہ علماء کے واسطے  
ہمارے یہ خلاف منافقت چیتے ہیں۔ سو اس نے جواب میں کلمہ ناقص سے کہ منافقت کی  
بنیاد اس سو پہلا پاکستان میں آپ کے نبیلہ کے لئے رکھی۔ جو اس پر دیکھا کہ ہم پیش مسلمانوں کو

ایک جھوٹے مدعی نبوت کے نہانے کے سبب کافر قرار دیئے والے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔  
مرزا محمود قادیانی اپنی کتاب آئینہ صداقت میں مولوی محمد علی قادیانی امیر بدعت احمدیہ اور  
کے جواب میں فرماتے ہیں۔

”نبی ملی حقیدہ و مولوی (محمد علی قادیانی) تین سو ۱۱۱ کے متعلق یہ ان کرتے ہیں کہ ان کی  
یہ کہ میں نے مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھایا ہے کہ آپ نبی واقعی ہی ہیں۔ دوم یہ کہ آپ نبی  
آپ اس احمدی فتنہ کوئی مذکورہ قرآن مجید کے صدیقی ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسیحین جو حضرت مسیح  
مولوی بیست میں شرط نہیں ہونے۔ خواہ حضرت مسیح موعود کا ہم بھی نہیں سنا۔ دو کافر اور دائرو  
۱۱۱۱ م سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم نہیں کرتا  
کہ ۱۹۱۴ء یا اس سے قبل چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار رکھے ہیں۔“

(آئینہ صداقت ص ۲۵)

خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین قادیانی کا فتویٰ

”انبیاء النور بابت ۱۹۰۸ء اگست ۱۹ء میں بے قصم قادیانی مہراج کی ایک قاری  
رہا علی محمدی تھی۔ جو جن عربی ادب کے لحاظ سے اس پابلی معلوم ہوتی ہے کہ اگر مرزا غلام  
نور ہوئے تو وہی پروردہ تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

”میں اور ہم مبارک لائن مریم سے قبلہ آل تمام احمد است و مرزائے قادیان  
کے لئے آروغی در شان اقبال کافر است۔ میرے وہ شہر جہلم ہے شہر وریب انکار  
۲ ”ایک شخص نے حضرت خلیفہ المسیح (مولوی نور الدین قادیانی) سے سوال

کیا کہ حضرت مرزا قادیانی کے ماننے کے بغیر نجات ہے کہ نہیں فرمایا۔ اگر خدا کا کلام سچا ہے تو  
مرزا قادیانی کے لئے بغیر نبی سے نہیں دوستی۔“ (محمد، اگست ۱۹۰۹ء، ترجمان کتب خانہ ج ۴ نمبر ۱۱)  
ص ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳







[illegible]

نتيجة الكلام وحل خصه المرام

تکسیر مذکور ہوا ہے۔ کہ علم کے لئے اس کا اپنی خود دریافتوں کے بغیر اولیٰ شخص  
کو اس پر تو اپنی موتی غلبہ ہو، مزید اس کی مدد میں خود اپنی امدادی اور سنی کی مصلحت سب کی سب  
میں کوئی کے چنے۔ پ ہیں۔ اس کے بعد اپنے۔ ان کی مراد کو اپنی کئی قیادت کے مطابق۔ اس  
ایک مہربان نظر والا شخص تھوڑا دانی اس میں نہیں اپنی نظر ہے کہ ہر وقت اپنی کا کوئی نہیں نہ سب  
میں تھا۔ اس شخص سے پہلے کی نبوت کا قراءت ہے اپنی مسافر کی مسافت کا مشہور ہونے کے لئے  
تواریک یا نہ دانا، تو اس لئے میں کہ اس لئے ان کے لئے کوئی کے لئے کسی چہ یہ نبوت کو کوئی نہیں مان  
تھے۔ اس لئے اسوں نے اپنی نبوت کی پروردگار نے انہی کی زبانوں کوئی اور کوئی نہیں ہوں۔ یہ  
میں میں تھوڑا ہوں۔ ان میں چہ یہ نبی نہیں ہوں اور میری نبوت کے لئے خود خدا کا  
ان کے لئے کوئی شک ہوتی ہے اور اس کے ایک مراد سب عزت اور ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ و تبارک و تعالیٰ کے سامنے ہر آدمی کے پاس اپنے اعمال کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کو اپنی مخلوق میں سے بنایا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کو اپنی مخلوق میں سے بنایا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کو اپنی مخلوق میں سے بنایا ہے۔

میں نے آپ کی طرف سے اس خط پر ایک عجیب و غریب جواب بھیج دیا تھا جس کا ایک تہ لڑکھوئی  
تھی اور اس کا جواب بھی آپ کی طرف سے مل گیا تھا۔ اس نے ایک عجیب و غریب جواب بھیج دیا تھا  
جس کا جواب بھی آپ کی طرف سے مل گیا تھا۔ اس نے ایک عجیب و غریب جواب بھیج دیا تھا

۱۔ اے بھائی باپ! میں نے اس مردِ اقامتِ باطنی کا بھائی مضمیت، سورس کریم <sup>مضمیت</sup> حضرت خاتم النبیین علیہ السلام سے جو مجھ پر ہوئی تھی وہ اس

”لوہ کے امام کو پہچانو۔“ سو محمد ارشدی سے کہ ہم نے آپ کے مشاعرے امام کو پہچان لیا اور خوب  
پہچان لیا کہ وہ نہ صرف امام نظر ہے، وہ ان میں ائمہوں میں سے ہے۔ جن کی بات  
آنحضرت ﷺ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ سے ہوتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کر رہی تھے۔ حالانکہ  
میں نے قرآن نہیں ہوں۔“

### مہجرات کا بیان

قدیانی اشتہار ”تہذیب و تمدن“ میں مرزا غلام احمد قدیانی کی طرف سے مہجرات لکھیا۔  
کے۔ نے کی مہجرات نقل کی تھی ہے دو مہجرات بھی نقل ہو چکا ہے۔ مرزا قدیانی حضرت عیسیٰ علیہ  
السلام کے مہجرات کے حاکم ہرگز نہ تھے اور اس کی یہ بھی کہ وہ یہ خود بدعت کا دعویٰ مسیحیت کا تھا  
تو اس پر رد ہے۔ اسلئے کہ نے تو یہ مہجرات کہنے۔ نہیں سیکے کہ ان سے مہجرات نکالے اور  
الکاح مرزا قدیانی کی یہ طریق جواب اختیار کرنا ہے کہ وہ اصل مسیح کے مہجرات تھے عیسیٰؑ کی تو مشین  
مسیح کے مہجرات کا مطالبہ درست نہیں ہے۔ چنانچہ انرا مرزا غلام احمد کے کہنا ہے ضرور میں اسی عنوان  
سے سوال پیدا کرتے پھر خود اس کا جواب دیتے ہیں اور اس کے ضمن میں مہجرات عیسویہ کی حقیقت  
ہیں بتاتے ہیں۔

”میں نے تو احمدیوں کے فرقہ میں سے خود آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے  
ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پروردگار ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا  
کرتے تھے۔ چنانچہ ہی نام پر مہجرات لیا ہے کہ جس حالت میں مسیح مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو  
آپ بھی کوئی مٹی کا تم نہیں کر پھر اس کو زندہ کر کے دکھائیے۔“ ان تمام جوابات کا جواب یہ ہے کہ  
وہ آیات ان میں ایسے کھسارے کتابیات میں سے ہیں۔ اور موصدا یہ ہے کہ یہ عذر کہ ہم یہاں  
اعتقاد تو نہیں رکھتے کہ یہی ذاتی حاکم سے حضرت عیسیٰؑ کی ہی طور تھے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ  
یہ طاقت خود تعالیٰ نے اپنے ہاں اور یہ وہ ہے ان کو اسے کھلی تھی۔ یہ سراسر شرکانہ باتیں ہیں  
اور کرتے بدلتے۔“ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

”سو پھر تعجب کی چیز نہیں۔“ خدا تعالیٰ نے اہل حق کو عقلمند پر اپنے  
طریق پر طالع سے دی ہے۔ انہیں مٹی کا گھونڈا نہیں کیا ہے۔ وہ اپنی اپنی جگہ پر اپنے کے طور  
پر ایسا ہی کرتا ہے۔ یہی ہے کہ وہ اپنے طور پر کرتا ہے۔“ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

عاجز کیا ہو۔ مگر آپ کی یہ قسمی سے کی زمانہ میں ایک نامیاد بھی مسند تھو۔ جس سے یہ کہ  
 ہاں سے کچھ بڑھتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں آپ بھی انتقال فرماتے  
 ہوئے۔ اسی حال میں آپ کے تجربات کی وہی کیفیت تھی جسے وہ ان زمانہ میں  
 کر دیتے تھے کہ آپ سے کوئی چیز دیکھی نہ ہو تو وہ فرمادے کہ آپ کا نہیں بلکہ اس کا ہے۔  
 یہ اور آپ کے ہاتھوں میں اسے صرف و رب کے درجہ تک نہیں تھا۔

(غیر منہجہ مآخذ میں مذکور ہے کہ ان کی وفات ۱۲۱۱ھ میں ہوئی)

فرمائیے یہ چیز اسے یا ایمان ہے یا کفار کی طرح انکار؟

قرآن شریف میں امیر کو سنت کی حد پر اسرار کی اہمیت سے خود میں پیش نہ آئے۔  
 درود ۱۶: ۱۶۱ تا ۱۶۲ اور علی رضی اللہ عنہ کے ہر قسم کی یہ کہ اور فریب قرار نہ دے۔ یہ وہی  
 زمانہ تھا۔

سب انبیاء پر خصوصاً سرور کائنات پر فضیلت کا دعویٰ

امیر، کہ کبریا، مودہ اند جسے	من صغریٰ نہ کسیرم و کسیر
آنچه داد است ہر کسی را حام	داد آن چه داد راہ را باجماد
کم از زانی ہر و نہ نہیں	ہر کہ گوید بوزع حسرت لعین

(۱۰۰۰ سال قبل مسیح ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰ سال بعد مسیح ۱۰۰۰)

یہ فرقہ تھے

بزرگہ شد عین نصر کہ اندام

ہر دو سولے چنان کہ ہر ہم

اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہ ہو کہ کائنات کے مقابلہ میں کہتے ہیں

”یعنی یہ کہہ گئے کہ (صوفی) چاند کے زمانہ کا نشان علم کیا کیا اور میرے لئے

چاند اور میری انگوٹھی کی یا اب بھی یاد رکھو۔“

(۱۰۰۰ سال قبل مسیح ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰ سال بعد مسیح ۱۰۰۰)

اس میں ان کے عقائد کے متبادلات کی وضاحت کی گئی ہے اور معجزہ حق الخیر

سے انکار بھی کیا ہے۔ اسی طرح (۱۰۰۰ سال قبل مسیح ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰ سال بعد مسیح ۱۰۰۰) سے منطوق ہے۔

”ایک صاحب نے مرزا قادیانی سے یہ چہ کہ شیخ نصر کی نسبت حضور کیا فرماتے

ہیں۔ قرآن پابندی کے یہی ہے کہ وہ ایسے قسم کو قسمی تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشم معرفت میں تفصیلاً سفرائے یہ مجروحہ کا اقرار ہے یاد رکھو۔

۳۔ نیز فرماتے ہیں کہ: "تین ہزار تلخوات ہمارے نبی ﷺ سے کلید ہیں آتے۔" (تقدیر و یہ میں ۲۴۲، انجمن مجاہدین ۱۹۳۴ء)

لیکن اپنے انکادات کے متعلق فرماتے ہیں اور جو میرے لئے کتابات ظاہر ہوئے، وہ تم انکادات زیادہ ہیں۔" (حقیقت الہی میں ۱۰۷، ترجمہ ۲۰۰۷ء)

پھر یہ کہ احمدی جماعت کا اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کوئی اور شخص آخضر نبی سے زیادہ تھا۔ استغفر اللہ ربنا الصلوات!

دو بار مضمون انکو ترمیم، تصدیق، باقی ماندہ درجہ اور دیانت دانی (۱۹۳۴ء) اسی طرح اور بھی حوالہ جات ملتا ہے۔ لیکن بطور شے نمونہ از غرور، اسے انہی چند ایک پر استناد کیا جاتا ہے۔

۴۔ تحت انکا اس کا کیا اب بھی احمدی جہالت و انوکھ دیکھائی کہ ملانے اسلام نے جہادی طرف و اتحاد مضامین لکھے ہیں۔ جن سے ہم بخیر اور ہیں: "ہم چاہا اگر آپ بخیر میں تو وہ ہمارا شائع کر رہے تھے۔ ہم یہ سب باتیں آپ کی طرف سے واپس لے لیں گے۔" (معاذ اللہ! اذلال اللعاب!)

ضمیمہ خلاصہ مسائل کا قادیانیہ

قادیانی نہ سب کے فیہی مسائل چار ہیں اور چاروں ہی غلط ہیں۔

پہلا مسئلہ: یہ کہ یہ وہ ہیں نے حضرت جی علی علیہ السلام کو قرآن کریم کے سونی دلوایا اور وہ غم جاس اندر کے لئے اور پھر غصہ غور پر مرہم بھی کر داتے رہے اور آخر پر شیعہ کی میں کثرت کی طرف بھاگ آئے اور وہاں گرفت ہو گئے۔

جواب: یہ باطل باطل ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "وَمَا تَقْضُوا دِيْنًَا صَٰلِحًا" (مسلم، ۱۰۷۰) "تمہاری دینوں کے اس قول پر اور نہ دینی دین، یاں سب دینی دین کی دین ہے تو کشمیر میں آنکھوں ہونا ہی باطل ہوا اور خلیفہ خان و در میں جو قریب ہے۔ وہ یوں آئے تھے کہ وہ دینی ہے۔ جو کشمیر کے ایک رہبر کا مشاقت اور وہ مسلمان تو کیا تھا، وہ ایک عداوت منسبہ العاطفوں میں نہ دو دلہ خود اسی قریب دیکھا ہے۔

دوسرا مسئلہ: مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت جی علی علیہ السلام نہادہ۔ تو ان پر نہیں اٹھائے گئے۔ بلکہ وفات ہو چکے ہیں اور ان کی بجائے میں مشعل مسیح ہیں کے تریا ہوں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# صدائے حق

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤی







خود تسلیم کیا ہے اور اس کتاب کو بھی انہی کا ناپ سے لٹا ہے۔ بلکہ اس میں لکھا ہے کہ یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہوئی۔ تو آپ نے اس کو نظر فرمایا تو کیا اس وقت ۱۰۰ خط جن میں آپ نے حضرت جعفر علیہ السلام کا دوبارہ آنا تسلیم کیا ہے اور اب اس خط سے کیا۔  
 آٹھ خط پہلے کو نظر نہ آئی تھی؟ تو مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا کہ مجھے ایسا تو اس وقت بھی ہو چکا تھا کہ میرے دوستوں نے یہ کہہ کر دیا اور میری رائے کی پروا نہ کی۔ حتیٰ کہ مجھے بار بار وہی کہنے کی قوت ہی تھی مگر وہ ہے۔ اب پڑھتے رہے کہ پچھلے آپ نے تو وہی کہی یہ امر نہ کی۔ نہیں اس غلطی کو رسول اللہ ﷺ نے کیوں ظاہر نہ کیا؟ خیر آپ تو فرق عقیدے پر قائم رہے۔ لیکن آپ دوسرے خط بھی دیکھتے ہیں یہی عقیدے پر قائم تھے۔ مگر دوسرے خط کا یہ عقیدہ ہے کہ نظر سے جتنی علیہ السلام دوبارہ آنا تسلیم کر لیں گے۔ تو اس میں بھی وہی عقیدہ رکھنا کتاب ہے۔ مگر آپ کو براہین میں یہ نکتہ کہ میں نے خواب میں یہ کتاب تو حضرت ﷺ کو دکھائی اور آپ ﷺ نے قبول فرمائی اور مست ہے تو اب اس کے خلاف آپ کو دعویٰ ملتا ہے اور کہہ رہے ہیں کہ یہ خواب مجھ سے لکھا ہے تو آپ کا اب وہ دعویٰ بھی بھوت ہے۔ مسئلہ نہیں آئے۔ لہٰذا یہ بات بالکل قطعی ثابت تھی۔ لیکن پیسے بڑے مرید میں کو پیوستہ۔ نہ ٹھکانا۔ شواہد۔ و مرزا قادیانی کی اس بات میں بھی آئیں گے۔ جب مرید میں خیر پختہ ہوئے تو مرزا قادیانی نے موقع مناسب دیدیا۔ انھیں کھانا بخلائی تو انھیں پھر دیا۔ جو ان کے کہہ کر کہ فرما کر مسلمان کر دیتے۔ ان کا مسئلہ ان کو کافر بنانے۔ یہ ہے حقیقت۔ یہی حقیقت مرزا قادیانی کے دل میں ہے۔

خلاصہ مسائل قادیانیہ

جس مسئلے میں مرزا قادیانی نے قرون وسطیٰ کے ضدی مسلمانوں کو غلطی میں ڈالا اور ان مسائل سے ان کے دھوکے کو نام نہاد بنایا ہے اور انہیں ہر ان کے فرائض سے تھکا دیا ہے۔ وہ چارہ سب سے ہیں۔

پہلا مسئلہ

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت جعفر علیہ السلام کو الیاتی قوم یہود نے گرفتار کر کے کوئی دوا دیا۔ جن سے وہ بھر جاں آتا ہے کھٹے اور پھر خفیہ طور پر ہر جمعہ چائے کرتے رہے اور پھر

پیشہ و صورت پر کشیدہ جو کلمہ آئے۔ یہاں پر آکر آپ ساری ساری زندگی گزار دی۔ اور فوت ہو گئے۔  
چنانچہ شہر سر پندر (کشیدہ) میں حکماء نے ان کی قبر کو جو ہے۔

دوسرا مسئلہ

مرزا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا ہے اور فرشتہ ملائکہ  
دنیا میں داخل نہیں ہوتے۔ اس لئے حدیث ہے کہ جس شخص علیہ السلام نے آئے کی خبر دی تھی ہے  
اس کی گولی دیکر دی مر رہا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثل ہو کر آئے گا۔ چنانچہ وہ مثل  
کسی اور شخص کو دیکھا نہیں ہو سکتا۔

تیسرا مسئلہ

مرزا کا بیان ہے کہ میں نے حدیثوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیشتر اہم یہودی  
کے ظہور کی توقع دینی تھی۔ وہ وہ یہودی بھی تھے جن سے۔

چوتھا مسئلہ

مرزا کا بیان ہے کہ میں نے زمانے کا نبی اور رسول ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان  
لے گا۔ وہ کافر و جہنمی ہے۔ (معنی اللہ)

ان مسائل کی تردید

مرزا کا بیان ہے کہ یہ چاروں مسئلے باطل نظر اور قرآن و حدیث اور آئمہ دین کی  
تفسیر سے کے خلاف ہیں اور ان کی بہت جو دلائل انہوں نے بیان کئے ہیں ان میں سے  
معاذ اللہ غریب کاری اور دشمنی ساری سے کام لیا ہے۔

۱۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی پر چڑھائے گئے اور فوت ہو گئے۔  
یہاں خدا تعالیٰ نے فرمایا: "وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ (النساء: ۱۵۷) یعنی انہوں نے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ نیز خدا تعالیٰ قیامت کے دن حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت سے اسرائیل عطا فرمائے گا۔ "وَأَنزَلْنَاهُ فِي الْغَابِغَةِ (النساء: ۱۵۸) یعنی یا انہوں  
سب میں سے کوئی اٹھا تو جسے نبی اسرائیل کو دے دے گا۔ یہی ان کی فطرت تھی۔ یہ  
اسلام تک پہنچنے سے پہلے ہی یہودی تھے۔ یہ سب باتیں خدا تعالیٰ نے فرمائی ہیں۔







مناجودین کے جائیں گے۔ (ابو سورو) جو اس روایت کا راوی ہے۔ بہت بڑا نام نہاد فاضل اور خوش بیان تھا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی بیوی کا دلکھنے والا ہے اور خاصہ بدینہ شریف کا رہنے والا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ اس قبر میں ابھی تک ایک قبر کی جگہ باقی پڑی ہے۔

خاتون محمد ابراہیم میریہ لکھتی ہے کہ میں عاجز مگر ہمارے خود بدینہ شریف میں جا کر یہ جگہ ملانی پڑی ہوئی دیکھ کر وہاں جس خوشگوار و بڑے کچے لے اور قسمل کر لے۔

۵۔ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے حجر مبارک میں صرف چار قبروں کی خبر دی ہے۔ ایک اپنی، دوسری حضرت ابراہیمؑ، تیسری حضرت عمرؓ اور چوتھی حضرت عیسیٰؑ۔ لہذا اس کی لیکن مرزا قادیانی کیا قبر کی بات کو کٹا خیر نہیں ہے۔

۱۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عمرؓ کے بعد تک بھی فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ تین قبریں تو موجود ہیں اور چوتھی قی جگہ پڑی ہوئی ہے اور ابو سوروؓ کے زمانے تک خالی تھی اور اب تک بھی خالی پڑی ہے۔ اس ایک ہی حدیث سے مرزا قادیانی کے سب دعوے باطل ہو جاتے ہیں۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حج کرنے کی حدیث (مسلم ج ۱ ص ۱۰۸ باب حجاج المسیح فی الحج والخران) میں موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کر کے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریمؑ حج اور عمرہ کا نیک مقام ہے۔ وہ سے پکاریں گے اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ اور مرزا قادیانی کج مبعوث ہوتے تو خدا تعالیٰ سب کو ان کا گوشہ دور کر کے ان کو حج نصیب کرانا۔ تاکہ کج مبعوث کا یہ نشان کہ حج کر کے نہ لاپرواہ ہو جائے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے حج نصیب نہیں کر دیا تو اس کے یہ مٹنے جوتے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے دعوت مسیحی کو طش کر دیا۔

۲۔ دوسرے حج کے سفر ۳۳ھ میں مصر، دینا، یافا اور بیت المقدس اور دمشق ہونے ہوئے انجیل و شریعت میں بڑا لیدر یہ ہے کہ ان دنوں جاری تھی بدینہ شریف میں پہنچے اور وہاں کا قافلہ قیام کر کے ۱۲ ارشواں کو کھانہ کی طرف ادھار پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔

۱ اور امام سہروردی کی بیانات احادیث میں صرف صاف دار ہے کہ وہ میدان رسولی ہوں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنس، جسم، جن کی اول دے دے گئے۔ یعنی تحصیل اور بعد حیات ہر دو کی طرف سے اس میدان کو گئے اور ملک عرب کے والی و پادشاہ ہوں گے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

”لا تذهب الذیبا حسن یسلك العرب رجل من اهل بیتو بوا علی

اسمہ الحسن (امام ذی ج اور ج ۱۰ ص ۱۰۰) صاحب (تذکرہ الہدیٰ) ۱

”یعنی دنیا فانی ہوگی۔ حتیٰ کہ میرے اس بیت میں سے ایک شخص ملک عرب کا پادشاہ ہو۔ جس کا نام میرے پر اعمام علیہ السلام ہوگا۔“ اسی طرح دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ ان کے باپ کا نام محمد اللہ نام محمد اور یہ بہت سب کو تعلیم ہے کہ مرزا قاریانی قوم کے مفق ہیں اور ان کا نام غلام احمد تھا اور ان کے باپ کا نام محمد سرشتی تھا اور مرزا قاریانی کو عرب کی بادشاہی کجا؟ وہاں کا سر بھی نصیب نہیں ہوا۔ بعد قاریانی کی خبر داری بھی نصیب نہ ہوئی۔ حالانکہ وہ غنیمت سے خطاب دینے کی بہت کوشش کرتے رہے اور اب وہ ملک خطباء العزیز (تذکرہ ص ۲۳۹) یعنی تجھے عزت کا خطاب ملے گا، شائع کرتے رہے۔ لیکن کچھ بھی شنوائی نہ ہوئی۔

ب سوچئے ان کہان امام سہروردی، میر، ذیل رسولی، محمد بن عبد اللہ، ملک عرب کا و پادشاہ؟ اور کہاں عقل زاد مرزا غلام احمد قاریانی ولد غلام مرتضیٰ مومنین کا ایک و محمد؟۔

غلبہ حشر نہ ہو کسور ۲ کہ کلچری گنہی

حضور بابل بساں کر۔ فواسق

۴ اور مرزا قاریانی جی اور رسولی بھی نہیں ہو سکتے۔ برز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نبوت دوسرا ہے یعنی خدا کے پیغمبر آنحضرت ﷺ پر قسم کر دی گئی ہے۔ آپ کے بعد کوئی شخص بھی رسول و نبی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آیت خام الیہ (آزاب ۱۰۰) سے ثابت ہے اور صحیح حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نبوت کے محل کی آخری ایٹم میں۔ آپ کے بعد کوئی نبی رسولی و نبی نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری ص ۱۰۵) یہ غلام احمقوں صحیح مسلم ص ۲۸۸ باب اگر کوئی شخص

رفتہ گئے۔ یہ سارا ہی جو سامعین تھے وہ سب دنگ رہ گئے تھے جس پہلے شہر سے تھیں وہ نے بعد تک اور  
 وہاں سے چلے گئے تھے۔ یہ سارا کھنڈہ تھا جس نے بعد ماحولیات کے مراعات کا کیا ہے  
 مطلق ہے۔

یہ کہتے رہے کہ "اگر" کہہ کر ہر کتاب کو لے کر کہ میں نبوت کا دعویٰ ہوں۔ یہ میں  
 نبوت کا دعویٰ کرنے کا طریقہ بتا رہا ہوں۔

۵۔ میں "حضرت مہدیؑ" کے پیغمبر بھی ہوں۔ یہ قیامت سے پہلے میری موت  
 کی بات ہے اسے لوگوں میں سے آپ تیرا ولی و پال کہہ رہے ہوں گے۔ یہ ایک آج میں نے دعویٰ  
 کر کے کیا کہ میں نبی مرسل ہوں۔

وہ کہہ رہے تھے کہ "یہ سارا ہی جو سامعین تھے وہ سب دنگ رہ گئے تھے جس پہلے شہر سے تھیں وہ نے بعد تک اور  
 وہاں سے چلے گئے تھے۔ یہ سارا کھنڈہ تھا جس نے بعد ماحولیات کے مراعات کا کیا ہے  
 مطلق ہے۔

وہاں کے کہتے ہیں کہ "اگر" کہہ کر ہر کتاب کو لے کر کہ میں نبوت کا دعویٰ ہوں۔ یہ میں  
 نبوت کا دعویٰ کرنے کا طریقہ بتا رہا ہوں۔

یہ کہتے ہیں کہ "یہ سارا ہی جو سامعین تھے وہ سب دنگ رہ گئے تھے جس پہلے شہر سے تھیں وہ نے بعد تک اور  
 وہاں سے چلے گئے تھے۔ یہ سارا کھنڈہ تھا جس نے بعد ماحولیات کے مراعات کا کیا ہے  
 مطلق ہے۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فیصلہ ربانی بر مرگ قادیانی

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم علی رسولہ الکریم

## فیصلہ ربانی بر مرگ قادیانی

خاندانِ راجا غلام محمد اور دیگر میر سید لکھنوی

اول محمد خدوند علی	جس سے مرے سب حوالی
دوسرے رکھے سب دہلی	نظارہ غائب سب آشکار
دو دہلی وغالب	عمر بچار
پہلا وچہ مارے	سب شمار
سادہ ایک ردالوں والا	کچھ چوڑی ٹھیک نرالا
عقلِ سعادت میں پالا	روِ جنت دل نرین پکار
لچا فضلِ نیر	آپ تمام
میں ماضی	جو ماضی
آدم تمہیں تمہا	چاندی دکھائی نہیں تائیں
نہوئے دتے مہاس تائیں	نئی مہاس توں آئیں تہ
جسے یہ قدرت	رب پیدا
مہاسنے مہاسوں	ہوں لاچار
انہیں سب تجھیں بھائی بولی	شتم بہت جس پر بولی
مہاس شہریت رچ نہ کوئی	عطاء ہوئی جس سے ہم پکار
اوپر اس	نہی حقار
سلوٹہ مسلمان	لکھ بزار
اسنوں رب مہاسن سراپا	بھی بڑا مال بڑا
سودے امرا عجم وچہ آیا	سب حدیث بھی مال شمار
عات اسی	رب بزار
سید مال	نہی حقار
میں اوس قوان مجازتہ	قلم ہے قلم زمانہ
نہ جسے ہور کوئی مجھ نہ آتا	نہوت بدلتا روز شمار



محبت اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 جس قصیدے بیویوں بہت خوب  
 ان کے مرزا شہر مایہ خوش گویاں را مار تیا  
 خلقت توں گل روز غلام جزا دے اس اب فقہ  
 آخر مرزے ہو پیا  
 مسمیٰ مسمیٰ مسمیٰ مسمیٰ مسمیٰ  
 مرزا آکھے وہ میں کر فخریں اپنے دل داچو عذر  
 دےب فیصلہ حق ما کر ثناء اللہ تے جس دیکار  
 جو ہو کتاب پیکے مد  
 طاعت بیضہ اچ کر اپار  
 بھرے پر موت یا موت بزار کوئی مصیبت نالیں کر  
 صدق سائن زہدوں شانکر خلقت اللہ کر پیکار  
 حاکم بیٹے ما کر پیکار  
 جے میں کہوں کتابوں مار  
 ثناء اللہ تے اس دیوں یاراں موت میریوں اس مہراں  
 خوشیاں کریں وہ بیٹاں کر انہ تکی چاندنی وار  
 نہاں سامنے میںوں مار  
 جے میں کتاب دیکھ بیکار  
 دے میری زندگی تدر ثناء اللہ تے چاے مر  
 اچھیں کچھ میر اثر مرزے منہ جس پر  
 مبارک اللہ نام اچار  
 سوہ اورک مدینار  
 بھانڈو دے کر انصاف ہويا فیصلہ کیمہ صاف  
 اس وہ نائیں اف کراف اس وہ غیرت خاص شہر  
 رب ذابے نے لکھا خود  
 دے سامنے پتر مار  
 پھر ہوئے رعب عذر بھار اور مہبلہ ذاتی آرا  
 اس وہ ہر نہ شامل پایا جھوٹے اپ رب دی ہر

تبصرہ وچ جو وڈا اشتہار  
 کیجئے غدر یہ سب آشکار  
 نکلواندے نیزے بھائی ایسے غدر نہ ورنی راہی  
 مرزے وچ مصیبت آئی موت پیر دی ڈاہی یار  
 وہ دے وچ ی لڑھ پکار  
 کاذب آئے رب دی مار  
 تبصرے اندر بیڑ کھلیا اردو وچ الہام بتایا  
 بس تھوں دلوں خدا بتایا مرید اس تائیں کرے پکار  
 نکھرے رکھو اشتہار  
 ایسے تبصرہ رجو ہوشیار  
 دشمن لے آجکے پردہ مینے مرنی مرزا خان کیسے  
 خبر دی سینوں پاک رہی ہے جس دے جھ وچ سہکار  
 عمر واپس تیری یار  
 جمن لے دیساں سائنے مار  
 تار اللہ حق جو مٹھی دعا ہر دہ وچ دے کھا  
 آل الہام ایہ کراں دعا وعدہ کرے مس نال جبار  
 کراں قبول میں سب پکار  
 سوچے ہر مہتر جھوٹ نہ بار  
 جھوٹ اس دے وچ شک نہ راہی دھپس تریاں ایہ بھی سنا  
 خبر نی دی گی پانی حدیث بھاری مسلم یہ  
 جھوٹے تریبہ ایہ کس پکار  
 ایسے رسول نہ آئی یار  
 ہر ترے ایہ وچ نکھر دکھنا سو اشتہار ہنر  
 دعا الہوم تے ہوو عمر نکاح محمدی عظیم چار  
 جھوٹا اکھن نال پکار  
 مرزا مارن کرن خواہ







ہوا کر لے گیا آخر کار  
 قلم پہنچا ہے ہوشیار  
 مرزا حسنؔ طلب کر گیا  
 کہیں انیدیاں غم شہید  
 ایمانیم سکون آیا  
 ملکوں وہ چھوٹی ہوشیار  
 بہت اندر دس کرہ لاپور  
 آیت ہو حدیث و ہمار  
 سید حسنؔ پیچھا لائی  
 شخصوں میں تیار تے کافی  
 چلے یاں بواب میں شہنشاہی  
 بھلک چڑھیا تے ستوں پر  
 قدرت لایب رب قہر  
 مرزا ہوا نہت چہر  
 رچی ویل مرزا پہچان  
 تھی کوئی غصوں آن  
 پھر بچے اس بند زبان  
 دس بچے تان چنوں پار  
 مرزا بیٹھے دے نال لاپور  
 مرزا مرزا مٹکس وار  
 نہ آئی داد نہ خانی  
 نہ وصیت نہ کوئی مکان  
 بوی آکھے لکھ ران  
 بیا راون زور دوز  
 مرزا بیٹھے دے نال لاپور  
 مرزا مٹکس وار  
 شہر اندر جاں قیمت بولی  
 وہاں تاہیں حیرت ہوئی  
 قاتل رب دی قدرت ہوئی  
 چپہ پازراں شور پکار  
 مرزا بیٹھے دے نال لاپور  
 مرزا مٹکس وار  
 سب طرفوں میں قسمت نہی  
 وچ قبرتے حشر کی کبری  
 نواب ووزخ دا کیکر جوی  
 اپے دجالان رب دی وار  
 مرزا بیٹھے دے نال لاپور  
 مرزا مٹکس وار

یہ مہدی محمد اسحاق صاحب احمدی امرتساری۔



مرض بیٹھے سے نہ لاپور  
 مرزا سبیل سنگل وار  
 اس وچ بھرنی وڈا کٹان مرزا وڈا اٹل رپان  
 اس چکھے و کھو انان رب بچے نے نہ نگر  
 مرض بیٹھے وچ کر اجار  
 مرزا ماریا سنگل وار  
 بیٹھ متاخر ویا نہیں کر آخری فیصلہ وچ بد  
 خلق ماری دی وچ نظر رب سے خوب خوار  
 مرض بیٹھے وچ کر اجار  
 مرزا ماریا سنگل وار  
 مرزے سہی موت دھال دت نصیحت موافق حوز  
 دت شورش جھٹ ستان سٹل نویں وچ بخت پکار  
 رسامت دعوے شامہ چار  
 نیا دے اس بے بعد چار  
 آخر تانیں کھول دیوں داو ہدایت دل باداں  
 بدعت کالوں پے بدعتیں برقی بدوے آخر کار  
 دیوہ دیوں خوار  
 وچ دنیا نے راز شمار  
 شبہ کرد مرزا بھائی داد مرزے دے دل نہ جائی  
 جھوٹے عمارت مول بھائی موجب کھسے صوبہ خوار  
 بھسکی مٹی توں سنگل وار  
 مرض بیٹھے وچ ہو اجار  
 ایہ مری غرضی بچھو تو جو مقصود نہ ہر مرزا ہوا  
 حیرت تجزہ نصیحت مار نفس کرکے رب غدار  
 نشان سکتی جیڑا پار  
 وچ دنیا تے روز شمار

طالب شفاعت رسوں کریم!

ڈاکٹر اوجہ محمد برائے میرٹھ کوئی ۸۱، یقیناً ۱۳۱۵ھ ۱۹۳۳ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ختم نبوت اور مرزائے قادیان

مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

۱۔ قسم نبوت کا مسئلہ خصوصاً قرآن وحدیث کے ثابت کرنے کی وجہ سے مسلم  
نہیں تھے۔ تاہم مرزا قادیانی نے اسی قسم کے صاف معنوں میں چھیڑ چھا کر دلی کو ہرا کر دیا جو  
نے کھینچ لیا۔ اس کے اس قصاص مسہرور بھی کل نظر بنایا۔ یہ سارا قصاصات شریعت نظر نہیں  
دیتے۔ بلکہ وہ اصل شریعت کے نزدیک درست ہوتے ہیں جیسے شیخ متعلق ہے نزدیک بدیہات اور  
۱۰۰ برس پہلے ہمارے یہ بحث نہیں کی جاتی۔

۲۔ مرزا قادیانی کے استنباطات مجاہد میں ہے آپ یہ ہے کہ آپ نے سورۃ  
فاتحہ کی آیت تراحم الذین اذعنتم محمدیم سے ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نبوت کے جاری  
رہنے کی دلیل بکلی ہے۔ سورۃ ائمہ دل میں بیان کی ہے کہ جن لوگوں پر خدا کے انعامات  
ہیں۔ اور وہ ہیں۔ چنانچہ علامہ کے ”وہ من بخلع اللہ والودع والاولاد مع الذین اذعن  
اللہ علیہم من السبین وانشد بغیر واشہدا وانصلحین وحسن اولئک  
وہیفاً“ (یعنی جو لوگوں نے محمد اور رسول کے گھر پر اپنے دل کو ان لوگوں کا ساتھ نصیب  
کر لیا۔ جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے اور وہ نبیاء ہیں اور محدثین میں اور شیخ ہیں اور صالحین ہیں اور  
سب اچھے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ ”اب ہمارے وہاں ان انعامات بھی کرتے ہیں  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انعام بھی کرتے ہیں اور رسول کے ہمراہ صدیقیت اور شہادت اور  
معاہدات کے مقامات پر شرف کر دیتے ہیں تو ان سب کے ساتھ نبیاء کی رفاقت کا بھی ذکر ہے۔ تو  
اس ترجمہ سے بظاہر اُسے بعد نبوت کا بالکل بدنام کر دیا۔ انہوں نے جس نے ان کے توبہ و غامی انکار سے  
بہانے اور اطمینان دہی پہ کرتے تھے۔ اس لازم ہے۔ اس کی توبہ اور اس ملاحظہ کا اثر  
درجہ نبوت کی طمانی صورت میں بھی ہوتا۔ (امدادات ص ۹۰، ۹۱ اور ان ۹۲ اور ۹۳)  
اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ استنباد اور ان کے رد میں جو دلائل ملاحظہ ہوتے ہیں۔

اڈول اس لئے کہ یہ وہ تھا۔ خط نسخ قرآنی یعنی قرآن نہ انہوں اور خف  
 اور یث صحیح ہے۔ اور انہوں کا نام اس سے وہ وہاں ہوتا ہے۔ جیسے کہ علم رسول میں مضر  
 ہے۔ اس کا نام وہاں ہے۔ اور اس کے اسٹول سے بھی کچھ سنتیں ہیں۔ یہ وہی  
 کروعدات ہیں۔ ان کے نام کے نام کے نام میں کچھ ہیں۔ ان کے اسٹول سے نہ اس سے  
 بات پیرا، پیرا ہے۔ وہ اس کے اسٹول میں اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 صریح قانون کے خلاف دیکھنے کی بات ہے۔ اس کے ساتھ وہ قانون بھی چلتی کرتی  
 ہے۔ انہوں کی شمس میں۔ انہوں کو مشیت سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اس سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 مصنف کے حق میں یہ غلامت سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 بلکہ اس کے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 ہمارے ہے اس لئے کہ اس میں پیک کا نام ہے۔

تو اب دیکھئے۔ ان کے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 کہ اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے

میں حال مراد کا اولیٰ اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 بعد اس سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 کے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے

اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے  
 اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے اسٹول سے

بڑی شان کی ترقی ہوگی۔ دیکھتے خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "و ان هذا صراط مستقیم" (اسلام) یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔ اسی کی پیروی کرنا اس کے جواب میں کہیں یہ نہ کہہ دینا کہ ہاں خدا بھی میں کہتے ہیں۔ اسی لئے تو مرزا قادیانی نے اپنے (آئینہ سرہوس) ص ۵۴، خدائی فی کس ایسا (۱) اور ایسا (۲) جواب لکھا ہے۔

"و اُنسى بنى النعام عبي الله وتعبد ابنى هو" یعنی میں نے خواب میں اپنے آپ کو عیسائی دیکھا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں عیسائی ہوں۔

اگر کاجائے گرد مٹائی جی وی سے دست والے کاہر جی مٹکا تو اس کے یہ معنی ہوسکتے کہ صد ایٹھوں شہداء اور صالحین کے رستے کی پیروی سے بھی ہم صد مٹکاہ شہادت اور عطا حیات کا اجر بھی نہ پائیں۔ حالانکہ یہ بالکل باطل ہے۔ کیونکہ بہت سے پاک نفس ان مقامات پر پہنچے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت نہ صرف مریدانِ ام سے لکھی ہوئی ہے۔ رستے کی پیروی اور ان کی رفاقت جیسا کہ آیت سورۃ نساء میں وارد ہے۔ "و نظروا من بعدہم" اور اس رتبہ پر فائز ہونا دیکھا ہے۔ دیکھتے خدا نے تعالیٰ کی پنے بندوں کے ساتھ معیت کی جگہ وہ ہے۔ "ان الله مع الصالحين" (سفرہ ۱۵۳)۔ "ان معی رسی" (سفرہ ۱۵۴)۔ "ان الله معنا" (سورۃ ۱۵۵)۔ "و هو معکم اوبما کنتم الصالحين"۔ "و هو معکم اوبما کانوا الصالحين"۔

ایسا آج جس میں خدا کی معیت کا صاف ذکر ہے تو نہ خدا بندہ میں چاہتا ہے اور نہ بندہ خدا کی طرف سے چاہتا ہے۔ خدا خدا ہے اور بندہ بندہ۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے قریم کے نقش کی بہت فرمایا۔ "اننا و کسافل البسیم" کہانین و انصار با صبیحہ یعنی میں اور قریم کا نقش ان دو انگلیوں کی طرف اسٹھے ہوں نے اور دو انگلیاں ملا کر آپ ﷺ نے اشارہ سے بتایا کہ اس طرف تو اس حدیث کا یہ قائل نہیں ہے کہ قریم کا نقش اور آنحضرت ﷺ میں رہتا ہوں گے۔ "وہ نقش محمد ﷺ ان دو انگلیوں کا ہے۔ احوال اللہ بن زید القصبی!

دیکھو یہ کہ یہ غلط فہم کے سوا دوسرا مقدمہ کیا آتی کہیں ہے۔ لیکن اس کی دلیل یہ





دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں۔ زائد ہی ہمسہ ایسے ہو جب اس حدیث سے مرزا قادیانی اور ان کے اہل خانہ میں سے احمد نور کاہلی، احمدی اور عبداللہ نے پوری اور نجی بخش احمدی مسکن معراجیہ جلیل سیالکوٹ اور عبداللطیف اٹک پڑوسی اور فضل احمد احمدی جو عالم برزخ میں مرزا قادیانی سے باجم کر رہا ہے، وغیرہ وغیرہ جو کوئی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت سے کافر ہوئی کر رہا ہے۔ وہ سب آنحضرت ﷺ کی مذکورہ حدیث کے تحت آ جا کر گئے۔ ورنہ ہر دعویٰ نبوت اپنے پیروں کی فحش کے خلاف سے مطابق خبر کے گا۔ یا تم اہل علم حدیث کے کتب پر رد کا کس ہونے کا اور ان کے مطابق ہونے کی صورت میں یہ حدیث بلا مصداق رہے گی اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ معاذ اللہ! آنحضرت ﷺ نے جو غیر قسمی تاکیدیں اس سے دی تھیں وہ نہ انکی اور نہ اسے لئے یہ بہت مشکل ہے۔ بلکہ ہر دلیل ناممکن ہے کہ ہم اس صحیح حدیث کو غلط قرار دیں۔ بلکہ ہمارے لئے یہ کمال دشوار ہے اور وہ ہمیں بھی درست ہے کہ اس حدیث کو صحیح سمجھ کر ان مدعیان نبوت و معجزی اور دجال و کذاب قرار دیں اور ہر دعویٰ کی سربرداری سے بچوٹ جا لیں۔

اسے ایک اور طرح پر بھی سمجھ لیں کہ اگر ہم خصوصاً وہ یعنی آیت خاتم النبیین اور احادیث ختم رسالت کو غور انداز کر کے مرزا قادیانی کی کھینچ جان کی استہم علی الدیلول کو تسلیم کر لیں اور ہمیں دجالوں والی صحیح اور متفق علیہ حدیث کا بھی ٹکا نہ کریں اور بقول مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کو آنحضرت ﷺ سے بعد بھی جائز جانیں تو مرزا قادیانی کے سوا کوئی اور مدعیان نبوت کے لئے بھی راستہ ہمارا ہے گا اور اس کی تشریح کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی۔ کیونکہ جب ہم (معاذ اللہ) ائمہ نبوت سے ذرا الگ کو ایک دفعہ مرزا قادیانی کے لئے بکا تر چکے تو سب دوسروں کے مقابلہ میں وہ بکا تر نہیں ہو جائیں گی۔ اسی خیال نے کئی ایک ائمہ بزرگوارتہ دینی کا سہوے سے نبوت کا ختم خدا دعویٰ کر دیا۔ ان میں سے ایک چودھری نجی بخش مسکن معراجیہ جلیل سیالکوٹ اور دوسرا ماسٹر محمد عبید محمد علی نور احمد کالی مسم دیوبند، فضل احمد سہیل چانڈیہاں، دہلی، سید المظاہر گنگاچر، جالندھر وغیرہ قریب درجن نے ائمہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے بھگتوں کی





نہیں ہو سکتا۔ تو اب خدا فرما بیٹے کہ آج کے دن میں اور میری امتیں کا تین سال الگ دیکھو! ان لوگوں کو آج یہ حدیث کے چوزے سے آپ کو کھانا نہ لگائے گا۔ میں نہیں چاہتا۔ میں سے یہ بھرا ہو گئے۔ انصاف سے دور جائیں گے۔ میرا تمام مال کوئی اور اور میرا تمام مال کوئی اور ہی رہے۔ خدا اور رسول کی باتوں کے چھوڑنے سے تمہیں کئے نہ رہے۔

آئیے تو یہ سمجھیں اور سیدھے سادھے مسلمان ہو جائیں۔ بڑے۔ فی الواقع ایک ہی بات یہ دیکھیں کہ نبوت ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ اب آپ کے بعد جو کوئی بھی نبی نہ آئے گا۔ دوسری بات یہ دیکھیں کہ حدیث کے چوزے کو آپ کو کھانا نہ لگائے گا۔ میں نہیں چاہتا۔ میں سے یہ بھرا ہو گئے۔ انصاف سے دور جائیں گے۔ میرا تمام مال کوئی اور اور میرا تمام مال کوئی اور ہی رہے۔ خدا اور رسول کی باتوں کے چھوڑنے سے تمہیں کئے نہ رہے۔

تیسری بات یہ دیکھیں کہ حدیث کے چوزے کو آپ کو کھانا نہ لگائے گا۔ میں نہیں چاہتا۔ میں سے یہ بھرا ہو گئے۔ انصاف سے دور جائیں گے۔ میرا تمام مال کوئی اور اور میرا تمام مال کوئی اور ہی رہے۔ خدا اور رسول کی باتوں کے چھوڑنے سے تمہیں کئے نہ رہے۔

چوتھی بات یہ دیکھیں کہ حدیث کے چوزے کو آپ کو کھانا نہ لگائے گا۔ میں نہیں چاہتا۔ میں سے یہ بھرا ہو گئے۔ انصاف سے دور جائیں گے۔ میرا تمام مال کوئی اور اور میرا تمام مال کوئی اور ہی رہے۔ خدا اور رسول کی باتوں کے چھوڑنے سے تمہیں کئے نہ رہے۔

خدا کی دین کا مولیٰ سے پوچھتے احوال  
کہ آج کے دن میں اور میری امتیں کا تین سال الگ دیکھو!  
خدا کی دین کا مولیٰ سے پوچھتے احوال  
کہ آج کے دن میں اور میری امتیں کا تین سال الگ دیکھو!

لائیں گے۔ جب تک کہ میں بھی وہ نہ کہوں گے جو خدا نے رسول کو ملے دیا ہے۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رِسَالًا﴾ (یعنی خدا تعالیٰ اپنی رسالت کے موقعہ کو خوب پہنچا دے گا)۔ (آئی کی آرزو اور خواہش کا اس میں اظہار نہیں)۔

اسی طرح سورہ حج میں فرمایا ہے کہ: ﴿إِنَّمَا يَصْطِفِي مِنَ الْعَالَمِينَ رِيسًا وَمِنَ الدِّينِ﴾ (یعنی خدا تعالیٰ خود ہی خواہشوں و اہم نواں میں سے رسول منتخب کرتا رہا ہے۔) (ان کے مطابق پاسبان رسول مقرر کیا گیا ہے)۔

اظہارِ تحقیر: مولوی محمد علی صاحب دہلوی کی مرزائی نے اپنی اردو تحفہ میں ان القرآن میں ایسی آیت صراطِ الہیہ انعت علیہم کے ضمن میں اس شخص کی بہت زور سے تردید کی ہے۔ جو اس زمانہ میں بتا رہے تھے کہ اہل سنت و نبوت مل با تابت اور اس طرح ہم نے اوپر لکھا ہے کہ نبوت خدا کی بخشش ہے۔ اسی امر کو ثابت رکھنا کہ عہد و نبوت خدا کی بخشش ہے۔ کسی کی عداوتی کو اس میں دخل نہیں۔ پھر ان کی آقریب میں یہ لکھے ہیں جو نتیجہ ظاہر فرماتے ہیں۔

”جس عہد و نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اس شخص کے منہ سے کلمہ نکلتا ہے۔ جیسا کہ: ﴿وَلَا تَقُولُوا﴾ (جلد اول ص ۲۲۲) (یہ صراطِ الہیہ آیت)۔

ہم مولوی صاحب دہلوی کے صرف حرف کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔ لیکن جہاں مولوی صاحب دہلوی نے اپنے استدلال کے صریحہ حال لکھے ہوئے ہیں، رسول الہیہ سے نہ انصاف قرار دیا ہے۔ نہ کہ وہ ان کے ساتھ کہ ترکم اس شخص کے دین والی ان کا کلام بھی لکھ دیتے کہ وہ دین سے بے بہرہ اور ضال و مضل ہے۔ تو حق پر راہو ہوا۔

اس کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب دہلوی نے یہ وقت نہ چاہئے ہیں کہ یہ چٹا کتاب میں عداوت ہے کہ آیت انعت علیہم کو انسانی دین ہے کہ اس میں صلیب غیب سے جا ملے اور ہم نہیں اور صلیب غیب حسبِ مصلحت آیت نبوت اور رسالت کو چھوڑتا ہے اور دونوں اور امت مذہب ہے۔ اس لئے ماننا پڑا ہے کہ اس آیت کے لئے غیبی روز اور علیحدہ اور فانی رسول کا حکم ہے۔

اوشنہار ایک غلطی کا ذکر کرتے ہیں کہ ۱۸۹۹ء میں ۱۰۰ آیت شخص نے لکھا کہ اس کے بعد قرآن مجید اور اصول دین سے اس کی واقفیت نہ ہوتی ہے کیا فرماتے ہیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل في القرآن الكريم  
الهدى والبرهان

# فص خاتم النبوة

بعموم

الدعوة وجامعية الشريعة

مولانا حافظ محمد ابراهيم ميرسيا لكوئي

بسم الله الرحمن الرحيم

”المحمد لله الذي ارسل رسله لا نمام احجة وانزل الكتاب لبيان  
السريعة والكرم خبيبه بختم النبوة بعلم الدعوت واكمال الشريعة فصلى  
الله عليه وعلى آله واعزاه واصحابه لنا فيهم اسوة حسنة لحسنات  
الدينية والاخرية“

اسا بعد اسيا ایک مختصر سا رسر ہے۔ جو یاد دوا دینی دیر یدہ ماست اور ضعف ہمارت  
کے مسئلہ ختم نبوت کے متعلق ایک نادر طریق پر مکتودار ہوں۔ دلائل تو وہی ہیں جو قرآن اور  
حدیث میں مذکور ہیں۔ لیکن ان کو ایسے طریق پر ترتیب دینا اور ایسے طور پر بیان کرنا  
کہ مخاطب کو جانے دہ زور نہ رہے۔ ہر کسی کا کہ نہیں ہے اور میں نے بنیاد بھی اس امر کو  
انجام دے سکتا تھا۔ مگر خدا کے وہاب کی تائید اور توفیق میرے شامل حال نہ ہوتی۔  
ضروری التماس

تاخرین کرام سے استفسار ہے جو اصحاب دلائل ختم نبوت آئے ہی جانے اور مانتے  
ہیں۔ لیکن بظاہر لوگ ان کو شبہات ذال کر حیران کر رہے ہیں۔ دو بھی اور وہ اصحاب بھی جو  
دلائل کو نہیں جانتے۔ لیکن مرزا قادیانی اور مرزا غلام کے شبہات سے اثر پذیر ہو چکے ہیں۔ دل کو  
شبہات سے فانی کر کے اسی رسالہ کو بہ نظر انصاف چھیں اور غیر جو ہد ہوں کہ مطالعہ کریں اور  
مرزا قادیانی صاحبان سے خیال نہ کریں کہ یہ سالہ ہزارے مشہور مخالف کے قلم سے لکھے ہیں۔ کیونکہ ایسی  
بدعتی انسان کو قبولیت حق سے روک دیتی اور اس کے سامنے ایک دیوار عجزی کر دیتی ہے۔ جس  
سے حق ان کی فکر سے اوپر نہیں ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم کھانا کہتے ہوں۔ جس کے قبضے میں میری جان  
ہے کہ میں نے اس کتاب کو خود دوا بصیرت سے قرآن وحدیث کے نسخوں میں سے بغیر کسی تخریج  
تاج کے خدا تعالیٰ کے ہاں اپنی ذمہ داری اور جواب دہی کو سامنے رکھ کر تبلیغ حق کی خالص نیت  
سے لوگوں کی ہدایت کے لئے لکھا ہے۔

اس لئے مجھے امید کرنی چاہئے کہ ناظرین کرام اس کتاب کو حکم آیت ذیل بہ نظر  
انصاف مطالعہ کریں گے۔ آیت ہے کہ ”فبشر عباد الذین یستمعون القول  
فیتبعون احسنه۔ اولئک الذین ھداهم اللہ واولئک ھم اولوالالباب





بوت پر ہم بھائی۔ پند پر فردا کو۔ مسائل محمد ابا احمد سر رجالکم وکن رسول  
الک وحاتم السبیل وکن للک یکن منی علیما المر... (۱) (۲) محمد ﷺ قریش  
کے ہی ہائے مرہ نے باپ نہیں ہیں۔ باپ نہ کے دوسوں ہیں اور (۱) مال بھی اپنے کو (۲) خانہ انھیں  
میں اور نہ تھان بہت اور بہت ہوتے اور تھبت۔ بھائی ہائے اب ان کے بعد  
نہت جاری کئے نہ ہوت نہیں بنے اور نہ ہی انھیں بوت پیرا کیا ہے نہ کا۔

### دوسری بحث

قسم نبوت کی خاص ولیدوں کے بیان میں  
سب سے پہلے دیکھیں۔ بت مذکورہ بالا ہے جو "فخر علیہ السلام" نبوت کے  
قسم ہو جانے میں بھی قطعی ہے۔ اس کی توضیح سے پہلے ان کا مضمون نزول بھی جانتا چاہیے۔ اسے بھی  
قسم نبوت سے الگ کرنا معتق ہے۔

### شمار نزول

"فخر علیہ السلام" نے نہ پھری میں اپنی پوا بھی کی تھی حضرت زینب سے نکاح کیا۔ اس  
سے پہلے وہ حضرت زینب کے نکاح میں تھیں۔ جو آنحضرت ﷺ کا آزاد لڑکا اور مرہ میں تھا۔  
حضرت زینب اور مرہ میں سو اوقات مذہبی موضوعات زینب نے اس کو عرض کیے۔

فکی رہی وہ سے جسے کو سبکی میں کی طرف جانا چاہتا تھا اور اس کی جہ سے اصل اور شون  
کے حقوق پر اثر تھا اور مسعودی رشتہ وندہ کی رشتہ پر زینب کی جاتی تھی۔ اسے اس کے برابر  
سمجھ ہوتا تھا۔ لہذا اس کو مسعودی کرے لے لے کر عد تھائی لے۔ "فخر علیہ السلام" کو فخر میں کو  
فخر علیہ السلام سے نکاح کر لیں۔ دیکھو آنحضرت ﷺ نے کون کر لیا۔ انھیں نے حضرت اعلیٰ  
کی کیا یہ علیہ السلام سے اپنے ہیں (یعنی) اعلیٰ مطلق سے نکاح کر لیا ہے اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ  
میں نے تم سے ہی بائ کر کے باپ نہیں ہیں۔ پس تم کے رموں ہیں اور قائم الہیاء میں اور خدا  
سب کچھ بنانا چاہو۔ پس میں یہ جو اعتراض بائیں الہیائی ہے۔ ہاں آپ اور اس کا ایک منصب  
مامل ہے۔ جو اس رشتہ پر ہی سے بہت اونچے ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے امت کی عورتوں سے  
آپ کے انھیں نہیں اور مسعودی۔

اب سو اس یہ ہے۔ جو یہ تو اسی قدر کافی تھا۔ اس نے ماحول مسئلہ قسم نبوت کی کیا  
ضرورت تھی کہ خدا تعالیٰ نے اسے بھی انکار کر دیا؟۔ اور کیا جو یہ ہے کہ اس کا رخ میں سب  
سے ہرانی کے اے قوم میں بھی دیکھیں کہ۔ نکاح میں ہر سال کی۔ جس سے خلاف تھا۔ لیکن تو اس

وہ ہے۔ متفقہ بھی کہہ سکتے تھے کہ انھیں **سید** کی پور بھٹی اور حضرتین کے احترام و رسول کا نشانہ جاننے کی اپنا حق درست ہے۔" سو وہ اتنی نے فرمایا کہ ہم خلاف شرع کی اصلاح کا نہیں وقت ہے۔ مکمل شریعت کا بھی جبہ بند ہو چکی شریعتوں کے بعض احکام کی مطہری کا بھی زمانہ ہے۔ یہ شریعت آخری و اہدٰی ہے۔ جو نوح و کریمؑ کی شریعتوں پر تشریف و تہدیل کے اندیشے سے تیار ہے۔ کیونکہ یہ رسول خداؐ کا حکم ہے۔ اس امت کی امتوں کو کسی اور وقت یہ دعا مانگنا ہی تھان فائیتہ کے خلاف ہے۔

جہاں اس اصلاح کا بھی زمانہ ہے اور یہ کام خدا کے ہم میں پیغمبر سے ہی صرف مقدر تھا۔ یہ چچاس سے قبل فرمایا کہ "وكان الله قدراً مقدراً (احزاب: ۱۰) یعنی اسے ہمیشہ یہ سارا معاملہ مقرر کر دیا کہ یہاں تو کفر و فسق ہونا و آپ ﷺ کا اس کو مٹانے کا دور چر زمانہ سے طاق کرنا اور پھر اس کا اسے طاق دے دینا اور پھر نبی کا مقدر سے نکالنا جس سے جب تقدیر کی معافی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے علم ازل میں ہی طاق مقدر یا تھا کہ یہ سب کچھ ہوا ہوں نہ کا اور یہ سب پھر ہی ہم کی اصلاح کے لئے تھا۔

پھر فرمایا کہ "وكان الله بكل شئ عليماً (احزاب: ۱۰) یعنی خدا تعالیٰ کو سب باتوں کا علم ہے۔ اس وقت کا بھی کہ اس نے پہلے کے بعد کوئی شخص قابل نبوت بنو نہیں کیا چاہے گا اور اس بات کا بھی کہ اب وہ ضرور تمیں جیت رہا ہوگی ہیں۔ نیز نبوت ہا کمال بندہ کی تھی ہے۔ یا ان اللہ عالم سمجھے کہ خدا تعالیٰ کا علم ہی ممکن ہے۔ زمانہ کائنات و عالم کے موجودات اور زمانہ مستقبل میں موجود ہونے والی سب چیزوں اور احوال پر چھوٹی ہے تو اس عالم بھی میں یہ بات بھی داخل ہے کہ ختم نبوت کے کیا وجوہ ہیں اور یہ بھی کہ اس کے کوئی قابل نبوت پیدا نہیں ہوگا۔ پس اس نے وہی سنت و انداز عمل کھلی سے آئے کے لئے نبوت کا دور وازہ کرکے بدھ کر دیا۔ وہ وہی نبوت محمدؐ شریعت میں مذکور ہو چکی ہیں۔

**قرآن شریف سے ختم نبوت پر ایک ناواہر استدلال**

خدا تعالیٰ نے سورت الفرقان کے شروع میں فرمایا ہے کہ "انبارك الذي من اعرف ان على عبده ليكون للعا ابعين ندموا (الفرقان: ۱) یعنی چوئی برکت اور تیرے کثیر والا ہے۔" خدا جس نے آیت تہذیب نازل کیا یہ قرآن شریف جو فرق کرنے والا ہے حق و باطل اور حلال و حرام میں اور اپنے کائنات بندے کے لئے تاکہ وہ دوسرے تمام عالمین کے سامنے نہ آئے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام مائینہ رخصی یعنی جن دنوں میں وحی  
 ملتی تھی ان دنوں کے بھجوا کر آپ ﷺ سے فرمایا، بلکہ سلام آئے، وہ اپنی اپنی  
 قوم کے آئے۔ یہیں کہہ کر یہ صحیح مسلم میں ہے کہ ”رسالت الی الصلوٰۃ کافۃ وحنم  
 الی السیور (حدیث صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۹، کنز الدقائق)“ یعنی میں رسول ہونا تو مجھ  
 کو پہنچا۔ تمام اہل وقت کی طرف اور تم کے لئے سچ میرے نبی، کلیم اللہ، اور اسی سورت میں  
 فرمایا ہے کہ ”لو لو انکم لبغضا فی کل قریۃ مذبور و نذوقن“ (یعنی اگر تم چاہتے تو  
 ہم پر برہنہ میں ایک ایک مذبح جھوٹ کرتے۔ اہل علم حضرات یہ بتاتے ہیں کہ علم میزان خدا سے  
 یہ قیاس اشتقاقی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ہر برہنہ میں ایک ایک مذبح جھوٹ  
 کرتے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں چاہا۔ انہوں نے نہیں چاہا۔ اس لئے کہ ورت فرماں کے شرع میں  
 فرمایا کہ تمام مائینہ کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کو نذر کر کے بھیجے۔ جس سے دنیا جہاں میں  
 مدت مل پیدا ہو گئی۔ جس اور مصلحت کے لئے تمام جہاں کے لئے ایک ہی مذبح بنایا۔  
 یہ نذرانہ ملواری اہل تفسیر میں آیت ولو غشنا لبغضا فی کل قریۃ نذیراً کے ذیل میں  
 لکھتے ہیں کہ ”کما فسمنا انظر بینہم ولكن لم نفعل ذلك بل جعلنا مذبرا و هو  
 اسد بسا محمد“ (یعنی جس طرح ہم نے آسمان سے پانی ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر کے  
 ۲۱ رات پر (ان طرح ہم دست اوتار بھی ہر برہنہ کو تقسیم کر کے بھیجے) لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔  
 بلکہ ہم نے وہی جہاں کے لئے ایک ہی مذبح بھیجا، ورنہ اسے محمد ﷺ آپ ہیں“ اور صاحب تفسیر  
 زمخشری کے سرایت میں تحریر ہے کہ ”لو شکت لبغضا فی کل قریۃ رسولاً  
 لیکون عن الکفر لہم (نذیراً) لکن لم نفعلا لانه یقتضی تفرق الایم وتکفر  
 الاختلافات فجعلنا الواحد نذیرا للکل لیضعوہ او یثابتلہم“ (یعنی اگر ہم چاہتے  
 تو ہر برہنہ میں ایک ایک رسول پیدا کرتے۔ تاکہ ہر وہاں سب کو کفر سے ڈراستے اور۔ لیکن ہم  
 نے نہ یہ کیا۔ نہ ہی اس کا تفرق اور اختلاف کیا کثرت ہوتا۔ جن ہم نے ایک ہی  
 مذبح پر سب کے لئے، ہر ایک سب میں ان اعلیٰ حضرت نے یہ وہاں سے جہاد کرتے۔ انہی طرح، مگر  
 فی کمال میں بھی ہے۔ اب ہم یہ بتا چکے ہیں کہ ہم لیس کا شوق قرآن شریف میں کہیں  
 مائینہ یہ قریہ ہے۔ دلی شہر قرآن میں لکھا کہ ”الحمد لله رب العالمین (وحدہ)“ دوم  
 نوحہ اللہ کے لئے فرمایا ہے کہ ”عہدی للعالمین (آل عمران ۹۹)“ اور قرآن شریف کے  
 لئے فرمایا کہ ”ان هو الا ذکر للعالمین (الدھر ۹۰)“ (یعنی نہیں ہے یہ قرآن شریف  
 نہیں ہے اسے مائینہ کے لئے، آنحضرت ﷺ کی شان میں فرمایا کہ ”وہا اسلفک الا رجعة





اور انجیل خاص بنی اسرائیل کی ہدایت و رہبریت کے لئے ازل کی ٹہنی تھیں۔ ان کی تعظیم عام  
گیر اور جوش کے لئے نہ تھی۔ ان کے بنی اسرائیل میں ماسد نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک  
قائم رہا۔ پس ان کی کتابوں کی تعلیم ایسے حد درجہ اور محدود رہا نہ تھی۔ ان کے کتابوں میں  
قرآنی شریعت جامع اور اتالیق نہ تھی ہمیشہ رہنے والے اور ان کی شریعت کا من ہے۔ کیونکہ رسول  
کریم ﷺ کی وحی یا انجیل ہے اور آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد وحی نبوت  
درمالت نہ آئی تھی ہے۔ ان میں نبوت اور اسلاف الہام بغیر ائمہ نبوت کے باری ہے۔ یہ مبینہ کہ  
حدیث شریف میں آیت: **فَاِنْ عَلِمْتُمْ عَلٰى الْاَلْبَسِ عَلٰى الْاَلْبَسِ عَلٰى الْاَلْبَسِ** من قبلكم  
من بنی اسرائیل ورجال یکتلون من عین ان ینکونوا الیہاء فان ینکونوا الیہاء  
منہم احد فعمیر ان النصاب **یعنی جو شخص سے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں**  
**پتہ آدمی ہوتے تھے۔ جن سے (انہوں نے) کہا کہ یہ جہاں تھا۔ بغیر ان سے کہ وہ بنی**  
**اولی۔ جس میری امت میں سے اگر کوئی آیا تو اسے تو عمر ہے۔** (اس کی حدیث میں ازل سے ۱۵۰۰  
تقریباً اس حدیث کے الفاظ ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: **وہو الذی ہدیت ہوئے کے بنی نہیں ہوا**  
**کتے۔** یہ گویا کہ ہر محدث و ائمہ خیر انعام بنی آپؐ سے جس پر عمرؓ نے قدوسی کے عمل و کردار  
بنا ہے کہ یہ عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کی کثرت سے کل مکتوبات ہیں۔ ان سے لے کر بنی نبوت و کثرت  
اور عزت و آدمی کا دعویٰ منطوق حدیث مذکور الفوق کے باقی خائف ہے۔ یہ گویا کہ بعض اہل ایمان کی  
ہم پر کوئی شخص بنی کہا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ سے پہلے ان ائمہ سے وہ عمرؓ سے پہلے ہیں۔ اس  
حدیث کی رو سے ہم نے یہ لکھا ہے کہ ہم سے پہلے بنی ہر اہل نبوت و آدمی نہیں کہ وہ بنی نبوت ہیں۔ اس  
پر مرزا قادیانی کی بھی تصدیق بالتمام میں ملے فرمائیے

”اس عاجز کے زمانہ میں اسلام آٹھ سو سال پہلے میں جس قدر ایسے افراد  
نہیں ہیں کہ محدث ایک معنی میں بنی نبوت ہے۔ یہ کہ مرزا قادیانی معنی ہر نبوت نہیں۔ حدیث  
سردی سے اس کے لغوی معنی سے بیان کرتے ہیں۔ مجھے نبوت آدمی کا یہ مراد نہیں  
مسلمان ہر نبوت کی خدمت میں داخل کرنا چاہئے ہوں کہ انہوں نے ان شخصوں سے مارا ہے جس کو  
وہ ان کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بچاتے ہیں کہ محدث کا لغوی معنی صرف ہے نبوت نہیں۔ ابتدائے  
میری نبوت جس کو ائمہ ناب جانتا ہے۔ اس سے مراد جتنی دنیا کی ہے مراد نبوت جتنی نہیں۔ بلکہ  
صرف محدث مراد ہے۔ اس سے معنی آئندہ سے پہلے کے علم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی  
نبوت فرمائی۔ **آتمہ کذاں بسم ھبلکم بن علی اسرائیل ورجال یکتلون من عین ان ینکونوا الیہاء**  
(اشہد مرزا میں ۱۹۲۵ء ۱۰۷-۱۰۸ء) (نہیں مرزا اور مرزا)

اور یہی سنی مرز قادیانی اپنے شعر کہ:

من بیستم رسول و نبی و رسلہ انہ کخلاف  
ہزار ملہم ہستم و رسلہ انہ مخلف

(۱۷ ازلہ ۱۷۸۵ خزانہ ۱۷۸۵)

سے بھی ثابت ہیں کہ رسول ہونے کی اور صاحب کتاب رسول ہونے کی نفی کرتے ہیں۔ اور ۱۷۸۵ء سے مصر میں ملیم ہونے کا اثبات۔ اگر ہر ملیم رسول اور نبی ہو سکتا ہے تو مرزا قادیانی اس شعر میں کئی ابراہیات کو ملح کرتے ہیں۔ حالانکہ نفی اور اثبات آپس میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (مستحب منطق بحث خافضی) اور اس شعر کی یہ تاویل (مصدقہ) اتھارڈ ایک غلطی کا ذریعہ تو نہیں ہو سکتا۔ ۱۷۸۵ء میں مرزا نے ۱۷۸۵ء میں رسول تو ہوں لیکن صاحب کتاب رسول نہیں ہوں۔ اسی شعر کے دوسرے مصرعہ سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ مرز قادیانی ملیم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پہلے مصرعہ میں رسول اور صاحب کتاب ہونے کا بھی کرتے ہیں۔ صاحب کتاب ہونا لازم نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام صاحب کتاب نبی تھے۔ ان کے بعد کی ایک رسول اور نبی موسیٰ علیہ السلام اور تورات کی منادات میں بھیجے گئے۔ ان پر کوئی دین کا کتاب نازل نہیں کی گئی تھی۔ جیسا کہ فرمایا کہ: "ولقد ازیانا موسیٰ الکتاب وقضینا عن وعدہ بالرسول (مفرہ ۸۷) اور الہمت تحقیق دی ہونے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب ہر جیسے ہم نے اس کے قدموں پر کئی رسول ملیم اسلام۔ نیز فرمایا: "ان الامر لنا المورۃ غیبا ہذی و یور یحکم بیہا الذنبون الذنب اسلموا الذین عادوا والرمایون والاحبار (مصدقہ ۱۷۸۵)۔ تحقیق ہم نے اور نبی بھی دی۔ یہ سچ اس کے ہدایت اور توحہ حکم کرتے تھے۔ نبیاء جو خدا کے فرمانبردار تھے۔ ساتھ اس کے ہدایت ان کو ان کے جو یہودی ہوئے اور (حکم کرتے تھے ساتھ اس کے) مشرک اور ملانے دہانی۔ "اس آیت سے دونوں باتیں معلوم ہو گئیں۔ یہ بھی کہ تورات کی متابعت میں نبی اسرائیل میں کی نبی بھیجے گئے۔ لیکن ان پر کوئی دیگر کتاب نہیں اتاری گئی۔ دوسرے یہ کہ اسرائیل اور ملانے دہانی بھی ان کے مطابق ضم کرتے تھے اور نبی نہیں ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ دہانی حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت محمدؐ تو تھے۔ مگر نبی نہ تھے۔ یہی سنی شیعہ (موسیٰ علیہ السلام) کی جہاد سے نہ وہ کتاب لوحات علیہ کے ہیں اور اس کے بھی معنی امام علیہ السلام صاحب شعرانی نے کتاب الوہانیت والواجہ اور میں لکھتے ہیں کہ سیدہ ام القدر دہانی سے بھی سنی معنی لکھتے ہیں کہ "امامی مست کے ایک چاروں کو انہیں جہم اسلام تو نہیں بلکہ اولیاء کہتے ہیں۔ ہم کو







ہیں یا کسی سے مزاحمت کی گئی ہو۔ ان کے انکار میں بھی آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔

پھر اس مسئلہ کی طرف توجہ دلائیں۔ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔

یہی ہے کہ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔ آپ قرآن شریف کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر ایمان لائیں۔



[illegible]





نے ۱۲۰۰ھ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کی نسبت یہ فقہیات کی ہیں کہ یہ راوی  
 'إسروك الحديث ضعيف'۔ اس متفقہ منکر الحدیث ضعیف روایت کو  
 حدیثہ ساقط ضعیف لا یکتب حدیثہ رووی ساکبر لیس بالقوی کہ نہ سند  
 کان سرب علی کتاب 'اس کی حدیث کو ترک کیا گیا ہے۔' معنی ہے۔ (معتبر نہیں  
 ہے۔) اس حدیث پر ان کرتا ہے۔ اس کی خطا حدیث روایت نہیں کرتے۔ ضعیف حدیث دانا  
 ہے۔ نہ تہذیب نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ منہر سے تراویح ہے۔ ضعیف ہے اس کی  
 حدیث نہیں ہے۔ روایت نہیں اس نے منکر حدیثیں، تو ہی نہیں ہے۔ خود انہی اس کو امام  
 شافعی نے اپنی کتاب میں (ایضاً) سے نکلتے قرار دیا۔ تو کر لیا تھا۔

تفہیم کے لئے دیکھئے کتاب تہذیب المعجم جلد ۱ - صفحہ ۵۸۱ از فخر تہذیب  
 اربعہ برہن ثانی

دیکھئے کہ روایت جو آئمہ صحیحین کے فرقہ کی روایت کے متعلق متنازع ہے وہ وہ  
 تہذیب (۱) ص ۱۰۰، باب فی اصولہ من رسول اللہ و ذکر وفاتہ (۲) اس میں ضعیف  
 حدیث نہ کہ انہوں نے پہلے مقدم ہے۔ 'وہ ہے'۔ 'وہ قصہ' اس یکنون بعد محمد بنی  
 عباس اپنے وکیل لا بی بعدہ "یعنی انہی قصا میں یہ بات ہوتی کہ محمد بنی بعد  
 کوئی بی: تو پہلے کا بیانا ایسا کہ روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد وہی بی نہیں ہوگا۔"

یہ حدیث (صحیح بخاری ص ۴۱۳) میں بھی ہے۔ باب من سعی بنسب الانبیاء!  
 حاصل کلام یہ کہ روایت ختم نبوت کے ثبوت کی دلیل ہے کہ انکار کی۔ بخاری کے  
 تہذیب (۱) ص ۱۰۰، باب فی اصولہ من رسول اللہ و ذکر وفاتہ (۲) اس میں ضعیف  
 حدیث نہ کہ انہوں نے پہلے مقدم ہے۔ 'وہ ہے'۔ 'وہ قصہ' اس یکنون بعد محمد بنی  
 عباس اپنے وکیل لا بی بعدہ "یعنی انہی قصا میں یہ بات ہوتی کہ محمد بنی بعد  
 کوئی بی: تو پہلے کا بیانا ایسا کہ روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد وہی بی نہیں ہوگا۔"

تہذیب (۱) ص ۱۰۰، باب فی اصولہ من رسول اللہ و ذکر وفاتہ (۲) اس میں ضعیف  
 حدیث نہ کہ انہوں نے پہلے مقدم ہے۔ 'وہ ہے'۔ 'وہ قصہ' اس یکنون بعد محمد بنی  
 عباس اپنے وکیل لا بی بعدہ "یعنی انہی قصا میں یہ بات ہوتی کہ محمد بنی بعد  
 کوئی بی: تو پہلے کا بیانا ایسا کہ روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد وہی بی نہیں ہوگا۔"

تہذیب (۱) ص ۱۰۰، باب فی اصولہ من رسول اللہ و ذکر وفاتہ (۲) اس میں ضعیف  
 حدیث نہ کہ انہوں نے پہلے مقدم ہے۔ 'وہ ہے'۔ 'وہ قصہ' اس یکنون بعد محمد بنی  
 عباس اپنے وکیل لا بی بعدہ "یعنی انہی قصا میں یہ بات ہوتی کہ محمد بنی بعد  
 کوئی بی: تو پہلے کا بیانا ایسا کہ روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد وہی بی نہیں ہوگا۔"

تہذیب (۱) ص ۱۰۰، باب فی اصولہ من رسول اللہ و ذکر وفاتہ (۲) اس میں ضعیف  
 حدیث نہ کہ انہوں نے پہلے مقدم ہے۔ 'وہ ہے'۔ 'وہ قصہ' اس یکنون بعد محمد بنی  
 عباس اپنے وکیل لا بی بعدہ "یعنی انہی قصا میں یہ بات ہوتی کہ محمد بنی بعد  
 کوئی بی: تو پہلے کا بیانا ایسا کہ روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد وہی بی نہیں ہوگا۔"







کتابخانه المصنفین لایق بجزئی

# کشف الحقائق

یعنی

روکیدا د مناظرات قادیانیہ

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا کھولنی









چنگ و گنے ٹیٹے کی طرح ہر روز ان کی سے پانی پیتی اور جب وہ نئی بات سیکھیں آپ بیتی پر  
 امدید کرتی ہیں وہ نئی بات سیکھنے کی مندرجہ بات کا جواب دے دیا جاتا تو سر زلفی مناظرہ  
 بچانے اس کے کہ چلی آکر بات کا جواب دے۔ بار بار امدید کرتی تھیں تو چلی کر گئے  
 وقت کو پورا کرنا پڑتا۔ اس پر بھی خوب متفکر ہوا۔

جب مرزا نے منظر ہر طرف سے گھمے آگئے تو علیاوں پر قوت آئے اور نہایت شیشی اور  
 بیدار تھی۔ یہ عجیب تہذیب و تمدن کا نظریہ تھا کہ شایان پانی میں بھی گھٹ کھلے آتے ہر طرف  
 آتے۔ ان کے جواب نہایت محنت و توجہ کی سے دیتے تھے۔ تو پھر مرزا انہوں نے مندرجہ کوا۔  
 اس کی ششیں تعلیمی پانی میں نہ تو رہیں کی وقت۔

۴۔ گھنٹہ ساظرہ ہی میں ضمن سابق مرزا انہوں نے ایسا قہر کا اعلان کیا۔  
 جس کا اثر ہر شخص پر نہایت گہرا ہوا۔ اس کے جواب میں مرزا انہوں نے ایک لڑنے کو کھڑا کیا کہ  
 وہ یہ کہے کہ میرا قہر اس کے بقول کہہ دوں۔ لیکن اس نے جو کئے وہ اگلے ہی میں آدھی دوپہر  
 تھے۔ سب بے قہر چلا گئے کہ مرزا نے اسے مرزا کے لئے لکھی لڑکا مرزا نے ہے۔ مرزا نے  
 ہے۔ جس سے اس نے اس کے کھاتے ہوئے اور آواز کا لگنے کی برائت نہ پائی۔ وہ وہ سب کچھ کئے  
 نہ سنے نہ سنا نہ ہو۔ بیٹھ گیا۔ مرزا نے اسے سامنے اس۔ اسے اور بھی بات نہ ہو سکتی تھی اس کا  
 بھی تعلق نہ کر کے قہر نہ ہو۔

فرض یہ کہ جس میں مرزا انہوں کی سخت طبیعت تھی۔ ہی اور وہ اس کے بعد شہر کے  
 مارے تھے روز تک شہر میں آدھی سے ابڑھیں گلی گئے۔ پراتے ہفت جنہوں نے کل چھٹیں بھی مٹی  
 قہر میں وہ سب ایک زبان تھے کہ یہ کالیوں کی اسے اسے آگے بھی نہیں دیتی۔ جس کی وجہ یہ  
 ہے کہ اسے جو مرزا دیکھا تھا وہ سب ایک مندر پر ہو تھا۔ جو دیکھا تھا کہ اسے صرف ایک  
 گلی میں ہو تھا۔ لیکن یہ مندر وہ روز تک وہ جس میں چار مضمونوں کی چار کھینچ ہوئی۔ جس  
 اور مناظرہ کی نہایت مرزا انہوں کو پانی کی پانی میں اسے اسے قہر کا اثر تھا کہ وہ

اس منظر سے جس منظر مرزا انہوں کی قہر کے مناظرہ ایک اور منظر رہی بھی وہ ایک بار  
 کے بعد ہی گئے تھے کہ یہ قہر یہ روز گھر سب اسے لوگ نظر اسام ہوتے رہے۔

کی طبیعت دیکھا اور حذر

تقریباً وقت اس طرح تھی کہ ایک اور میں ہر فرق کو چھوڑ دیا۔ ومنت اور  
 بعد اس نہایت بہت اس میں اسے ملے تھا۔ آخری قہر یہ مٹی کی ہوئی تھی۔ اس میں وہ کوا

میں اس مطلق تقسیم اوتار کی ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے تو یہی مضامین کے دلائل کی سلسلہ کو تشکیل دے گا۔ لہذا ہم نے یہ مقرر کیا کہ مختلف اوتاروں کی تقریروں کو ایک جگہ کر دیا جائے کہ ناظرین کو فہم حاصل ہو اور فیصلہ میں آسانی ہو۔

۲۔ جہوں تک نام لکھا ہے۔ ہم نے اپنی عبارت میں ہر فریق کا مطلب مختصراً اور ہی طرح بیان کر دیا ہے۔ لیکن ابھی اس میں مطلق تقریروں میں ہر صورت کے الفاظ عموماً محفوف نہیں ہو سکتے۔ اس امر کو فریق کو غایت حاکم ہمارا مقصد دلیاں کی جہ سے کمزور دیکھا گیا ہے۔ تو اس کا حق ہے کہ وہ اسے اپنے زوردار الفاظ میں ہوں کر کہے اپنے۔ عامہ دلائل کو واضح کر دے۔ یہ لگتے کی چٹک دوسرے فریق کی تقریر سے خود متاثر نہ کرے لی اور دوسرے اوتار بھی سمجھ سکیں کہ یہ حق دلیاں کی ہیں اور کمزور دلیاں کی ہیں۔

۳۔ قادیانی مناظرہ ہوا، یاد رہے ابواب پائین کے بار بار انہی دلائل و اعتراضات کو دہراتے رہتے تھے۔ جو ان کی جملہ ذرازی میں سلسلہ ہیں۔ اس لئے ان کی تقریروں سے پلٹ پر چھوڑنا مناسب تھا۔ اس کی وجہ سے اکثر قادیانی مناظرہ ہک دن کا صدر بھی کہیں نہ رہ جاتا تھا۔ دیگر قادیانی مناظرے

سب سے پہلے یہ چکا ہے کہ قادیانیوں نے اپنے حق یا کوئی جہ میں ہر صحت و ادب سے متعلق مضامین، نکتے تھے۔ مسلمانوں کے، عیسائیوں کے، ہندوؤں کے، سکھوں کے، سب کے متعلق تقریریں مقرر تھیں اور سب کو ان تقریر کی اجازت تھی۔ غرض ان کے سر میں تھیں۔ دلائل بننے کا خیال باطل ہو گیا لیکن سب اوتاروں نے مسلمانوں سے تقریری مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں نے ان کے جیسے میں شریک نہ ہوا کرتا تھا۔ اس لئے کیا دیکھنا تھا اب۔ کہ لوگ بھی مرزا یاس کے پتلے میں شریک نہ ہوئے۔ بلکہ دوسری جیسے میں شرکت سے اور شہتی سے آئے رہے۔ ہر ہندوؤں کو سکھوں نے مسلمانوں کی طرف اپنی اپنا تہہ مرزا یاس کی تردید میں بھی متاثر نہ کیا۔ مرزا یاس نے سب اپنی ہی بے تعددی اور کس پیر کی حاکم دیکھی ذات کا سرگھوڑ نہ لکھیں کہ ہمارا تو اپنی نہیں اب چھوٹا کس طرح آئے؟

قادیانی اور ایک سکھ دیوی

تو اس میں کوچرا کرنے کے لئے ایک دن انھوں نے جہ میں جا چکے۔ وہاں سے قادیانی ساروی (کرٹھی) ایک سکھ اپنی، اسواں سے لایا اور اب وہ اسواں کے خانہ کی کے کچھ



میں نہ آیا۔ اصل یہ تھا کہ نور ان تک جی مہاراج کا مذہب کیا تھا؟۔ قدیانی مدعی ہیں کہ وہ مسلمان تھے۔ اس کی دلیل جیسا کہ ہم کو خبر پہنچی ہے۔ سرزانی مولوی نے آپ یہ دیکھ کر جو جب سکھوں کی مشہور روایت لکھی تھی مہاراج نے مکہ شریف کا سفر کیا۔ اگر وہ مسلمان نہیں تھے تو مکہ شریف میں کیوں گئے۔ سکھ مقررہ صاحب نے لکھا کہ یہ مسلمان ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ کسی جگہ کا سفر اور بات سے اور اس جگہ کے رہنے والوں کا ہم مذہب ہونا اور بات ہے۔ درمیان میں سے ایک سکھ دیوی بولی اٹھی۔ اچھا اگر مکہ شریف میں جانا مسلمان ہونے کی دلیل ہے تو تمہارا امرزادہ تو حج کرنے نہیں گیا اور پھر کافر ہوا۔ اس پر فقید جی اور سرزانی صاحب خاموش ہو گئے اور وہاں سے جہت بری طرح دلچسپ ہوئے۔ لیکن سرزانی اور دھنکائی دوسرا دف الغلط ہیں۔

قدیانی سائنٹسٹوں سے جا الجھے

اسی شب کو یعنی ۱۰ مئی ۱۹۳۳ء کو سائنٹسٹوں کے جلسے میں جانا تھا۔ وہاں پر کلکتہ اور دیگر حضرات تھے۔ اس جلسے میں ہمارا نامہ لکھ دیا بھی موجود تھا۔ اس کی رپورٹ ہے اور اخبار "گورنمنٹ" یا "کلوٹ" کے خیر پیمبر نے ۱۹۳۳ء میں منسلک کیفیت بھیجی ہے کہ پنڈت رام سرن جی صاحب کے مضمون کے بعد سرزانی مولوی محمد عمر صاحب نے ایک اردو کتاب "سائنٹسٹوں کی شرعیہ" کے لکھا کہ یہ کتاب پنڈت اشرفی پر مشابہت کی ترجمہ کر رہا ہے۔ اس میں حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ جناب کرشن جی مہاراج نے فرمایا ہے کہ میں اخیر زمانے میں کلکتہ نوٹار ہو کر آؤں گا اور میرا نام "راج مہاراج" ہوگا۔ سو اس کے مطابق جناب کرشن جی مہاراج جناب مہاراجا یانی کے ہمراہ میں نکلا ہوئے ہیں۔

پنڈت صاحب موقوف نے جواب میں لکھا کہ اگر یہ حال درست دیا گیا ہے تو یہ بچنے اصل کتاب موجود ہے۔ اس میں سے کما کر بتائیے کہ اس میں "راج مہاراج" یعنی احمد اور قدیانی کا نام کہاں اور قدیانی کون کونسا ہے۔ بہت کہا گیا کہ کلاوا پر محمد۔ لیکن کتاب کو ابھی تک نہ نکالا اور دوسری چھٹک کی طرف جو کہ مندرستہ پتہ پتہ آئے تھے وہی رہتے رہتے کہ یہ دیکھو اس اردو کتاب میں لکھا ہے۔ یہ تمہارا ہی پنڈت نے لکھی ہے۔ پنڈت رام سرن جی مہاراج جی مہاراج آدنی تھے۔ بہت عجیب دیکھی۔ نہ بھگتے دے کہ مولوی صاحب "راج مہاراج" کی محنت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اصل کتاب میں من و عن مو جو ہو۔ سو آپ کا کہ اصل کتاب حاضر ہے۔ لیکن سرزانی مولوی صاحب کے کتاب کہ پتہ نہ لکھنے کی قسم کھائی تھی۔ یہ تمہارا لکھا۔

اس کے بعد پنڈت رام سرن جی نے فرمایا کہ قدیانی صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ



عطیہ توڑ پھینچے۔ یہ کوئی بیساف، ہمارے سامنے کس آنکھارے نیکن رویی رنڈ پاوری مہر آخر  
مہاسب آج کیا کمات میں تھیں روزے سے کرتے رہے ہیں اور قادیانی نبوی ہیں جالٹھے آتے۔

نرخسہ کی بی بی طعن اس سبب بھی قادیانیوں کا کیا کلوٹ میں قادیانیت انھوں دورہ مہارک  
ہوار غالباً سب وہ کیا کلوٹ میں بہت دنوں تک پھر یہ کھارہ قائم نہ کر سکیں گے۔ کیا کلوٹ سے  
خستہ ہوتے ہوئے ان کی حالت میں شہر کی مصداق تھی۔

تھکنا ظلم سے ہم کا شئے آتے تھے نہیں

بہت ہے آج کو کر تیرے کوسچے سے ہم نے

وقتیہ دایرہ قوم الدین طلسموا والحق علیہ رب العلیین

مرتب منجانب انجمن علی حدیث، کیا کلوٹ ... حارہ جونائی ۱۹۳۳ء

بسم نیک الرحمن الرحیم

مفصل روئے نماہ مناظر است قادیانیہ

پہلا روزہ ... مورخہ ۳ جون ۱۹۳۳ء، پہلی نمبر ص ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔

نہایت محمدی تنظیم کے تحت کی پیش گوئی ... اعلیٰ اسلامی تنظیم۔

قادیانی

صدر ... مولوی علی محمد مہاسب مرزائی

مناظرہ ... مولوی محمد رفیع گھوڑا مرزائی

مسلمانان

صدر ... شیخ مہدیشاد مہاسب چیمہ

مناظرہ ... مولوی محمد رفیع مہاسب گھوڑا

بیان دعویٰ

نظر سے اٹھانے (قریباً سب کا دعویٰ ہے کہ محمدی تنظیم کی پیش گوئی پوری ہوئی اور وہی  
انہی ذات جس کا دعویٰ پوری ہوئی ہو۔

محمدی تنظیم مرزا احمد علیک تہذیب، پوری کی لڑائی تھی۔ جن کا خدا ان خدا کے ملازم خدا  
میں جتنا تھا وہ وہ کام خدا اور رسول کی پیروی نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ کے کونوں کا یہاں رہتے  
تھے۔ ہم وہ جہیز تھے۔ جناب مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے چاہا کہ اس خدا کے ساتھ وہی

ویدا کر رہی۔ سو آپ۔۔۔ مرزا محمد بیگ کو دیکھ کر اس نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا ہمد سے دکان خرید لی۔  
 قوعدان پر لگی محمدی بیگم کی تصویر، بھرپور نظر سے دیکھ کر بیگم نے مرزا قادیانی کا کلام نہیں  
 ہوا۔ نہیں کلام مثل غلط و کجس قدر میں مقصود اس ناکدان و سلاطین تھی۔ جو اس شہر کے بہت  
 ہے ہوا لہذا اس کے ساتھ ہی شائع ہوئی تھی۔

پس جب یہ سب سبوں نے تو یہی قریضہ اب مل گیا۔ جس کی تفصیل یہاں ہے کہ اس جگہ کوئی  
 کی تین برس تھیں۔

یہ کہ اس نے کسی اور جگہ کتابت کر دی کہ قریضہ دکان سے تین سال تک اس  
 کر کے کا پاپ مر رہے گا۔

۲۔ اور اہلکالی سال ملک اس کا خانہ مر جائے گا۔

۳۔ پھر وہ صورت یہ دیکھ کر میرے دکان میں آئے تھے۔ ان لوگوں نے من  
 قوعدان کی پڑاوت کی کہ مرزا سلطان محمد مالک کی بیٹی سے اس کی دکان خرید لیا۔ چھ ماہ بعد محمدی بیگم  
 کا بیٹا محمد بیگ مر گیا اور اس کا اثر محمدی بیگم کے نام پر مر گیا۔ مرزا قادیانی کا کلام اس وقت  
 سے ثابت ہے۔ جو اس نے جب مرزا قادیانی کی شبیہ لکھی اور نہ مدت اسلام کے تعلق کا تھا۔  
 جس میں اس کی توبہ کوئی اور اس کی موت ہو گئی۔

پس جب یہ وہ ہونے کے لئے نام نہالی موت ضروری تھی اور محمدی بیگم یہ وہی  
 صورت میں سفر سے مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے تھے اور اس کا نام بیگم تھا کہ بلا امت  
 سے قادیانی اور محمدی بیگم یہ وہی ہوتی۔ تو کلام میں نہ ہوا جس اصل بات محمدی بیگم کے خانہ کی  
 ہلاکت تھی نہ تو یہ سے ملتی اور تو یہ ہوا مقصد۔ سے خدا آپ کی ہر ہے۔ جیسا کہ سفر سے پفس لی قوم  
 سے مل گیا۔ بلکہ شکر یہ جو ہم سب کو ملتی ہے۔ علم و اس کے مدد سے ثابت ہے کہ دعائے قدر  
 اس ہائی ہے اور صدق و خیر اس سے بھی شکر ہو کر پڑتی ہے

۴۔ اعتبار ۱۸۹۰ء کی ۸/۹۔ جس میں لکھا کہ اس نے ایک قریضہ لے کر سکا تو ہلاک ہو گیا  
 مرزا و راقہ پھر سے کا اور دو بیٹے جانے لگا اور اس کے بعد اس کی چند کتے ہوتے رہے۔ وہیں  
 باپ مر گیا اور وہ نہ تو یہ ہوئی۔ اس نے محمدی بیگم کا جس نے قادیانی اور اب قادیانی کے بھوتہ  
 رہے ہیں۔ محمدی بیگم کا ایک بیٹا لکھی ہو چکا۔ جس سے اس خانہ کی اسیاں عزت ہوئی۔

جواب محتاج اب مولوی احمد وین صاحب اہل حدیث شکرہ بی  
 مولوی محمد زبیر ان قادیانی نے جو تقریر کی سند دوائے ایک کلمہ کے کہ انہوں نے

محمدی قیام سے نکاح کا ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ درحجہ چاند اور باطل ہے اور انہوں نے جو بدعت مرتب کئے ہیں وہ سرزدِ اربعہ کی اپنی تحریرات کے بالکل خلاف ہیں اور جو حوائج ذکر کئے ہیں وہ سب بے وقعت ہیں۔ دراصل کوئی صورت میں بھی مفید نہیں۔

تفصیل اس کی وہ ہے کہ اصل محبت محمدی تنہا کے نکاح کی پیشکش تھی ہے۔ جبکہ کہ یہ پیشکش سے ظاہر ہے۔ جسے میر نے مدعویٰ مولوی بدرالرحمان قدیانی نے کئی الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ نکاح نہیں ہوا، اس پیشکش کوئی تلافی نہ ہوئی اور یہی مراد تھی۔ پس اس کے بعد اصل محبت منتکرت۔ نے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

۱۰۔ یہ مدعی کو فیصلہ اچھا میر۔ حق میں

رہن نے کیا خود چاک دامن مام کدھان کا

لیکن مولوی عبدالرحمان نے اس کے بعد جو بدعت مرتب کئے، وہی مدعی کی تشریحات کے برخلاف ذکر کئے ہیں اور عقائد سے کٹا کر لیا ہے اور قرآن وحدیث کے مطابق کو بگاڑ کر سنیوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ ہم ان کی دہیال بڑا کر حقیقت امر کو مشکف کرنا چاہتے ہیں۔ غور سے سنتے جائیے۔

۱۔ اس نکاح کے متعلق سب سے پہلے اہم موضوع نکاح ہے۔ (آئی ایس

۱۰۰) ترازو میں ۳۵۰ یعنی (قبول مرزا قدیانی) خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ (کہاں مرزا) ہم نے اس کو کی (محمدی بیگم) کو ہماری بیوی بنا دیا۔ اس اجام میں کوئی شر نہیں۔

۲۔ دیگر یہ کہ یہ اہم موضوع کے متعلق ہے۔ نہ تو کسی نہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے اور نہ کسی کی بلاقت کے لئے ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ مرزا اسطغان محمد شاہ محمدی بیگم کی سوت اصل مقصود نہیں ہے۔

اس کا محمدی بیگم کا شاہرہ مرزا قدیانی کے نکاح کے لئے رکاوٹ تھا اس سے مرزا قدیانی نے رکاوٹ دور ہونے اور مقصود پانے کی نیت کیا کہ وہ از حدائی سال تک مر جائے گا اور اس کے بعد وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔ پس اصل مقصود نکاح تھا اور اس کے شوہر کی موت ایک فردی بات تھی۔ لیکن خدا کی قدرت و فروغ بات بھی پوری نہ ہوئی اور مرزا کی حالت یہ ہوئی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وسال ضم

پس پیشکش تھی جمہوری نفی اور قدیانی عبدالرحمان نے یہ بفرمایا ہے کہ اس شمار اور جہلائی ۹۹۸ اس صاف بتایا گیا ہے کہ ایسا تو نہ کرے گا تو مرزا کا اور دوسرا تو یہ کہ مرزا اور دوسرا

جائے گا۔ اس کے بعد ملا محمد احمد بیگ والدہ بیوی کے ہمراہ گیا اور سلطان محمد شہر محمدی بیگم ڈیر گیا تو اس لئے دو بیگمیں یہ سارا سلسلہ جھوٹ اور مخالفت کا ہے۔ کیونکہ اقبال تو مرزا قادیانی کی تصریح کے موجب مرزا احمد بیگ کو سلطان احمد کی زندگی میں مرغا نہیں چاہتے تھا۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ احمد بیگ کی موت آخری مصیبت ہوئی۔ چنانچہ (آئینہ کدورت ص ۵۷، ۵۸) مرزا حسن ابن (یعنی) مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ "فأوحى الله إلى أن اخطب صبية الكبيرة لنفسك" یعنی خدا نے مجھے وحی کی کہ احمد بیگ سے اس کی بڑی لڑکی کا رشتہ اپنے طلب کر۔ اس کے بعد فرماتے ہیں۔ "وإن لم تغفل فاعلم إن الله قد أخبرني أن انكاحها رجلاً آخر لا يبارك لها ولا لك فإن لم تزوج فيصعب عليك مصائب وأخر انمصائب موتك" (ص ۵۷، ۵۸) یعنی مرزا حسن ابن (یعنی) مجھے خدا نے یہ فرمایا کہ احمد بیگ سے یہ بھی کہہ دے کہ اگر تو نے میرے اس سوال رشتہ کو قبول نہ کیا تو جان لے کہ مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ اس لڑکی کو دوسرے شخص کا نکاح کرنا اس لڑکی کے لئے بھی اور تیرے لئے بھی موجب برکت نہ ہوگا۔ پس اگر تو اس ذلت سے نہ ڈرا تو تجھ پر کئی ایک مصیبتیں برسیں گی اور اسب سے آخری مصیبت تیری موت ہوگی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سلطان محمد احمد محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق سلسلہ معاصیبت کی آخری کڑی محمدی بیگم کے باپ احمد بیگ کی موت ہے۔

خدا وہ اس تصریح کے ایک زبردست قرینہ بھی اس کی تائید میں ہے کہ مرزا قادیانی احمد بیگ کی موت کی عاریت عین مال مقرر کرتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ وہاں سال تین سال سے پہلے گذرتے ہیں۔ پس مرزا احمد بیگ کی موت اس کے والد کی موت کے بعد ہوئی چاہئے تھی۔ چر اس طرف نہیں ہوئی۔ اس لئے چٹیں گوئی کی یہ جز بہ بھی جھوٹی تھی۔

باقی رہا سلطان احمد کا ڈرنا اور تو یہ کہنا یہ بھی محض مصنوعی بات ہے۔ نہ وہ ڈرنا نہ اس نے تو یہ کہ اس کے لئے پہلے تو یہ دیکھا چاہئے کہ اس کا تصور کیا تھا۔ جس سے اسے قویہ کرنی چاہئے تھی۔ سو یہ بات ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود مرزا قادیانی کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "احمد بیگ کے والد کا یہ قصور تھا کہ اس نے خوف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔" "چویش گوئی کو کس کے گھر نکاح کرنے پر راضی ہوئے۔"

(اشتہاروں کی جاہ ضرور ماثیل ص ۳۷، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۵)

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ محمدی بیگم کے خاوند اور احمد بیگ کے داماد یعنی سلطان محمد

کا قصور محمد بن یحیٰم سے نکاح کرنا تھا اور بس۔

اب ہم مرزا قادیانی ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں کہ توبہ کسے کھچے ہیں مرزا قادیانی فرماتے ہیں ”مثلاً اگر کافر ہے تو چاہے مسلمان ہو جائے اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو کچھ اس جرم سے دست بردار ہو جائے۔“ (اشہاد ۱ دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشہادات ج ۱ ص ۵۷)

اس کے رو سے سلطان محمد کی توبہ یہ تھی کہ نکاح کرنے کے بعد اور اپنے خسر کی بے وقت موت سے من تر ہو کر محمدی بیگم کو طلاق دے دینا۔ لیکن واقعہ ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ نکاح سے پہلے نہ رتا تو مرزا قادیانی کی تحریر مذکورہ بالا سے بھی ثابت ہے اور نکاح سے بعد نہ ذرا محتاج دلیل نہیں۔ کیونکہ یوم نکاح ۱۸۹۲ء سے آج ۳۰ جون ۱۹۳۲ء تک چالیس سال سے زائد عرصہ سے وہ اس موت پر قائم و متصرف ہے اور خدا نے اسے اسی محمدی بیگم کے معین مہر رک سے مرزا قادیانی کی تحریر کے خلاف ایک درجن کے قریب اولاد بھی بخشی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ اس سے دوسرے شخص کا نکاح کرنا اس لڑکی کے لئے بابرکت نہ ہوگا۔ بس پیش توئی کی یہ جڑ بھی جھوٹی نکلی۔

محمدی بیگم کا خاندان ایک مرقہ افعال رکھتا ہے۔ معقول فیشن لیتا ہے۔ اسے مرزا قادیانی کے خداوندانِ موت سے باوجود ان کے رقیب ہونے کے مرتبہ بھی عطا ہوئے ہیں۔ بعض فرزند بھی معقول روزگار پر ہیں۔ غرض یہ نکاح اس کے لئے بہت بابرکت ہوا ہے اور مرزا سلطان محمد مرزا قادیانی کے الہام ہستہ پیش کو طلاق ثابت کر رہا ہے۔ لیکن ہمارے قادیانی دوست نہایت بھولے ہیں کہ یاد تیار جہاں کے لوگوں کی نظر میں خاک والے راوران کو بے عقل جان کر یہی ہانکے چاہے ہیں کہ مرزا سلطان محمد تائب ہو گیا۔ اس لئے وہ بچ گیا۔ جناب! اس کا گناہ کیا تھا اور اس کی توبہ کیا چاہئے تھی۔ کیا اس نے اس گناہ سے توبہ کی اس کا قصور یہی تھا کہ وہ مرزا قادیانی کے ہستہ پیش کی خواہش و تمنا کے پورا ہوتے میں حائل تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنے اس شوق و وسوسہ قلبی کو اور محمدی بیگم کی حالت و قامت کو ان الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ”وكانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عذراء وكنت حينئذ جلوزت الخمسين“ (ترجمہ کتاب ص ۳۷، دسمبر ۱۸۹۲ء ص ۵۸) ”یعنی احمد بیگم کی یہ لڑکی جس کا رشتہ مانگا گیا تھا۔ نو عمر کنواری لڑکی تھی اور میں اس وقت پچاس سال سے اوپر تھا۔“ پس سلطان محمد نے یہ لڑکی غیر مستند مسلمان ہونے کے مرزا قادیانی کے ہستہ پیش کی خواہش کو پورا ہونے نہیں دیا اور اس نے رتاوے اور نعل سے ثابت کر دیا کہ وہ مرزا قادیانی کے اس الہام کو ایک ذہل بلکہ نفسانی ہوس یا مانا ہے۔ تو اس کے اس قول کو کہ مرزا قادیانی کو ایک خادم اسلام جانا ہوں۔ توبہ کی سند ماننے سے شرم کرنی چاہئے۔

دار کا روقہ محمدی شہر کا دکار ہے۔ نہ کہ خدمت اسلام وغیرہ۔ دیگر کاموں کے متعلق رائے زنی۔

اگر مرزا قادیانی کی غایت تو نفاق کا نہ تھی۔ تو الہام ہسٹر پیش کے کیا سنے اور اس کا شان قبول اور عمل وقوع بتایا جائے کہ کیا ہے؟

نوٹ: مرزا کی مناظر نے باوجود بار بار کے مطالبہ کے اس الہام "ہسٹر پیش" (تذکرہ ص ۴۹۹) کا اخیر وقت تک کچھ بھی جواب نہ دیا۔

دیگر یہ کہ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ مرزا سلطان محمد مرزا غلام احمد قادیانی کے نکاح میں ایک بھاری روک تھا۔ پس بموجب الہام کے اس کا مرزا ضرور کی تھا اور محمدی تنظیم کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آتا بھی ضروری تھا۔ خواہ وہ تو بہ کرتا یا نہ کرتا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ مرزا قادیانی کا اپنے چچا زاد بھائیوں سے ایک دیوار کے تعلق مقدمہ تھا۔ جس میں انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوالات کئے۔ جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت میں حلفی بیان دیا۔ از انجملہ ایک امر یہ ہے۔ "احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے۔ وہ مرزا امام دین کی ہمشیرہ اداوی ہے۔ جو خدا تمام مرزا احمد بیگ کفر فضل رحمانی میں ہے۔ وہ میرا ہے اور بیگ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیانی نہیں گئی۔ میرے ساتھ اس کا بیٹا ضرور ہو گا۔ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیانی گئی۔ جیسا کہ پیش گوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ وہی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہیں۔ غشی کی تھی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ بیگ اثر پڑے گا اور سب کے نہایت سے مرچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیانی جائے گی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاندان کے مرنے کی پیش گوئی شرعی تھی اور شرط تو یہ اور جو عہد الہی اللہ تھی۔ زنی کے باپ نے تو نہ کی۔ اس لئے وہ بیواہ کے بعد چند بیٹوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزو پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اس کے دوسرے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیش گوئی کا ایک جزو تھا۔ انہوں نے تو یہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا نے اس کو سہل دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کسی یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ غشی نہیں ہو کر نہ ہیں گی۔"

(انبار اقصیٰ قادیان۔ ۱ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۳۰ کا کلمہ ۴۲، کتاب مشکوٰۃ فی ص ۴۳۳، ۴۳۴)۔

یہ عبارت مرزا قادیانی کے حلفی بیان کی ہے۔ جو انہوں نے عدالت میں دیا۔ مرزا قادیانی نے اس میں اپنا دعویٰ اور مدعا کمال وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اس کے برخلاف



قادیانی عبد الرحمن یا کسی دیگر شخص کا کوئی حق نہیں کہ مرزا قادیانی کے مدعا کی تصریح کے خلاف کوئی اور تاویل کر کے مرزا قادیانی کے بیان اور مدعا کو بدل ڈالیں۔ اس جھوٹی بیان سے دو خاص باتیں جو اس وقت زیر بحث ہیں۔ صاف ثابت ہیں۔

اس بات پر کہ مرزا قادیانی پیش کوئی کوکاج ہو جانے کی صورت میں پورا سمجھتے ہیں۔  
دیکھو یہ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کے قہر کرنے کے بعد بھی مرزا قادیانی محمدی بنیم سے اتفاق کا ہو جا، ضروری اور قطعی امر قرار ہے ہیں۔ پس قادیانی عبد الرحمن کی دو ہی وجوہ یہی ہے۔ جو مدعی کے بیان کے خلاف ہے۔ لہذا اتفاق سے متفق ہیں۔

اس کے علاوہ خود مرزا قادیانی اسی اتفاق کی نسبت از لہذا ہم اس پر فرماتے ہیں: "مرزا احمد شیک نے مرزا انکا مالک ہو شہرہ چوری کی دختر کلن انجام کار تہ نہ نہ۔ نکاح میں آوے گی اور دو دوا بہت عداوت کریں گے اور بہتے۔ نفع آئیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ویرانی ہو گا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہر طرح سے اس کو تہداری صرف لے گا۔ پاکر دہونے کی حالت میں یہ چہرہ کر کے اور ہر ایک روک کر درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (از لہذا باب ۳۹۰، خزائن ج ۳ ص ۵۰۵)

اس حوالہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ سب را کا نہیں دور ہو کر آخر کار یہ اتفاق ضرور ہو جائے گا اور ہم کی دفعہ کر کے چکے ہیں اور ظاہر بھی ہے کہ سب سے بڑی روک مرزا۔ سلطان محمد کا نکاح تھا۔ پس مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ یہ وہ ایک بھی دور ہو کر آخر کار مجھ سے اس کا نکاح ہو جائے گا۔

لہذا عبد الرحمن قادیانی کے سب ہذرات مرزا قادیانی کی اپنی تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول وہ مت ہیں۔ ان کے علاوہ در حوالے بھی کثرت ہیں۔ لیکن ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں اور عبد الرحمن قادیانی کا یہ کہنا کہ نبوی قبول کی شرط تھی۔

(مجموعہ شہادت ج ۲ ص ۱۶۶)

اول تو یہ کہ انہام حسب تحریر مرزا قادیانی محمدی بنیم کی مافی کے متعلق ہے اور قبولی تو بیضہ مؤنث کا بھی خواہی اے رہا ہے کہ یہ کسی عورت کے متعلق ہے۔ اور سلطان محمد شہر محمدی بنیم مرزا ہے نہ کہ عورت۔ دیکھو یہ کہ محمدی بنیم کی مافی کی توجہ بھی یہی ہونی چاہئے تھی کہ وہ اپنی نواہی مرزا قادیانی کو دینے کی سفارش کر تھیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ ہاکرہ ہونے کی صورت میں بھی آسختی ہے اور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی۔ بیویات بی بی سے جو خطہ اس کے باپ مرزا علی شیر شیک کو لکھا اے اور خود بھی لکھے۔ ان سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی محمدی

ہیکم نے کنواری جوئے کی رات میں بھی سماں کی کوشش نہ کی۔ یہ ایک بھری پیکم کی عافی نے  
باد جو اس دھنکی کے کوئی پروا نہ لی، اور پنی تو اسی مرزا کا، باقی کی نیا پیش کے خلاف ماکھان محمد نے  
یہ وہی اور اس کی نوایں مئی شہر کو پی بھی بلانے آئی۔ جیسا کہ پہلے نہ دیکھ۔

اور بعد از اس زمانہ قادیانی کا یہ کہنا کہ فقہ پر مہم کی ملحق ہے اور ان کی تہذیب میں دعا اور  
صدقات کا ذکر کیا۔ تو یہ سب مذاہبے ہیں۔ اگر ہر فقہ پر مہم یا غیر مہم وہ اور صدقات سے ملے  
ہے۔ تو پھر مہم اور غیر مہم میں تمیز نہ ہو، بلکہ فقہ پر مہم کا کہہ سکتے ہیں۔ ان تمام ایسے کو صحیح مقبول ہر سب  
اور ایسے کو غلط قرار دینا غلط ہے۔ کیونکہ وہ اور صدقات سے وہی جڑتے ہیں۔ جو ان  
سے ملحق نہیں ہیں۔ یہ سب کو غلط قرار دینا غلط ہے۔

مرزا قادیانی کا یہ قول ہے، ماکھان محمد کی موت ایسا ہے کہ میں نے کسی صورت میں بھی نہیں  
مل سکتے تھے۔ مہر فقہ ہوں۔ جو ان بات ذیل مرزا قادیانی کے سال اخیر موافق میں فرماتے ہیں  
"میں باہر پارکھانا ہوں، مہر فقہ پر مہم کی قادیانی کے فقہ پر مہم ہے۔ میں قادیانی کے قادیانی اور ان کے  
مہر مہم ہوں۔ تو یہ پیش کوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آپہانے کی ہے۔"

(انوار آخیر میں مرزا قادیانی کی اصل عبارت)

نیز اس کتاب میں فرماتے ہیں "یہ دیکھو کہ اس پیش کوئی کی اور پنی بڑی ہوئی ہے۔ کوئی تو  
میں ایک ہر سے جڑتوں کو کہے اسقوا یہ انسان کا فقہ انہیں ہے۔ یہ کسی غیر فقہ مغربی کا کا، وہ ہر  
نہیں۔ نتیجہ سمجھو کہ یہ خدا کا چاہنا ہے۔ اب یہی خدا اس کی بات نہیں کہیں۔"

(ضمیمہ ۱۱، امام احمد رضاؒ کے تراجم میں ص ۳۳)

اور مرزا قادیانی فقہ پر مہم کے نہ ملنے کی بابت فرماتے ہیں "یہ فقہ پر مہم ہے جو کسی  
طریقہ کی نہیں تھی۔ کوئی کہہ سکتے ہیں کہ اس فقہ پر مہم ہے کہ لا مہم بل لکھتے  
اللہ یعنی یہ کہی ہے۔ بات یہ کہ نہیں ملے گی۔ ہر کمال ہائے تو خدا تعالیٰ کا کمال باطل ہوتا ہے۔ سو  
انہی انہوں کے بعد خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو اپنے کمال کے تحت ہو گئے وہ انہوں نے اس ذمہ  
اور مہم کا قدر نہ کیا۔ جو پندرہ سو سال کی تھی۔ تو وہ اپنی کام پاک کی پیش کوئی پوری  
نہیں۔ ان کے لئے مہم ہو گا اور حق اس نے کہا۔ میں نے کہا کہ اس نے فرمایا کہ میں میں عورت کو اس  
کے کچھ کے بعد انہیں ان کا اور تھے وہ انہوں نے اور پنی فقہ پر مہم ملے اور مہم کے کوئی انہوں نے  
نہیں اور میں سب دلوں کو انہوں کا جو انہوں کے کفار سے ملے ہیں۔"

(ضمیمہ ۱۲، مرزا قادیانی کے تراجم میں ص ۳۳)

اس بیان سے واضح ہو گیا کہ خود مرزا قادیانی کے نزدیک تقدیر برسرِ اہل ہے۔ اور کفرل  
جائے تو خدا کا کلام باطل ہو جاتا ہے۔

عبدالرحمان قادیانی نے اپنے بیان میں نہایت صفائی سے اقرار کیا ہے اور اس اقرار  
میں بھمان کی داد دیتے ہیں کہ احمدیہ کے دلائل کی موت اور محمدی جہنم کے نکاح کی ہر دو تقدیریں  
نہیں گئیں۔ اب نتیجہ صاف ہے کہ یہ جوش گویاں خدا کی طرف سے نہیں تھیں۔ کیونکہ بموجب  
مرزا قادیانی کے قول کہ خدا کی باتیں کفر نہیں تھیں اور جب کفر نہیں تو ان محال ماننا پڑے گا کہ یہ خدا  
کی طرف سے نہیں تھیں۔ وھذا هو العواء!

الجواب ہے پائل یار کا زلف دراز میں

نہ توپ اپنے رام میں مید آگیا

عبدالرحمان قادیانی کا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب نل جانے کو سلطنت  
محمدی موت اور محمدی جہنم کے نکاح کے نل جانے کی نظیر میں پیش کرنا بھی سراسر مغالطہ ہے۔ قرآن  
احدیث میں کہیں بھی مذکور نہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام نے قوم کو کفر العاقب کی وجہ سے عذاب کی  
خبر سنائی تھی۔ تو وہ عذاب نل گیا۔ مرزا قادیانی نے بھی حقیقت الوحی میں لکھا ہے: ”کیا یونس کی  
پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کبھی۔ جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ  
چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نزل نہ ہوا۔“

(تحریر حقیقت الوحی ص ۱۳۳، ترجمہ ص ۱۲۲ ص ۵۷)

مرزا قادیانی کی بھی یہ تحریر بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ یہ لوگ اسی استاد ازل  
(انہیں) سے سن کر لکھ کر فقیر کی طرح ایک بچے ہیں اور اپنے علم اور ایمان سے کام نہیں لیتے۔

در یک آئینہ خطی معلّم دانش اند

ہرچہ استاد ازل گفت ہوں مگوئم

جو کچھ مرزا قادیانی نے لکھا ہے اور اس کی ذیروہی میں عبدالرحمن قادیانی نے کیا ہے دو  
نئی آیت وحدیث صحیح میں وارد نہیں ہوا۔ یہ سراسر بہتان ہے۔ اگر صحت ہے تو وہ وحی آیت یا  
حدیث پیش کریں۔ جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا سے وحی پا کر کوئی پیش  
گوئی عذاب کی کی تھی۔ یا یہ مذکور ہو کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا۔ یا چالیس دن کی معاذ مذکور ہو۔ یہ  
سب کذب و افتراء ہے۔

نوٹ: اس کا جواب مرزا کی مناظر نے اخیر تک کچھ نہ دیا۔ مرتب

نور محمد اور عثمان قادیانی اپنی تہذیب کے غفلت میں بار بار جو خطر افشانی کر رہے ہیں کہ  
 ہذا نقاد پائی نے کہا تھا کہ چند احمدی لنگے کتے بھونکتے رہیں گے۔ ترکیب احمدی کی سوزوں نہیں ہے۔  
 رکبات میں نسبت کی ٹانگی میں تو ایک جزو حذف کر دی جاتی ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی کا نام نامی  
 غلام احمد تو اپنی ملت راجست کی نسبت کے وقت انہوں نے ان کا نام احمدی رکھا۔ اس کے اگر  
 ماکہ بچائے ہوئے کہا جائے کہ سلطان احمد جیسے گارہ مرزا غلام احمد مر جائے گا اور محمدی بیگم  
 راجست کے نکاح میں نہیں آئے گی اور ان کے بعد چند احمدی کتے بھونکتے رہیں گے تو نہایت  
 دل فصیح اور مطابق واقعہ ہوگا۔

نوٹ: اس وقت مرزا انہوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔

الغرض میں نے عبدالرحمان قادیانی کے سب غدرات کو الگ الگ کر کے ان کی  
 دھجیاں بکھیر دی ہیں اور میرے سلاطنت کے جواب میں ان کی زبان پائل بند پڑ گئی ہے اور اب  
 وہ گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ سعدی مرحوم نے صحیح کہا ہے۔

چو بہت غمانہ جو جوئے را

بہ پر غاش ورم لہد روئے را

نوٹ: خلیفہ کا این مرزا محمود بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔

”جب انسان در ل سے شکست کھا کر بار بار جاتا ہے تو گالیوں کی شروع کرتا ہے اور  
 جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی شکست کو بڑھاتا ہے۔“ (نور خلافت ص ۱۵)  
 اب فیصلہ پینک کے ہاتھ میں ہے۔

نوٹ: حاضرین ہذا ہاکی تعداد میں تھے۔ سب نے نعرہ تعمیر بکار اور اسلام کی فتح  
 منائی۔ مرزا قادیانی اپنی تبلیغ کے ایک کونے میں سمجھتے تھے کہ انہیں بیچے تھیں۔ چروں پر شرمندگی کے  
 نشان نمایاں تھے۔

تمام مسلمان خوش و خرم قدم سے اٹھیں آئے اور سارے شہر میں مرزا انہوں کی رسوائی کا  
 جانا بجا رہا ہونے لگا۔

نفطع دایر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العلمین

۹ رجوبائی ۱۹۳۳ء

۱۔ میں اس اجلاس میں موجود تھا جو حالت اس وقت احمدی مبلغوں کی تھی۔ اگر خلیفہ  
 محمد پائی اس کے ساتھ فرماستے تو عمر بھر اس کا نقشہ ال سے سامنے رہتا۔

پچھلے روز کا دوسرا مناظرہ

دبئی شام سے لے کر تک

بحث حیات حضرت مسیح علیہ السلام مدنی علی حدیث

مسلمان

صدر شیخ عبدالقادر صاحب میر سٹر

مناظرہ..... جناب مولانا مولوی مافظ ابراہیم صاحب میر سٹر لکھنؤ

قادیانی

صدر مولوی

مناظرہ..... مولوی سی محمد قادیانی

تقریر مولانا سی لکھنؤ

حمد و صلوة اور ارموز کے بعد مولانا صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

امام بعد از حضرت! اہل اربعہ! یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت تک زندہ ہیں  
اور اسی امر کو ثابت کرنے کے لئے خاکہ بر اس وقت آپ کے سامنے پیش کیا ہوا ہے۔ یہ آیت میں  
نے قطعہ میں پڑھی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول پاک کسی امر کا فیصلہ  
فرمادے تو کسی مسلمان مرد یا عورت کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو کوئی خدا اور رسول کے فیصلے  
سے انحراف کرے وہ مرتد گمراہی میں پڑ چکا۔ (الحوا: ۳۶)

اس آیت کے رد سے میں قرآن و حدیث سے اپنے فرض یعنی اثبات حیات حضرت مسیح  
علیہ السلام کو ثابت کرتا ہوں۔ جس کے بعد کسی مسلمان مرد یا عورت کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی  
چاہے اور اگر کسی نے دل میں اس کے بعد بھی کوئی تردد باقی رد و جانتے تو اس کے ایمان کی خیر نہیں۔  
حضرات! مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”يُنْزَلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيَوْلَدُ لَهُ وَيَمُوتُ خَسَافًا  
وَارْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعَ نَبِيِّ قَبْرِي فَلَقَوْمٌ أَمَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ نَبِي  
قَبْرِي وَاحِدٌ مِثْلِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ (مشکوٰۃ ص ۴۸۰) جناب نزول عیسیٰ علیہ السلام  
کتاب الوفاء ص ۸۳۲، باب فی حشر عیسیٰ بن مریم مع نبینا“ (حضرت مسیح علی بن مریم  
زمین پر اتریں گے اور نکلتے کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور بیستالیس سال دنیا میں رہیں گے۔

مکروفت ہوں گے پس میرے پاس میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور یحییٰ بن مریم  
ایک ہی قبر میں آئیں گے اور میان اپنی بکرا اور عمر کے۔ کچھ  
اس حدیث میں چند باتیں میرے استاد لال کی ہیں:

۱۔ یہ کہ اس میں صاف صاف مذکور ہے کہ حضرت یحییٰ زینین پر اتریں گے اور  
جب کھاج تھے کہ فلاں شخص لاہور جئے گا تو اس وقت وہ شخص لاہور میں وارد شدہ نہیں ہوتا۔ اسی  
طرح جب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو معلوم ہوا کہ  
جب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا اس وقت حضرت یحییٰ علیہ السلام زمین پر نہیں تھے۔  
نیز یہ کہ آپ اس کے بعد اتریں گے اور یہ متضمن مستتر ہے۔ آپ کی حیات کو۔

۲۔ اس حدیث میں یہ بھی مصرح ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نزوں کے بعد  
دینا لیس سال دنیا میں رہ کر فوت ہوں گے۔ جیسا کہ شد بدوت سے ظاہر ہے۔ چونکہ حضرت یحییٰ  
علیہ السلام نہ تو ابھی اترے ہیں اور نہ ان کو پینچا لیس سال گزر رہے ہیں۔ اس لئے فوت بھی نہیں  
ہوئے۔ اس سے آپ کی حیات بالکل مفاتی سے ظاہر ہے۔

۳۔ اس حدیث میں مرید مذکور ہے کہ حضرت یحییٰ دنیا میں آ کر نکاح  
کریں گے اور آپ کی دنیا بھی ہوگی۔ جناب مرزا قادیانی و نجمانی اپنی کتاب (غیر انہام) قہر  
میں ۵۳ ج ۱ صفحہ ۳۳۷ پر تحریر مسمیٰ کے نکاح کے ذکر میں اسی حدیث کا حوالہ دے  
کر فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جس نکاح کا ذکر ہے۔ اس سے یحییٰ محمدی  
نیکم کا نکاح مراد ہے۔ جو میرے ساتھ ہوگا۔ اور اس سے میری اولاد بھی ہوگی۔

چونکہ مرزا قادیانی نے اس حدیث کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اس سے  
یہ حدیث اس کے نزدیک صحیح ثابت ہوئی۔ پس میرے مدعا علیٰ علی محمد قادیانی اس کی تسبیح سے مر  
نہیں چیر سکتے۔

۴۔ اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ  
کے ساتھ آپ ﷺ کے زندہ اقدس میں دفن کئے جائیں گے۔ جیسا فیدہ فی معنی فی قبری  
سے ظاہر ہے۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ جب کہا جاتا ہے فلاں شخص کو فلاں شخص کے پاس دفن  
کرو۔ تو جس کے پاس دفن کرنے کو کہا جاتا ہے وہ شخص پہلے فوت شدہ ہوتا ہے اور جس شخص کو کسی  
کے پاس دفن کرنے کو کہا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے فوت ہوتا ہے۔ پس جب آنحضرت ﷺ نے  
فرمایا کہ یحییٰ علیہ السلام میرے پاس دفن کئے جائیں گے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ پہلے فوت

دولے والے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ نے بعد از یہ بھی معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ حدیث اپنی دعویٰ حیات طیبہ میں فرمائی تھی۔ پس عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی زندگی تک قیامت شدہ نہ ہوئے۔ بلکہ مدہ ثابت ہوئے اور یہی مراد ہے۔

۵۔۔۔ مکتوب شریف کی دوسری روایت میں مدینہ شریف کے رہنے والے ردوی ابو موسیٰ کی شہادت موجود ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲) جو سلف و آئمہ کے مدینہ شریف میں سے تھے کہ وہ مدینہ شریف میں ابھی تک ایک قبر کی جگہ باقی موجود ہے اور یہ فائزہ زکریا بھی شہداء و ائمہ کے ناموں میں بھی دیکھا یا ہے اور جو لوگ زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہو چکے ہوں وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ چنانچہ حاضرین میں سے وہاں شرف سے مشرف تھے۔ انہوں نے شہادت دی کہ وہی قبر ابھی ایک قبر کی جگہ باقی موجود ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مقبرہ ہے۔

اسی طرح اہل حق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفن کے ذکر کے بعد فرمایا:

”وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته زیدم القیعة یكون علیہم منہدأ (النساء ۱۵۵)“ ”اور انہیں ہونا کوئی ایسی کتاب (نبی) میں سے قرآن میں آئے گا۔ اس (عیسیٰ علیہ السلام) پر پہلے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت کے اور دن قیامت کے ہوگا وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اوپر ان کے گواہ ہے۔“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: ”وَنَسْتَدْعِیْہِمْ کَمَنْ از اهل کتاب الا البتہ اسان آورد معیسی پیش از مردن عیسی علیہ السلام و روز قیامت ناستد عیسی علیہ السلام گواہ برایشان“

اور اس کے معنی یہ فرماتے ہیں۔ ”یعنی یہودی کے حاضر شوند نزول عیسی علیہ السلام را البتہ ایمان آرند“

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمہ اور معانی میں چند باتیں قابل توجہ ہیں۔ جن پر میرے ائمہ اہل حق نے بحث کی ہے۔

اول۔۔۔ لیؤمنن کا سینما متقابل کا ہے کہ یہ بات زمان آمدہ میں ہوگی۔

دوم۔۔۔ وہ اور مسوقہ کی برو مجرور ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔

سوم۔۔۔ اس جگہ اہل کتاب سے وہ یہودی مراد ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت حاضر ہوں گے۔

چہرہ مبارک پر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: ”کیا آپ نے تینوں کے وقت آپ کی رسالت پر بیان نہیں کیا کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“

چنگا: ”کیا تم نے فرمایا کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“

حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“

(اور اگر کسی نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“)

حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“

حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“

حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“  
 حضرت علیؓ نے فرمایا: ”یہ جانتا ہوں کہ آپ اسے لے کر آئیں گے۔“





اذل .. یہ کہ قرآن وحدیث سے جتنی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔  
 دوم یہ کہ معمران میں آنحضرت ﷺ نے حضرت شیخ علیہ السلام کو دوسرے  
 فوت شدہ انبیاء کے ساتھ دیکھا۔ انہوں نے فوت شدہ نبیوں کے ساتھ کہنے ہوئے تھے۔  
 سوم یہ کہ قیامت کو جب خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ کیا  
 تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے خدا مالوتو وہ جہنم کے میں سے یا ہرگز نہیں کہنا۔ جب تک میں  
 زندہ رہا۔ تب تک ان پر شاہد رہا۔ لیکن جب تو نے مجھے فوت کر دیا تو پھر مجھے خیر نہیں۔ ہزارہ  
 فوت ہو گئے۔

چہارم یہ کہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم خاکی سے آسمان پر پہنچے۔ جب  
 تشریف لائیں گے تو کون سے کام کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے تو جس طرح ان کی زندگی  
 زندگی کے واقعات مندرجہ ذیل ہیں: کھانا، شراب، کام کیوں تو نہیں کئے۔  
 پنجم یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منکر و موافق قیامت تک رکھوں گا۔ تو  
 کس طرح تمام ملک ان کے تابع ہو جائیں گے۔

ششم یہ کہ قرآن میں لکھا ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں میں قیامت تک وحشی ہو  
 جائے گی۔ پھر وہ سب کس طرح ایمان لائے ان میں کس نے آنحضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنحضرت  
 کے مقبرہ میں دفن ہو جائے گا یہ تو حضرت عائشہ کو تین چاند کوئی دیکھ کے گئے۔ پھر وہ چار دیکھ کے  
 ہوئے چاند میں تھے۔ نیز مولانا صاحب قبر کے معنی مقبرہ کی سمجھنا سہل ہے۔

یہ وہ حقیقت ہیں۔ ان کے جواب میں صاحب ہرگز نہیں دے سکتے اور مولانا  
 نے یہ خزانہ اس الارض سے جو امتداد کا ہے وہ بھی درست نہیں کہ اعم و اعور کی اہمیت  
 قرآن میں اندر ہے۔ ولکنہ اخلا ابی الارض تو کیا وہ بھی زمین پر نہ تھی۔  
 سو ان کے قرآن شریف کی کئی آیات۔ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شدہ نبوت  
 ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

”قوله محمد الا رسول قد خلت من قبله المرسلات  
 والنبی الامم الخلفاء کے لئے ہے۔ اس سے معلوم ہو کہ جب رسول جبراً آنحضرت ﷺ سے پہنچ  
 تھے مر گئے۔ انہی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔

”یٰٰ زفر و ۛ یعمسی انی متوفیک و ارفعک الی ۛ“ اسے ہمیں میں تجھے  
 فوت کر لوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

۴۔ نیز فرماؤ "الم جعفر الارض کفالتا احملہ وامواتا" یہ نہیں بتائی  
 جمعے زمین کافی زندوں کے لئے اور مردوں کے لئے۔ (توحید) نے پھر کوئی بیٹھنے والی  
 ۵۔ آنحضرت ﷺ کو زمین ہی میں قبرت لگائی گئی۔ حضرت عائشہؓ کو یوں  
 آسمان پر چڑھائی۔

۵۔ نیز فقہہ کبر میں لکھا ہے "لو کان موسیٰ و عیسیٰ حنین لعلما  
 وسعہما الا انہما علیٰ"۔

۶۔ درمذہبات اور فی سہ حیات کتب کو ہر ایک اپنے تمام سے پہلے مان لیتا۔ اہل  
 کے بعد وہ حقہ ہر مذہب کو دینا جس طرح "خضر علیہ السلام" اپنے بیت المقدس کی طرف دھڑکے  
 نماز پڑھتے تھے لیکن جب ان کی آنکھیں توبہ اللہ کی طرف ہاتھ لگے۔

۷۔ درمذہبات یا اہل اہم کے بعد بھی مذہبوں میں ایک دیات شیعہ کو دے رہے تو دینی  
 عقیدے سے متاثر نہ ہوئے۔ یہ بخوبی گھٹی تھی اور علم الہام کے کچھ میں غلطی نہ ملتا ہے۔

۸۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے غائب میں بھی لکھا گیا ہے کہ وہاں یہ بھی فرمایا کہ  
 شریعت میں نہیں ہے اللہ کی طرف سے اس لیے آپ کو اس وقت آپ کے نصیحت کا اعتبار فرمایا۔ اسی  
 خبر سے جب حضرت مرزا قادیانی کو اہل مذہبوں کے بھی دھوکے لگے۔  
 میرا حق تقصیر نہیں ہے اور حق کا بھی۔

۹۔ آپ کے محدث ابن حزم اور امام مالک بھی تو کثرت صحیح کے قائل ہیں۔

جواب الجواب از جانب مولانا محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی

نوٹ: یہ اثر قادیانی مولوی صاحب نے اپنے جواب میں اصل بحث سے تجاوز کر  
 کے اور قواعد من طریقہ خلاف اصولی امر کے غائب ایک دھوکے لگائے۔ جو ان کا حق نہیں  
 تھا۔ اس نے لکھا کہ ان کی بے قاعدگی احمدیہ اور مذہب احمدیہ بحث فقہ ہاتھوں کا جواب ہو سکتا  
 براہیم کے دیا تھا۔ اپنے مذہب تک پہنچانے کے لئے جواب لکھا کہ کہ نقل کرنے کی  
 ضرورت محسوس ہوئی۔ (مرتب)

۱۔ مولوی علی محمد قادیانی کے ہی مذہب کا جواب پہلے فقہ احمدیہ پھر شریعت احمدیہ میں ملتا  
 تھا۔ جس میں حضرت موسیٰ و عیسیٰ دونوں کا ذکر ہے اور ان سے حضرت عیسیٰ کی بات اور روایت شریعت  
 لکھا کہ میں ہے۔ اس کی ضابطہ ملتا ہے۔ انور ہی کتاب میں ملتا ہے۔





السلام نے اُن سے اتنے کرمانے ہے دریا آپ کے اس وقت کے مسلمات ہیں۔ جب آپ نے مثیل مسجد کا دعویٰ بھی کر دیا تھا۔

۱۰۔ دہلوی ملی محمد قادیانی نے یہ جو کہہ کر اُن شخصیتوں سے حضرت مسیحؑ کو دوسرے انبیاء کے ساتھ دیکھا تو ثابت ہو کہ وہ فوت شدہ ہیں۔ یہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ اس سے تو پھر یہ لازم آئے گا کہ اس وقت خود آنحضرت ﷺ بھی فوت شدہ ہوں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کو سید نبوی زندگی میں دہلوی نے مسلمان بنائی۔ پس جس طرح دوسرے انبیاء کی ملاقات کے وقت آنحضرت ﷺ زندہ تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہیں اور اس کی نظیر عدوئوں میں آج بھی ہے۔

نوٹ: قادیانی دہلوی نے اپنے وقت میں اس خاک کوئی جواب نہ دیا اور وہ وقت تک پھر اس امر کو برا سمجھتے تھے۔

۱۱۔ اور دہلوی بھی محمد قادیانی نے جو کہہ کر نبی مسلمانوں سے نفرت میں کہیں گے فلما تو عیسیٰ و اہل سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت شدہ ہیں۔ سو یہ بھی درست نہیں۔ بلکہ تفسیرین نے جو کہ تو عیسیٰ کے نبی و عیسیٰ اہل السماء لیتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر یسفاوی ج ۱ ص ۲۵۰ لکھتے ہیں۔

”فلما تو عیسیٰ بالرفع اسی السماء۔ والنوفی احدا الفسق واعیا۔ یعنی تو نے مجھے آسمان کی طرف اٹھا کر پودا پودا لایا۔“ توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو پورا پورا نہ لیا۔

۱۲۔ اسی طرح تفسیر فیضی میں ہے جس کی زبان رانی قوم ہندوستان میں مسلم ہے۔ ”ازاد اتصالہ مصاعف تسلطاً“ (سوال ۱۱ ص ۲۷) واضح ٹوٹا ٹوٹا لفظ یعنی اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی بلند میں پرت کر دیا ہے۔

۱۳۔ اسی طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اس کا ترجمہ میں کرتے ہیں: ”پس وہ جیلہ یہ کہ فقی مراد اس پر عائد ہو گئے ہیں۔“ یعنی برا آسمان پر ہی مراد یعنی مجھے تو آسمان پر لے کر۔“

۱۴۔ اسی طرح دیگر کفار معترف میں بھی ہے۔ غرض سب تفسیرین اس کے معنی آسمان پر اٹھانے کے کرتے ہیں۔ پس یہ تو ہمارے احکامات و نبی کی دلیل ہوتی ہے۔ ہمارے خلاف۔ سو..... اور یہ جو کہہ کر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم خاکی سے آسمان پر پہنچے تو برا ہمارے دماغ ہے کہ ہاں جناب جسم خاکی سے گئے۔ قرآن شریف کے سورق کو دیکھئے کہ یہود نے کہا۔



اعظم میں ۵۲ ہزار آدمی تھے۔ یہ سب سامیہ سے مراد یہانی کو سمجھ کر محمدی بنکے کے کھج اور اس کے وطن سے بھاگے اور دیوانے کی تعمیری اور پھر اس پر اپنے کھج ۶۰۰ ہونے کی بنا کو کھج اور ناماسب پہنچا ہوا ہے۔ کھج میں آپ مرزا کا یہانی کی تابعداری میں آپ کے کھج پر تھیں گے۔

دیکھ کر یہ کہ حضرت مائیکہ کو اب میں تھیں چاند اس لئے رکھنا چھوٹے۔ ان کی زندگی میں تھیں چاند ہی اللہ کے تجربے میں تھیں۔ ان کے والے تھے اور وہ صرف تھیں ہی کو رکھنے والی تھیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو دراپنے باب حضرت ابو مکررہ اور حضرت عمر کو باقی رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مائیکہ کی زندگی میں وہ تھیں والے تھے۔ اس لئے ان کو رکھنا چھوٹے۔

نوٹ: حاضرین اس نکتے پر جس میں قرآن کریم میں حضرت مولانا کی عمر وراثتی کے لئے ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ رب العالمین! مولانا کی بات آگیا۔

۸۔ اور قیام فی مقام اذال تو اس جگہ و مقام طریقہ میں ۵۰۰ سال میں جینی طبعی الطبع میں ہی حدیث میں ملاں قاتی کے لئے ہے۔ یہ سب سب سامیہ میں رکھا ہے۔

۹۔ مہاجر کے مرزا تو یہانی کا نبیانی بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ از اللہ و ابابکر فرماتے ہیں کہ: "میں سے کوئی مٹا نہیں مٹا دیے گئے آجائے ہو آنحضرت ﷺ سے رضائے کے پورے ہوں ہوئے۔" (تاریخ ۱۰۰۰ سالہ نبی کریم ص ۱۰۱)

اس حال کے قیامی روئے (مہاجر) بھی مائیکہ ہے اور پاس وہ تھیں جو مائیکہ مائیکہ ہے۔ وہو البیاد۔

۱۰۔ اور: "ولای الارض کے اب میں آپ نے اخلد الی الارض کو پیش کیا ہے۔ سو وہ تھیں بے گن ہے۔ اخلد الی الارض میں تھیں تو وہ خلد خلد ہے۔ وہ خلد تھیں اس میں مہاجر تھا۔ اس نے اپنی سرحد میں پڑا رہی میں رہا چاہا۔

نوٹ: چنانچہ (تفسیر تفسیر ج ۵ ص ۵۰) میں اس آیت کے اظہار میں رکھا ہے۔ "لکن من الذل والذل وہو الذل والذل وحقاً" "یعنی خلد کا اصل مذکور ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ ہمیشہ رہنا و خلد۔"

اور فوت کسی کی جو تھیں آپ نے پڑا رہی ہیں۔ وہ تھیں بے موقع ہیں اور بے وقت کی تھیں ہے۔ کیونکہ "مٹا" اثبات حیات کی ہے۔ جس میں مدتی میں ہوں۔ جو مائیکہ میں پہلے مرض کرچکا اور آپ سے مراد قرار دین تو جارحانہ تھیں اس وقت ہوتا ہے۔ جب



فریق ثانی شکست میں ہو۔

چنانچہ قرآن شریف میں ہے: "وَأَن كَسَبْتُمْ غَضَبِي رَيْبًا مِّنَ الْمَآثِرِ لَنَا حُلًى عِبَدُنَا شَأْنُوهُم مِّنْ مَّظَلٍّ (سجود: ۲۱)" "اے نبی! ہاں آپ شک کا اثر اگر کے معارضات پیش کرتے تو معارفہ باقاعدہ ہوتا۔" چنانچہ اس پر بھی میں آپ کے معارضے کی انہیوں کو ایک ایک کر کے توڑتا ہوں۔ تاکہ خواہ مخواہ کے سے منظر نظر میں ہو قرآن شریف اختلاف بیانی سے سالم نظر آئے جتنے چاہئے۔

۱ "فَنُخَلِّتُ بِهِ قَلْعَ الْوَسْطِ (آل عمران: ۱۵۱)" "میں آپ کے خدمت کے حق گوشت کے اور انقباض کو بجا منتظر آتی ہوں میں آپ نے مرزا کا بیانی کے خلاف کیا۔ جن کی حمایت میں آپ یہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مرزا کا بیانی جب تک مقدس میں یہ ماننا ہے کہ مقابلے میں اس کے معنی کرتے ہیں۔ "اس سے پہلے بھی رسول اللہ سے رہے ہیں۔" (جنگ مقدس میں۔ قرآن مجید ص ۶۵)

یہودیوں کو والدین جو مرزا کا بیانی کے پہلے خیریت سے اور علم بظہار میں آپ کی ساری جہالت میں منتقل تھے۔ یہ ماننا کہ مقابلے میں اس کا مزہر یوں کرتے ہیں۔ "پہلے اسی سے بہت رسوں کو چنئے۔"

پس اس سے دو مرتبوں کے رو سے آپ کے لئے شہرہ رسائی و انہوں نے کیا کیسی خط جو کہیں نہ حالت کے معنی موت ہے اور نہ انقباض منتظر آتی رہا۔

۲ "آیت ان سے قبل سے حضرت مسیح کی اذیت ثابت کرنی یا انکی ناکاہ ہے۔" جناب مرزا کا بیانی اس آیت کے معنی یہ ہیں میں یوں کرتے ہیں۔ "اے مسیحی میں تجھے کاس اور بخشوں گا۔" (ذکر ابن احمد محمد چہرہ خاتیرہ ص ۵۵ تا ۵۶) "اے مسیحی میں تجھے کاس اور اپنی طرف بھی بیزیر کر دے کرتے ہیں۔" "اے مسیحی میں تجھے کو پوری خدمت دوں گا اور اپنی طرف بھی لوں گا۔" (ذکر ابن احمد محمد چہرہ خاتیرہ ص ۵۶ تا ۵۷)

۳ "اور آپ کا آیت الم فی جعل الارض کفائنًا لَّاخِرَی" وفات کے بعد میں ہمارے ہاں کل لامحل ہے۔ کیونکہ نول لٹویا آیت آپ کے قصور یعنی وفات مسیح سے ہاں کل نہ آت ہے۔ کیونکہ اس کا مادہ تو یہ ہے کہ جب زندہ ہے اور مرنے سے اس میں آسکتے ہیں۔ جسی جب زندہ ہے اس میں جانتے ہیں تو یہ موت کے لئے دیکھ لیں نہ دیکھ لیں۔

اور یہ کہ میں قاضی و انکی سے حضرت مسیح کی مہیات ثابت نہ چکانوں اور علم اصول

میں مقررہ مسلم ہے کہ ایسی خاص دلیل نام پر مقدم ہوتی ہے اور ان دلیلوں کے متعلقے میں دلیل خاص کا اعتبار لیا جاتا ہے۔ اس کی افکار قرآن مجید میں بکثرت ہیں اور اہل بحم کو معلوم ہیں۔  
ایمانت تفصیل کی نہیں۔

اچھا اگر میں آیت کے رے کوئی نہ دیکھوں۔ ایمان پڑھیں یا نہ لکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی طرح چلے گئے۔ اس کی بات مذہب مرزاقہ دینی فرقہ تھے کہ یہ وہی علیہ السلام مرد خدا ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس سے بات پائیاں اور اس کو دوزخ و جہنم میں موجود ہے اور مردوں میں نہیں۔ مگر ہم کہ ان میں بغیر وقت جہنمی کے اور کچھ نہیں پاتے۔ (نور الحق مال میں ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱)

اور آپ کا یہ کہ یہ لکھی ہوئی ہے۔ باطل مذہب اور مرزاقہ دینی کی تقریر کے باطل خلاف ہے۔ حوالہ دینی قواعد افادات سب انبیاء کو حاصل ہے۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یا خصوصیت ہے کہ یہ اس کے صحابہ پر جوڑی ہوئی۔ لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تفریق بخاری ہے کہ مرزاقہ دینی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زعمی سے رہند و سمجھتے تھے۔

احمدی کلمہ نے والے دستہ آج آپ بھی نہیں ہوئی و قیام کرتے ہیں کہ مرزاقہ دینی کے کلامی قواعد یہاں ان کی تہذیب کے خلاف بیان کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں وہی و تہذیب امراہی جمع میں بیان فرما رہا ہے۔ مرزاقہ دینی کے جس آئینہ میں بیان کی ہیں۔ میں تو بہت مرزاقہ دینی کے اقوال سے ابھر رہا نہیں ہوتا۔ آج آپ کو توں کو کیا دیا کہ بات بات میں مرزاقہ دینی کے خلاف چلتے ہیں۔

نوٹ اس کے بعد مرزا علی موسیٰ نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

ہاں آپ میں آیت کو اپنے اس سوال کا ٹیمہ بنا رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی ہجرت زمین پر نہیں ہوتی۔ ہوائی کا جواب یہ ہے کہ نہ تو نہیں ہر شخص سے اس کی قطرات کے مطابق ہوتا ہے۔ آج حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور موت سے جہنمی علیہ السلام میں پیدائش میں بھی فرق ہے تو ان

۱۔ مثلاً یہ کہ عامر بن نوح و یوشی کی بہت فرمایا "اننا خلقنا لاسمان من نطقة امشاج و بعد ان خلقنا ان کو طے ہوئے نقطے سے پیدا کیا اور اس کے برخلاف حضرت آدم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کے معصوم و بیگناہان کی طرح پیدائش ہوئی۔ اس میں اس کے تعلق باہل و باہل و باہل کے اور باہل و باہل کے ان کی نسبت چھوڑ دیا گیا ہے۔

نہ ہجرت میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ وکالت ہر دو ماں و باپ سے  
 نہ تھی اور نہ تھے یہی مایہ و السلام کی یہ غش و غمار۔ یہ غش و غمار تھی۔ اس لئے خدا کی  
 نکتہ کے ساتھ مایہ و باپ کو بولیں۔ مائیکہ شقی، ماں پرچہ عتہ کوئی جائے۔

نوے خطا خیزیں اس نکتے پر غوغائی سے اچھل پڑے اور اعلان اللہ جان اللہ کی صداؤں  
 سے میدان کو گونج اٹھا۔ مرزا اپنی کدھمکائی اور یہ اس سوال کو نہ پیرایا۔ (مرحب)

۴۔۔۔ اور آپ نے فقہ اکبر کے حوالے سے جو یہ لکھا کہ اس میں حدیث ہے۔  
 کو کون، موسیٰ و عیسیٰ حبیبی لعا و سعیدہ آلہ تہذیبی انموں کا خوب یہ ہے کہ  
 اؤں کو فقہ اکبر حدیث کی کتاب نہیں کہ اس کے متعلق اس کی قوالہ معتبر سمجھ جائے۔ اکلریہ کہ میں خدا  
 کی قسم تھا کہ کچھ یوں کہ آپ نے یہ بالکل غلط کہ ہے۔ یہ حدیث فقہ اکبر میں موجود ہے۔ یہ  
 حدیث فقہ اکبر میں بہت کچھ ہے۔ عرب میں ہے۔ بچے بھڑکے ہیں کہ انھوں نے۔

نوٹ حضرت مولانا صاحب دہلوی نے اس پر سرور کی مودی کے اتنی خوبت میں اس  
 کی اہمیت تسلیم کر لیا کہ یہ حدیث فقہ اکبر میں نہیں ہے۔ لیکن مولانا صاحب نے کہتے تھے کہ اس بڑے  
 آج کی شریعت میں موجود ہے۔ حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ جو اس حدیث میں آج کے ہر دو فقہ  
 اکبر کی شریعت میں بھی نہیں ہے۔ مرزا ان میں پر نبوت ہونے اور لوگ بہ خوف سے ان کی کذاب  
 بیانی اور غوغائی پر ان پر علامت اور شرم و شرم لگائے کہ اسے مارتے تھے۔

حضرت مولانا نے اپنی تقریر کو جلد ہی دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ہر فقہ اکبر میں اس کے  
 بر خلاف حضرت مسیحی علیہ السلام کے آئین سے ترسنے کی تصریح موجود ہے۔ چند نوجو مبدع حضرت  
 امام اعظم جن کی تشکیلات اور قواعد و مرزاقوری کو بھی ہے اور مولوی ابوالدین قادیانی بھی اس کی  
 تصدیق کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی قبل از حج سے حق مذہب نے پایا تھا۔ آپ اپنے کہ حق مذہب  
 کی کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ (نفاذ کتب) میں ہم اکبر فرماتے ہیں کہ "وہ رسول عیسیٰ  
 علیہ السلام سے لے کر۔ حق کے حق۔ حق کی حقیت میں مایہ و السلام آئین سے مائل  
 ہوا اور دیگر علامات قیامت سب حق میں اور نہ ہونے والی ہیں۔

۱۔ حسب مولانا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کا تذکرہ فرمایا۔ اس وقت  
 میں انکار و نفرت کی شدت کے حسب وہ لکھ تو یکہ شخص جس کی میں پیراستان تھا یہ کہتے ہوئے تھا  
 کہ اللہ تعالیٰ اس ماں پر ہزار بار رحمتیں نازل فرمائے۔ جس نے یہ سفر اُردو پر بند دیا تو میں  
 نے آئین۔ (مرحب)

ایسی غریب مدظلی قاری صاحب اس کی (۱۲۱) میں خوب دل کھول کر اس کی توجی کرتے ہیں۔ جس کو مولوی علی محمد بڑائی سمجھ نہیں سکے۔

دیکر یہ شریعت عقائد کو بھی میرے جو مقلی عقائد کی مشہور اور اسی تشبہ ہے۔ "و نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء" "ہو حق" (شرع عقائد فقہیہ ص ۴۷) مقلی سب باخبر جن کی خبریں صحیفہ کے ذریعہ ان میں سے ایک اہل شریعت کی ملیہ امر مکاتہ مان سے ہزار ہوں ہے۔ وہ سب کچھ حق ہے۔

ایسی غریب ہمارے سائل کو بھی کے شر جناب سالانہ مواعظ میں مباحثہ فاضل۔ یہ لکھائی شرح عقائد کے حاشیہ خیالی کے شیعہ میں فرما رہے ہیں کہ "واب الکنعنی الشارح مذکر عیسیٰ لان حبابہ وجزولہ الی الارض واستقرہ علیہ قدیت بالحدیث صحیحہ بحیث لم یبو فیہ شعبۃ ولم یختلف فیہ احد" (ص ۵۴) وہ اہل عقیدہ صبر (یعنی شریعت عقائد) نے صرف حضرت عیسیٰ میں یہ اسلام کے ذریعہ اس لئے عقیدت کی کہ ان کی آیات و امان و زمین پر نازل ہونا اور پھر زمین پر آباد ہونے صحیح حدیث سے ایسا ثابت ہو چکا ہے کہ اس بارے میں کوئی شبہ باقی نہیں، لہذا اور اس میں کسی کو بھی شک نہ ہوگا۔

دیکھتے تھے مذہب میں تو یہ نکلا ہے۔ جو ہم نے سب کے سامنے نکالیں کھول کر نمایاں نہ ہو جو آپ نے نبوت و کرم دیا اور نکال کر نہیں بتایا۔

یہ کہ مرزا قادیانی جس طرح قرآن و حدیث میں خبر نبوت کر کے ان کے عقائد کو کھڑا کرتا رہا۔ اسی طرح وہ بھی نہ سب کا دعویٰ کرتے بھی لکھوں کہ وہ صحیح ہے۔ سب اور اسی طرح آپ بھی ان کے بعد مذہب عقائد کی کتابوں کے غلط نمائش کرتے رہے ہیں۔

نوٹ: حضرت مولانا صاحب (دوم دہائی بنیاد) کی اس تقریر سے مرزا قادیانی پر رسوائی کی گئی تھی جسے انھیں اور ان پر ایک مام تشریح دی ہو گیا۔ تمام مسلمان خوشی سے تجویز تھے کہ حضرت مولانا مرزا قادیانی کی ہر بات کا جواب کسی طرح نہ دیتے اور یہاں نہ خود ان کی میں نکالیں دیکھتے ہیں اور ان کی خیانت اور دھوکہ بازی کو طاقت افزا بنا کر دیتے ہیں۔

حضرت مولانا صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مولوی علی محمد قادیانی نے مرزا قادیانی کی طرف سے انتہائی غلطی و تجربہ کے جوہر رکھے ہیں۔ وہ سب نادرست ہیں۔ مرزا قادیانی بقول خود یہ چین کی تعریف کے وقت بھی خدا کے ذریعہ رسوائی لائے تھے۔

(دیکھیں م ۱۲۱ ص ۵۷) (۱۲۱) (۱۲۱) (۱۲۱)







یہی طرح اس قول کی نسبت امام ماکہ کی طرف بھی سے ملتا ہے۔ تمام، مگر آخر  
حضرت محمدی علیہ السلام کے نزول یعنی موریات ہوئی۔ اے قال۔ ہیں۔ اور اس قول کی کوئی سند ہے تو  
پیش کی جائے۔

تو ہے۔ قادیانی مولوی نے اس کے بعد اپنی نوبت میں کوئی سند پیش نہیں کی اور نہ کچھ  
ان کو دھریا۔

پس میں آپ کی قیادت کیا۔ بات کا جواب قرآن و حدیث اور قواعد فقہیہ اور  
مرزا قادیانی کی تھریجات سے دے دیا اور آپ کی کوئی بات بھی بلا جواب دیا تو یہ نہیں رہی  
لیکن برخلاف اس کے ان دلائل کو حضرت شیخ علیہ السلام نے قیادت کے متعلق میں نے بیان کئے  
ہیں۔ آپ جرح نہیں توڑ سکتے اور نہ دلائل دے سکتے ہیں۔ یہ نہ تو قرآن مجید و احادیث ائمہ کی  
تھریجات سے ہیں۔ جن کے دوسرے معنی ممکن ہی نہیں اور تہا کی تائید میں ہوتا ہے۔

وَاخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یہ مجلس منتہی ہو گئی اور تمام سلطان خوشی سے نعرے بلند کیے اور فتح کی خوشیاں  
خانے و این ہوئے۔ لیکن مرزا کیوں ہی جیب حالت تھی۔ چہروں پر زلمت و سوائی چھائی تھی  
اور رے شرم کے سر نہ اٹھا سکتے تھے۔ فقط طعنه ابر الفؤاد الذی طردوا والحمد لله  
رب العالمین!

دوسرے روز کا پہلا مناظرہ

معلق تفتیہ صدق و کذب مرزا نے قادیانی

پر پیش کیا ہے اپنے فتنے پر کتب

قادیانی

مولوی محمد صاحب احمدی

صدر

مناظر (مدعی)۔ مولوی عبد الرحمن صاحب لی۔ اسے

مسلمان

شیخ عبد اللہ اور صاحب رٹ

صدر

مناظر (مجبب)۔ مولوی ابراہیم حسین صاحب اختر ماہوری

مولوی عبد الرحمن صاحب احمدی (مدعی صدق مرزا) نے اپنے اثبات دعویٰ کے متعلق  
پہلے یہ بات پڑائی۔ اَنْتَ لَوْ شِئْتَ لَوَلَّوْهُ عَنكَ وَلَا دَرْكُكَ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتَ فَنَكًا



عمر (اس فسطحہ (فلا تعلقون) بپونس: ۱۰) اور اس سے مرزا قادیانی کی چٹائی پر یوں  
استدلال کیا کہ بعد از موت تو میری پراستراش ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے صدفقت  
انجیل کے لئے یہ معیار بیان کیا ہے کہ ان کی پہلی زندگی پاکیزگی اور امانتداری والی ہوتی ہے۔ یہی  
حال مرزا قادیانی کا ہے کہ آپ نے اسی شہرہ نگشت میں تقریر کے اثاثہ میں کھلے لفظوں میں کہنا کہ  
میں نے اسی سانکھوت میں پچھری میں سرکاری نوٹریں کیں۔ اگر کسی نے مجھ میں کوئی عیب دیکھا تو  
بیان کرے۔ لیکن کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔

۲۔ دوسری دلیل یہ بیان کی کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت خدا تعالیٰ نے فرمایا  
”وَلَوْ نَفَعُ الْغُلَامَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقْوَالِ لَا خُدَامَ مَعَهُ بِالْمِصْرَ شِمْلَ لِقَطْعِهَا مَعَهُ الْوَمِيزِ  
(الصفحة: ۱۰۰) یعنی اگر یہ نبی محمد ﷺ کوئی بات جھوٹ وٹ ہمارے لئے نکالتا تو ہم اس  
کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ آنحضرت ﷺ سے لپی تھے۔ اس لئے  
۳۳ سالہ عجمی نبوت کے بعد نہ رہے۔ اسی طرح جناب مرزا قادیانی بھی بچے ہی تھے۔ چنانچہ  
دیکھیں دعویٰ کے بعد ۲۳ سال سے زائد مدت تک زندہ رہے۔

۳۔ تیسری دلیل یہ بیان کی کہ قرآن شریف نے آنحضرت ﷺ کی پوئی کے  
لئے تمجید کی۔ ”وَلَا يَذْكُرُ الْوَيْلَ وَمَا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأَنَّا وَهَمْنَا مِنْهَا  
(سورہ: ۱۰۱) یعنی (اے منبردار!) اگر تم قرآن کے منجواب اللہ ہوئے میں شک ہے تو تم اس کی  
مثل کوئی سورت بتاؤ۔“

اسی طرح مرزا قادیانی نے کتاب انجاز احمدی نغمی اور اس کے مترادف کے لئے سب علماء  
کو چیلنج کیا۔ لیکن کسی نے بھی اس کا جواب نہ لکھا۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی بچے تھے اور گڑبھا  
جائے مرزا قادیانی کی کتاب شعروں میں ہے اور قرآن شریف میں ہے۔ چنانچہ فرمایا: ”وَمَا  
عَلِمْنَا الشَّعْرَ وَمَا بَشَعْنَاهُ (یسین: ۲۰)“ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ شعر سے مراد  
بقول امام رغبہ کذب ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کو پور قرآن کو چونہ قرار دیتے تھے۔ اس پر  
خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کو شعر یعنی جھوٹ نہیں سکھایا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ  
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میں دجال کذاب جھوٹا دعویٰ نبوت کا کریں گے۔ سو اس کا  
جواب یہ ہے کہ انھیں انما دینت میں ایسے مہیولہ کی خدا متر تائی گئی ہے اور آج انکار میں ان لوگوں کا  
صدیق حسن خاں صاحب اہل حدیث فرماتے ہیں کہ عفا عنہم جہنم ان میں بد و بدویات کو صیغہ کہا  
ہے۔ جی میں والی کو بھی اور متر والی کو بھی۔ اور آپ کو یقین نہ ہو تو آپ کے متصل ہمارے فاضل

مختار مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی تشریف رکھتے ہیں اور وہ ہم افضل میں یہاں سب سے بڑھ کر ہیں۔ ان سے دریافت کر لیجئے کہ حضور نواب صاحب نے شیخ الکرامہ میں لکھا ہے یا نہیں۔

نوٹ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب نے مولوی مال حسین کی نوبت میں شیخ عبدالقادر صاحب صدر جلسہ کی اجازت سے فرمایا کہ شیخ الکرامہ کے جس حوالہ میں دوا میری شہادت چرکھا گیا ہے۔ اس کی بابت خاکسار یہ کہتا ہے کہ حافظ ابن حجر کا قول قریباً میں و چل کذاب (اولی روایت کے ضعف کے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حسین بن علی صحیح بخاری صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے اور متفق علیہ حدیث کو کوئی بھی ضعیف نہیں کہہ سکتا۔ چہ جائیکہ حافظ اب حجر ایسے بلند پایہ محدث کے ضعیف کہیں۔ شیخ الکرامہ میں جو مذکور ہے وہ سنا کذاب بدعیاں نبوت والی روایت کی بابت ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اس پر ہر مضرین عیش کراہے اور حضرت مولانا صاحب کی دستِ مطالعہ اور قوتِ حافظہ کی داد دینے لگے۔ یہاں بھی مرزا نیوں کا فوٹو لیٹنے کا تھا۔ رنگ فنی ہو سکے اور چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور خیانت اور رسوائی کے آثار نظر آنے لگے اور لوگوں پران کی دھوکا بازی اور کذب بیانی اور کم علمی اور کوتاہی ظاہر ہوئی۔

اور مولوی مال حسین صاحب جو حضرت مرزا قادیانی صحیح مسعود کو شرک کا الزام لگاتے ہیں۔ تو ان کا نام مال حسین مشرکانہ ہے اور چینی پٹن فرشتے پر جو بھیجی اڑائی جاتی ہے۔ اس کے لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی حدیث لکھی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ملک الموت کو بھیج دیا تو وہ کاٹا ہو گیا پس جس طرح فرشتہ کاٹا ہو سکتا ہے۔ اس طرح اس کاٹا ہو چکی ہو چکی ہو سکتا ہے۔ ہر ایسی کتابوں کو نہیں مان سکتے ہیں۔ جن میں یہ مذکور ہو کہ حضرت ابراہیم نے تین بھوت بولے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے زنا کا قصد کیا اور حضرت نبی کریم ﷺ حضرت حبیب کو دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے۔

۱۔ جب مرزائی مولوی نے یہ کہتا تو مسلمان یکے نہ بان پکارا طے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مرزائی لوگ حدیث کی کتابوں کو نہیں دیکھتے۔ پس وہ اس میں سے حدیثیں کیوں پھینکتے ہیں۔

۲۔ مولوی عبدالرحمن مرزائی کی اس بدزبانی سے تمام مسلمان بھڑک اٹھے اور قریب تھا کہ وہ اس کا ضیاع و بھگت کر اس کا نتیجہ بد مذکبہ لیتے۔ لیکن شیخ عبدالقادر صاحب صدر جلسہ کے حسن انتظام اور حضرت مولانا صاحب سیالکوٹی کی مقبوض صبر و ضبط نے مجلس کو قہقام لیا۔ مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ مرزائیوں کے دلی درماع میں مرزائے قادیانی کے مقابلے میں ضد اعلیٰ کی اور اس کے رسولوں کی تعظیم بھی عزت نہیں اور ان کا ایمان کا دعویٰ کرنا محض دھوکا دہرنا کوشش ہے۔







پہنچی تھی۔ یعنی یہ وقت ضرورت میں موقع پر پہنچنے اور کام آنے والا۔ اس میں اس فرشتے نے بھی مجھوت پرالاک پہنچنے کا یہاں پر نام نہ لکھا تھا، بلکہ میرا نام نہ لکھی تھی۔ اندر میں حالات جو کہہ سکتے ہیں کہ ایسا لگائی اور دیر بہت مدتی تھوت جس کے پاس آنے والا فرشتہ بھی مجھوت بولتا ہو۔ صادق فی نہیں ہو سکتا، بلکہ دوسرا کاذب و مفتتری ہے۔

ذریعے نہیں شریارے چناں کا معاملہ ہے

نیز یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنی متحدہ تصنیف میں فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ خلیہ السلام کو آسمان پر زندہ، ٹائٹلک نہ تھے۔ (تیسرے جلد ۱۲۹ صفحہ ۱۲۹) (قرآن مجید ۱۶۰) لیکن برخلاف اس کے، وہ اپنی ساری ایک ہی نظروں پر مشہور ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ، نہ رہے۔ حالانکہ بقول خود اس وقت مشہور ہوا اور بھی تھے۔ بلکہ خدا کے نزدیک دور بھی تھے۔

(برائین امر میں ۲۶۸ ص ۵۰۳ حاشیہ قرآن مجید ۵۱۳، تصاویر ۵ ص ۵۰۳ قرآن مجید ۲۶۸) ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام شرک و کفر وغیرہ کبیر و مکارہوں سے تعظیف ہوتے ہیں۔ کیا قابل از نبوت اور کیا بعد از نبوت اور معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے مشرکین کو نہیں فرمایا ہے۔

”اسما العشر کون نحس فلا یقرءوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا“ (تیسرے جلد ۱۶۸) ”تجوہات میں ہے کہ شرک (بہر شرک کے) اپنید ہیں۔ پس وہ اس سال بعد مسجد حرام (بیت اللہ) کے نزدیک بھی نہ آئے۔“

پس مرزا قادیانی کی زندگی بھی شرک ہونے کے پاکیزہ ثابت نہ ہوئی۔ لہذا مولوی عبد الرحمن قادیانی کی دلیل اثبات مدعیانہ جو بھی کارگر نہ ہوئی۔ بلکہ انی ان کے خلاف پڑی۔ دوسری آیت سے مولوی عبد الرحمن قادیانی نے جو یہ استدلال کیا ہے کہ دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہنے والا سچا نبی ہوتا ہے۔ یہ بھی وہ سمجھتے ہیں۔

اول میں لئے کہ قرآن شریف میں اس قاعدے کا ذکر نہیں۔ اگر مولوی عبد الرحمن قادیانی سچ ہیں تو قرآن شریف میں سے نکال کر دکھائیں۔

اثر حضرت ﷺ دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہے قریہ ایک اتفاقی بات

یہ ظاہر مرزا قادیانی مولوی صاحب اخیر وقت تک نہ دیکھائے۔











۱۔ جو آپ نے فرمایا کہ امام راغب نے فرمایا کہ ما علمنا الشعر میں شعر سے مراد کذب ہے یہ بھی نقصان علم کی وجہ سے ہے۔ آپ امام راغب کی عبارت کو سمجھ نہیں سکے اور مرزا کا دیوانی کے پچانے کے لئے ایک نامعلوم علم پیش کر دیا۔ اس کا حل اس طرح ہے کہ یہاں پر دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ قرآن شعر ہے یا نہیں۔ دیگر یہ کہ آنحضرت ﷺ شاعر ہیں یا نہیں۔ مولانا راغب فرماتے ہیں کہ چونکہ قرآن شریف عیاں کلام میں ہے۔ اس لئے کفار کا قرآن کو شعر کہنا بھی کذب ہے اور اس وقت ہنوز نزاع آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے۔ سو اس کی بابت امام راغب نے ہرگز شک کیا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ شعر کہا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ خلاف واقع بھی ہے اور قرآن شریف کی صریح نفی کے خلاف بھی ہے۔ گو ہم امام راغب سے کفار کے قول کی توجیہ سے بھی شغف نہیں ہیں۔ لیکن اس وقت صرف ان کا قصود بیان کرنا مقصود ہے۔ اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(بقیہ مایہ گذشتہ صفحہ)

یَقْعِدُ وَزَنَهَا بِلِ قَعْدِ كُونَهَا نَكْرًا بَثَلًا كَقَوْلِهِ تَبَيَّنَ لَهُ هَلْ اَمِنْتَ اِلَّا اَصْبَحَ رَمِيَتْ وَفِي حَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتُ فَاَنَّهُ عَلٰى وَزْنِ الرِّجْلِ الْمَقْطُوعِ فَلَا يَكُونُ شِعْرًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشَّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ هُوَ اِلَّا نَكْرٌ وَّقرآن مبين

بیزید و میبودی اسی صنف میں شیخ منیل سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے آدم علیہ السلام نے شعر کہا تھا۔ اس نے جھوٹ بولا عیضہ علیہ السلام سب کے سب شعر گوئی سے پاک ہونے میں برابر ہیں۔ اسی طرح اسی صنف پر شیخ حجاجی سے شعر کی تعریف یوں نقل کی ہے۔ ”والنظم هو الكلام المقفول لوزون قصداً ای مقصود الشعرية لقائمه“ یعنی جو کلام وزن اور قافیہ کی رعایت سے شعریت کا لہجہ کر کے کہا جائے اس کو علم (شعر) کہتے ہیں۔

غرض تمام علماء امت کیا محدثین اور کیا ادیب سب کے سب بالاتفاق فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بالخصوص اور تمام انبیاء و علوم شعر گوئی سے پاک تھے۔ امام رازیؒ اور امام زحہریؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ پس مولوی عبدالرحمن قادریؒ کا مرزا کا دیوانی کو پچانے کے لئے آنحضرت ﷺ کو شاعر قرار دینا جو جس قرآنی آنحضرت ﷺ کی شان کے لائق نہیں بہت بڑی دلیری ہے اور مولوی عبدالرحمن کے علم اور دین کی کنی اور کوتاہی کی دلیل ہے۔ فاتلهم الله انهم يوفونكم

مجھے آپ کے دلائل جو حقیقت میں مخالفت ہیں۔ ان کی دہلیاں توڑیں۔ اب وہ معیار بنے جو کہ مرزا قادیانی نے اپنے صدوق و کذب کے لئے مقرر کیا ہے اور آپ نے اسے چھوا تک بھی نہیں۔ مرزا قادیانی نہایت تہذیب سے فرماتے ہیں۔

”بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہر صدوق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکمہ امتحان نہیں ہو سکتا۔“ (آئینہ کلاۃ اسلام، ص ۲۸۸، خزائن، ص ۵۱۵)

اس کے مطابق ہم مرزا قادیانی کی غرض پیش گوئیوں بطور ضامن نہ کر سکتے ہیں۔

اول یہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ محمدی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کی یہ حد کی باتیں ہیں۔ جو عمل نہیں سنائیں۔ اس کے لئے مرزا قادیانی نے ہر طرح کی کوشش کی۔ لیکن کوئی کارگر نہ ہوئی اور محمدی پیغمبر کے والدین نے اس کا نکاح ایک شخص سلطان محمد نام سائن پنی سے کر دیا۔ تو مرزا قادیانی یوں الپے کہ یہ نکاح سہاگ نہیں ہوگا۔ یہ لڑکا پانچ سال سے عمر نہ ہوگا۔ کچھ سال تک مر جائے گا اور پھر عمری شہر کا نکاح مجھ سے ہوگا۔ سلطان محمدی موت تقدیر میرم ہے جو عمل نہیں کئے۔ مگر اسے تو خدا کا قول باطل بنانا ہے۔ لیکن واقعات مرزا جی کے الہامات کے خلاف ہوئے۔ نہ محمدی شہر کا نکاح میں آئی نہ سلطان محمد مرزا بلکہ مرزا قادیانی اس طرح کی ساری تنہائیں دل میں رکھے ہوئے بعد حسرت عمر ۲۵ سال سے دیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور پھر محمدی پیغمبر اپنے خاندان سلطان محمد کے ساتھ کھائی سرت و برکت زندگی بسر کر رہی ہے۔ خدا نے اسے اولاد بھی کثرت سے دی ہے اور روز بھی وسیع دیا ہے۔ غرض مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی ہر پہلو سے غلط ثابت ہوئی۔ یہ مرزا قادیانی اپنے مقرر کردہ معیار کے دوستانہ صدوق نہ ہوئے بلکہ کاذب ہوئے۔ وہنا ہوا العراء

دیگر یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا۔ ہم کدھر سر میں گئے ہندوستان میں۔

(المشرقی، ج ۵، ص ۵۰۵، مکتبہ کربلا، ص ۵۹۱، ص ۵۹۱)

دب حرمین (حرم الشریعہ) کے سفر کی کوئی صورت نظر نہ آئی یا نسبت ہی نہ تھی۔ تو اس کی تاویل ندری کہ ہم کوئی شہر ہو گیا۔ ہندی۔ لیکن سو سمجھ بھی نہ۔ نہ تو مرزا قادیانی مکہ شریف گئے یا مدینہ شریف۔ بلکہ فریضہ انبیاء بھی نہ کیا اور باوجود مسیح موعود کو کوئی کرنے کے حج بیت اللہ نہ کیا۔ جو کہ وہب حدیث شریف مسیح موعود کے نشانات میں سے ہے اور نہ آپ کو فتح مکہ کی طرح کئی فتح حاصل ہوئی، نہ ہندی۔ بلکہ مشر بہر غیر دین کی غلامی کا دم بھرتے رہے اور وفاداری و محکمہ حلالی جاتے رہے اور خوشامدہ بنائے کی ناکہ کھڑے رہے اور سرے تو لاہور جا رہے۔ جہاں سے







دوسرے روز کی دوسری اور آخری مجلس

مدرسہ ۲، جون ۱۹۳۲ء، یکشنبہ ۵ بجے شام سے ۷ بجے تک

بھٹ، آنحضرت ﷺ پر نبوت نعمتوں کی

مسلمان

شیخ عبداللہ اور صاحب میر سحر

صدر

مذاظر (مدعی) ..... مولانا داؤد علی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

قادیانی

مذاہبی محمد زکریا صاحب بی۔ اے

صدر

مذاظر (مجبوب) ..... مولانا محمد رفیع صاحب

مولانا محمد رفیع صاحب میر سیالکوٹی سے جو دوسرا اور عوام کے بعد آیت پر بھی۔

”ساکنانِ محمد! اماخذ من وجہ لکد ولكن رسول الله وحائد الغییبین۔ وکان  
الله کل شیء علیہ (احزاب: ۵۰)“ یعنی محمد ﷺ تمام میں سے نبی بالغ امر کا پتہ نہیں ہے  
لیکن خدا کا رسول ہے اور سب نبیوں کو کہہ دے اور حق تعالیٰ سب کو جو سننے والا ہے۔ یعنی جاننا  
ہے کہ کون کون شخص نبوت کے قائل ہیں یا نہیں مانگا۔ ۴

پھر حاضرین کو کھانسی کر کے فرمایا کہ صاحبان! اس وقت میرے ذمے اس بات کا  
ثبوت ہے کہ آنحضرت ﷺ خدا کے آخری رسول ہیں۔ دلائل شرع قرآن وحدیث اور معراج  
امت اس پر شاہد ہیں۔ آیت بالا میں صاحب الفاظ میں خدا کے تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد ﷺ خاتم  
انبیاء ہیں۔ حضرت شامہ رفیع الدین صاحب اس کا ترجمہ بدین الفاظ کرتے ہیں۔ ”جو شخص ہے  
(محمد ﷺ) کو آپ کسی کام میں تمہارے سے نہیں دیکھو مگر خدا کا ہے اور تمہارے سے اور تمام نبیوں  
کا جو پہلے بھیجے جا چکے ہیں۔ ۵

اور حضرت شامہ رفیع الدین صاحب اس پر حاضرین فرماتے ہیں کہ یعنی سعد بن زید

(ص: ۵۹۹)

ہیثم یعقوب بنی ہاشم

وقت کی تمام کتابوں میں خاتم کے معنی آخری تھے ہیں۔ چنانچہ ابن العربی (ص: ۴۴)

(ص: ۴۲) میں ہے۔ ”ووقفام الخوہ و خالہ ہمد و خانہ ہمد اخرهم عن اللہیانی



و محمد ﷺ جليل الانبياء التهذيب والخاند والاحكام من اسما، النسي ثلثا وهي  
 النسر بل العزم ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم  
 النبيين اي اخرهم "الشيخ تمام القوم اور زمر القوم" (بالسر اور في تمام القوم) يارني  
 "هي في قوم كذا" فخرى شخص اور تہذیب میں ہے کہ شیخ تمام القوم (بالسر)  
 اور خاتم (بالج) اور زمر القوم کے نام ہیں اور قرآن شریف میں ہے۔ "مطلقا محمد ابا احد  
 النبیوں میں خاتم النبیوں سے معنی ہیں آخری نبی۔"

اسم ثانی شہ فی القوم میں اس آیت کے کمال میں ایک یہ حدیث بھی نقل کی ہے۔ جو  
 بخاری، مسلم کی روایت سے ہے اور اس میں آنحضرت ﷺ نے اپنے چاہنے والے بتائے ہیں۔ ایک  
 ان میں سے ماقب ہے اور ماقب کی تفسیر ان حدیث میں مذکور ہے۔

"والعاقب الذی لا نبی بعدہ" (مسلم ج ۲ ص ۶۶۰) اس میں "سلفہ تشریحاً"  
 یعنی ماقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اسی نمبر میں سند دوم امام میں حضرت انس کی حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔  
 "ان ارسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (مسند  
 اسام احمد ج ۳ ص ۱۶۰) "رسالت اور نبوت مطلقاً جو بھی ہے۔ اس میں میرے بعد کوئی رسول اور  
 کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

اس طرح (مشکوٰۃ کتاب المذہب صفحہ ۳۲۰) میں امامی خارجیوں نے اس کا رد کیا۔  
 حرمین اور انھیں اس میں ۲۲۰ باب وجود نبویا، بسعة النبوة الاول والاول  
 کی روایت سے نہایت ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کے بعد  
 نبیوں کے انبیاء کے متعلق ہوتی تھی۔ ایک نبی فوت ہوا تا اس کا نذر بھی نبی ہوگا اور میرے  
 بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ باب ضعیف ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (المحدث)

اس کی توضیح میں ہے کہ نبی اللہ کے متعلق وہ ہیں ہوتی ہیں۔ تعلیم شریعت اور انعام  
 بہارت۔ آنحضرت ﷺ نے نبی اسراہیل کا ذکر کر کے سمجھایا کہ میں میں تعلیم شریعت اور انعام  
 ملے گا اور ان کے انبیاء کے متعلق تھے اور اپنی بہارت مایا کہ چنانچہ میرے بعد کوئی نبی نہیں  
 والا نہیں۔ اس نے صرف خلافت ہوئی۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت بعد اور انعام  
 ملے گئے تھے خلافت ہوئی۔







نے فرماتے ہیں کہ ”معاذ اللہ، یہ تو ہمارا وہ شخص تھا جو ہم پر فخر کرتا تھا۔“

(نور اللیاق، ص ۱۰۰، سوال ۱)

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”مالی ہمارے“۔ یہ وہ ہیں جو کہ ہماری ہی بات ہے۔“

”انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا کہ جس نے یہ کہا ہے۔“

(نور اللیاق، ص ۱۰۰، سوال ۱۰۰)

اسی طرح شیخ علی صاحب رحمہ اللہ، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

تاریخ میں یہ بات فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“

نور اللیاق، ص ۱۰۰، ہمارے وہ مال کی طرف سے خبردار ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔

”میرزا محمد حسین صاحب مال کی یہ کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ میں اور تو ایک دوسرے دیتے ہیں۔“



نے فرمایا ہے: "جب تک کہ جس وقت وفات پا جائے گا تو میرے لئے ایک گناہ ہوگا۔"  
 کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ محمدؐ حضرت جبریلؑ پر نبوت انتم مجھے تھے۔ اس  
 سے ثابت ہوا کہ قسم نبوت کا حقیقہ کوکا دیکھا بنا، جو نبوت کو بند سمجھنے والا نہیں ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لذلك يدرك الله لكم مغفرة لذنوبكم"  
 "انعم بما اوتي قلوبكم من يفهم وامرهم بالعدل" (الانفال: ۱۷۰) یعنی اللہ تعالیٰ تم پر اپنی  
 رحمت فرماتا ہے تو اس سے وہ وقت دور نہیں کرے گا۔ جب تک وہ تمہارے گناہات و ذنوب کو نہ بولے۔  
 اگر اس امر پر خدا تعالیٰ نے یہ نعمت نبوت نہ کر دی ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ  
 پیامت جتنا درجہ نبی اعلیٰ اس میں شرافت اُنکی ہے۔

تیسری دلیل اجراء نبوت کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ما كان الله ليعذب  
 المؤمنين على ما اخطئوا عليه حتى يسيروا بحسب الحق" (النساء: ۷۰) یعنی اللہ تعالیٰ  
 ایمان والوں کو ایسا عذاب نہیں دے گا کہ ان کی بات پر چھڑ دے۔ جب تک کہ غیبت و طرد میں  
 تیسرا نہ ہے اور نہ اللہ تعالیٰ ہے کہ تم کو غیبت پر مضطرب کرے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں سے کلمہ کہ جس کو غیبت  
 پر مطلع کرے گا۔ اس سے بھی بدوہرہ کر لیتا ہے اور یہی جاری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مضارب کا حیز  
 ہے۔ نہ اعتقاد اس کے لئے بھی آتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا: "لن يضل عن الحق من العباد من رسله"  
 (النساء: ۱۷۷) یعنی اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی ایسا  
 رسول نہیں بھجوا دے گا۔

اس آیت سے بھی ثابت ہے کہ نبوت رسولوں پر ہے۔ چنانچہ کہ نبوت عظمیٰ تعالیٰ  
 مضارب کا حیز ہے۔ جو انتقال کے لئے بھی آتا ہے۔

۱۔ رسول محمدؐ علیہ السلام نے ان رسولوں کو ترجیح دینی فرمائی کہ ان میں سے کسی کی نبوت سے  
 وہاں تک نبوت نہ پائے کہ باطل را جواب ہوئے۔ جیسا کہ آپؐ کو ان کے لئے نبوت کے جواب  
 الجواب میں ملاحظہ کریں گے۔





یہ کہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکا۔ تو جب سچ آئے گا تو کیا وہ نبی نہ ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے قسم کئے کیا؟

دیگر یہ کہ مسئلہ میں حدیث ہے کہ پہلے خلافت منہاج نبوت پر ہوئی۔ پھر خالمانہ طرکانہ طریق پر ہوئی۔ پھر اخیر میں منہاج نبوت پر ہوئی۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ نبوت جاری ہے۔ نیز مسئلہ میں ہے کہ وہ امت ایسے بڑا کہ ہوئی۔ اس کے اوّل میں میں ہوں اور اخیر میں میں بن مریم ہے۔ چونکہ یحییٰ بن مریم نبی ہے۔ اس لئے نبوت جاری رہی اور حاقب کے معنی ہیں رسول اللہ صاحب دہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ اللہ ہی لوہس بعد وہی یہ آنحضرت ﷺ کی تفسیر نہیں ہے۔ یہ دیکھئے مدعی قاری لکھتے ہیں کہ ”اللفظ ہر ان التفسیر من الراوی“

### جواب الجواب منہاج نبوت مولانا محمد ابراہیم صاحب میرسیا لکھنؤی

ممدہ صلوة کے بعد مولانا ممدون نے فرمایا کہ قادیانی مناظر سبے دہانتے ہیں۔ موضوع ختم نبوت ہے۔ (دیکھو پچھرا کا) جس کا نامی میں ہوں۔ میں نے اس کے اثبات میں ہر طرح کے دلائل یعنی قرآنی، حدیثی، لغوی اور شہادت آخر کثیر و حدیث و لغت بلکہ خود جناب سرزا قادیانی کے اقوال پیش کر دیئے ہیں۔ میرے مقابل مولوی محمد سیم نے پھونکنے ہی اجرائے نبوت کے دلائل چوں کہ نہ ضرور کر دیئے۔ جو ان کا حق نہیں تھا۔ انکا فرض یہ تھا کہ وہ میرے دلائل پر نقش کر لے۔ یا اگر ان کے خیال میں میرے دوائے خفا تھے تو ان کی تسبیح طلب کرتے۔ یا اگر میرے دعویٰ کی کوئی جزو نہ دیکھ رہی تھی ہے تو اس کی دلیل ضب کرتے۔ لیکن انہوں نے اپنے فرض سے سراسر پہلو تھپی کر کے جواب سے عاجزی کا ثبوت دے دیا ہے۔

۱۔ مولوی محمد سلیم قادیانی نے اسی طرح اور کے صفحے سے در بغیر حضرت ممدیرہ الفاظ تعظیم کے اور بغیر علیہ السلام کہنے کہ کما تھا۔ جیسے کہ نام بطور پر قادیانیوں کی حدت ہے۔ چنانچہ ان کے پیچھے اشتہار جلسہ میں جو آپ کی وفات کے محقق مضمون لکھا ہوا تھا۔ اس کی سرخی اس طرح تھی۔ وفات سچا نامصری۔ اور اس مباحثہ میں سب پر وہ ٹپ ہو گیا کہ سرزائی ممدو مانعہ کے حق میں خصوصاً حضرت سچ علیہ السلام کے حق میں سخت مستان ہیں۔



کہاں اپنی انہیں۔ مرقہ قلم اور حکمت وغیرہ۔

پس مدنی ترمیم کا دینی نے یہ آیت بھی بے محل۔ بے موافق پڑھی۔

تیسری آیت جو مولوی سلیم قادری نے پوچھی تھی، ”ولسکن اللہ  
باحتسابی صن رسلہ من بقاء (آ) عرواں (۱۵۰۰)“ اور اس کا ترجمہ کیا ہے، ”نہیں اللہ اپنے  
رسول بھیجے گا۔ اس کے متعلق سوال ہے کہ کیسے کا جس۔“ اس کا جواب ہے۔ ”مولوی ترمیم کا دینی نے  
اپنی طرف سے دیا ہے۔ قرآن شریف میں اس آیت میں کوئی غلط نہیں۔ اس کا یہ ترجمہ جو ہے۔  
انہوں نے جو ترجمہ میں زیادتی کی ہے۔ ان کے یہ سب حضرت ذاب مرزا کا دینی تو قرآن  
شریف کے احفاظ میں بھی زیادتی کر لیتے تھے۔ مثلاً وہ حقیقت اہل حق میں اس مہارت کو قرآن  
شریف کی آیت حر کر رکھتے ہیں

”موم یأثمی ویت فلی ظلم من القلم“ (عنایت اہل حق ص ۵۵)

”خیر آئینہ کلامت میں قرآن شریف کی آیت جتا کر رکھتے ہیں کہ ”یابہا

لہیں ائسوا ان سفوا اللہ بجعل نكد فرقاً ما وبعس لکم مور یسئون بہ“

(آئینہ کلامت ص ۵۵)

۴۔ ”خیر فریاد“ کتاب میں قرآن شریف کی آیت جتا کر رکھی جیسے میں

کہا ”وحدانہم بالحکمۃ (الوعظۃ الحسنۃ“ (ص ۸۰)

سوال یہ ہے کہ یہ آیات قرآن شریف میں ان المعنی اور اس ترمیم کے ساتھ کہاں  
ہیں؟ کہ ان معنی کے ساتھ قرآن ہوا کرتا ہے کہ قرآن شریف میں مرزا کا دینی کی تفسیر کے  
مطابق کہیں بھی نہیں۔

۵۔ اسی طرح مرزا کا دینی نے حدیث بوق شریف بھی زیادتیوں کی ہیں اور غلط

حوالے دیئے ہیں۔ مثلاً (۱) از ۱۰ ص ۶۶، قرنی ج ۳ ص ۱۵۰، (۲) میں صحیح بخاری کا حوالہ دے کر

کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صحیح بخاری میں یہ فرمایا کہ ”قلی ہوا امامک منکم“

۵۔ اسی طرح اپنی کتاب (بخاری تفسیر) میں ۱۰ ص ۶۶، قرنی ج ۳ ص ۱۵۰ میں صحیح

بخاری کا حوالہ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت یہ

آواز آئے گی۔ ”ہذا خلیفۃ اللہ المہدی“

ان گونوں گونوں کی نسبت بھی سوال ہے۔ صحیح بخاری میں یہ حدیثیں ان الفاظ کے

ساتھ گہکان ہیں۔ خاکسار، شمس اللہ ایک عالم دین ہے، مگر ہم ازراہ مذہب سے یہ حد نہیں لے سکتے ہیں کہ اس شخص کو جو دی گئی حد تک نہیں ہیں۔ یہی حدیث میں مذکور آج دینی نے لے کر مولا نے اپنے پاس سے اپنے مطلب کے لئے جو احادیث اور روایات کو مراد قرار دیا ہے، صحیح بخاری میں اس کا وہ تذکرہ نہیں ہے۔  
نوٹ: مولوی محمد سہجہ قادری نے اپنی کتاب میں اس کا جو جواب دیا وہ ان کے لیجان اور دلائل کے لئے ہے۔ لہذا اسے لے کر ان کے مراد قرار دینی نے بہت حق ہے۔ اس طرح ملے جیسا اور یہ حدیثیں اس طرح بیان کی ہیں تو ان کے لئے حدیث سے قطعاً ہے۔ بھی فرمایا ہے کہ ہر گرجا نے وہیں کی گجراتی ہے۔ یہ بات ہر گرجا کی کتاب میں کہل ہے۔

اور حق قرآن شریف نے لکھ ہے کہ مسیح نے بدعت بنائی کہ میرے بعد احمد رسول آئے گا تو انجیل میں اٹھایا جائے کہ محمد کو کہہ دے کہ حاضر ہیں۔ جب ان کی قرآن پڑھی تو انہیں کہلا کر دیکھ کر وہ اپنی اسی آواز میں ان کے لئے کہہ دے کہ میں نے حضورؐ پر کوئی بھی طعن نہیں کیا ہے تو یہ ایک سزا دی کہ پچھانے کے لئے اس کا دوسرا جہت ان کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عزت و حرمت کی پوزیٹو دیکھی۔ حضرت مولا اس صاحب یا مولوی نے گزشتہ کتاب سے اس کا جواب دیا کہ مولوی محمد طہمقہ وی کے جواب سے یہ ازراہ مذہب کہ اس میں مان کے لئے ہے۔ لہذا سب کے کہ ہیں اور یہ ہے کہ قرآن ان شریف میں بھی ہے۔ مگر ان میں سے تو یہ استغفر اللہ! کوئی مسلمان ایسا کر سکتا ہے اور ایسا کہ اس طرح مسلمان روکتا ہے۔ حاضرین نے ایک زبان اٹھانے نہیں۔ ہر گرجا میں ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔

اس نے بعد مولا نے فرمایا کہ صاحب من القرآن شریف میں مکتوبات ہے کہ کتابت میں محفوظ ہے۔ وہ مکتوبات کیا جاتا ہے۔ اس کو حرف حرفی ہے۔ ہر حرف کی حرکت محفوظ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر بار کہ ہے۔ لہذا حق اس میں ہر حرف کی حرکت نہیں ہر گرجا اور یہ ہو سکتی ہے۔ کہ قرآن میں خود نہ تبدیلی ہے لہذا ہے۔ "اسا حسن سر لفظ الذکر واسالہ لحدفوظ" (مسند احمد) "مکتوبات" میں ہے۔ یہ نصیحت (قرآن) کا ہے اور ہم اس اس کے کو آگاہ ہیں۔

اللہ کی آیات میں تخریج نہ ہو کہ نہ پھانسی جائے۔ وہ پھر خدا کی حفاظت کے کیا معنی؟ اور نیز یہ کہ پھر خدا ہوا۔ کسے کس گئے؟ وہ یہ عزت کی کئی کئی کوئی عیب نہ رہے گا اور دجال کے بارے میں اور ہم اس کے بارے میں جو آپ نے آنحضرت ﷺ پر اور قرآن شریف

پر معاذ اللہ بستانا لگد ہے کہ اس کے واسطے اگلی کتابوں میں نہیں ہے۔ اگر بالفرض یہ اس تو اس کی یہ نہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ اور قرآن مجید کے علاوہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہونی کہ وہ لکھیں طرف وہ ہیں۔ لیکن اس کے سوا ان کا دینی بھی نہیں معرفت میں صاف صاف پر لکھتے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ آپ کے مطالبات کو خدا تعالیٰ نے من اگلی کتابوں میں بھی محفوظ رکھا۔

یہ لیجئے وکیل برہنہ اس کی تصدیق مرزا قادیانی اپنی کتاب (درہ جہانگیری ص ۳۰۰) رشید خزانہ ص ۱۰۵۸ وغیرہ میں کرتے ہیں۔ اس میں صاف صاف ص ۱۰۵۸ پر آنحضرت ﷺ کا نام مبارک لکھا ہے اور چلوں کا قلم عام شخصوں میں باب ۲ میں درج کیا گیا ہے اور اسکی باب ۲ ص ۳۳ میں جوہر نے مسطور اور پھر نے نبیوں کا ذکر ہے۔ (جوہر کیون جہم ہے)

مرزا قادیانی اس پر ثابت نامہ جوہر نے اور قادیانی نے ایک زبان میں یہ غلامت کہ جو پھانچہ نہ ہوئی اور دست ملامت کے ساتھ اسے اور قوت ظاہر کی اور اپنے لکے۔

مواہنا محمدوں نے اصل اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت زیر سوال یہ بات ہے کہ مولوی محمد طبرقانی نے "سیدنا وعلیہ السلام" کے معنی میں "سیدنا" اور "علیہ السلام" کا ترجمہ کیا ہے۔ "سیدنا اللہ اپنے رسول بھیجے گا" اس آیت میں بھیہے گا اس کے معنی ہیں۔ "یہ دعائیوں نے کہا کہ مضامین متبادل کے لئے بھی آتا ہے اور یہاں اختلاف کا سبب اس لئے متبادل کیا گیا ہے کہ وہ معنی پر ہونے والے تھے۔ یہ استدلال بالکل خطا ہے۔ کیونکہ خلاف نفس قرآنی ہے۔ "مصریح" جاریت جھوٹے خلاف ہے اور اس بار باطلان کرچکا مولوی کہ کوئی متبادل نامہ نہیں درست نہیں ہوتا اور سیدنا محمد ﷺ میں ہمیشہ متبادل نہیں ہوتا۔ بلکہ بھی زمانہ حال کے لئے اور بھی بھی زمانہ اختلاف کے لئے ہوتا ہے۔ یہاں حال کے معنی لئے جائیں وہاں اختلاف کے لئے نہیں رہتا۔ یہاں متبادل کے لئے جو ہمیں وہاں حال کے لئے نہیں رہتا۔ کیونکہ سیدنا محمد ﷺ اور متبادل میں مشابہت ہے اور مشابہت خود ایک نکل پر ایک ہی معنی ہوتا ہے۔ دوسرے معنی نہیں آتے۔ اور اسکی جگہ مضامین کو لفظ اس لئے متبادل کیا گیا ہے کہ "آنحضرت ﷺ" پر یہ آیت ازل ہوئی۔ "اللہ کے فضل

۱۔ اس کا جواب مولوی صاحب کا دینی ہے "خیر وقت شب نہ رہا۔"

ستہ میں کے اہل حق نے وقت موبہ نہ تھے۔ پس مفسدین صرف حاس نے لئے ہوا اہل اس سے  
استقبال کے حق سے تھے۔ جیسا کہ اس کا بیان کر چکے۔

۴۔ اور مولوی محمد تیم قادیانی نے جو یہ بھی آیت اللہ پر مدعی ہیں  
الملائكة وعلماء ومن الناس اجمعين انما هم قوامون لآيات الله يبايعون فما اوتوا  
فمنهم من لم يبايع اور انہوں میں سے بھی بعض ہیں جنہوں نے کہا کہ آیت میں انما هم قوامون  
لآيات الله لفظ ہے۔ یعنی وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آیت کی طرف سے اعلان ہے اور اس  
کے مخالف نے سیف سے ہلاک کیا ہے۔ ان کے جواب کے یہ ہیں کہ ان کے مخالفین کے مخالفین  
جواب ہے کہ جس وقت یہ آیت اتری اس وقت ان کے مخالفین نے جو یہ تھے۔ یہاں  
کے لئے ہوا کہ استقبال کے لئے۔

۵۔ اور مولوی محمد تیم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا کہ ان کے مخالفین  
ابراہیم لنگان صدیقاً نبیاً انہوں نے کہا کہ جب میں یہ عرض ہے کہ میں نے  
عاشق علیؑ کی پرکھ ہے کہ وہ بہت ضعیف ہے۔ کہو کہ اس میں ایک ہی دلیل ہے کہ وہ  
میں سے بہتر ہے۔

نہایت ہی افسوس ہے کہ ان کے مخالفین نے فراموش کیا ہے کہ یہ تھے  
”کوہ غصہ اور شکوہ“ بعدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناہو لکھو لاسی بعدہ  
”کوہ غصہ اور شکوہ“ یہ بات کہتی ہے کہ بعد کہ آپ کا دانا ابراہیم لنگان  
لیکن آپ کے بعد وہی ہی نہیں ہوگا۔

۱۔ مولانا صاحب کے اس بھی کہنے پر علماء بڑے گئے اور ہر جاہل نے مولانا کو کھڑکی  
پر قید نشانی کی دیکھ کر ہنس گئے۔

۲۔ اس کی نسبت مولانا ابی حمزہ (قریباً ۱۰۰ سال قبل) نے فرمایا ہے کہ  
الحدیث اور التہذیب بہت کم ہیں۔ ان کے مخالفین نے یہ لفظ ناقص لئے ہیں۔  
ضعیف، اس میں اس کے بعد احادیث، ضعیف، احادیث، مستکواہ و ترکوا  
حدیث، حافط، ضعیف، لا یشتد حدیث، وہی مالکیر لبس بالقوی، کذبہ  
شعبہ، کان برید علی کتابہ، یہ تمام امر دیکھ کر ہنس گئے ہیں۔

یہ حدیث (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۹۰) منسوب میں سسر جاسما، الابیہاء) میں بھی ہے اور (ابن ماجہ ص ۹۹) اب ماجہ، فی البدایہ علی ابن ربیع، اولیٰ انہ یثبتہ وراثۃ وفان) میں بھی اوپر کی حدیث سے پہلے لکھا ہے۔ لیکن مولوی محمد سلیم صاحب کو تو انھیں نہیں آئی۔ یا انہوں نے جاننا نہ تو کڑ مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور صحیح روایت کو چھوڑ ضعیف کو بیان کر رہا ہے۔

نیز کسی کے ہم معنی الفاظ یہ: بقول نے آیت نہ قرآن میں کے اہل میں حضرت ابن عباس سے نقل کئے ہیں۔ "قال ابن عباس یروى لواء اختتم به النبیین جعلت له انما ینکون بعده نبیا"

نیز یہ کہ: "ان الله نعالی لعلما حکم ان لا یبعی بعده لم یعطه وقت فکرا بصیر ورحمۃ (تفسیر معلّم ج ۲ ص ۱۱۰) "یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مراد اس آیت خاتم صلیحین سے یہ ہے کہ اگر میں نے اس پر بعد محمد ﷺ پہنچوں تو ختم نہ کروں۔ ہوتا تو میں اس کا پیرا آیا کرتا جو اس کے بعد نبی نہ ہو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بعد محمد کو دیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو آپ کو ایسا کوئی پیرا نہیں دیا۔ ہوا ختم ہوتا۔ یہ روایتیں صحابہ بخاری ہیں کہ حضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

اور مولوی محمد سلیم صاحب نے خاتم کے معنی آخری مان کر بھی آخری سے مراد آخری شخص لیا۔ بلکہ اس کے لئے بھی مساجد والی حدیث پیش کی ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میری مسجد آخری ہے۔ جو کسی نبی نے بنائی۔

اس کا مفاد یہ ہے کہ میرے بعد جو کسی مسجد بنے گی وہ کسی نبی کی بنائی ہوئی نہ ہوگی۔ یہ حق میں اپنے پاس سے نہیں کہے۔ بلکہ دوسری حدیث سے کہے ہیں۔ یہ دیکھئے کہ ان اعمال میں ہے: "ان خاتم الانبیاء، و جدی خاتم مسیحین، و الانبیاء، و کتم العمال ج ۲ ص ۱۷۰" حدیث میں ۹۹: ۱۰۰ "یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔" کہتے آپ تو گھر بچہ راہو لیا۔ اسی حدیث کے درست نہ سمجھتے تے آپ کو انھیں قہر۔ اب تو وہ بھی صاف ہو گئی اب کیا عذر ہے؟

اور مولوی محمد سلیم صاحب نے مرزا قادیانی کے انکار نبوت کے متعلق جو سوال کیا کہ اگر

انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو علمائے نے ان پر کفر کا فتویٰ کیوں لگایا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ علماء کے فتوے کا ذکر نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی کے اپنے فتوے کا ذکر ہے کہ اگر وہ ان تصریحات کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں تو وہ یسوع مسیح اپنے فتوے کے کافر، لہٰذا، خارج از اسلام، بے ایمان، خسر اللہ نیا و لا خیر و لا غیر وغیرہ ہیں اور اگر آپ ان کو مدعی نبوت اور نبی جانتے ہیں تو آپ ان کو نبی فتوے کا مصداق نہ ماننے میں ہیں۔

اور یہ مذکورہ اقوال وہی نبوت سے قبل کے ہیں۔ چنانچہ جو وہ سے درست نہیں۔ اقول اس لئے کہ ان ایام میں بھی مرزا اجماعی صاحب الہامات تھے اور کہتے تھے کہ اس الہام میں میرا نام خدا نے رسول رکھا ہے۔ (ایضاح ص ۵۷، خزائن ج ۲ ص ۲۰۹)

اور اس کی نظیر انبیاء سابقین میں پائی نہیں جاتی کہ ایک شخص خود خدا تعالیٰ بذریعہ الہام رسال کہے اور وہ دناہ سال تک ایسے قول و نحوے کو نشر و پھیلائی مانتا رہے اور پھر بھی خدا اس کو الہامات سے روکنے سے باز نہ کرتا رہے کہ رسول بنا۔

۱۸۶۸ میں لکھتے ہیں کہ آپ کا یہ عذر آپ کی ۲۳ سال سے زائد زندہ رہنے والی دلیل کے خلاف ہے کہ چونکہ اس میں آپ ان الہامات کے زمانے کو داخل رسالت کرتے ہیں اور اس عذر میں اس زمانے کو نبوت سے خارج مانتے ہیں۔ تو یہ جو امر ہم آپ کو سابقہ مانتے تھے کہ مرزا قادیانی نے نومبر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اس حساب سے مرزا قادیانی بعد از دعویٰ ساڑھے سات سال تک زندہ رہے۔ آپ نہیں مانتے تھے اس وقت آپ نے نہایت حتمائی سے مان لیا۔

الجماع ہے پاویں بار کج زلف درواز میں

لو آپ اپنے دام میں حیا آگیا

اور بیت المقدس کی منسوخی کا مذہب بھی کاواقی کی جگہ سے ہے۔ قبلہ کی طرف من کر کے نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے۔ جس کا نکل جانا ہے۔ لیکن رسالت عقائد و ایمانیات میں سے ہے اور ایمان و عقائد کا طعن جائز نہیں۔

اور سنت یونس علیہ السلام کی فلسفیت وہی حدیث بھی آپ نے یوں ہی پیش کر دی ہے تو یہ بلا ہوتا کہ مرزا قادیانی اس کے مقلد یا فلاحے ہیں کہ یا تو یہ حدیث ضعیف ہے یا کسر نفسی



اور قاضی پر معمول ہے۔ (آئینہ کرامت ص ۳۳۸) میں نے دیکھا ہے کہ بعض ایسے بھروسہ مند قاضی یہ جملہ آپ کو مسیحا نہ ہونے پر آج آپ کو کیا سزا دیا کہ تباہت و فساد کھڑے ہونے میں مرزا قاضی پائی کے۔ لیکن ان کی تعزیرات کو نظر انداز کر جاتے ہیں اور اپنے پانی میں تہ جوجی میں آتاتے کہتے جاتے ہیں۔

نوٹ: ان بھروسہ مند قاضیوں کو جسے مسلم تھا کہ جس سے متحدہ پڑے گا۔ انہیں معلوم ہونا تو چاہیے کہ اسے اور بیٹے کو کسے اس صحبت میں کیوں سمجھتے۔

مجھ کے رفیقو قدم دست نہ میں بھول

کہ اس نون میں حوالہ پر نہ پا بھی ہے

اور قرآن مجید میں جو باتوں پر حدیث کو ضعیف قرار دیا جو صحیحین کی متفقہ حدیث ہے۔ یہ تو حدیث بڑی بات کا مصداق ہے اور اس کے لئے آپ نے حافظ ابن حجر کو جو مال ذکر کیا۔ اسے آپ بھروسہ نہیں رکھتے۔ عیناً کہ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں میں مولوی عبدالرحمن صاحب قدوسی کے فرمانے کے مطابق شہادت دے کر چکا ہوں کہ جناب حافظ صاحب سترہ جالہاں روایت کیا نسبت کہتے ہیں کہ یہ وہ طریق سے مراد ہے اور ان دونوں کی ملاضعیف ہیں۔ اس کے یہ بھی نہیں کہ قریبا تمیں الی اور سترہ جالہاں روایت ضعیف ہیں۔ جی ہنکار کہ میراث کو کون کر آپ کے لئے شکل ہو تو اصل کتاب فتح مبارک دیکھئے۔ جو حافظ صاحب کی اپنی تصنیف ہے اس میں وہ نہایت عفاقی سے لکھتے ہیں۔ "وفی رواية عنده بن عمرو عند الطبرانی لا تفوه الساعة حتى يخرج سبعون كذبا أو تسعة ضعيف وعنده ابن سعد من حديث أنس نحو ذلك وسنده ضعيف مضطرب" (فتح الباری ج ۱ ص ۶۸) کہ مہدات ابن سعد کی روایت میں۔ م طبرانی کے نزدیک یہ وارو ہے کہ سترہ کذاب ٹکس کے دوران کی سند ضعیف ہے اور ابو یوسف کے نزدیک حدیث انس کی حدیث ہے یہی اسی طرح ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

اس مبارک کلام یعنی صفی کے بھی اپنی شریعت صحیح بخاری میں اس طرح تحریر کیا ہے اور مسیحا کو صاف کر دیا ہے کہ ستر کی تعداد دو ہی ہر وہ روایات جو ضعیف اور اہولان نے روایت کی ہیں وہ انہیں ضعیف ہیں۔ (فتح الباری ص ۶۸)

نوٹ: جب مولانا یحیٰی الکوٹلی نے فتح مبارک کی عبارت کو رد کیا پڑھ کر غائی تو کہ

حضرت مولانا مودودی کی رحلت مولانا مرتضیٰ علی سے تیرا دن رہ گئے کہ اس امر کو حضرت مولانا نے موقع کی مجلس میں بغیر کتاب کی پیمائش سے زبانی بیان کیا تھا۔ اس وقت کتاب میں سے میں ایمان دہی نکالا۔ مرنے کی اس وقت آنت ٹھہرا جسے کہ دوپہ کا وقت نہیں ہو سکا۔ کوئی موطع شیخ نہیں سکا۔ آخر عمر سلیم تھا۔ اپنی شہرہ کی وجہ سے کہ کتاب لکے کہ ایسے کتاب! حضرت مولانا صاحب نے حج اہادی کی وہ جلد بھیج دی۔ جس میں بہت زہد مال کا ذکر تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ انہی کا چاروں صاحب (یعنی علامہ رسول صاحب، محمد سیم سر صاحب، محمد مرتضیٰ صاحب اور امجدی صاحب) مرتبہ زہد میں کامیاب ہو گئے۔

دب حضرت مولانا صاحب نے کتاب مرتبہ زہد کی طرف بھیجی تو صاحب سے مولوی احمد ابن صاحب لکھوا دی۔ نے کہا کہ مولانا ان کو کتاب نہیں دینی چاہتے۔ اس لئے کہ ایک دفعہ میں نے ان کو کتاب بھیجی تھی تو انہوں نے تعریف و طلب والا درجہ دے دیا میں سے بھاری لاف تھا۔ ایسا ہو کہ آپ نے ہی بھیجی کتاب لکھنا نہ پہنچ گئی۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں یہ لوگ سمجھنے والے سلوک نہیں کرتے۔ خصوصاً علامہ جمال صاحب کی موجودگی میں کہ ان کو اس قدر دیکھنا پڑا۔ آخر یہ کہ میں نے ان کو بیاد میں دیکھتا ہوں وہ اس وقت سے پہلی بڑائی کی وجہ سے مسلمان ہوتے ہیں اور میں ان کی عزت کرتا ہوں۔ نیز لکھا کہ اپنی مرتبہ زہد کتاب کا مطالعہ کرنے سے اور شہرہ کی کوکھوں سے اندر پہنچے لکھے۔ اس کے بعد ان کی نو تالیفات پر کے لئے غیور اور مولانا صاحب نے فی الواقع مطالبہ کیا کہ فتح الہادی کے حوالے لاکر جو ہے۔ لیکن توفیق نے آخر تک جو سب بڑا ہوا۔ بلکہ کتاب بھی نہ تھی۔ یہ واضح ہے۔ حضرت مولانا صاحب نے کتابہ کھلی اور کھلی کر دیکھی کہ اسے کچھ تھمنا نہ پڑا ہے۔ نہیں۔ یہ تھمنا کچھ ڈیال تھا کہ وہ مجھ سے جیسا کہ نہیں کریں گے۔

مولوی احمد الدین صاحب بچے

اس کے چند دن بعد دب مولانا صاحب کو فتح الہادی کی اس جلد کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو ایک کچھ اور مرقی کچھ پھنسا پڑا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی جلد موٹی تھی اور اس کی صفائی باہر تھی۔ اس لئے وہ مرقی کھل نہیں سکا اور میرا چھٹے سے چوری طور سے جانے کا اندازہ ہو تو وہی حرج اٹھا دیا رہتا ہے۔ مولانا صاحب نے غصہ میں وہ کتاب صدا باعاصیر میں کو کھائی اور

سارالموردہ بالا جامع مولوی احمد رین صاحب مکتبہ اکی کی دوراندیشی اور سابقہ تجربے کے سنایے۔ حضرت مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن کا: پانی (کیونکہ کتاب اتنی دیر تک: تھی کے ہاتھ میں رہی تھی) کی بدتمیزی اور گند و زہابی کا قائل ہوں۔ اسی طرح ان کی بددیانتی کا بھی گمان ہو گیا ہوں۔ کیونکہ یہ وہہر موقع ہے کہ انہوں نے کسی شرارت کی۔

پہلی شرارت یہ تھی کہ سہ ماہی روپر میں جب انہوں نے سورہ اخلاص کی آیت غلط پڑھی تو میں نے اس کی تصحیح کے لئے اپنی حاکم مترجم دینی نذر احمد صاحب مرحوم ان کے پاس بھیجی۔ اس وقت بھی غلام رسول صاحب ان کے پاس تھے۔ یہ جو دو بار بار مصلحت کرنے کے لئے وہ آیت کی غلطی کا اقرار کریں اور نہ حاکم واپس کریں۔ آخر بہت اصرار کے بعد غلام رسول صاحب نے واپس دلوائی۔ اب مجدد الرحمن صاحب نے میری کتاب کو اس طرح نقصان پہنچایا ہے۔ یہ ان کی نہایت پانچاں شرارت ہے۔ حضرت مولانا صاحب نے خفیہ جملہ میں یہ بھی فرمایا کہ ایسی شرارت میں جماعت مرزاہیہ پر شرعاً حذر لازم قائم ہوتے ہیں۔

اول۔ یہ کہ حق ظاہر ہو جانے پہ بچائے تسلیم کرنے کے اس کو چھپنے کی کوشش کی۔  
دوم۔ یہ کہ یہ سب عادیہ کی گئی تھی اور بموجب حدیث شریف کے مستعار چیز لہانت ہوتی ہے۔ (ان لہ اس نے وہ خیانت کے مرتکب ہوئے۔)

سوم۔ یہ کہ بیگانی چیز کو مالک کی نظر سے اوجھل بغیر اس کی رضائے و رفق ٹکانے کی کوشش کی جو پوری ہے۔

پہلا دم۔ یہ سب کچھ تین کو ناحق امر ہے جب نقصان پہنچایا جو منع ہے۔ حاضرین معدیہ کو انک اور کتاب کی یہ حالت دیکھ کر حیران رہ گئے اور وہ دینیوں سے ان کی بے ایمانیوں کے بعد ان کی شرارتوں کی وجہ سے بھی سخت متعجب ہوئے۔ چنانچہ اب۔ یا انکوٹ میں قادیانی سخت ذلیل و خوار اور حقیر و شرمسار ہیں۔

۱۔ مولانا یا انکوٹ نے اپنی تقریر کے دوران مولانا محمد قاسم صاحب انونوٹی کی عبادت کے جواب میں فرمایا کہ محمد سلیم صاحب اس عبادت کو سمجھ نہیں سکتے۔

فرضی طور پر کسی امر کو مان کر اس کی تردید کرنے سے اس کا امکان واقعی ثابت نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید میں ہے۔ ”قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین“ (زمرہ ۱۶) یعنی اگر خدا کا کوئی فرزند ہوتا تو میں سب سے پہلا عابد ہوں۔ (عابد بمعنی پرستار)

یا ہزار) تو کیا آپ اس کے رد سے خدا کے لئے فرزند بھی ممکن کہہ سکیں گے۔ ایسے طریق کو  
 وصال میں تطبیق بالماں کہتے ہیں۔ جسے آپ غالباً نہیں جانتے۔  
 دیگر یہ کہ حضرت مولانا فوتوی خانمیت کے درجہ فضیلت ہونے پر بحث کر رہے ہیں۔  
 نہ کہ نبوت کے اجراء پر۔ غلط فہم!

موسیٰ محمد سلیم صاحب مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ جب آنے لگے تو  
 کیا وہ نبی نہ ہوں گے۔ اس سے ان کا یہ شک ہے کہ اگر وہ نبی ہوں گے تو حضرت یحییٰ کے بعد  
 نبی کا آنا نہ کیا اور اسی کے رد سے مرزا قادیانی نبی کہلاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کبھی موجود ہیں اور  
 اگر حضرت مسیح نبی نہ ہوں گے تو ان کی نبوت کا جھینجا لازم آیا جو باطل ہے۔ موائس کے جواب  
 میں عرض ہے کہ یہ آپ لوگوں کا مغلطہ ہے۔ بحث اس امر پر ہو رہی ہے کہ نبوت  
 آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکی اور اسی کے اثبات کے لئے میں نے قرآن شریف، حدیث شریف،  
 لغت عرب اور مستحکم یہ کے اجماع کی دلیلیں بیان کی ہیں۔ جس کا مفاد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ  
 کے بعد نہ کسی کو جہد نبوت ملے گی اور نہ وہی جہد نبی ہوگا اور اسی کے متعلق جناب مرزا قادیانی کی  
 تصریحات بیان کی گئی ہیں۔ جن کو آپ نے تسلیم کر لیا اور کلام ہے اور مسلم ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ  
 السلام کو آنحضرت ﷺ سے بیشتر نبوت ملی تھی۔ نہ یہ کہ آپ کے پیچھے ملے گی اور وہ اسی سابقہ  
 نبوت سے آئیں گے نہ یہ کہ نبی نبوت سے آئیں گے۔ یہ نکتے کی بات ہے جو آپ کی سمجھ سے باہر  
 ہے۔ دیکھئے علماء سابقین نے بھی اسی طرح کلمہ ہے۔ چنانچہ علامہ رنظر شاہ قادیانی نے خاتم النبیین  
 کے ذیل میں خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی اس کا جواب دیتے ہیں۔

”فان قلت) کیف كان آخر الانبياء، وعيسى يقول في آخر الزمان  
 (قلت) معني كونه آخر الانبياء انه لا ينبا احد بعده وعيسى ممن نؤمن قبله  
 (تفسير كشاف ج ۲ ص ۵۱۱) “اگر تو کہے کہ آپ کس طرح آخری نبی سے کہتے ہیں۔ حالانکہ  
 حضرت یحییٰ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے تو اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے آخری  
 نبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہیں جائے گا اور حضرت یحییٰ ان میں  
 سے ہیں۔ جو آپ سے پہلے نبی بن چکے ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی تو اسے بھی بطور مجاز و استعارہ جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ ان کا الہام  
 ہے۔ ”كنت مني بمنزلة اولادى“ (دافع البلاء ص ۲، خزائن ج ۸ ص ۲۲۷)

یہ طرح دیگر مفسرین نے بھی لکھا ہے اور علامہ ابن عمرؓ کی مہارت تکلیفیات سے منع کے مناظر سے میں چاہ کر چکا ہوں۔

اور مولوی یحییٰ محمد قادریؒ کی بار بار جو خلافت کے متعلق فرما رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں خلافت منہاج نبوت پر ہوگی اور اس سے وہ نبوت کے جوہر و بنی بنی دلیل پکڑ رہے ہیں۔ یہ تو تجاویزِ حاکمانہ ہے۔ باعایت اور ہے کی جہاں سے ہے۔ بظاہر خلافت کے طریق نبوت پر جاری ہونے کے یہ حتیٰ جس کی ہمس طریق پر اسوہ سیاسیہ کو آنحضرت ﷺ نے چاہا۔ اسی طرح مطابق آپ کی سنت کے مطابق آخری زمانہ کا امام مہدی چلائے گا۔ جہاں کسی مہر کا مطابق سنت ہو گا اور کہیں نبوت کا جوہر نہ ہو گا۔

دیکھو یہ کراہی حدیث میں آپ کے بعد متصل کسی شخص میں خلافت کا مشراج نبوت پر ہونا نہ کو ہے اور اس سے مراد ہاتھوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافت ہے۔ ان زمانوں میں آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق علم و آراء در سنا۔ ہاں اور معصوم ہے کہ یہ چاروں حضرات نہ نبی ہیں اور نہ ان میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پس یہ حدیث اجراء سے نبوت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

اور مشکوٰۃ کی حدیث میں یہ جواب ہے کہ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ امت میں طرح پلا کر ہوگی۔ جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں نبی بن مریم ہوگا۔

(مظہر ص ۵۸۳ باب ثواب عدد الامہ)

قول قواسم اجراء سے نبوت سے کہ تعلق؟ دیکھو یہ کہ اس میں سے آپ امام مہدیؑ کا ذکر کیوں چھوڑ گئے۔ کیونکہ اس میں یہ بھی ہے کہ وہ ملک میں مہدی ہے۔ مہدیا آپ اسی لئے چھوڑ گئے کہ اس حدیث سے مہدیؑ اور عیسیٰؑ دو الگ الگ شخصیتیں ثابت ہوتی ہیں اور مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کی ذات شریفہ سے دو مہدوں کے ملے ہیں۔ اب حال ظاہر ہے کہ یہ حدیث آپ کے صرف ہے۔ آپ اس میں سے اور مہدی کا ذکر کیوں گئے۔ جیسا کہ آپ کی کجرحائیں ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ و غول کا اتہار نہیں رہا۔ جس امر کا بھی آپ ذوالدین ہیں۔ اس میں اتفاقاً قریب اور پیامت ہوتی ہے۔ اب میں آپ کے ہمسرا کی کجرحائیں سے ثابت ہیں۔ ہر روز وہ الگ الگ کے ان ہی عجیبان افراط کا ہوا اور آپ سے ہر سال کا کچھ بھی جواب نہیں ہو سکا۔ نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن وحدیث کی فصول میں امور ان کے متعلق امت کے ہر اور نسخہ کا انداز ہے اور مسلمہ ہے کہ قرآن وحدیث اور اہل بیت امت کے خلاف ہر امر کرنا ہے۔ چنانچہ انہی نے

فرمایا "ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل  
المؤمنين فويل له ويصله جهنم وساءت مصيرا" (الحسد، ۱۰۰) کہ جو کوئی  
رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا۔ بعد اس کے کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی ہو وہ اس کے رستے  
کے سوا رستے کی پیروی کرے گا۔ ہم اسے اپنی طرف سے پیچھے رہنے دے دیں گے۔ جس طرح وہ پھر اور  
اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بہت بڑی ہار کھوے گا۔

اور عاقب کی تفسیر میں جو لفظ "رو میں" وہ کلمات مرفوع ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے  
خود ہی فرماتے ہیں اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی۔ چنانچہ لفظ "ابن عمر" (ابن عمر رضی اللہ عنہما)  
میں اس حدیث کے قریب میں تھے ہیں کہ "وقع فی رواية سفيان بن عيينه عند  
الترمذی وغيره بلفظ الذی لیس بحدی نمر (فتح الباری ج ۱ ص ۱۰۰) اب  
صاح (ہر اسناد رسول اللہ) "امام غیاث بن میمنہ کی روایت میں امام ترمذی وغیرہ کے نزدیک  
یہ الفاظ ہیں۔ میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نہیں ہوگا۔

پس یہ الفاظ مرفوع ہونے نہ کہ کسی مابقی اس کی۔

آپ (عقادیانی) لوگوں نے علم حدیث کی محوٹ استاد سے نہیں پروردگار آپ کو اس  
علم کا پورا مطالعہ ہے۔ اس لئے آپ حدیث کے مطالبہ کا نہیں سمجھ سکتے اور ہمیں خود کریں کہانت  
رہتے ہیں۔

خاتمہ نے یہ علم اس زمانے کے ماہر ترین محدثوں سے پرہیز ہے اور خدا کی توفیق سے  
عمر کا بیشتر حصہ اسی علم کی خدمت میں مصروف کیا ہے۔ اس لئے جو کچھ کہیں ہوں۔ اس میں کے ماہر  
آئندہ کی تشریحات سے کہتا ہوں۔

نوٹ۔ ۱۔ صاحب غلطی اس "خری تقریر پر لکھتے ہیں کہ یہ کلامات کے یہ  
جواب اسے کسی زمانے سے نہیں رہے ہیں۔ "بغضنا الله - حلول - حقانہ - اخص علیفا من  
مرکبہ الامین!!

سبحان رب العزت عما یصنعون وسلام علی المرسلین وصحتم لہ رد۔  
العالیین احادیثہ باستقیر

اس تقریر کے دیکھنے پر حاضرین کی ٹوٹ اور مسرت کی کوئی حد نہیں تھی اور ہر پانچوں کی

اجازت عطا کرنے کے بعد (۱۹۸۱ء) میں ۱۰۰۰۰ روپے میں ان الفاظ کا کلمہ کے بیچ سے  
ذکر کیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تقریر خود آٹھ صدی قبل سے فرمائی ہے۔

تہ کہنے کے قول تھی۔ ان کی شرمندگی اور خجالت ہم اللہ تعالیٰ میں نہیں جتا سکتے۔ اس عار شرمندگی سے علاوہ جو ہر وقت ان کے چہروں پر نمایاں رہتی تھی۔ ذمہ اس خاتے کے قریب جب انہوں نے آؤ گئے تھے ان کے شانہ و قدر میں کثرت تھی کی تھی۔ تو ان پر اپنی کوتاہی کی وجہ سے اس قدر خوف چھا گیا تھا کہ انہوں نے دفتر پولیس میں فوراً اطلاع کر دی۔ جو چند قدموں کے فاصلے پر ماسے تھا۔ جن سے قریباً سارے شہر کی پولیس اسی وقت جمع کر لی گئی۔ پولیس نے قادیانوں کو گھیرنے میں لیا۔ فیصلت تو یہ ہو گئی تھی۔ لیکن نیچے سے حراست کی سماعت نہ آئی تھی۔ یہ سنا گیا کہ کچھ کچھ کہ چند مردوں کی اپنی مختصر سی شہادتیں کہنے کو نے میں دیکھے اور کچھ کچھ کہیں اور پولیس جوان کی تعداد سے تعداد زیادہ تھی۔ ان کے نزدیک گھبراؤا لگے کھڑی ہے۔ بعض دوستوں نے مولانا صاحب سے عرض کیا کہ قادیانوں کی اس حالت کا فتنہ لے لیتا چاہئے۔ مولانا نے فرمایا عالم مثال میں اس کا فتنہ نہیں لیتا ہے۔ قادیانوں کو پوچھیں کہ ہرے میں دیکھ کر مسلمان ان سے اور بدگن ہو گئے اور ان کے خیالات پایہ ثبوت تک پہنچ گئے۔ تمام مسلمان نوٹھی سے تحریک کے تحت لگاتے ہوئے واپس ہوئے اور قادیانی بصورت بالا پولیس کی حفاظت کی حراست میں کھڑے ہو گئے۔ فقط قطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین

### علمائے سیالکوٹ کی تصدیقات

اگرچہ ہم نے خود بھی واقعات و نہایت احتیاط سے قلم ہے۔ لیکن تالیف کے لئے مقامی علماء کی تصدیقات بھی نقل کی جاتی ہیں۔

..... مولانا مولوی عبدالحق صاحب سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين

اصططفى! اما بعد!

چونکہ میں اس مناظرہ میں آئی۔ ہے آخر تک شریک رہا اور فریقین کے دلائل نہایت اطمینان سے مسترد کیا۔ اس لئے نہایت ملوث اور ایسا ہے کہ یہ ہوں کہ فرقہ ضالہ مرزاؤں کو شکست دے کر ہوئی اور مخالفہ (اہل سنت و حدیث) نے جس خطبے سے اس عظیم الشان مناظرہ میں مرزاؤں کے زہر پلے اڑا دیے ہیں انہوں کی جس قدر توجہات عالمانہ طرز اور تحقیق تدقیق سے مدافعت کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ مجھے بہت مسرت ہوئی۔ اول اس لئے کہ جو یہ نہایت معقول اور مدلل طور پر پیش کیے گئے۔ دوم یہ کہ مرزاؤں پر نہایت مہذب اسلامی اخلاقی اور اسلامی

تنبہ یہ کہ پھر غلط طائفہ اُٹھنے نہ دیکھا تھا۔ سو ماس کے لئے کڑے دانتوں کے لئے وضو کا کھانے کا موقع  
تہ رہا اور اللہ لا یمہدی کیلئے اللہ المارین کا مصداق ہو گیا۔ میں وہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ طائفہ  
مقدسہ کے اہم اور سوائے اس کے کسی اور شخص کو یا شخص پر انیم صاحب صدر شریف سے فرمایا کہ تو کو یا شخص  
حضرت سید محمدی میں اضافہ فرما کر اس میں ہواں سے نفع پہنچانے اور طائفہ میں حق کے لئے ان کو فارغ  
ہو ایت بدئے۔ آمین۔ عیاد۔ العالین۔

دستخط: مولانا عبدالحق، محمد ویرانی، انصاری، المذہب مدہ، صاحب چنانچہ، کھنڈ، دہلی، مکتبہ  
..... مولانا سید محمد، رائے شاہ صاحب اردو، برفہ، تہ ہیں۔ مرزا بیوں کے ساتھ  
الہی حد یوں کا اثر مناظرہ ہو تو ہمارا ان کو نہ اور سے نکلتے ہیں۔ ہندو مرزا ایسا بھلا ہوا۔ یعنی  
انہوں کے مرزا بیوں کے ساتھ تو اس حد یں میں ہمارا تو بڑی خوشی سے لے سکتے ہیں  
کہ وہ مرزا بیوں کے متعلق ہمارا سب کا مخالف ہے۔ میں کو وہ بھی کافر کہتے ہیں اور ہم بھی۔  
چنانچہ اسی اسوں کے تحت حال میں من عمرہ ہو کر مرزا بیوں کے ساتھ ایسا ہی پیش کیا کہ وہ  
سب ہمارے عمرہ میں ملنے لگے۔ نو عمرہ ہو کر مرزا بیوں کے ساتھ ایسا ہی پیش کیا کہ وہ  
بھی ایسا ہی تہ۔ خیر مجھے کچھ افواہوں میں ہے۔ جو کچھ ہوا یہ کوئی کی پیلہ۔ چنانچہ ہے۔ مرزا  
سے ملنے پر لے کر سب کی شگرت کھائی۔ مولوی سیم وغیرہ جو مولانا موصوفی کا نو عمرہ ہوا  
سب کے مقابلے پر تھے۔ ان کو کوئی جواب ہی نہ آیا۔ بدحوالے لے لئے تھے کہ مرزا بیوں  
سے مولانا موصوفی سے ہمارے شہداء کی تھی۔ چنانچہ ان کو کوئی نہیں۔ مرزا کا ہوا۔ چنانچہ مرزا بیوں  
معلق۔ نہ پایا ہوا۔ چنانچہ ان کے کہ وہ عمرہ ہو کر مرزا بیوں سے انہوں کے ظلم یہ لیا کہ اس کا دور ہی  
پھانڈ کر کتاب کو داندہ رہا ہوا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا بیوں نے دہلی  
سے کیا ثابت کر کے دہلی میں ہے۔ چنانچہ آج سے میں نے اس دہلی میں عید کر لیا ہے کہ میں انہیں  
بھی کوئی کتاب ہمارے نہیں دوں گا۔

(خط: انشا کا سید محمد نور اللہ شہ، خلیفہ مکتبہ شریعہ، دہلی، (سہ لفظ))

۳۔ صاحب مولانا موصوفی نور الحسن صاحب فرماتے ہیں۔ میں اتنے جتن کرنا ہوں  
کہ یہ دہلیات درست اور صحیح ہیں۔ لیکن ان کا مولانا یوسف۔ الحسن مغلانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صاحب کا  
تتبعیلاً بازو سیا لکھتے

۴۔ مولانا نور الحسن صاحب کے ارزہ مولوی محمد یوسف صاحب قرہ فرماتے  
ہیں۔ "مرزا ابی جہمت ہمیشہ حق کے ساتھ ارادہ نے دہلی جماعت ہے۔ جو ہر وہ عمرہ میں بھی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# امام الزمان مہدی منتظر مجدد و راسخ

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیا لکھنؤ





ایں حدیث مذکور ہے ”حسن مات ولم يعرف امام زمانہ“ جس میں امام کی معرفت کا ذکر ہے اس میں اسی امام مراد ہے۔ جس کا ذکر دوسری حدیث الامام جعفر میں کیا گیا ہے۔ سلف امام مراد نہیں ہے اس امامت کو امامت کبریٰ کہتے ہیں۔ دیگر سب امامیں اس کے تابع ہیں۔

دوقول حدیثوں کو سامنے رکھنے سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کا نظام قائم رکھنے کے لئے فرما رہے ہیں کہ جس زمانے میں کوئی امام دہشت یعنی صاحب امر ہو اور وہ اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کرنا ہو۔ وہ واجب ہے کہ ہر شخص قلباً و عملاً اپنی اپنی حالت کے مطابق اس کے ساتھ اس وقت میں شریک ہو اور اس کی پیروی کرے۔ اور نہ جو شخص بھی اس جماعت پیغمبرین سے الگ ہو کر مرے گا۔ وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ امام نوذری شریح صحیح مسلم میں حدیث الامام جعفر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ:

”قواء تقاتل الامام جعفر ای کالستر لامة یفنع العدو من اذى السلیمن  
و یسمع الناس بعضهم من بعض و یحمی بیعة الاسلام و یتقیہ الناس  
و یخافون سطوته و معنی یقابل من و رآه ای یقابل معه الکفار و البغاة  
و الخوارج و سائر اهل الفساد و ینصرو علیہم و معنی یقنن به ای یقنن سر  
العدو و شر اهل الفساد و الظلم مطلقاً (حاشیہ مسلم ج ۲ ص ۱۰۰)“  
آنحضرت ﷺ کے قول الامام جعفر کے معنی یہ ہیں کہ: ہر مثل و حال کے ہیں۔ کیونکہ دوسرے کو روکتا ہے۔ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے اور مسلمانوں کو کبھی ایک دوسرے پر نہ پڑا دینی کرنے سے روکتا ہے اور اسلام کے دارالافتاء کی حفاظت کرتا ہے اور لوگ اس کی حکم بدولت سے ڈرتے اور اس کی سطوت سے خوف کھاتے ہیں اور بقتل من و رآه کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ ہو کر کفار سے اور بائیسوں سے اور طاعت سے خارج ہونے والوں اور دیگر اہل کفر سے قتال کیا جائے اور ان پر فتح حاصل کی جائے اور یسقطی ہمہ کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ اسلام اور مسلمان کے دشمنوں اور اہل فساد اور اہل ظلم کے شر سے بچاؤ پکڑ جائے۔

ان احادیث کا جو مطلب بیان ہوا۔ وہ دیگر احادیث میں بھی صاف صاف مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت امین عباسیؒ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”من رآی من امیرہ شیئاً یکرہہ فلیصیر فانہ لیس احد یفارق

الحصاعة شبراخيت عيون الاناث ميتة جـ حلية (منفق عنه) مشکوة ص ۳۰۹  
 كتاب الامارة والخصا: "جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسا مرتد کیجے جسے وہ نہ پسند جاتا ہے۔ تو  
 چاہے کہ امیر کرے۔ لیکن ایسا کوئی نہیں کرے۔ جماعت مسلمین سے ایک بالشت پر ابھگی جو ۱۰۰ روپے  
 ۱۰۰ روپے نے مگر جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اس میں امام کی جگہ امیر کا لفظ آیا ہے۔ ایک اور  
 حدیث شریف میں ہے۔

"من خرج من الحصاعة وفارق الجماعة فوات مات ميتة جاهلية  
 (رواد سے مشکوة ص ۳۱۰ کتاب الامارة والخصا)"

امیر جماعت کی معرفت، جماعت الامام لہمار ہے جس میں وہ اس کے سر سے ڈال دیا جائے  
 وہ اگر موت و جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ اس میں لیکن مزید تشریح کے لئے ہم ان احادیث کی تائید  
 قرآن شریف سے بھی بیان کرتے ہیں۔

"وبـ يـسـرـجـ لـى صـدـرى و صـدـرى اـسـرى و اـحـلـل عـقـدـى مـن لـسانـى  
 بـفـہـمـا قـولـى . آمـين! (طہ ۲۰۰...۲۰۱)"

۱ خدا تعالیٰ نے نبی امراؐ کو اس کے ذکر میں سورہ بقرہ میں فرمایا کہ:

"أذقالو النـصـر لہـم ابعث لنا ملـکاً یفـلـس فی سبیل اللہ (سورہ ۱۰۶)"  
 نبی امراؐ کو ایک جماعت نے حضرت موقی علیہ السلام کے بعد اپنے دلت کے نبی سے عرض کیا  
 کہ: ہمارے لئے ایسے امیر کو، جس میں سترہ کیجئے کہ ہم اس کے نظام میں جو کچھ ہم فلاح سے کہ نہیں  
 نے تیار کیا، پایا ہے۔ تو لیکن اللہ جلّ جلالہ فرمایا۔

اس نبی نے خدا کے حکم سے حضرت طلحہؓ کو امیر مقرر کیا۔ موقی جب برکنہ کو لوں  
 نے اپنے امیر کی اطاعت کی اور اس کے ساتھ رہا تو اپنے انہوں مسلمان علی امراؐ کیلئے منظم  
 اور کرنے اور اپنے ملک کو دشمنوں کے قتل سے بچانے کے لئے جمہ میں شریک نہ ہوئے۔  
 خدا تعالیٰ نے اس کی اطاعت سے مردافائی کرے، اس کو فلاح کے اقل سے یاد کیا ہے۔ یہ امر اس  
 نبی بڑائی نے ظہر سے یوں ذکر کرتے ہیں۔

۲۔ اتقاس میں اس جگہ ۱۰۰ کے معنی صاحب، یہی لکھتے ہیں۔

۳۔ جیسے کہ فرمایا۔ "فلما کتب علیہم القتال تولوا الا قلیلاً مسند والہ  
 بطلمیس (بقرہ ۱۰۶)"

”فَالَّذِينَ لَا يُخَالِفُوا الْمَلَائِكَةَ فِي الْقَوْلِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَنْصَابٌ مِّمَّا يَخَالِفُونَ“  
 ”اور ان میں سے جو اللہ کے فرشتوں کے ساتھ اپنے کلمات کی طاقت  
 میں ہیں۔“

۴۔ ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“  
 ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“  
 ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“

”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“

”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“  
 ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“

”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“  
 ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“

”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“  
 ”وَمَنْ يَخْلَفْ بَعْدَهُمْ فَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“  
 ”اور ان کے بعد سے جو ان کے جگہ پر آئے۔“

انہی سرائیل کی کتابت فرمائی گئی ہے۔

آن کے کہہ میں میں ہر بات کی اذیت دوسرے تمام پر عام نکالتا تھا۔ ان باتوں  
سے بھی کہتا تھا۔ یہ باتیں نہ کہ ان باتوں کو دیکھ کر کہتا تھا۔ ان باتوں کو دیکھ کر  
باتوں کی بات فرماتا تھا۔

### دوئوں آتوں کا تعامل: طالب

”ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم  
فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں  
کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“

”ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم  
فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں

کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“

”ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم  
فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں

کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“

”ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم  
فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں

کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“

”ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم  
فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں

کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“

ابو صلیب! سنو! اب کوئی بیع اسٹیج لف و طیفو، علی! اب وہم فہم

فایسینو! والیو! اب کوئی بات پر تو سولے ہیں کہہ دوں میں پچھتے رہنے والی دونوں  
کے ساتھ بیٹھ کر لکھی ہوئی باتیں لکھتی تھی (اور علم) (حقائق شہانی) کہہ دے۔“



ص ۱۰۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) ”بیشک شیطان انسان کا بھیڑیاء ہے۔ مثل بکری کی جو اکیلی اور ریڑ سے دور رہی ہوئی سردیوں سے ایک جانب ہتی جوئی بکری کو بچنے کے لیے چاہے۔ یعنی اسی طرح شیطان جماعت مسلمانین سے اٹک رہے والے انسان کو گمراہی کے نیچے میں گرفتار کر لیتا ہے اور پھر کچھ کچھ لٹاؤں سے (یعنی چھوٹے چھوٹے خود ساختہ دستوں سے بچے ہوئے اور شاہراہ سنت پر چلے جاؤ گا اور از ہم بکڑو عام جو مت کو۔

الغرض مذکورہ بالا آیات واحد ریٹ سے دو چہرے سواری کی طرح روٹن بنا گیا کہ آنحضرت ﷺ مسلمانوں پر اجتماعی زندگی واجب قرار دے رہے ہیں اور چونکہ اجتماع کو منظم رکھنے کے لئے کسی ناظم اور صاحب امر کی ضرورت ہے اور بغیر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے اجتماع اور نظام کے فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ لہذا اس کی اطاعت اور بوقت ضرورت اس کی وفات بھی واجب ہے اور اس نظام سے الگ رہنے والا اور اسی حالت پر سرجھلنے والا جاہلیت کی موت مر رہا ہے۔

حضرت مولانا امیر اعجاز صاحب حدیث میں ”سنن مسند و سلم يعرف امام زمانہ“ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ”ظاہر اسے کہ اہل حاکمیت اتباع رئیس واحد مدائنہ و عرفہ و ائمہ حوزہ رئیس مے کون (فصاحہ عوسو بہ حلد دوم ص ۷۷) ”یعنی اہل جاہلیت کسی ایک سردار کے تابع نہ ہوتے تھے۔ بلکہ ہر فرقہ اپنے سردار کا مقرر کئے رکھتا تھا۔ اسی طرح جو شخص عام جماعت مسلمانین سے الگ ہو کر زندگی گزارتا ہے وہ اسی حالت پر مر جاتا ہے۔ اس کی موت زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی ہی ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھو کہ جس طرح شیخ میں سوہادوں نے ایک دھماکے کے اندر منظم مرتب ہوتے ہیں اور اس دھماکے کے دونوں سروں پر ایک بڑا سدا دانا ہوتا ہے۔ اسی بڑے دانے کو بھی امام کہتے ہیں کہ وہ سب دانوں کا سر بند ہوتا ہے اور دانوں کو کھڑنے سے روکے رکھتا۔ اگر کوئی دانہ اس شیخ میں سے خارج ہو جائے تو وہ اس شیخ میں شمار نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ ایسے ہی ضائع ہو جائے گا۔ اُن دنوں کے شیخ میں منظم ہیں وہ کھٹوڑ رہتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان اس صاحب امر کی سرپرستی میں رہتا ہے وہ اس کے دور سے جس غلبہ میں رہتا ہے وہ کھٹوڑ ہو گیا اور اس نے اپنی جان مسافر میں سر نہ۔ یہ مسلمان حدیث مذکورہ میں الفاظ ”یجب“ کے بھی سمجھتے ہیں۔

جس میں یہ کہ سوال اختلاف نے اس حدیث میں امام کے ساتھ رہ کر زندگی بسر کرنے کا حکم کر کے یہ سنیں کہ مسلمان اجتماعی زندگی بسر کریں اور الگ الگ ہو کر اپنے آپ کو ضائع نہ

لریں۔ اسی امر لفظ اجماعی نماز کی آیت میں فرمایا ہے کہ:

”واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا“ (آل عمران: ۱۰۳) یعنی  
مسافر اور تم سب کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے۔ نہ کھو اور فرقہ اندازی سے متبرک  
لفظ جمعی کی حتمی تعلیم

ان لفظی تاکیہ ہدایت کے علاوہ عملی طور پر بھی مختلف غریبوں سے عملوں کو اجماع  
نماز کا عمل بنایا کہ سے رسم سے پہلے نماز ہے۔  
نماز

پچھتی نماز میں جماعت کی ہی وجہ سے سنت تاکیہ کی گئی ہے۔ اجتماعی دعا کی مسلمانوں  
کا قومی اور مذہبی شعور بھجا جائے۔ حالانکہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اپنے مکان کے اندر نماز پڑھنے  
میں بہت سہولت ہے۔ مگر اس میں وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ نہ خلعت پر بوجھ پڑتا ہے نہ مصائب  
کا بار برداشت کرنا پڑتا ہے کہ ہزاروں روپے لگا کر مسجد تعمیر کرانی پڑے۔ پھر ان میں روشنی دینی۔  
المانی و متازین اچانک اس اور دیوں کے ریزات اخراجات اٹھائے جاتے ہیں اور اگر سے نامیانہ  
ہو یا نہ تک نفی سے جو حقیقت میں نفی کے رنگ میں شیعائی وسوسہ ہے۔ دیکھا جائے تو اکیلے ہو  
کر نماز پڑھنا یا گاری سے دار اور حضور قلاب کا ذریعہ برکت ہے۔ یا جو اس کے شریعت غرائے  
نہیں و ماریہ حکم نکھارنا اور پر زعم ہے۔ مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا اور جب قرار دیا  
اور بغیر نماز کے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ  
صلوة لجوار المسجد الاھی المسجد اس قدر قطعی ہے ۱۰ ج ۱۰ لفظی نہیں دینی  
نماز مسجد کے بعد یہی گھر مسجد میں۔

یہ فرمایا کہ جو لوگ نماز ان کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کی نسبت میں قسم  
کر چکا ہوں کہ ان کے گھر میں کوڑا لگا دوں۔ (متفق علیہ بلوغ المرام)

اس کی جرح یہ ہے کہ مسجد میں جماعت نماز پڑھنے میں نظام ملی اور مسادات  
قومی کا عمل سبق لے رہے اور چونکہ مسجد میں جائز نماز نہ کرنے میں حرج اور خرج جبر و اٹھانے پڑتے  
ہیں۔ اس لیے نماز نہ پڑھنا، عورت کا ثواب نہیں ہوتا کیوں اور بے زیا دہ ہے (بلوغ المرام)

گویا بتا دیا کہ تم نہ ان کی راہ میں جس قدر محنت و فساد کے۔ ہی قدرہ اجر بھی حاصل  
نہیں ہو گے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ تجھے



﴿وَمِنْ أَمْرٍ دُوَّ جَاهِدُوا﴾ میں لڑیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت میں دُور قیام ہی غمروا للہم لیبیک اللہم (خدا! ہماری تیری مدد سے میں جانتا ہوں) سب سے پہلی بات ہے۔

نکاح حج کے اجتماعِ عظیم کو خدا تعالیٰ نے تصویب و تکمیل پر نہیں رکھا۔ بلکہ اسے کسی طور پر دُور کرنے کی خدمت کی نسبت خاص التلا میں فرمایا کہ: ﴿لَعَنَ مَعَ لُجُومٍ﴾ (۱۰) یعنی لوگ پھول چلیں گے اور وہ لڑیں گے جو کچھ کو توڑیں۔ تاکہ وہ اس جہاد اپنے دُور دُور سے متعلق کو انکھوں سے دیکھ لیں۔

۱۵۔۔۔ زکوٰۃ

سراج نے پانچ اصلی متونوں میں سے ایک سن کر زکوٰۃ بھی ہے۔ اس میں بھی ایک نیلو قوی ہی مہر جبری نہ ہو کہ اس کے مصداق سے متعلق زکوٰۃ کی نہ ہو جس پر دُور کی باتیں ہیں۔ چنانچہ اس کو مصداق کی اہمیت فرمائی ہے:

”أَمَّا الْجِدَارُ الْمَقْرَأُ وَالْمَسْكِينُ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهِمَا وَالْمَوْلَاةُ فَطُوبَاهُمْ وَعَمَّ الرِّجَالُ وَالْغَارِبِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبْنِ الْعَسِيلِ غَرَضُهُ مِنَ الْإِثْمِ وَاللَّهِ بِهِ أَمْرٌ حَكِيمٌ (سورہ ۱۰۰)“ اس لئے کہ اس کے لئے زکوٰۃ کا حکم ہے اور متعلقوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو ان کی تکمیل پر عالمی مقرر ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیفِ قلوبِ مطلب ہے اور (غلاموں کی) کر دوزی (کے زکوٰۃ کرنے) میں اور مقررہ دوس کے قرض دوزارے میں اور خدا کی راہ میں اور مقررہ دوزی کی حاجت روائی میں خرچ کئے جائیں۔ خدا کے مقررہ دوزارے ہیں اور انہم علم والا حکمت والا ہے۔ اس آیت چار حصوں میں زکوٰۃ کے اٹھ مصداق بتائے گئے ہیں۔ یہ تینوں مصداق تین قسم پر منقسم ہو سکتے ہیں۔

دو قسم: دوزارے کی ذاتی مقصدت میں اس زکوٰۃ دیا جاتا ہے جو وہ دے ہیں۔ فقراء، مساکین، دیوانہ، اور غریب۔ ان کی حاجت ہے۔ اس کی خرچ کرنے سے یہ قلمت ہے کہ اپنے مصلحتی جماعتوں کے لئے دے اور کف ہونے سے چلایا جائے۔ نیز ان کے متعلق یہ اندیشہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی میر قومان کو مان لیں گے زراعی طرف منتہا ہو ہے جو قدرت کی جہت سے دین اسلام سے مراد ہو جائیں۔ جیسے کہ ہم پہلے ملے۔ میں اس زمانہ میں غریبوں کی بہت سی دیکھ رہا ہوں۔

تیسرے متعلقین اسلام کی میں کوشش میں دیکھ کر آیات قرآنی دیکھو کہ کس قدر وضاحت سے اس امر کو بیان کیا ہے۔ نہ مانجھ فرمایا ہے کہ:

”وَن كَثِير مِّنْ اَهْلِ الْكُتُب لَوْ يَدْعُوكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسْبُكُمْ“  
 مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ مَّعْدَنِيْبِيْنَ اَلَمْ يَدْعُوْا وَاَصْحٰبُوْا حٰنِئًا يَّأْتِيْ اِلٰهَ  
 بَايَرِهِ اَنْ اَلِهَ عَلٰى كُلِّ مِثْقٰلِ ذَرِيَّةٍ وَّاقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاْتُوا الزَّكٰوةَ وَرَاحَتُقَدِّمُوْا  
 نَفْسَكُمْ مِّنْ خَيْرٍ نَّحْدُوْهُ عَذْلًا اِنَّ اِلٰهَ يَمَّا تَعْمَلُوْنَ جَمِيْعًا (بقرہ ۱۱۰، ۱۱۱)  
 اہل کتب میں سے بہت لوگ دینی آراء اور کتب میں کرکاش (مسلماؤں) کو تہذیب و ایمان  
 لے آنے کے بعد کفر کر کے مرتد بنادیں۔ (اور یہ کوشش) حسد کے روئے (کرتے ہیں) اپنے  
 نفوس کے پاس سے بعد اس کے ایمان پر حق واضح ہو چکا ہے۔ پس تم (اے مسلمانو! سرگرم رہو)  
 غور و درگزر سے کام لو۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ اپنا جہاد کی تعمیل کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور  
 تم ہو کچھ بھی نیکی کی جس میں سے اپنے نفوس کے لئے آگے بھیجو گئے اسے خدا کے پاس (بڑا دیکر)  
 صدمت میں موجود رکھا دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے افعال کو دیکھنے والا ہے۔

اس حدیث میں صاف فرمایا کہ بہت سے اہل کتب مشنری و تم کو دین اسلام سے  
 مرتد کرنے کی آراء اور کتب میں لکھتے ہیں اور تمہارا دین روز افزوں ترقی اور کثرت پر حسد کھاتا ہے۔ یہ تمہارا  
 حق الہی کے مقابلہ میں سرگرمی، ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ خدا کے حکم (پہلو) کے منظر ہو اور سرگرمی  
 نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے پر کار بند رہو۔

اس مقام پر چند اصولی مسائل فقہین کی مادی دینی کوشش کے جواب میں مسلمانوں کو ایک  
 تو روحانی علاج بتایا ہے اور دوسرا مادی۔ روحانی قوت نماز ہے اور مادی زکوٰۃ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ  
 مخالفین مسلمانوں کا دو خطر پر زمین سے پھیرنا چاہتے ہیں۔ اول کتابوں کی اشاعت اور مناظرات  
 اور جلسوں کی تقریروں سے کہ ان میں شبہات و مخالفت و حجت انصاف ذکر کئے جاتے ہیں۔ دوم  
 دینی منافع و ملامت وغیرہ کا طبع دے کہ سولگی شبہات و مخالفت و اعتراضات کے جواب میں  
 نماز کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اول قوت جو نہ سخت کے مقابلہ پر نہی جائے اس سے روحانی قوت حاصل  
 ہوتی ہے ورنہ اس میں خدا کا نام اور طاعت ذکر پیدا ہوتی ہے۔ درشبہات پیدا نہیں ہو سکتے۔

۱۔ اہل کتب کا سماجی مفہوم یہ ہے کہ ان کے ہاں کتب ہیں۔ عرب میں یمن و گنٹھے ہند سے ملک  
 میں آئے لوگ بھی اپنی کتاب و پند بہت لہجائی ہونے کے دینی ہیں اور مسلمانوں کو مرتد کرنے  
 میں ان کی کوشش یہ مادی مشنریوں سے کم نہیں ہیں۔ پس مسلمانوں کو ان سب دشمنان دین و مہمین  
 سے بھائی۔ ان نفوس لبردار ہونا چاہئے۔

۱۰۔ میری اپنی فلاحی وجہ سے تو اپنی حریت علماء میں مضمحل رہتا ہے اور مجھے اس میں  
میں مائل ہونے سے اس شخص سے نفور ہوتا ہے۔

اور وہی اندیشے کے ساتھ کہ خواجہ شیخ رکن الدین غفر قبا کی کتاب جم پے مرثیوں  
و آثار و مناقب و شہادتوں کی نو و ظہیری عربی کے کوئی انجمن ان کو اس مہر سے دین اسلام سے وابستہ  
کرنے کا موقع نہ پائیں گے۔ اس سے آقا حضرت مہدی علیہ السلام نے اس نعمت کو جس کو آپ نے حضرت  
مولانا ابن حنبل کو اس کو حاصل قرار دے کر اپنے وقت میں کوئی کوئی کہہ سکتا ہے جس کی نسبت کہہ سکتا ہے  
کہ یہ ہے میری بھی خواہش اور تمنا۔

۱۔ اِن الفاظ سے جس عظیم مساعیہ کی دعوت الہم موجود ہے اس کی اوجہ  
 و ترم عمو غفرانہم، اِن الفاظ کی تفسیر و تفسیر سے اللہ عز و جل کی  
 عز و شہادہ الہیہ کی تفسیر و تفسیر سے اللہ عز و جل کی  
 عز و شہادہ الہیہ کی تفسیر و تفسیر سے اللہ عز و جل کی  
 عز و شہادہ الہیہ کی تفسیر و تفسیر سے اللہ عز و جل کی

دوسری قسم میں وہ مال نہ کوڑا نہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ موقوفہ میں اور اس قسم میں موقوفین کا کوڑا یا جو مال نہ کوڑا نہ خرچ کر کے پرستار رہوں گے ان کو ایسا حصہ ملے گا جو دوسری قسم کے مالان کو دیا جائیگا۔ جس میں ان کے شمار کیا گیا ہے کہ بیت المال کی مصروفیات میں ان کی کوٹھالی سے ملنی اور بیت المال کی مصروفیات میں ان کے وضع و ریاست کی کیا ضرورت ہے۔ یہ لوگ موقوفین اسلام میں نہ مل سکتے ہیں۔

انجیلوں ان قسم میں جو ہم پڑھیں۔ جو قرآن شریف سے لونی شکل میں ہیں۔ داخل ہیں۔ جو نہ سخت اور نہ نرم ہے۔ وہ لونی ہے جس میں اللہ کی ذات پر ان کے عیاں پر ان کے بعضی چھٹیوں اور محو میں اور خرافات کی بھیجی ہوئی ہے۔ جو نہ بھی خرافات کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو نہ خرافات کی ہے۔

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَغْنَوْا مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِزْقٍ خَيْرٍ تَرْضَوْنَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝



میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ پر اسلام چھپے ہیں۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے اپنے غم جانتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کے ہاتھ پر اسلام چھپے ہیں۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

واللہ و اعلم بالصواب

نشر اسلام

۲۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔

میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔ میں نے پہلی بار اس وقت دیکھا ہے۔









حالات میں پھانسی کر کے ان کا دل خفاقت اسلام کے لئے امیر المومنین اور خلیفہ اسلام کی عظمت میں ڈبو رہا ہو۔

### ۳۔ تصویر کا دوسرا رخ

صاحبِ آپ پر واضح ہو چکا ہے کہ تفرداماس کی غرض و غایت کیا ہے اور کون کون سے منصبِ عظیم کے لائق سمجھا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ امام ہے۔ جس کے ہاتھ میں حکومت ہو اور اس کے زیر فرمان تو ہمیں اور سامنے ہوں اور مسلمانوں کے نظامِ داخلی کو درست رکھ کر ان کو اور اسلامی ممالک کو غیرِ دل کی دستبرد سے محفوظ رکھنا ہو۔

اس خلاصہ کا رخ میں رکھ کر تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں۔ مرزا قاسم احمد کا دانی نے جب امامِ زمانہ بنے گا دعویٰ کیا ہے اور اپنے تئیں ماننے والوں کو وہ جہلیت کی موت پر مرنے سے ڈراتے ہیں تو اب دیکھتے ہیں کہ آیا انہوں نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے جو حدیثِ زیرِ غور میں مراد ہے۔ یا یہ کہ وہ اس قسم کے دعوے سے صاف انکار کرتے ہیں۔ دیکھو کہ آیا انہوں نے امتِ محمدیہ کی خیر خواہی اور ان کے عربوں کے لئے وہ خدمات انجام بھی دی ہیں؟ تو اس امامِ زمانہ یا خلیفہ اسلام کے متعلق سناٹا یا تفصیل نہ کر سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مرزا قاسم دانی نے چلی عمر امتِ محمدیہ کی بدخوابی میں اور غیر اسلامی حکومت کی خوشامد میں اور اس سے اغراض و انحراف حاصل کرنے میں صرف کر دی۔ اس امر کی شہادت میں بے شمار پڑھائیاں اور خیالی تمکین اور حوامِ افسانہ کے خیالات پیش نہیں کروں گا۔ بلکہ خدا کے فضل سے مرزا قاسم دانی کی چلی تصریحات اور دیگر قادیانی مستحقین کا مشرکہ پیش کروں گا۔

### ۱۔ ..... (اقتباس اول) خاندانی خدمات

”میں ایک ایسے خانہ دان سے ہوں کہ بڑوں کو رشتہ کا بچا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا امام بخش قادیانی کو رشتہ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربارِ تاجدار میں کئی مہلی تھی اور جن کا ذکر ستر گزینِ سادہ کی تاریخِ گزشتہ میں مذکور ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاعت سے بڑے کرم کا راز گریز کی توجہ دی تھی۔ یعنی چچا سواردار گھڑا سے بھر چڑھی تو جین زمانہ کے بہت سرکاری بھگڑائی کی لہ لڑتے دیتے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چھپات خوشنویس کا نام ان کو ملی تھیں۔ مجھے فہم ہے کہ بہت سی ان میں سے ہم کو نہیں۔ مگر تین چھپا ہوا ہوتے سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر

نہرے، والد صاحب کی، وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر قادری خدمات سرکار میں مصروف رہا اور جب قیومن کی گذر پر مقصد والی کارسز کا انگریزوں کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزوں کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔

ب۔ پھر میں (خواجہ دولت مرزا غلام احمد قادری) اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک کوہستان میں آئی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزوں کی امداد اور تحفظ میں اپنے تمام سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں میں قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ہیں ان میں سے سرکار انگریزوں کی اطاعت اور بددعویٰ کے لئے فوجوں کو ترغیب دی اور جب ان کی مخالفت کے بارے میں خبر پتہ موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے مصیبت بھگتی سرمری نعت پنہاؤ تمام ملکوں میں پھیلائے گئے لئے فوجی اور قدرتی میں کتابیں تالیف کیں۔ جن کی ٹیپو اور اشاعت پر ہزار ہا روپے خرچ ہوئے اور دو تمام تر یہاں عرب، بلوچ، شام، روم، مصر، بغداد، افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں چھین رکھتا ہوں کہ کسی نے کسی دولت ان کا شکر ہوگا۔ اُس میں نے یہ بات مت کوہستان انگریزوں کی جتنی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے وہی کتابیں عرب، بلوچ، شام، روم، نجد و بلاد اسلامیہ میں شائع کرتے۔ سے کس انعام کی توقع تھی۔“ (ذوالحجہ ۱۲۸۷ھ بمطابق ۱۳ اگست ۱۸۷۳ء) بالکل سچ ہے اسلام دشمنی اسی کا مرہبہ۔ میرا کونئی!

ج۔ ”لہذا میں ہے کہ سرکار دولت مرزا ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک دفاعی اور بہانہ غلام خاندان ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کا شکر ادا کی نسبت نہایت جزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے اہل بیت و خاندان و افراد کے لئے وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ اذیتوں کی اور احساس کالی کا دیکھ کر مجھے اور میری نسبت کو ایک خاص حمایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزوں کی خواہش اور اپنے فوجیوں کے لئے اور جان دینے سے فوج نہیں کیا اور نہ اس فرقہ ہے۔“ (خواجہ مرزا قادری کشمیر نواب قلعہ گورہہ، باب تبلیغ رسالت ص ۹۹، مجموعہ تصانیف ص ۱۸۱)

۱۔ قرآن میں موسیٰ و کافری کی پیمانہ ہے۔

”الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت (النساء: ۷۴) یعنی جو مسلمان ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اور جو کافر ہیں وہ غیر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

”تمہیں بھائیوں کو بھی دیکھنا ہے۔ یہ ہے جو تمہیں نے دیکھا ہے۔“  
 سید احمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”کیونکہ مجھے کچھ اور عہدہ کی باتیں یاد آتی ہیں۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“

## ۲۔ پچاس سالہ عمارتیں

”میرے لیے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 سید احمد نے کہا۔ ”یہ عمارتیں اس لیے ہیں کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“

## ۳۔ بے نظیر کارکنان

”میرے لیے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 سید احمد نے کہا۔ ”یہ عمارتیں اس لیے ہیں کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“

## ۴۔ اسلامی مسائل پر توجہ

”میرے لیے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 سید احمد نے کہا۔ ”یہ عمارتیں اس لیے ہیں کہ میں نے اس عمارت میں مقیم رہا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“  
 ”جی۔“ سید احمد نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے دیکھا ہے۔“







## ۴۔ اسلام اور مسلمانوں کی عیب شماری (معاذ اللہ)

۱۔ ”مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خفراک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے توبہ کے جہان کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں۔“ (ستر، فیضیہ، ج ۱، ص ۱۵۵)

ب۔ ”انہوں نے یہ عیب غلط کار مسلمانوں میں نہ لکھا۔ جو جو ہے۔ جس کی اسلامیت کے لئے میں نے بیکاس ہزار سے لکھ دیا۔ اپنے رسالے اور مسودہ کتاب میں اور اشتہارات اس ملک اور غیر ملکوں میں شائع کئے۔“ (ستر، فیضیہ، ج ۱، ص ۱۵۵)

ج۔ ”وہ اور عیب ابتداء ہی نے قوم مسلمانوں میں یہ یکی ہے کہ وہ ایک ایسے غوثی مسیح اور غوثی مہدی سے بخبر ہیں۔ جو ان کے دھرم میں دنیا کو قون سے بھر دے گا۔“

(ستر، فیضیہ، ج ۱، ص ۱۵۵)

د۔ ”غرض مسلمانوں کے جہاں کا عقیدہ حقوق کے حق میں ایک بدعتی ہے۔“ (ستر، فیضیہ، ج ۱، ص ۱۵۵)

## تہذیب الکلام

غرض اس قسم کے عیبوں کو اس لئے ہیں۔ جن سے آفتاب دو پیر کی طرح ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی نے اس امامت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا۔ جو حدیث رسول اللہ ﷺ میں مراد ہے اور ان (برہنہ، ج ۱، ص ۱۵۵) کے فیس زمانہ امام زمانہ والا مہدی کی شان کے خلاف ہے۔

یہ یہ اسلامی طریق نہیں ہے۔ دین جو نہایت میں کام آئے والا ہے۔ اس کی بناء و قی پر ہے نہ کہ ایسے شخص کی دانشمندی پر۔

یہ قادیانی مہدی کی شیریں زبانی حدیث میں آیا ہے کہ امام مہدی سیرت و اخلاق میں آنحضرت ﷺ کے متاثر ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کی نسبت حدیث میں وارد ہے کہ آپ کسی کو گالی نہیں دیتے تھے۔ نہ فسادی کی حالت میں نہ کسی اور طرح سے۔

یہ یہ عیب دینی کا دھوکہ ہے۔ مرزا قادیانی کا اصل مطلب مکر و خبیثت کو مسلمانوں کے خلاف ڈاکٹرنے کا ہے۔ جو بدعتی اور فحش ہے اور دعویٰ بہت کے خلاف ہے۔

یہ اگر مرزا قادیانی مسلمانوں کو اپنی قوم سمجھتے تو ان کے عقیدہ کو غلامت کے منہ بدھن کر دینے والے طریق میں خوش کر کے ان کی بدعتی نہ کرتے نہایت مرد خشی کرنا ہی کا نام ہے۔

یہ بات امام زمانہ کی شان سے بعید ہے۔

والہ جات سے پیش کرتا ہے کہ مرزا قاضی کو توڑ لیں۔۔۔ بے اس کے سرور و بکرم و تان  
لیں تو وہ یہاں سے سلطانوں کی قوموں، اور یہ فکر انکسارت کے بھی نہ کرنا سکے۔

آئندہ پائے یہ وہ بے خانانہ۔۔۔ بی غیر غرضی نہیں کرتے تھے اور ان کے اس کے ہر  
بیعت کی لاش کی اہمیت و عظمت میں انہوں نے غماخت جہاں کے وقت ان کا رہا یہاں تکسیر  
کے وقت پہنچے یہاں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وہ وہاں اور جہاں تو یہ کہ کہی اس معارف  
کو چھانے میں نہیں رہے۔ یہاں جو عدوت کا تھا۔ یہاں چاہے جہاں وہاں اس کے جسم ہوتا  
مراکمل کی حالت اور ان کے اثرات اور تہذیب کے سے ان غرض سرانے حالات جہاں اور  
کیونکہ اسٹھو کی تہذیب کے خدائی۔۔۔

ہاں مرزا قاضی کی بیعت کے میں بھی کوئی نہ تھی، تھی اور ان کی کیا رہا نہ چوہے کے  
یہاں وہاں، سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی  
للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع  
لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع

ان کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی  
للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع

شروع ہوا۔ سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی

للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع

کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی

للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع

ان کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی

للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع

ان کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی  
للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع  
ان کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی  
للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع  
ان کے سرور و عطاہد ان کے کی میرا نہ تھی۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا مسطی  
للمسعودین ان اسلحہ سے لا یمنعون ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع ان لا یمنع





سے ایک کی اولاد میں سے اور اس کی طرف سے دوسرے کی اولاد میں سے یعنی غمی جینی۔

(اسی ماہ میں ۱۳۰۰ھ باب خروجِ انسہدی)

ان تینوں عمروں میں مرزا قادیانی نہیں نظر آتے ہیں۔ آپ کا نام سندھی اور پھر غلام بدھ تھا اور آپ کے آپ کا نام غلام محمد تھا۔ آپ قادیانیوں سے تھے۔ ان کی اہلیہ رسلوں سے تھی۔ یہی ما کہ نظر مرزا تھا۔

۳ ”پھر یہ سدا مہدی ملکِ عرب کے والی حکومت ہوئے۔“

(مختصر دس ۱۰۰۰ باب مرزا قادیانی)

اور مرزا قادیانی عرب کے بادشاہ کیا۔ قادیان کے نمبر۔ بھی نہ تھے۔

۵ ”امام المومنین حضرت ابو سلمہ کی روایت میں ہے کہ امام مہدی کی بیعت میں الرکنی واقعہ ہوئی۔ یعنی نہ کہہ کے رکنی بیعت اور نہ کہہ کے رکنی بیعت ہوئی۔ لوگ ان کی بیعت نہ کیا ہیں گے اور اویس بیعت لینے سے بھاگیں گے۔ لیکن پھر لوگوں کے اصرار سے بیعت لیں گے اور جہاد کا حکم کریں گے۔“ (مختصر دس ۱۰۰۰ باب خروجِ انسہدی)

اور مرزا قادیانی نو کہتے کہ خود انہوں کے پیچھے پاتے ہیں کہ کچھ کو نام مانو اور میری بیعت نہ کرو۔ لیکن جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ اب متوقف نہ ہو اس کا نام لے دو کہ فرقہ آں ہے۔

اس حدیث کے رو سے جب امام مہدی علیہ الرحمہ کی بیعت کا رکن بیعتی اور مقام برائیم کے درمیان واقع ہونا مسامح نہ ہو گا کہ امام مہدی طرفِ اربعہ بھی کریں گے۔ لیکن دوسری طرف دیکھو تو مرزا قادیانی کو قبیح نصیب نہیں ہو گا۔ ساری عمر قادیان کے قول کمرے ہی میں بیعت لیتے رہے۔ نہ خانہ کعبہ پہنچے نہ وہاں جا کر بیعت لی۔

دیکھو یہ کہ حضرت امام مہدی بیعت جہاد کے لئے نہیں گئے۔ جیسا کہ ان کے بعد واقعات سے ثابت ہے۔ لیکن مرزا قادیانی محض میری مرید بنائے بیعت لیتے رہے اور تحصیلِ زور کرتے رہے۔ جو حقیقت الحوٰی میں مذکور ہے اور اس طریق سے حاصل کردہ روپیہ زمینوں میں اناج خام و زرا پنے اہل و عیال کے مصارف میں خرچ کرتے رہے اور بعد موت کے اپنے وارثوں کے لئے بچھڑائے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا والدی مسمیٰ بیدہ جینی مجھے اس اناج کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ

مذہب کے لیے دنیا کی ہر شے قربان کر دینے والے ہیں۔

تیس سال سے ہے سڑا ہوا، چینی کا یعنی تیس سال کی مالش ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس میں  
مغزیت نہیں ہے اس لیے اس کو چینی کہہ رہا ہوں کہ اس سے اور زیادہ چینی بننے لگے ہوں گے۔

[illegible]

مجموعی صورت میں امام مہدیؑ کی جامعہ کاغذ پر لکھی ہوئی روایت ہے۔  
 مصدقہ ہے آپؑ علم نبیؐ کے لئے اور یہ قرینہ کی قوت کو اس وقت خیر الیٰں پر مبنی ہے۔  
 سرخ سے لکھی ہوئی ہے یہ کہ اس وقت خیر معصوموں کی حکومت میں ہوگا۔ مگر اس وقت فتح  
 کریں گے اور اس وقت حضرت مہدیؑ کی آمد ہوگی۔ اس کاغذ میں ہے کہ امام مہدیؑ  
 اس کاغذ پر ہے یہ بھی علم نبیؐ کا قرینہ ہے امام مہدیؑ کی جامعہ کاغذ پر لکھی ہوئی ہے۔

[illegible]

اس وقت تک سب علماء اہل کفر و مرتد نے ان کی طرف سے ہرگز احتجاج پیش نہیں کیا۔ ان کے متعلق یہ ہے کہ میں نے ان کو نہ دیکھا نہ سنا۔ لیکن اہل حق اس وقت اہل حق و عدل سے ہمہ تن غافل ہیں۔ اگر مرزا کا دعویٰ جہد حق ہو تو یہ ملاقات انہی میں ضرور پہنچی ہوتی اور ان کے مابین سب اسباب کھل کر سامنے آجاتے اور ان کو دعوے کی طرف سے کچھ نہ بچتا۔

کیونکہ مرزا قادیانی تو سترائیس سال تک قسطنطنیہ و لیبیرہ بلاد اسلامیہ میں بھی ہوا  
 بھیجا تے رہے کہ جب ورام ہے۔ یہ کام نہ کرنا اور نہ پیر کے کہ مفتوحہ علاقہ کو واپس میں بغیر جہاد کے  
 نہیں بہ سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ قویٰ مادی معنوی کمال کو بخشی کہ میں نے انھوں سے نکالا ہوا  
 قسطنطنیہ جو کہنے والے ہیں نے یا۔ جس کی بابت مرزا قادیانی لڑتوں کو یہ دعویٰ کرتے رہے کہ اب  
 یہ حرام ہے۔ اگر ترک مرزا قادیانی کے بھرے میں آج تو قسطنطنیہ مسلمانوں کے قبضے میں  
 واپس نہیں آ سکتا تھا۔ اس سے مرزا قادیانی کی اسلامی دشمنی ظاہر ہے۔ لیکن وہ مہدی فخر مسیح  
 موعود نہیں ہوتے۔

تنبیہ قسطنطنیہ کی دہائی کے بعد امام مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
 نزول سے پیشتر ایک اور دفعہ قسطنطنیہ مسلمانوں کے قبضے میں آ جائے گا۔ اس وقت حضرت امام  
 مہدی علیہ السلام بموجب حدیث محمد کے اسے فتح کر کے خیراں کے قبضے میں لائیں گے۔  
 مائتیس حدیث (صحیح مسلم) میں ۷۸ باب نزول میں اس امر پر علیہ السلام میں حضرت  
 چوڑائی ہے۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ان کے ایک امیر (امیر  
 المؤمنین) کی بھی خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے زور پر و امیر المؤمنین کے گا۔  
 "تعالیٰ صل۔ انا یعنی حضرت آئیے اور ہمیں قمار پر عایدے۔ میں پر حضرت عیسیٰ علیہ  
 السلام کہیں گے کہ: "لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ہذا الامة" یعنی  
 میں ہر امت نہیں تراویں گا۔ تمہارا امیر تم میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے (یہ امامت) ان امت  
 کے لئے صورت فرمائی ہے۔

اس حدیث سے سب سے پہلا متعذر نقطہ یہ کی طرح ہے کہ اس سے مراد امام مہدی  
 علیہ السلام ہیں۔ جو دیگر حدیث میں "تمہارا ظہور ہے۔ چنانچہ امام قسطنطنیہ کی بخاری کی  
 حدیث "واما کم دیکو" کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "واما کم فی الصلوة دیکم کما  
 یمر مسلم انا ینال له صل لنا شقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ  
 بسند الامة" امام قسطنطنیہ کی حدیث کا اصل یہ ہے کہ کئی بخاری کی حدیث میں میں امام کا ذکر  
 ہے وہ وہی ہے۔ جس کا ترجمہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔ اس امر سے ناظرانِ حق پر بھی  
 غائب بخاری میں ملتا ہے کہ "ابو الحسن عیسیٰ علیہ السلام نے مذاقب الشافعی میں کہا کہ یہ امر متواتر  
 احادیث سے ثابت ہے۔ مہدی اس امت میں سے ہوا اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں





پنہ کے بہا رہے، لوگ ہرگز اسے اپنا گاون میں اپنی اور اپنے عیال اور بچے مریدوں کی  
تھکات کے لئے، دھروں سے بھانٹنے پر نہیں دیتے۔

بڑھریہ کہ مرزا قادیانی اپنی عمر کا اکثر حصا اپنے منصب مہدی، برامت مرحومہ کو  
بہا دینے کے بعد صرف اپنی ان کی دکائیں کرنے کو قسمت ”نگوہ کو ان سے بدین کرنے میں خرچ  
کرتے کہ مسلمان ایک غری مہدی، رٹوئی مسکن کے منتظر ہیں اور یہ عقیدے ٹھہرنا کہ میں نے یہ  
دکائیں اس وقت میں بھی کی کہ جب سے میں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ خبر سنائی ہے کہ کوئی  
غری مہدی یا غری مسکن دیا میں آنے والا نہیں ہے بلکہ ایک شخص صلاطین کے ساتھ آنے والا تھا جو  
میں ہوں۔ اس وقت سے یہ نادان مولوی مجھ سے بغض رکھتے ہیں اور کافر اور دین سے خارج  
ظہیراتے ہیں نہ

جب مرزا قادیانی کی ٹھنی تھی یہ ہے کہ وہ امت مرحومہ کو پناہ دیے کی بجائے ان کی  
دکائیاں ترک کر کے حکومت وقت کو ان سے بدظن کر دیتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ ان پر نفی کرنا  
چاہتے ہیں اور یہ بدخواہی ہے نہ کہ خیر خواہی۔

### تنبیہ و نفع و فحش

اگر کہہ جائے کہ یہاں مسلمان نوکری فیہ اسمانی سمیت کے لائق ہیں۔ تو ان کی نہیں  
اس فیہ مسم سمیت کی اطاعت نہیں کرتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکومت اور رعیت کے  
معاہدات کو خوش معائنہ اور امن و آسائش سے زندگی بسر کرنا امر دیگر ہے اور کسی امر کو  
انتقاد و مذہب امر جان کر نہ جو اجر و ثواب آخرت کی نیت سے کرتا ہے۔ امر دیگر ہے اور  
مرزا قادیانی نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ اس ملک کے غیر مسلم نظام کی طاعت آیت  
”و طيعُوا اللّٰهَ واطيعُوا الرّسولَ واولی الامر منکم السلامہ“ کی قضا ہے۔  
لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے غالب مذہب کے بانی کتاب اللہ کی، مولیٰ تحریف کی ہے۔  
چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ اطيعُوا اللّٰهَ واطيعُوا الرّسولَ  
واولی الامر منکم الاول الامر سے مراد جو مدنی طور پر جو شخص ہمارے ساتھ صفا مخالف نہ ہو اور اس  
کو قہر یہ مصنف مرزا قادیانی احمد قادیانی جو ظلم و بکڑیہ آنحضرت کی شہادت سالہ جو جی  
کے بقیہ پر چھ لایا القاعدہ دیگر فرمایا اندھرتی پر نہ دیکھا نہ تھا۔



۳	نائب	میدرشی نیکی
۴	غیر	نوری رنگت دلو بصورت موئی آنکھیں۔
۵	سیرت	بے طمع، قیاض، نرم و صبیح، غیر نمناکی، کھنڈ سے پہلے کی سیرت پر صمیم و زوردار۔
۶	بیات	رنگین بیوتی و منام برائیم کھنڈ سپوئی از سر نہاں میں جہا کی دست موئی اور واپس سے لشکر کی رنگت سے پہلے، کھنڈ لہریں کے۔
۷	شان	ملک و ملک کا دلی اور پھر خانہ، کھنڈ و کھنڈ سے پہلے، کھنڈ لہریں کے۔
		ان کی کٹا، چھب یا آرامت مسلمانہ سیاسی عروج پر پہنچا نا۔
		شریوت محمدیہ کے آئین پرانے یا کھنڈ لہریں کے۔

### مرزا اندام احمدی دیالی کے اوصاف

۱	نائب	کلام احمد
۲	والہ بیت	کلام احمد
۳	نائب	مغنی
۴	سید	سربانی خاسا نو رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		سربانی خاسا نو رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		سربانی خاسا نو رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		سربانی خاسا نو رنگت کھنڈ لہریں کے۔
۵	بیات	نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
۶	بیات	نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
۷	شان	نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔
		نور و رنگت کھنڈ لہریں کے۔







اختیار کیا جائے اور جن واکل پر اس مذہبی عقیدہ کی بنیاد ہو۔ ان کو طمی ثبہات سے عوام کی نظر میں ضعیف کر کے رکھایا جائے۔

سر سید صاحب اس حکیم میں بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں کے خیانات پلٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن چونکہ آپ مذہبی پیشوا نہ تھے۔ اس لئے ان کی تحریرات کا اثر آخر مساجد اور مسجدوں کے حاضرین غازیوں اور عام مسلمانوں پر نہ پڑا۔ بلکہ نئے نئے وقت نے ان سب شبہات کے دور کرنے میں تحریر اکتفا پر مبنی طرح کی سعی کی جو سر سید صاحب نے پچھلے تھے اور جن کی حیثیت غلط فہمی اور مفالہ دہی سے اوپر نہیں تھی۔ ”فجز اعم اللہ عنا خیر الجزاء“

سر سید صاحب کی انجی مساعی جیل کے وقت مرزا قاسم احمد قادری نے نشوونما پایا۔ انہوں نے دیکھا کہ انتظار مہدی کے مسئلہ میں مسلمانوں کے خیالات میں تبدیلی کرنے سے حکومت وقت کی دہشتی حاصل ہو سکتی ہے اور دہرادن بھلان جو سابقاً مسلمانوں کے عہد میں سرکار انگریزی کی خدمات بجالا چکا ہے۔ اب مظلوم افغان ہے۔ اس تدبیر سے زائل شدہ عزت پھر حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے مذہبی پیشوا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ عوام اور مذہبی طبقہ میں بھی قبولیت ہو سکے۔ کیونکہ یہ کشمکش کرنے کا مہدی کا عقیدہ ایک فرضی اور دہشتی بات ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے نکالنا نہایت مشکل امر ہے۔ اس لئے انہوں نے اس حکیم کی شکل ہی تبدیل کر دینا چاہی اور سیالکوٹ سے انگریزی ملازمت جو تہارت حقیر سی یعنی پندرہ روپے ماہوار کی تنگی ترک کر کے اپنے گاؤں قادریان (ضلع کورہ سپور) میں چلے گئے اور مذہبی لائسنس اختیار کر لی۔

اور نئے ہی کتب و رسائل اور شدہ شدہ الہیات و بیعت کے اشتہارات پھیلانے شروع کر دیے۔ جن کی وجہ سے آخر مساجد اور مسجدوں کے حاضر بائیں غازیوں اور مذہبی مذاق رکھنے والے بعض تعلیم یافتہ لوگوں اور عوام میں رسوخ ہو گیا اور لوگ مرید ہونے لگے۔

جب مرزا قادیانی میرٹھ مریدی کی تسبیح میں کامیاب ہو گیا تو چند سال بعد مہدویت و مہسویت و مہدویت کا دعویٰ بھی کر دیا۔ ایسی طور کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ امام مہدی پیدا ہوں گے اور حضرت محمد علی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوتا ہے۔ سب کچھ درست ہے۔ لیکن اس صورت میں نہیں جس طرح مسلمان مانتے ہیں۔ بلکہ اس صورت

۱۔ ممکن ہے کہ سیالکوٹ کی ملازمت کے پاس میں یہ منصوبہ کاغذ پامال ہو۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا اپنے مشن کو مہر و حسن کا خود کاغذ پودا قرار دینا اس کی شبہات میں پیش ہو سکتا ہے۔

میں کہ حضرت مسیح صلیہ السلام سے ان کا پیش مراد ہے اور وہی کوئی ایک شخص نہیں ہوگا۔ بلکہ وہی پیش مراد مہدی بھی ہوگا۔ لہٰذا ایک ہی شخص دو مسئولہ کا نائب ہوگا اور وہی ہوں اور اس صوفی کا پورا پیش میں ہی ہوں۔ اور پھر کہ مسئلہ نول کا تشبیہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور امام مہدی کا یہی دیکھا جوس گئے۔ یہ کہی نہا ہے۔ جس میں ہندوستان اور بے تحیہ مہدی ہوں اور ان کے انکار پر کئی نصرت سے افریقہ، بد۔ ایک نام، پچھان کی سہولت میں، وہ ان کے ہے جو جملہ اللہ الامام جس شی خدا کے اسم والے شہزادہ شریف اور رسول اللہ صلیہ السلام کے شہزادہ نور و شرف میں لی ملے اور یہ ہے کہ کوئی نوئی مہدی اور کوئی مسیح آئے گا۔ باقی باقی ہے اور ان کے لئے عہد پاک ہے۔

مرزا قادیانی کی یہ تعلیم سیر صاحب کے عقائد میں پورا ہے اور یہی ہے۔

وہ اس وجہ سے یہ صاحب کے پیش نظر کوئی کام کیو تھا۔ یعنی یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ شہزادہ کریم و نوران اور نہ کو جو کوئی مسیح علیہ السلام کے متعلق ہیں۔ وہ تو آئی کے نصرت مجھ کر اقبال سے لراہ۔ کیونکہ امامیت جس میں ہر کوئی مسیح علیہ السلام کا ہے۔ یہ وہی جس میں امام کی بابت خبر دیتی ہیں۔ جسے قرآن کریم میں بھی ملتا ہے اور مریم، رومن اللہ اور۔ اصل لکھ کر کہا ہے۔ یہ وہی شہزادہ حارثہ فرما میں آئے والے مسیح علیہ السلام کے ہیں جو امر و کرنے میں امران کے ہوئے کسی قوم کے لئے پیش ہیں کہ جو کوئی کرنے کی کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ نہیں وہ جس کا امامیت میں ذکر ہے وہ نہایت سوچا ہے اور فوٹ شہزادہ کے لئے آپ میں ان میں نہیں آئے تو وہ امام کے لئے جس میں اصل مسیح علیہ السلام ہو ذکر ہے۔ خلاف عقل و تقاریر مانی، ورنے کی وہ ہے تو ان کے ہیں۔ پس اور اگر واقعی وہ حارثہ آتے نصرت علیہ السلام نے ان میں وہاں کے بھی ہوئی ہیں تو ان سے سوائے کسی مسیح علیہ السلام کے کوئی عقلی مسیح اور ان کے سال اللہ صلیہ السلام کے کو نہ ہوئی طرح کرنا ہے۔ جو مرزا لکھتا ہے۔

پس جب اس میں نہیں آتا، اور میں نے ان کے لئے کوئی حجت پیش نہیں کی تو یہ بھی دیکھ ہے اور امام مہدی کی احادیث وہ آپ یہ صاحب نے سر قلم امامت قرار دے دی ہے تو کسی

یہ مرزا کا دیکھائی کی تقریر کا خلاصہ ہے۔ جن میں بعض مواضع سے بظاہر ان کا عقل ہوتی ہے۔



ماری، ممدی یا شریک ممدی کا انتظار میرٹھ دیکھ کر ہے۔

آخر سید صاحب کے ایسے بیانات، مسلمانوں میں ڈر نہ ہوئے۔ کیونکہ جن عقائد کو مسلمان قرآن و حدیث کی بیانات کے علاوہ بطریق تورات اور عن جبر اور سلسلہ بعد اسل سلف اسل صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت علیہم السلام سے لے کر اپنے زندقہ و اختلاف مشرق و مغرب کے مسلمانوں میں مستقیم پاتے ہیں۔ ان عقائد کو سید صاحب کے بیانات سے کیسے بھڑکے رہیں۔ جن کی حقیقت ثابت و مسلمانی کے ساتھ کچھ بھی نہیں اور جن کا حسن و حسنات عقیدہ میں متاخرین کے ماننے نام لینے کے قابل کی نہیں ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے سید صاحب کے کتاب میں کئی لفظی خدمات کے انجام دینے میں تحریب و تعمیر و طعن کے کام کئے۔ تحریب میں تو وہ سید صاحب کے بعض قدم پر چلے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی "تقدوس" نہ تھے، چلے ہیں اور دوبارہ انہیں "سکے اور حسی" یعنی مہدی جن میں "مسلمانوں کو تھکا رہا ہے" کہ وہ مسلمانوں کے ازم سے رفعت ممالک کو فتح کرنے پر زور نہیں اسلام خرد نے کیا، بالکل ناگاہ ہے۔ لیکن تعمیر میں کام بھی مرزا قادیانی سید صاحب سے باطل الٹے پر چلے گئے اس کے سید بنے کہ یوں کہا کہ ہاں امامیہ میں جو اُسر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام انہیں "سکے تو ان کا صدیق میں ہوں اور حضرت مسیح کے نام پر میں لے بیٹھا ہوں تو اس کا امت محمدیہ کو جو یہودی حضرت ہو گئی ہے۔ اور راستہ پر لادیں اور تورات سے انکشاف کی جس کا مذہب جھوٹ ہے۔ دنی اعلیٰ عزت و شہادت۔ چنانچہ مرزا قادیانی تھکد تعمیر کے نہایت شرمناک عمل کرتے ہیں اور۔

"یہ عرصہ مبارک الہی میں شخص کی طرف سے ہے جو۔ وہ مسیح کے مہدی حضرت طہریٰ نبی و قیامت، یا کویچہ ہونے کے لئے آیا ہے۔ اور اپنے بارگاہ علیہ السلام سے مسیح کی وہ اعلیٰ ہیں۔ نبی اعلیٰ صحت کا سربراہ ہیں۔" (تقدیر میں انجیل، ص ۵۵)

یہ تقدیر سید صاحب کے طریق استدلال کی تصویر ہے۔ جس میں قبول نے عیسیٰ علیہ السلام کی قطع و بیانات کی آیات اور احادیث کو اس کو رد کیا، متبادر کرنے میں جو قدر حیدر اقلت طاعت عیسیٰ اعلیٰ ہے۔

یہ قادیانی سید بن عظیم (عبد وقار) کے سے انداز ہے بارگاہ اعلیٰ میں۔ انہیں اپنے بھی مذکور بارگاہ بھی مذکور یہ عرصہ یہ چند عقد معتمد کو یہ "نہانی کے دشمن شریعت و اسلام پر پیش کیا گیا تھا۔" (تقدیر میں انجیل، ص ۵۵)

اور نعمت مہدی کی طاریت کے صحاح اسی میں خود بدولت ہے اور اسے میں علمائوں سے  
مکذوم کر دیا اور غایت کو بھی سخت دھوکا دیا اور اپنے مریدوں کی کھینچوں میں بھی تک چیز کر دی۔ جو یہ  
کہہ سہ مہدی بھی میں ہی ہوں۔ لیکن ملائی نور جو بدھیں ہوں۔ وہ نہ ان بھی میں ہی ہوں۔ لیکن  
باطل ہے نہ ست و پ ہوں۔ کیونکہ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا یہ سالار ہوتا ہے۔

(زمرہ: شہادت، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴)

یہ کیا کہہ سکتے ہیں مہدی کو جو ایک فریضہ ہو ہے نہ ان میں اور محمد کے مسلمانوں  
کے دوس میں رہتا ہوا ہے اور سچ ہے کہ فی فاعلم سے کوئی مہدی آئے والا نہیں اور ایسی تمام  
نہ تھیں موضوع اور بے عمل اور غلطی ہیں۔ (ملاحظہ فرمائیں ۱۰۴ ص ۱۰۵)

ہیں جب وہ تمام احادیث میں مہدی کے فی فاعلم میں سے ہونے کا کرے۔  
(۱۰۵ ص ۱۰۶) موضوع میں تو مرزا قادیانی۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ دیت پر ہے۔ محمد صبح  
احادیث میں یہ قطع ہے کہ مہدی مظلومہ کو ان انت حضرت فاعلم غلت خلد و اول امت مسلمہ کی  
اولاد میں سے ہوں گے۔ اس امر میں کوئی اختلاف نہیں۔ بعض ان احادیث میں سے صحیح  
میں اور بعض حسن ہیں۔ پس اگر یہ سب احادیث مضمون اور بے اصل اور بے بنیاد ہیں تو اس کا  
نتیجہ تو یہ ہے کہ مہدی کے ظہور کا مسئلہ ہی بے بنیاد اور بے عمل و بے بنیاد ہے۔ اس کے بعد  
مرزا قادیانی کہہ۔ نہ مہدی ہونے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ ایسی حدیث صحیح میں یہ  
نہ کوہ نہیں کہ وہ مہدی کوئی مظلوم ہے ہوگا۔

دفعہ حاشیہ ۱۰۳ کا ترجمہ ۱۰۳ ص ۱۰۴ وقت کے ان قوانین میں جن میں مذہبی امور میں مداخلت نہیں  
ہے۔ مسئلوں کو حل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور درخص صی طریق مرزا قادیانی کی کہتے ہیں  
یعنی اصل طریق سے خوشامد و بدعت کر کے صاحب برائی کرنا اور تمام مسلمہیں کی عقلی و دہ دہ دہ دہ  
کر کے اپنے اگر اس کی خواہش کر، سو یہ طریق شراب و خوار و بی سے بعید و بالعموم و عمو سے  
مہدویت و امامت کہہ کی گئی ہے۔

۱۰۴ ص ۱۰۵ میں نے نام مہدی کے جس بیت میں سے ہونے کی حدیث وہ طریق ذکر  
کر کے ان دونوں کو حسن صحیح کہا اور امام مہدی کے آنحضرت و سال امت مسلمہ میں سے ہونے کی  
حدیث و روایت کر کے اسے صحیح کہا۔ اسی طرح دیگر حدیث کے بھی قوال ہیں۔ ان کے  
مقابلہ میں مرزا قادیانی کا احادیث مہدی کو مضمون کہ ۱۰۴ ص ۱۰۵ سے فی طریق سے جیسے کہتے ہیں کہ وہ نہ  
زمین میں ہے اور نہ آسمان میں۔



ازاد تہذیبی سے کچھ بدلتی تھی، اس کے ساتھ ساتھ مقبول نہیں ہوتی۔ خلافتِ نبویؐ کی مدافعت جس کا فرض بھیجیہ نہیں اور سید احمد رضاؒ نے یہ دلیل نہیں دی کہ وہابی عقیدت نے ادنیٰ کوئی ملازمتوں کے ساتھ نہایت کمزور ہوئے اور ان کی جگہ پر مشرکین نے اپنا اثر کیا اور عورتوں میں سرارتا، یعنی کنہاری فوٹو شاہانہ علی اور فخر مسلمین کی بانہاؤں پر ایک اعتراض ہے کہ آپ ان وعادی کے ساتھ ایسی مقبول حرکتیں نہیں کر سکتے۔ ورنہ عام دنیا داروں کے مابین وقت کے سامنے فوٹو شاہانہ کی طرح نہیں آتے ہیں۔ یہ دیکھ میں ہے کہ ”الامسعی للمؤمن أن يذل نفسه (مجمع الصحاح)“ میں ”الامسعی“ جس کا مطلب ہے کہ وہ اپنا کھانا کھائے اور نہ دیکھ میں ہے کہ ”الامسعی“ احد المسلم لا يفادہ ولا سلسلہ (منقولہ ص ۱۶۷) ان الشوق والارحاف علی الظلم“ (یعنی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو وہ کسی پر غور ظلم کرتا ہے اور نہ سے کسی کے سپرد کرتا ہے کہ اس پر ظلم کرے۔ رو دیا بی نام وہ بھی دیکھ سکتے ہیں مرزا کا دینی لکے یہ دونوں کام کئے اپنے آپ کو خوشامد و عزت و عبادت کا نوکیر بھی بنایا اور مسلمہ خوں کی بھونچ پھولیں کر کے نوکریں کوان کی طرف سے بدعنوانی بھی چاہا۔ پس ایسے امام زمانہ اور مہدی دور میں کو مسلمان دور کی سلام کہتے ہیں۔

### مرزا کا دینی کے دلائل مجددیت

مرزا کا دینی کے دلائل عموماً طبع سہزی کے ہوتے ہیں۔ جس میں مرزا بن پڑے انما مطلب میری کر لیتے تھے۔ کسی روایت کا صحیح ہو یا اس معنی کا درست ہو یا نہ صحیح، استدلال کا سبب تو نہ ہو، اس کے لئے کچھ ضروری نہیں تھا۔ اپنے مطلب کے خلاف کچھ سے کچھ بات میں شکوک و شبہات پیدا کر دیتے اور اپنے مطلب کی بھونچ پھولیں سے بھونچ پھولیں کے لئے ہونی اور نیکیاں کئے۔ تاہم ان کے بائیں ہاتھ کے کھیل تھے۔ اس قبیل سے ان کے دلائل مجددیت ہیں۔

پہلا چرچ ان کی دینی کی دلیل یہ روایت ہے کہ ”لا ھدی الا عیسیٰ (اسر مساحہ ص ۶۹)“ سب سدا انور ملان: ”یعنی حضرت عیسیٰؑ اسام کے سو کوئی دیکھ مجددی نہیں۔

چنگلہ مجددیت بھی ”دعویٰ“ اس لئے ہمارے سو کوئی دیکھ مجددی نہیں ہوگا۔ ہر چند کہ یہ حدیث ”خلاق“ محمد حدیث کا قابل اعتبار ہے۔ پھر بھی مرزا کا دینی اپنے مطلب کے لئے

اس کی ہوا اس طرح پائندہ ہے۔ مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ: "لا مہدی الا عیسیٰ (اخبار الحکم ۶۲، ج ۱، ص ۱۶، حصہ ۲)"۔ "نہن اعدائے محمدؐ میں صحیح و حسن کہیں دو مرزا قادیانی نے خلاف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار اور جس کو تمام محدثین بالاتفاق ناقابل اعتبار کہیں اور مرزا قادیانی کا کام جتنا ہو صحیح مصباح اللہ!"

اس کا جواب ازل تو یہ ہے کہ یہ روایت بافتاق آئمہ حدیث کا قابل اعتبار ہے۔ کسی نے اسے موضوع کیا۔ کسی نے منکر قرار دیا اور کسی نے ضعیف۔ سب سے پہلے خود امام حاکم صاحب کتاب کا فیصلہ سنئے۔ جو مستدرک میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"میں نے اس روایت کو اس کتاب میں اس کی (بے اعتباری کی) صحت معلوم کر کے اذہم کے تعجب ذکر کیا ہے۔ نہ کہ شیخین (امام بخاری و مسلم کی کتابوں) پر استدراک کے لئے۔ کیونکہ اس مقدمہ میں اس سے زیادہ ائمہ ذکر امام سفیان، امام شعبہ اور امام زائدہ و غیر جماعہ متبعین کی حدیث ہے۔ جو عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس طرح مرسل ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (دن کے بقاء کے) دن ہر رات نکلے رہے۔ جس ذکر کے بعد اہل بیت میں سے ایک شخص ہو گا۔ جس کا نام میرے نام پر (محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر (عبداللہ) ہو گا۔ وہ زمین و انصاف و عدل سے بھر دے گا۔ جس طرح کما جزا دیتی اور ظلم سے بھری ہوگی۔"

(مستدرک ج ۵ ص ۶۳۰ حدیث نمبر ۸۳۰۲)

ترجمہ امام کبیری اس سے یہ غرض ہے کہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام دو الگ الگ اشخاص ہیں اور اس روایت سے نام مہدی اور عیسیٰؑ علیہ السلام ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہے۔ نیز حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام اسرائیلی ہیں نہ کہ آل محمدؐ سے۔ اس لئے یہ روایت قطعاً ناقابل اعتبار ہے۔

۲۔ (اسی طرح شیخ محمد طاہر ذکریؒ نے تصانیح دس ۱۳۷۷ء میں نقل فرماتے ہیں کہ "لا مہدی الا عیسیٰ" معنی روایت لا مہدی الا عیسیٰ بتواتر ہے۔

۳۔ اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی محمد بن خالد جندی ہے۔ امام ذہبی (میرزا لاہور ج ۷ ص ۱۳۲ طبع بیروت) اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ "قال الادبی

عسکر العربین : میں نے اس کو عند الخکیم سے چھوٹے "الغنی" نام کی روایت لکھی ہے کہ یہ روایت مجہول ہے۔

اس کے بعد امام زکریاؒ اپنی روایت میں نے نہ جھٹکی کہ نہ صرف اپنی روایت لاہدی (۱) میں ہی کی نسبت کی ہے کہ "تحدیف لاہدی" لاہیسی بن سیریم وهو حیر منکر، مخرجہ بن ماحہ "الغنی" میں روایت محمد بن خالد جہدی (۲) کی روایت کردہ حدیث لاہدی لاہیسی بن سیریم اور ابو عمرو روایت ہے۔ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد امام زکریاؒ نے اس روایت کے متعلق ہونے کے وجود حاصل کیے ہیں۔ غرض اس سے ہم صریحاً قائل اقدام کر رہے ہیں۔

۴۔ اس میں جیہ تین کو سب مرزائی مآثور، مرقی، و مجہول، لکھے ہیں "مسند الحنفی بن" میں ۲۹۹ نمبر ہے کہ "والحکیم النبی فیہ لاہدی لاہیسی بن سیریم رواہ بن ماحہ ضعیف (مروج السبع ص ۲۷۷)۔"

۵۔ امام ابن قدامہؒ مغربی میں کی تفسیر احادیث پر بیحد حسب کے شہور اور مہدی ہے۔ امام زکریاؒ حدیث کی تصحیح و تحقیق کا ذرا ناواقف ہے۔ امام زکریاؒ روایت لاہدی اس کی نسبت محمد بن خالد جہدی کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "والبیہ" بلحدیث ضعیف مضطرب (مسند ابن حبان ص ۲۲۹) طبع بیرون : "الغنی" خاص کام ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ بھی کسی طرح اور بھی کسی طرح روایت کرنے کے مضطرب بھی ہے۔

۶۔ ابن ماجہؒ نے تواتر ابواب میں ہے کہ صحیح اکرامہ میں کی ایک حدیث کہ "تواتر" میں روایت کی تھیں میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ خوف خدا ہے ہم نقل نہیں کرتے۔

دوسری دلیل

مرزاقاریائی کی مہدویت کی یہ بات ادا کرتے ہیں کہ وہ ان سے پہلے نے فرمایا کہ "تواتر" مہدی کی روایت میں ہے کہ جب سے زمین و آسمان پر ایسا ہو چکا ہے۔ وہ بھی واقعی نہیں ہو نہیں۔ یہ نہ کہ کوئی نہ کہ ہے۔ مہدی کی پہلی رستہ کو دوسری کو گزراں کے گا اس کے نصف میں







اجتماعات علمائے بیانات کے نزدیک کئی وفد ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بیابانی نے مرزا نیت سے تائب ہونے کے بعد مرزا قادیانی کی تردید میں بہت سے رسائلے شائع کئے اور ایک رسالہ خاص اسی مسئلہ میں لکھا اور اس میں بتایا کہ آج تک سابق زمانہ میں کتنے اجتماعات کسوف و خسوف کے ماہ رمضان شریف میں ہو چکے ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور قادیانی کا یہ نظر بھی قابلِ ماعت نہیں۔

### حالتِ حاضرہ

ہمارے قریبی دوست مولوی غلام رسول صاحب قادیانی آفہ رہ چکے۔ جو شاید قادیانیوں میں انتہا کا درجہ رکھتے ہیں اور اسی لئے دھڑلہ ماری بانٹنے میں بہت مشغول ہیں۔ آج کل یہ نکتہ میں زوال فرما رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قادیانیت کی دعوت میں نمبر وار ٹریکٹ نکلوانے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ٹریکٹ نمبر ۲ میں آج محمدی نے لکھا ہے کہ ”قرآن کریم کی سورہ بکوین، سورہ نحل، سورہ قیامت، سورہ زل، وغیرہ اور صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں مسیح موعود کے زمانہ کے لئے یہ نشان بھور پیشگوئی قرار پائے تھے کہ... چاند سورج اور مضافات کی صحن تارخوں میں ٹکر بن گئے تھے۔“

اس حوالہ میں سورہ القیامت کا بھی ذکر ہے اور اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ اس سورت میں و خسف المفسر و جمع الشمس والقمر جوق آیا ہے۔ تو اس سے مراد یہی۔ جنوع کسوف و خسوف اور ماہ رمضان ہے۔ جو مسیح موعود کے لئے ایک نشان ہے۔

ہم نے اس کے جواب میں اشتہار کھلی چھٹی میں مولوی صاحب موصوف سے مطالبہ کیا ہے کہ آپ نے جو یہ دعویٰ کیا ہے اس کے ثابت کرنے کے لئے علماء و دیگر مسلمانوں کے سامنے آپ قرآن مجید کی سورتوں میں سے جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ ایسے الفاظ لکھا نہیں دیں جن کا ترجمہ یہ ہو کہ یہ نشانات مسیح موعود کے زمانہ ظہور کے ہیں۔

موصوف صاحب مولوی قادیانی نے ہماری کھلی چھٹی کا جواب نا صواب تو شائع کرا دیا لیکن اس میں ہمارے مطالبہ کا ہاں نہ دیکھی کچھ بھی ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم نہیں کیسے سبب ہو گیا۔ ورنہ وہ تو (بے یار و مددگار) کسی بات کے جواب سے رکھتے نہیں۔ نہ انہی اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ہمارا مطالبہ محض حاد و دیگر مسلمانوں کے سامنے نکال کر دینا ہے کہ ان سے ان سے انہیں سکے گی۔



شیخ امامت سے یہ جواب مناسب ”اصح الکواکب“ میں اس حدیث کو نقل کرتے  
 لکھتے ہیں کہ ”ما رواه في الحديث ابا علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام  
 عن ابي الحسن ان حديثي في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

اس کے بعد موصوفوں کی حدیث کے تحت اس حدیث کے تحت بھی نقل فرماتے ہیں  
 کہ اس حدیث صحیحہ میں کوئی اور نسخہ کی بشارت ہے اسے اس حدیث کے ساتھ لکھا گیا ہے  
 کہ ”یونکہ آپ ﷺ کے اصحاب نے اس حدیث کو اپنے اور اس حدیث کے ساتھ لکھا ہے  
 اس کی بات یہ کہ اس حدیث کے ساتھ لکھا ہے کہ ”ما رواه في الحديث ابا علي بن ابي حمزة  
 عن ابي الحسن ان حديثي في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

”تسوية“ کا جواب اس حدیث اور تصدیق اس حدیث کے ساتھ لکھا ہے کہ ”ما رواه في  
 الحديث ابا علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام عن ابي الحسن ان حديثي  
 في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

اس حدیث اور حدیث کے ساتھ لکھا ہے کہ ”ما رواه في الحديث ابا علي بن ابي حمزة  
 عن ابي الحسن ان حديثي في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

یہ حدیث کا لکھا ہے کہ ”ما رواه في الحديث ابا علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله  
 عليه السلام عن ابي الحسن ان حديثي في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

اس حدیث کی نسبت قرآن شریف میں صاف الفاظ میں مذکور ہے کہ ”ما رواه في  
 الحديث ابا علي بن ابي حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام عن ابي الحسن ان حديثي  
 في حفظ الحديث كالحق“ ہے۔

مولیٰ کی صورت۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے مطلب کے لئے سبب مسموم کو اپنانے کا حق دیکھ کر صاف صاف القاد میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ دین کی تجدید ہے یا تحریب؟ اس نقطہ نگاہ سے آنحضرت ﷺ نے اپنے بعدی انبیاء کے دعوے نبوت کرنے کی پیش گوئی بھی کر لائی ہے اور ان سب نے کاذب دعوے کی ایک مٹی کی بنیاد پر اپنی کھوپڑیوں سے نبوت و رسالت کر لی تھیں۔

جس مرزا قادیانی کا بخیر و نحو سے نبوت کرنا ہی ان کے کاذب دعوے کی دلیل ہے۔ ان سے دین کی نبوت کی صداقت کے اہل علم و ادب نے اور ان کی تردید کرنے کی حادۃت نہیں ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے دیکھ کر نہ بھڑکنا بھی پہلے اس کے جہان کے کاذب دعوے نبوت ہونے کے بعد بیان کر کے غریب کی نہیں۔

دوسرے طریق یعنی سابقین مجددین کے حوالے سے مرزا قادیانی کا خیال۔ سوس کا بیان اس طرح ہے کہ تجدید دین اسے کہتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے بعد مومنوں کی غفلت یا دماغی زہاں یا کلب ظلم و ظیور۔ بدعات کی وجہ سے دین دہری میں کستی پیدا ہو جانے کا کوئی بندہ خدا یا مختلف ناسخوں میں مختلف متبرکان یا ان کا دلوں میں دین دہری کی رو سے پھونک دین۔ بدعات کو دور کر کے سنت رسولی ﷺ کو قائم کر لیں۔ بہات کو علم سے پروریں اور ان کو سوس انسانیت کے لئے نئے کی رسالت پائے۔ آئیں اور ۱۰۰۰ سال کی مہیا دین لے کر آئیں کہ ۱۰۰ سال کے بعد مسلمان بدل پاتی ہیں۔ عادات میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ سنت کو اصل طریق سنت پرانے کے لئے آئیں صاحب برکت ائمہ کی شراعت ہوتی ہے۔ سوس اٹھائی دن کو بیچ کر کے اور اپنی تائید ان کے شامل جان کر کے دین کو قوی اور تازہ و گہرہ ہے۔

تو یہ دین اسلام کا یکہ پہلو تو دوسرے جس کا بیان ناسخ و کتب میں باطلت کو رواج دیا جائے۔ لیکن دوسرے پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کی کستی یا ظلم و کفار کی وجہ سے مسلمانوں میں جو ضعف آ گیا ہو اسے دور کرنے مسلمانوں کو قوی و مضبوط کر کے مذہب علیم اور سیاست اسلام کو محفوظ رکھا جائے۔ لیکن اس وقت نہ یہ کفار مذہبی امور اور آدمی ملت محمدیہ میں عزائم موجود ہے۔ جس جب ملک میں عزائم و امور نہ ہیں۔ یہ ہے۔ تقاسم پر مبنی ہو سکتے اور یہ معلوم و ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت سے ہونے آپ کے سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونے کے دو پہلو ہیں اور آپ کی شریعت مضبوط دین دین دین ہے۔ ایک پہلو محمدیہ شریعت کا ہے۔ جس سے اصلاح و عقائد



پس جیسا کہ سابقہ مضمون امامت و خلافت کبریٰ میں بالتفصیل بیان ہو چکا ہے۔ اسی طرح آپ یہاں بھی سمجھ لیں کہ مجدد و وقت کا ایک یہ کام بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کے سیاسی ضعف کو دور کر کے ان کو قوی و توانا بنادے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے بعض مجددین سے اس نئے منت کے پہلو کا کام لیا اور بعض سے احیائے ملت کا اور بعض سے ہر دو کا ہر دو پہلو میں شریعت اسلام کو قائم کرنے والا خلیفہ اکبر بنادیا ہے۔ اسے خلیفہ اکبر کہیں یا خلیفہ المسلمین یا امیر المؤمنین یا امام وقت یا امام زمان۔ یہ سب القاب ایک ہی منصب کے فرائض بیان کرتے ہیں۔ ان بارگاہ امتیازی کے ہیں۔ یہ منصب محض اوداعی اور واقعی و ظاہری یا زہنی و معنوی فرج کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کی حقیقت اور حقیقت عمل و خدمت سے متعلق رہتی ہے۔

ہر کہ شمشیر زندہ سکے بنا مشن فراموش

خدا ہر کہ سر پیرا شد قلندر فی داند

سورج کی آیت جو ہم نے اوپر لکھی ہے۔ اس پر دوبارہ تھراؤ لیں کہ اس میں یہ فرائض عمل سے متعلق کئے گئے ہیں اور ان کو حقائق کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے۔ یہ محض اذکار اور ذاتی خیالات کے درجے میں رکھا گیا ہے۔ اسے جوئے مسلمان! جب خدا نے تیرے دل کو نور ایمان سے منور کیا ہے تو تعمیرت کی آگ کو سے حقائق کو دیکھو اور عاقبتی خیالی جمع و خرب و الے مدعیان مجددیت کے دامن فریب سے بچا رہو!

اب ہم حقائق مذکورہ بالا کو واقعات کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ پہلی صدی کے مجدد اعظم بالقرن خلیفہ مہربین عبدالعزیز ہیں۔ آپ خلیفہ اکبر بھی تھے۔ ملت رحل کے نظام کی باگ اور آپ کے ہاتھ میں تھی۔ عدل و انصاف کے بحسہ تھے۔ اس امر میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی سبب سے ان کا زمانہ خلافت باد مود چار بار کے بہت مدد ہونے کے بھی خلافت راشدہ میں ملنا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے علم و فہم بالسنن میں بھی خصوصیت سے یاد کئے جانے کے قابل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے یہ فاتر جو آج مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور مہملی زندگی کی ایک ایک حرکت و واردہ پھر کے سورن کی طرح نمایاں ہو رہے ہیں انھیں اس طیبہ کا ایک ایک ٹکڑا فضاے عالم میں گونج رہا ہے۔ صرف آپ کی فرائض نشانی اور حسن خدمت کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ”آپ نے ابو بکر میں خیر کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث (کی جنس) سے جو کچھ بھی تھا اسے دیکھو اور اسے کتابت میں کر لو۔ کیونکہ مجھے (اس) کام کے منت جانے اور خدا کے چلے جانے کا خوف ہے اور سوائے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے کچھ بھی قبول نہ

کیا جائے اور چاہیے کہ علماء علم کو نہ مکر میں ورسی کی مجالس قائم کریں۔ حتیٰ کہ وہ شخص جو علم نہیں جانتا علم سکھ جائے۔ کیونکہ علم ہلاک نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ بچہ پیدا ہو جائے۔ (تو کلمہ ہو جاتا ہے) (مجمع بناری کتاب المکرّم ۱۲ ج ۱ باب کیف تعلّم النعم)

ناظرین! آپ نے دیکھا کہ خلفہ وقت نے جو بالاتفاق پہلی صدی کا مجدد ہے۔ شریعت اسلام کے پروردگاروں کی خدمت کی۔ دوسری صدی کے بالاتفاق مسلمہ مجدداں، مہم شائقین اور مختلف علوم عربیہ کی جامعیت میں آپ اپنے زمانہ اور اس سے پیشتر کے سب علماء پر فوقیت ہے۔ خصوصاً علوم حدیث اور علوم ادبیہ میں تو کوئی بھی نام نہ سب آپ کا ہم پل نہیں۔ اور آپ کے زمانہ تک اشک اسباب سے جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں ہے۔ روایت حدیث میں بھی بہت احتیاطیاں پیدا ہوئیں تھیں اور متنبہ اساتذہ بعض تاریک گوشوں پر متنبہ میں کی نظر بھر کر ہر مہم کے اندر پہنچ گئی اور استنباط و تیس کے اسوں کتابی طور پر مدوائے ہوئے کی حد سے فصاحت میں بھی مخلصانے وقایہ کا رویہ ہو گیا تھا اور ظنیہ باروائی امرشید کے مہم میں، امجد بن حسن شیرازی کے قاضی اور امام ابو یوسف کے قاضی القضاۃ ہوئے۔ کہ سبب مخلصانہ سبب کے فوائد پر فیصلے ہوتے تھے اور عام علماء عراق کا قیام الحدیث ہونا مسرور میں رہے اور اس بات کے سمجھنے میں کوئی بھی مشکل نہیں کہ جس قاضی و مفتی کے پاس ذخیرہ حدیث کم ہو گا وہ رائے اقلی سے زیادہ کام لے گا اور جب زمانہ میں استنباط فقہ کے قواعد بھی مضبوط ہوں تو قیام میں بھی بے احتیاطی کا احتمال ہے۔ فوہان کے افسانہ روشن اور ان کی نہیں ٹیک ہوں۔ لیکن حالات زمانہ کے تاثر اور حواض بشریہ سے بغیر خدا کی اجی کے معصوم رہنا مشکل ہے۔ نیز یہ کہ نہ متنبہ فہمات امجد کے باعث صحابہ و مہمات بعض مختلف بلاد مشرق میں بھی گئے اور ہر ایک نے اپنے علاقہ میں اپنے مسوعات روایت کئے تو ان مختلف روایتوں میں اختلاف و موافقت پیدا کرنے پر وجود ترجیح کے قواعد بھی مدد نہ ہونے کے سبب میں بھی اختلاف عام ہو گیا اور ان سب روایات کو یکجا جمع کرنے کے لئے مختلف بلاد کا سفر دوری قیام اور قواعد فقہ و نظریات کے بیان کی ضرورت پڑتی تھی۔

ایسے حالات میں خدا تعالیٰ نے خاندان قریش سے امام شافعی کو پیدا فرمایا۔ زبان عرب کی قابلیت جس کی کھنی میں بھی نور کی ذات میں اسے شیر علوم جمع کر دیے اور قرآن و حدیث سے براہ راست استنباط کرنے کی ایسی باریک بینی عطا کی کہ آپ سے پہلے یہ کھیت کسی دیکھو، م میں ہی نہیں کی تھی۔ اس امر میں بہتر اختیار نہیں کہ جمعیت علوم اور ذخیرہ حدیث اور وقت قیم

میں آپ آئمہ سائنس پر فوقیت رکھتے تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اصول فقہ دان کئے۔ اور مختلف احادیث میں جمع آئیں، جو ترجیح کے قواعد منضبط کئے۔ اور تفسیر روایت کی ہمارے کیاں سمجھا کی اور مختلف علاقوں کا سفر کر کے اور حدیث کے بڑے بڑے استادوں سے روایت کر کے اپنے سابق لوگوں سے زیادہ ذخیرہ حدیث جمع کیا۔ آپ کی کتاب کتاب الامام ابن عباس و امور کی زندہ شہادت موجود ہے۔ حدیث اور فقہ کو ایسے طور پر لکھا ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے سے یہ آیت برآتی ہے۔ ”سراج البحریں یلتفتان بینہما یبرخ لایبغیان“ (نرحس ۱۰۱۰)

علم حدیث کی ایسی ہی خدمات کی وہ سے آپ کا لقب ناصر الحدیث تھا۔ آپ نے علم حدیث کی دو خدمت کی کہ پہلوں کی فروغ و اشاعت ظاہر ہو گئیں اور آپ اپنے پیچھونے کے لئے مسلم کی مشقہ اقرار پاسے۔ مبرور محدثین تفسیر حدیث میں آپ ہی کے نقش قدم پر ہیں۔ غرض آپ کا نام ان مجددین کی فہرست میں نمبر اول پر ہے۔ جن سے خدا تعالیٰ نے ایسے سائنس جویہ کا کام لیا۔

امام شافعی کی مجددیت کا پائوں میں بلا تعالیٰ مسلم ہے اب ہم ان حضرات سے حرم اقا، بانی کو مجد و سکتے ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی نے امام شافعی کے معانی میں علم حدیث کی کوئی خدمت کی۔ خدمت کیا کرتے؟ دوسرے سے اس فن سے واقف تھے۔ بلکہ وہ خود راجہ سفر ہاتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں مجھے اس فن سے انس ہی نہ تھا۔ نیز یہ کہ

ن صاحب کشف جو نقلی نہ ہے۔ علم اصول فقہ کے بیان میں لکھتا ہے۔ ”اول من صنف قیام الامام الشافعی“ ص ۱۱۶

ع شرع تفسیر القرآن و افکارہ ۳۲

۳۔ یہ کتاب مصر میں چھپ چکی ہے اور سات مطبوعہ جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ الحدیث لکھ لکھ کر اس عاجز کے پاس پہنچا رہے۔

۴۔ یہ کتاب مکمل بیٹے ممتاز مرزا خدا بخش قادیانی بن ام ۱۲۶۲ سے مر ۱۳۰۲ تک فرست مجددین۔ یہ کتاب مرزا کو دیوئی کی زندگی میں قادیانی خوار الدین صاحب کے کتب خانہ کی ۱۰۰ سے تیار ہوئی۔ مرزا قادیانی نے اس کا کلام لکھنے کوئی ہوش سے سنا اور مصنف کی ہادوی والا ہوئی اور قادیانی ہر دو آدمی اس کی تعریف کرتے ہیں۔





کے نام کی جنگ کرتے ہو؟۔ اور پتھارے تو ساری عمر نصاریٰ کی صفت، خوش کرتے، اور ان کے سامنے مت مزاحم کی چٹھیاں کھاتے رہے اور جہاد کو کافر کرنے کی بجائے دنیا جہات کے مسلمانوں سے جہادی قوت زائل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جیسا کہ آپ و مسلمان نام زمان میں ان کی اپنی تصریحات سے معلوم ہو چکا ہے۔ یہی مرزا قادیانی کا دعویٰ مجددیت بھی سراسر اہل ہے۔

### دوسرا طریق

مرزا قادیانی کی مجددیت کے پرکھنے کا دوسرا جہاد دین سائنس سے عقائد میں موافقت یا مخالفت ہے۔ اس کا بیان اس طرح ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی دین سکھایا۔ اس دین میں باطل کے لئے کوئی راہ نہیں۔ اس کے بیان میں کوئی ٹکئی نہیں، سب کچھ میں موافقت نہیں۔ ان میں رب و ملک کی تمجید نہیں۔ جو بات ہے وہ تو مکہ ہے۔ حرام و یقین سے جان کی ٹکائی ہے۔ اس میں لٹی و اثبات کو برتر نہیں رکھا گیا اور کفر و اسلام میں وضو و نہیں ڈالنا جو بات ایک وقت میں جاہل ہے وہ دوسرے وقت میں خلافت نہیں ہو سکتی اور جو بات ایک وقت میں اسلام ہے۔ وہ دوسرے وقت میں کسی خاص شخص کی شخصیت سے کھر نہیں ہو سکتی۔

جب اصولی طور پر آپ نے یہ بات سمجھ لی تو اب دیکھنا چاہئے کہ اگر مرزا قادیانی واقعی سچے مجدد تھے تو ان کے عقائد سب سچے جہاد دین کے موافق ہو نہیں پاتے۔ مگر آپ کی بے لوث ضمیر موافقت کی شہادت دیتی ہے تو آئیے اس معیار پر دیکھیں کہ پہلے جہاد دین کے عقائد کو بار بار رنج و زوال یعنی علیہ السلام کہتے تھے۔ ہم ان میں سے بعض کی تصریحات ذیل میں لکھتے ہیں اور یہ یاد رہے کہ ہم اس جگہ صرف انہی کی تصریحات لکھ کر رہے۔ جو مرزائیوں کے نزدیک مسلم جہاد ہیں اور ان کی قابل فخر کتاب (مسل ص ۱۱۲ سے ۱۲۵) تک جو فہرست جہاد دین کی لکھی گئی ہے۔ اس میں ان بزرگوں کے اسمائے گرامی بھی درج ہیں۔

۱۔ امام شیخ قادیانوں کے نزدیک پونہ صدی کے مسلم جہاد ہیں۔ آپ اپنی مائے نام کتاب (۱۱۰۰ء و احصاء ص ۲۲۴ طبع ہریت) میں خدا تعالیٰ کے لئے جہاد عنوان کرتے کرتے کے باب میں آیت ”انسی متوفیک ورافعلک“ کے ذریعہ اپنی روایت سے یہ حدیث ذکر کرتے ہیں۔

”عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتقم اذا نزل ابن مریم بن السماء فیکم واماکم منکم“ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اس وقت

جیسے ہو گئے جب کہ تم میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور تمہارا، اور تمہاری میں سے ہوگی۔

۲۔ حدیث بخاری شریف ج ۱۰ ص ۱۰۰ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰) اور بیہات الکریم ج ۱ ص ۱۰۰ کے نزدیک محدثین کے مسلم محدث ہیں۔ ان کی تفسیر حضرت یحییٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے حوالوں سے بھری پڑی ہے۔ خصوصیت سے چند حوالے درج ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”هكذا وقع فان المسيح عليه السلام لما رفعه الله الى السموات عرفت اصحابه شيئا (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۱۰۰) اور بیہات الکریم ج ۱ ص ۱۰۰۔  
کیونکہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا تو آپ کے اصحاب گروہ گروہ ہو گئے۔

۳۔ ص ۱۰۰ آیت ”اولیٰ من اهل الكتاب“ (البقرہ ۱۰۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:  
”اول المراد بها اندي ما ذكرناه من تقرير وجود عيسى عليه السلام وبقائه في السماء وانه سينزل الى الارض قبل يوم القيمة (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۱۰۰)۔ لہذا اس سے یہ مراد ہے کہ جو ہم نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے آسمان میں زخم موجود ہونے کی بات بیان کی اور یہ کہ آپ روز قیامت سے پیشتر زمین پر ضرور ضرور نازل ہوں گے۔

۴۔ ص ۱۰۰ آیت ”اول لعلم للامة“ (زمرہ ۶۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:  
”وقد تواترت الاحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اخبر بنزول عيسى عليه السلام قبل يوم القيمة (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۱۰۰) اور  
حضرت یحییٰ علیہ السلام سے احادیث تواتر سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے روز قیامت سے پیشتر نازل ہونے کی خبر دی۔

غرض سب اس امر کی تصریح صرف الفاظ میں بکثرت موجود ہے اور ایک مقام بھی ایسا نہیں جس میں پنا عقیدہ اس کے خلاف لکھا ہو۔

۵۔ حدیث صحیح مسلم کے حوالہ سے حضرت جابر بن عبد اللہ جو کتاب میں مذکور بھی ہے اس سے بھی یہی عیاں اور واضح ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور مسلمہ نوح کا اس وقت کا امام زمانہ رہا۔  
لہذا یہ شخص ہوا جسے وہ دو سب دیگر احادیث کی تصریحات کے جو امام ترہ تھے اور ابوداؤد سے روایت کی ہے۔ وہ امام مہدی ہے۔

۴۔ امام رازی قادیانیوں کے نزدیک پہلی صدی ہجری کے مسلم مجدد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ربیع اور نزول آنحضرتؐ کی تشریحات سے ان کی تفسیر کبیر ہجری پڑی ہے اور اس مسئلہ کو اس تفصیل و سطر سے امام رازی کے برابر شاید کسی دوسرے نے نہ لکھا ہوگا۔ آپ کی صرف ایک عبارت جو ہر دو امر کی جامع ہے۔ یہاں نقل کی جاتی ہے۔

”قد ثبت الدلیل انہ حسی وورد الخبر عن النبی ﷺ انہ سيقزل ویقتل الذحال ثم انہ تعالیٰ یتوفاه بعد ذالک (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۲)“<sup>۱</sup> ”تفصیل“  
جمل سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپؑ مذکور ہیں اور آنحضرت ﷺ سے بھی حدیث وارد ہوئی جو کہ وہ ضرور نازل ہوں گے اور وہ جال کوئل کریں گے۔ پھر اس کے بعد آپؑ فوت ہوں گے۔

۵۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ قادیانیوں کے نزدیک ساتویں صدی کے مسلم مجدد ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف میں ربیع عیسیٰ کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی قابل قدر کتاب ”منہاج المسلمین“ میں فرماتے ہیں کہ:

”فان المسيح عليه السلام رجع ولم يتبعه خلق كثير (منہاج ج ۲ ص ۱۱۱)“<sup>۲</sup> کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام ایسے حال میں مرفوع ہوئے کہ زیادہ خلقت آپ کی پیروی نہ ہوئی تھی۔

۵۔ حافظ ابن قیم جو قادیانیوں کے نزدیک ساتویں صدی کے مسلم مجدد ہیں۔ اپنی مختلف تصانیف میں ربیع اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث کا انکار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مصدق نہیں ہو سکتا۔ (اتقان المیزان ص ۲۰) نیز آپ اپنی کتاب اجتماع النجاش الاسلامیہ میں خدا تعالیٰ کے فوقی الامر میں اور فوقی اسماوت ہونے کے قرائن و دلائل میں ”یت بعین فی متوفیک و اضعک الیٰ نکر بھی ذکر کرتے ہیں۔

۶۔ حافظ ابن حجر قادیانیوں کے نزدیک آٹھویں صدی کے مجدد ہیں۔ ان کی شرح صحیح بخاری کا باب نزول عیسیٰ علیہ السلام تو ربیع اور نزول فی اخر الزمان کے دلائل سے مہر پر ہے۔ جن کا صحابہ بھی موجب غرالت ہے۔ صرف ایک حوالہ پر کھاریٹ کی جاتی ہے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

”کان عیسیٰ ابناً قد رجع و هو حسی علی الصحیح (فتح الباری ج ۲ ص ۲۶۷)“<sup>۳</sup> ”تفصیل“ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی مبعوث نہ رہے کے مطابق زندہ ہی اٹھائے گئے ہیں۔

۷۔ مہجدل الدین عیسیٰ قدس سرہ کی قادیانوں کے نزدیک نویں صدی کے مسلم مجدد ہیں۔ ان کی تفسیر میں صاف الفاظ موجود ہیں۔ چنانچہ آپ آیت سورہ آل عمران کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

”وَمَكَرَانِهِ بِهِمْ بَانَ الْغَيِّ شَبَّهَ عِيسَىٰ عَلِيَّ مِنْ قَضَدِ قَتْلِهِ مَقْتُولَهُ وَرَفَعَ عِيسَىٰ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ أَعْلَمَهُمْ بِهِ اَذْكَرُ اَنْتَعَالَ اللّٰهُ يَعِيسَى اَنَّى مَتْرُوكًا فَانْصَحْتَ وَرَافَعْتَ لِي مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ حَوْتٍ (جلالین معبران ص ۵۴)“  
 اور خدا نے بھی ان کے ساتھ تدبیر کی کہ مغرب میں علیؑ سلام کی وجہ سے اس شخص پر زوال دلی۔ جس نے آپ کو قتل کرنے کا قصد کیا تھا۔ لیکن انہوں نے اسے قتل کیا اور مغرب میں علیؑ سلام کو اوپر اٹھالیا اور اللہ ص سے بہتر تدبیر والا ہے۔ یعنی ان سے بہتر تدبیریں جانتا ہے۔ (اسے نبی یا امام کہیں کہ خدا نے اسے عیسیٰ مسمیٰ میں سے نیچے والا ہوں۔ تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو صرف اپنی دنیا سے بغیر موت کے۔

اسی طرح آپ اپنی دوسری تفسیر تلمیل میں آیت و رفعك الیٰ من مرثیہ سے ہیں کہ  
 ”کُتِبَ اِشَارَةٌ اِلَى نَفْسَةِ رَفِيعِ عِيسَى اِلَى السَّمَاءِ (تفسیر کبیل مطبوعہ صحیح ذروقی، تفسیر جامع الہدین ص ۵۳)“ اس میں اشارہ ہے کہ عیسیٰ کے تسمیٰ کی طرف نمونے جانے کے قصد کی طرف۔  
 اور آپ کی مجسمہ تفسیر الذرا من الذرا روہ تو احادیث نزول عیسیٰ اور تصریحات صحابہ و تابعین کی وہ ایات سے بھری پڑی ہے۔

۸۔ خلافتِ قرنی قادیانیوں کے نزدیک دسویں صدی کے مسلم مجدد ہیں۔ آپ کی تصریحات درج ذیل و نزول عیسیٰ علیہ السلام پیش لاش میں ہیں۔ جس جگہ ہم صرف شرح فقہائے کبار کے جواب پر اکتفا کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

”وَنَزَلَ عِيسَىٰ مِنَ السَّمَاءِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَانَّهُ اَيُّ عِيسَىٰ لَحْمٍ لِّلْبَشَرَةِ اَيُّ حَلَاةٍ لِّلْقَبِيَّةِ وَقَالَ اللَّهُ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ اَيُّ قَبْلَ مَوْتِ عِيسَىٰ عِنْدَ نَزْوِلِهِ عِنْدَ قِيَامِ الْمَاعِيَةِ عِنْدَ نَزْوِلِ عِيسَىٰ مِنَ السَّمَاءِ فَيَجْتَمِعُ عِيسَىٰ بِالْمَهْدِيِّ (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶)“ اور نزول عیسیٰ کا جہیز کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عیسیٰ عیسیٰ علیہ السلام البتہ علامت ہیں قیامت کی نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کو کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لے آئے گا۔ بشر اس نے یعنی عیسیٰ علیہ



(الفصل: ۱۵) ”کے ترجمہ میں نقل موجی غیر کے مرجع کی نسبت کھول کر لکھتے ہیں۔

البتہ ایمان آورد و عیسیٰ پیش از مردن عیسیٰ اور اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں ”مترجم گوید بعضی یہودیہ کہ حاضر شوند نزول عیسیٰ و الایقہ ایمانی آمد“ یعنی وہ یہود جو حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت موجود ہوں گے وہ سب آپ پر ایمان لائے انہیں گے۔

اسی طرح آپ الفہرذ: النبی عربی میں لکھتے ہیں کہ:

”وایضاً فمن ضلالة اولئك انهم يحزمون انه قتل عیسیٰ علیہ السطوة والسلام وروی الواقع وقع اشتباه فی قسمته فلما رفع الی السماء ظنوا انه قد قتل ویروون هذا الفلط کلباً عن کثیر فإزال الله سبحانه هذه الشبهة لمسی القرآن العظیم وما قتلوه وما حلیبوه ولكن شبة لهم (الفہرذ: الکبیر فی احوال تفسیر ص ۱۹) ”بیز تصاری کی گزشتہ میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام قتل کر دیے گئے تھے اور واقعی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو آپ کے متعلق اشتباہ واقع ہو گیا تھا۔ پس جب آپ آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو انہوں نے ظن کیا کہ وہ مقتول ہو گئے ہیں اور قلعہ بات دوہرائے ہوئی۔ یہ زمانہ بزمانہ روایت کرتے آئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس شبہ و قرآن عظیم میں وہ کر دیا کہ فرمایا تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ صلیب دیا۔ لیکن وہ تشبیہ دیا تو اسے طعن ہے۔

اسی طرح تاویل الاحادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

”کسانی عیسیٰ کائنات مملک بعشی علی وجه الارض فاتهمه البھود بالمدسقة واجمعوا علی قتله فیکرو مکر الله والله خیر العاکرین فجعل له هیئۃ مثالیۃ ورفعه الی السماء (ص ۶۰)“ ”حضرت مسیح علیہ السلام ایسے تھے گویا کہ ایک فرشتہ روئے زمین پر چتا ہے۔ پس یہود نے آپ پر (معاذ اللہ) بے دینی کی تہمت تراشی اور آپ کے قتل کا پختہ قصد کر لیا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے تدبیریں کیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پس آپ پر عالم مثالی کی نیک معیت طاری کی اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھایا۔

۱۴۴۰ شوال کی بھی قادیانیوں کے نزدیک ہر عیسوی کے مسلم تھو ہیں۔ آپ کی تعمیر فتح اللہ ریجن علیہ السلام کے رنج آسمانی اور نزول عیسیٰ کے بارے میں بھری پڑی ہے۔ ہم اختصار

کی جہت صرف ایک حوالہ ذکر کرتے ہیں۔

”نواسرت الاحادیث و نزول عیسیٰ جسدًا اوضح ذلك الشوکانی  
(مفہم الدیان ج ۳ ص ۲۹۳) ”زندگی اور جسم کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے  
متعلق احادیث بالقرائن ثابت ہیں۔

۱۳۔۔۔ شامہ بخار صاحب محدث دہلوی مرزا تیز کے نزدیک تیرھویں صدی  
کے مسلم مجدد ہیں۔ آپ تفسیر موضح القرآن میں آیت ”وان من اهل الكتاب الا ليقومن به  
قبيل موته“ (النساء: ۱۰۶) کا ترجمہ یوں کرتے ہیں اور جتنے فرماتے ہیں کتاب و اصول کے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لادیں گے۔ ان کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا۔ ان  
کا بتانے والا۔ م کے بعد کدہ میں قیامت ہیں ”یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج ہی زندہ ہیں۔  
جو حقے آسمان پر جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا۔ تب اس جہان میں ان کو اسے ماریں گے اور  
یہ وہ نصرتی سب ان پر ایمان لادیں گے کہ مائے نہ تھے زندہ تھے۔“

اسی طرح آپ آیت ”وانہ لعلم للعصاة“ (احزاب: ۶۱) کی تفسیر میں  
فرماتے ہیں ”اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام پھر دیئے واپس ہے۔ قیامت کی یعنی انکا اترنا آسمان سے  
ایک نشان ہے۔ قیامت کی دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گے اور  
دجال کو قتل کریں گے۔ پھر یہ جوج ماجوج پیدا ہو کر سارے عالم کو خراب کریں گے۔ حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام مومنین کو لے کر کوہ طور پر جا کر چھبیں گے۔ غرض یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
نشانی میں قیامت کی۔“

پھر یہ: آپ نے دیکھ لیا کہ گذشتہ مجددین جن کو مرزائی جماعت بالافتادہ (قادریانی  
اور لاہوری) مجدد تسلیم کر چکی ہے۔ ان سب کا عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کے  
متعلق کیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی ان سب کے خلاف عقیدہ رکھ کر مجدد بنتے ہیں۔ یعنی کہتے ہیں کہ  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ نہیں اٹھائے گئے۔ بلکہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور دنیا میں نہیں  
آئیں گے اور جس کے آنے کی خبر ہے وہ میں خود ہوں اور ظاہر ہے کہ حیر و حدیثوں کے مجددین جو  
علم میں کامل سنت رسول اللہ کے حامل اور تقویٰ و پائنت میں ممتاز تھے اور جن کو خود مرزا قادیانی  
بھی مجدد مانتے ہیں۔ سب کے سب گمراہی پر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ  
خدا تعالیٰ میری ساری امت کو گمراہی پر متھیں کرے گا۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۱) ہذا مفہم بالاختصار۔  
واقفینہ) تعجب ہے کہ مسلمانین کی ایک جماعت ایک امر کو ایمان کہہ لے گی کہ وہ ایک مجدد اور ایک



فہم جس کے پیسوں عقیدے خلاف قرآن وحدیث دونوں اہل ان کا ختم بھی ہوا اور وہ پانچویں  
انتظامیت سے فریجہ حج کا بھی ہارک ہو اور اس کی رازی کا انحصار حیلہ و فریب سے لوگوں کے  
چند پر ہو اور ان سب معاملوں کے برخلاف انی عقیدہ و اکثر اشراک قرار دے تو وہ بھی تہ وہ یہ  
کہتے ہوتے ہیں۔

دیکھ بھیجی کہی ہے کہ مرزا قادیانی دعوے محمدیت میں بھی مثل دعوے رسالت اور دعوے  
امت نبوی اور دعوے مجددیت اور دعوے مسیحیت کے کاذب ہیں۔

سوال اول: ہر صدی سے کیا مراد ہے؟

الجواب: مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ "چونکہ یہ انشواہن چھریں صدی کے لوگوں میں  
ہوا ہے۔ اس لئے ہر صدی سے مراد صدی کا آغاز ہے اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ حساب شماریات  
شروع ہوا کرتا ہے نہ کہ نمبر ۱ سے۔ اس کی تشریح میں ہے کہ پہلی صدی کے مجدد ہمارا حقائق قلیطہ عمر  
بن عبدالمعز ہے۔ اس کا وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی اور علم حدیث کو صدی کے ختم میں پہنچ کر پایا اور  
دوسری صدی کے مجدد بلال ثقات نام شافعی و ابن ابی وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی علمی خدمات  
تجلی صدی کے آخری حصے میں ہیں۔ دس ہر صدی سے ہر صدی کا آخری حصہ ہے۔ چنانچہ اہل  
وہب و شرح ضمن فی ۱۰۰۰ھ میں ۱۰۰۰ھ میں ہے اور اس امر کی واضح دلیل کہ ہر صدی سے ہر وائیر  
صدی ہے۔ نہ کہ ابتدا میں ہے کہ نام نہ ہوتی و اخیرہ ملانے حقد میں دس قرین اس بات پر متفق ہیں  
کہ پہلی صدی کے ہر پڑھنے محمد بن حنفیہ اس میں چاہیں جس کی عمر میں فوت ہوئے اور ان کی عمر  
پہلے ۱۰۰ برس کی تھی۔

سوال دوم: کیا محمد ا کے لئے صاحب الہام ہونے ضروری تھا؟

الجواب: ہر ضروری نہیں۔ جو حق ہو چکی سنت قرآن ہو چکی۔ آنحضرت ﷺ  
رخصت ہوئے وقت قرآن احمدی کی جبرائی کی تائید کر گئے۔ حق حق اور الہام کی ایہ  
ضرورت نہ تھی۔ ہر محمد قرآن وحدیث کا مرقع ماسل کرنے کے بعد انہی کی جبرائی نکھاتا ہے۔

"بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسول الله  
المقام المحمود وعلى آله واصحابه اجمعين الى انبيؤ المشهود وانا العبد  
اللائيم الحقير القاسموني محمد ابن ابراهيم مير السبعاكوتي"

بتاریخ ۱۶ اشواں ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۳۸ء بعد زمانہ زلیخہ فتح علیہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کھلی چٹھی نمبر ۲

بخدمت

مولوی غلام رسول را جیکی قادیانی

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی

- - - مرحوم ابو جہاد

سعدہ و نعمتی علی رسول صاحب قویانی حالی دارین لکوث

## کلی چٹھی نمبر ۲

بھرت دوست تہ پی مولوی غلام رسول صاحب قویانی حالی دارین لکوث  
آپ نے میری چٹھی نمبر اکاٹھاپارہ رقم فرمائی کی تکلیف اٹھائی امن کا شکریہ ہے۔ آپ  
نے ان کا نام "نواب و صواب" لکھا ہے۔ لیکن وہ اردو کے حقیقت پر اس کا صواب ہے۔  
حقیقت نے پھپھانے اور اس کے احکامات سے کھڑے میں بہت کوشش کی تھی ہے۔ اس کی  
وضاحت یوں ہے۔

آپ نے میری من وفات کو انجیم کر دیا کہ مجھے زیارت نمبر ۵ میں  
میرے بار کو چٹھی درج ہے بیجا نہیں کیا۔ لیکن گئے ہاتھ آپ نے اپنی طرف سے بھی غلام کر  
دی کہ میں نے بھی آپ کو کھلی چٹھی تیرا بھی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ کلی چٹھی آپ کی خدمت  
میں دست مست کی تھی صاف سبکی کی تھی۔ لیکن آپ اس وقت تشریف نہ رہتے تھے۔ یہ بات ٹھیک  
اسی طرح ہے جس طرح آپ اس جواب کا صواب "کہ (میرا) نے فرم میں در عنوان نوٹ  
لکھتے ہیں کہ مولانا صاحب کی خدمت میں ام کے بروقت اپنے فریضے کی ادائیگیاں دست نام  
حسن بھیجی تھیں۔ لیکن مولانا صاحب کا صواب نامہ واسطے لکھا ہے کہ "میرے گئے ہوئے تھے۔"

آپ نے اس بار میں نوٹ فرمایا کہ غیر لکھی گئی کہ کون ماریٹک بھیجا تھا۔ میری  
فکارت فرمیں نمبر ۵ کی ہوت ہے۔ ماریٹک میرے کے نہ ارسال کر دے تو آپ نے ان الفاظ میں  
تسلیم کر دیا ہے۔

نہ ہم سے جو ہو ۱۳۳۱ھ (س) بھر غفلت برتی گئی ہے۔ (س) لیکن اس میں بھی  
آپ نے حقیقت پر ہوا دل لائی کوشش کی ہے۔ اور یہ کہ اس کے حقائق لکھے ہیں۔ "بعض محال  
اگر بتا دیا کہ جب واقعہ یہ ہے کہ آپ نے وہ فرمایا یعنی نمبر ۵ جس میں میرے نام کی چٹھی  
درج ہے۔ مجھے نہیں بھیجا۔ غرض غفلت سے غلام جو اتوار پر بعض محال کہنے کا کیا موقع آیا اور اگر  
کری کی کیا گئی کہ



اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے کوئی طریقہ پر حاکم اور مہاجر  
ہے پڑھتے تھے آپ نے اس کی نصیحت لی۔

اس کی حقیقت یہ ہے کہ پڑھنے والا پڑھتا جاتا ہے اور سننے والا سنا ہے۔ جس  
مخرج پڑھنے والے کے تمام دماغی قوی پوری طرح متہیہ ہوتے ہیں۔ اس طرح سننے والے کے  
بھی ہوتے۔ خاص کر جب وہ اپنے مشعل میں مصروف ہو اور وہ شخص بھی خاص نماز کا ہو تو وہ اپنے  
رہا و مبالغہ کو دوسری طرف متوجہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی اگر کوئی دلچسپی آواز اس کے  
کان میں پڑ جائے تو وہ نظری قوت نامت۔ رتوتہ ہوئے آواز سنیں اور بھی جا سکتی ہے اور یہ بات  
بھی یاد رہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سننے والے کا خیال پڑھنے والے سے سرحد ماتھ نہیں چلے۔  
بلکہ پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اپنی بات اس کے ذہن سے ترسکتی ہے۔ یہاں سے پڑھنے  
والے کے پڑھنے سے باز آ جاتی ہے۔ اس کی حقیقت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس بات کی کہ  
آپ نماز کی حالت میں مشغول تھے۔ اپنی قرأت و تفسیرات میں مصروف تھے۔ اس وقت  
آپ ﷺ نے مسجد سے ایک شخص کے قرآن پڑھنے کی کوڑی۔ نمازی مشغول کی وجہ سے آپ  
اور وہ نہیں دے سکتے تھے اور قرآن پڑھنا چاہا ہے۔ ایسے حال میں اگر جہانے کوئی آیت  
پڑھی۔ جس میں اس وقت آپ کو خیال مہاجر قرأت کے۔ تھوڑی جگہ۔ کار تو یہ مرزا قادیانی کی  
مطلحات آیت کی تھیں جن کی۔

”وانسى هذا من ذاك، فاعلم ولا تكن ممن القاصدين“ (تحریر کے  
آنحضرت ﷺ کو کسی آیت کا کسی خاص وقت میں نسیان ہو جانا امر تبلیغ میں نسیان نہیں ہے۔  
کہ تو کہ انہی علیہم السلام تبلیغ میں نہ ہو نسیان نہیں ہوتا۔ چنانچہ شیخ کمال الدین ابن ہمام شافعی  
الساہلہ میں فرماتے ہیں۔

”واما فيما طريقه الابلاغ مهم معصومون فبما من السهو والغلط“

(المطبع مصر ۱۳۰۰ء)

اسی طرح شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ۔ بہم معصومون

(ج ۱۱ ص ۸۳)

عالم ان الانبياء معصومون في تعليل الرسالة

اس طرح صحیح بخاری کی ہر روایت (صحیح انبیاء) میں و انبیاء اور شافعی امام

بھی خاص اس حدیث کے آئین میں نہیں ہے۔

نہیں مرزا قادیانی کی حالت اس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ انہوں نے جملہ آیات تیسری سلسلے میں لکھی ہیں۔ چنانچہ بعض تو ایسی ترانوں میں ہیں۔ جن کا نام عریضی و رسالت ہے اور بعض کا نام حقیقت الہی ہے اور بعض کا نام ابطال ہے۔ ہے اور بعض کا نام براہین احمدیہ ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کا نسیان اور غلطی سے ہے اور مرزا قادیانی کی غلطی اور جھوٹ ہے۔ "لقد قلنا فلا یفاس احدھا عنی الاخر"

اور دوسری روایت حضرت ابی والی جو آپ نے قریش کی ہے اس میں تو آپ نے غضب و عداوت ہے۔ آپ کوگوں کی عام عادت ہے کہ مرزا قادیانی کو بچہ نے کے لئے منہ پھاڑ کر آنحضرت کی ذات اقدس پر دشمنیات کرتے رہتے ہیں۔ جس سے ایک مومن کے روگنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ایسی طرح سورہ ۳۴ جون ۱۹۳۳ء کو چار مناصرے میدان قلندریہ کلاں میں ہوئے تھے۔ ۳۴ جون کے منظرے ختم ہوتے ہیں میرے اس اعتراض کے جواب میں کہ مرزا قادیانی قرآن شریف اور احادیث کے الفاظ میں بھی زیادتی کر رہے تھے اور اس کی مثال میں مرزا قادیانی کی تفسیفات حقیقت الہی اور آئینہ کمالات و رفیع دردمیں سے وہی غلط فہمی پیش کی تھیں۔ جو کبھی چھٹی نمبر امی دور کی گئی ہیں۔ جن کے جواب میں آپ کے مولوی محمد سلیم قادیانی نے یہ کہا کہ اگر مرزا قادیانی نے یہ آئینہ ہی طرح لکھی ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ میری منہ و جال کی خبر دی ہے۔ یہ بات برائی کی کتاب میں کہاں ہے؟ اور نیز قرآن شریف نے کہا ہے کہ حج علیہ السلام سے بشارت سنائی کہ میرے بعد احمد رسول آئے گا تو انجیل سے دکھایا جائے گا احمد کہاں لکھا ہے؟

ایسی طرح آپ نے بھی یہی کہا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسی آیات پڑھیں۔ جو قرآن میں موجود نہیں ہیں۔ یہ بڑا بھاری اعتراض اور بہتان ہے۔ جو آپ نے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر لگایا۔

اب اس کا حتمی جواب سنئے کہ قرآن شریف کی قرآنیت کا مدار احادیث کے بیان پر نہیں ہے۔ کیونکہ احادیث میں سوائے چند محدود آیتوں کے دیگر آیات کا ذکر نہیں ہوتا تو کیا اس کا

جب ان جملہ سے یہ حوالے دئے گئے تھے تو آپ سب کے منہ پر ہر گز لگی تھی۔

یہ تہجد اٹھنا چاہئے کہ جتنی آیات احادیث میں مذکور ہیں۔ قرآن شریف اتنا ہی ہے۔ اگر یہ تہجد درست ہے۔ تو ان چند آیات کے ۱۲ دیگر ہزاروں آیات ہیں۔ ان آیات، جہاں سے لوہ کی دلیل سے قرآن قرار دیں گے؟ مثلاً حدیث میں آیا کہ آنحضرت ﷺ بعض وقت جو کئے خطبے میں اور عیدین اور فطر کی نماز میں سورہ قی والقرآن المجید بھی پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح غیرین کی نماز میں بعض وقت سورہ قی، سورہ قمر اور بعض وقت سورہ سبح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اُنک مدیث، الفلشیہ بھی پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کے روز فجر کی نماز میں چکی رات میں اسم سجدہ اور دوسری میں سورہ نصر پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح دیگر نمازوں میں دیگر سورتوں کا بھی ذکر ہے تو کیا آپ ان سورتوں کی آیات احادیث سے ثابت کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں کر سکتے اور یقینہ نہیں کر سکیں گے تو پھر ان سورتوں کی آیات کہاں سے حاصل کریں گے؟ جہاں سے حاصل کر سکتے کی بات آپ کہیں گے۔ وہاں سے سورہینہ میں وہ الفاظ ہیں تو آپ آیات قرار دیتے ہیں۔ دیکھ دیں تو ہم حسم کر جائیں گے کہ واقعی آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ کو قرآن شریف کی آیات قرار دے کر پڑھا تھا۔

آپ میرے قہ کی دوست ہیں اور حافظ قرآن نہیں ہیں۔ اس لئے میں آپ کو اس مشکل میں نہیں ڈال چکا کہ قرآن شریف کی قرآنیت کا ثبوت کس بات پر ہے۔ ہذا اس مشکل کو آپ کی پاس خاطر سے میں خود ہی حل کر دیتا ہوں۔ اس کے لئے سب سے پہلے قرآن شریف کی تعریف نظر میں رکھیں جو یہ ہے۔

”القرآن کفاب اللہ المنزل علی محمد ﷺ المکتوب فی الصحف المحفوظ فی الصدور المعرو علی اللسان المنقول عنه نقل متواتر لا شبهة فیہ“ اس تعریف میں جس قدر قیود ہیں وہ سب قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں۔ مگر ہم اس وقت صرف قیود تو ماخوذہ کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے مقصود کو زیادہ تر قسطنطنیہ سے ہے۔

سوائے کاجان اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم آیات ”یا ایہا الرسول بلع ما انزل الیک من ربک (مائیدہ: ۶۷)“ اور ”یوحیٰ آیاتہ ویعلمہم الکتاب والحکمة





مسعود فی حد المرفقة فاقطعوا ايديها وفي كفارة اليمين فحياء ثلثة ايام  
مفتاحات وقونه بلاشبة تأكيد على مذهب الجمهور لان كل ما يكون متواترا  
يكون بلاشبهه وعند الخصاف هو احقرار عن المشهور لان المشهور عنده  
قسم من المتواتر لكن مع شبهة وهذا كله على تقدير ان يكون التلا في  
المصاحف للجنس واما ان كان للعهد فتخرج الفراء لتغير المراجعة فلهذا  
يقوله هو المصاحف ويكون قوله المنقول عنه الى اخره بيان للواقعة (۱۰)  
پس اگر آپ حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی میں کہ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ  
نے یہ عبارت لکھی کہ ان الدین عند الله الحنفية المسلمة ولا اليهودية ولا  
النصرانية الیہ "ہو قرآن شریف میں: ذل من نے قرآن کی آیت قرار دے کر  
پڑھی تھی کہ آپ آنحضرت ﷺ کی زبان پاک سے ثابت کریں کہ آپ نے قرآن شریف  
کی آیت قرار دیا تھا۔ صاحب میں! یہ آنحضرت ﷺ پر سراسر بہتان و افتراء ہے۔ نہ  
آنحضرت ﷺ نے اسے قرآن کا جزء قرار دیا۔ نہ حسب تفسیر بلا کاہن و قرآنی شکل میں تحریر  
میں لائے کا حکم کیا۔ نہ صحابہ و علمائے اہل سنت و ائمہ کے عہد میں ان پاک و شہور کے تفسیر  
کرنے میں بیوقوف آنحضرت ﷺ خود کھوائے تھے۔ یہ عبارت پائی فی اور نہ کسی ائمہ یا صحابی نے  
بزمہا حکایا میں سے ہوائے حضرت ائمہ نے اسے رد کیا نہ یہ قوم کا تواتر کہاں ثابت ہو؟ کیا  
صرف ایک شخص کے کلام ہے؟ یہ انہی ان کا لایا؟ آیت ثابت سمجھتے ہیں؟ نہ کرایا سمجھتے ہیں؟  
علامہ احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ کا کلام رد کر دیا۔

اصل عبارت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بعض وقت کسی کوٹ بھی فرماتے تھے۔ کیونکہ  
بہیں طریق تبلیغ الفاظ قرآن آپ کا نام ہے۔ ان صورت میں قرآن اللہ محمد قرآن بھی آپ ہی کا نام  
ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ: "وامرنا بالک المشرکین لیسوا بلسان ما دئی الیہم (نحل ۱۱۰)"  
اور جیسے کہ حدیث خطیبہ بعد میں آیا ہے کہ: "یسفر القرآن ویسفر اللسان (مسلم ۱۰)  
ص ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴

ابو بن حنفیہؓ کی تفسیر میں یہ بھی فرما دیا کہ خدا کا دین وہ ہے جو عقلی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے قائم شدہ ہے اور اس میں سب غیر اللہ سے بیزاری ہے۔ یہ روایت اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رہی ہے۔

چونکہ الفاظ قرآن اور بیان مقاصد قرآن ہر وہ آیت ہی زبان پاک سے صادر ہوتے تھے اور ایک ہی زبان عربی میں ہوتے تھے۔ اس لئے اگر کسی سامع کو الفاظ قرآن اور آپ کے تفسیری بیان میں بوجہ متماثلت مضمون و الفاظ اشتباہ پڑ جائے تو یہ اس کی اپنی کجی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی بات اللہ اس سے بری ہے۔ اس کی مثالیں کتب حدیث میں بہت ہیں اور بعض صحابہؓ سے بعض الفاظ ایسے معنی ہیں۔ جن سے واضح ہو سکتا ہے کہ وہ قرآن کا جزو تھے جاتے تھے۔ ان کی حقیقت اس میں ہے کہ وہ احادیث کی مہارت میں ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ نے انہی آیت قرآنی کی تفسیر فرمائی اور ان سے ان کو اس اشتباہ سے جو ان پر مذکور ہوا ان الفاظ کو آیت قرآنی سمجھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ۹۵۲ میں حدیث منوکیان لابس اوم۔ اے کے آخر میں ہے کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ ”کنا نرى هذا من القرآن حنفی نولت انہکم لتکافوا“ (مسلمی ج ۲ ص ۵۰۰) کتاب طلاقاً ”ایم اسے قرآن میں سے گمان کرتے تھے کہ حق کہہ رہے۔ انہم لتکافوا“

اس مقام پر حضرت انسؓ نے بتا دیا کہ یہی تمام امان یہ تھا۔ لیکن پچھے نہ رہا۔ اس حدیث کی شرح میں علامہ صفوریؒ فرماتے ہیں کہ: ”فلما درئت هذه السورة وتفهمت معنی ذلك مع الزيادة عليه علموا ان الحديث من كلام نبيهم والذي ليس قرأناً مطبوعاً مصرحاً“ (ص ۶۴) ”اب یہ اس بات اتری کہ اس میں یہی مضمون منع ہوا۔ زہد و فی کے آداب۔ تو صحابہؓ نے جان یا کہ یہ آنحضرت ﷺ کے کلام سے آید حدیث ہے اور قرآن نہیں ہے۔“

فقہ حنفی میں بھی اسی طرح ہے اور اسی کو ابھی کہہ رہے۔ ان خبر و روایت آنحضرت ﷺ نے عام و صحابہؓ کی نسبت بھی ایسی بہت سے روایتیں ہیں کہ انہوں نے بعض الفاظ قرآن کی تشریح و تفسیر میں کوئی اور الفاظ نہ تو وہ بھی ایک قرأت بھی تھی۔ یا اسی مسئلہ فقہی ”ان آیت و تفسیر و دیگر اہل ان قید سے عقیدہ نینہ تو اسے بھی ایک قرأت سمجھ لیا اور یہ باتیں صرف فقہاء سے سنا رہی

لی حضرت انسؓ کی زمر جواب میں بھی ان الفاظ کا ذکر ہے۔

روایات میں چل پھرتی ہیں۔ اکثر سے یہی اور اس سے بہتر حدیثیں اسعد اور ابو موسیٰ بن شہر سے  
 نقل کی گئی ہیں۔ اس سے اس حدیث کی درستگی میں ان الفاظ کی بات چھوڑ لی ہے۔ ان کی حقیقت  
 یہی ہے کہ ان میں سے کئی کئی بار اصل سند سے تحقیق ہو جائے کہ ان کے ہیں۔ یہی حقیقت حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے اور اس سے۔

اس روایت کی تفصیل سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے قدیمی دور میں موصوفی تمام رسول قادیانی  
 نے جناب مرتضیٰ قادیانی کے واسطے سے جس جوہر سے اس کی بات کو سنی میں یہ وہاں کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے  
 اور نہ اس سے کہ کچھ نہ سمجھتے تھے کہ مرزا قادیانی والی غلط آیتوں سے ان سے کوئی بھی تعلق نہیں  
 ہو سکتا اور ان میں سے طاہرہ طاہرہ سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں کہ ہمارے قدیمی  
 دور میں مولوی تاج محمد صاحب مصلح سے مرزا قادیانی کی طرف متعلقہ دورے میں یہ نہیں مرزا قادیانی  
 یا جوہر متعلق نہ جانے کے تصور کی یہ متعلق والی تھی۔ ان کے پاس تھے۔

یہ روایات کے ساتھ آپ نے دوسرا غرض مرزا قادیانی کی غلط آیت کی بابت یہ کہ  
 ہے کہ کتاب کی غلط فہمی ہے۔ صاحب نے اس کی بہت قوی سے پیچھے ہی صاف صاف لکھ دیا  
 تھا کہ ان غلط فہمی کا سبب کی غلطی کا ہے۔ صحیح نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کی بعض آیات مرزا قادیانی سے  
 متعدد ٹیکہ کی طرح نکلی ہیں۔ یہ کتاب ہر جگہ پر ہیں وہی خدا کا نہیں لکھا کرتا۔ پھر اس لیے کہ  
 مرزا قادیانی نے جوہر کو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کے مطابق ہے۔ لکھا ہے کہ اسے بھی کتاب نے  
 بدل ڈالا۔ اس کا جواب آپ نے کیا ہے کہ یہ صرف یہ کہ جس حدیث کا جواب آپ نے دیا ہے۔  
 میں نے خود ذکر کر کے ان کے جواب بھی لکھ دیے تھے۔ آپ نے یہ کہ وہ دیکھا ہے کہ آپ  
 نے یہ حدیث ہے کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ آپ نے یہ کہ اس حدیث کے ساتھ ان کے ساتھ  
 ہی جا چکا ہے کہ وہ چوتھے نمبر سے نہیں دیکھ سکے۔ اس کا جواب بھی صریح ہے۔

اس لیے کہ مرزا قادیانی نے ان سے نہیں کی جائیگی ان کے سمجھنے کے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی  
 کے ساتھ ہیں۔ یہ صحت میں ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔  
 ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

یہ شخص مرزا قادیانی کی کتاب کا نام ہے کہ اگر ہے تو اس کا نام یہ ہے کہ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں  
 ہے۔ اس کے نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔  
 میں آپ کے ساتھ ہوں کہ مرزا قادیانی کے ساتھ ہیں۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔ اس کا نام نہیں ہے۔



طور پر لکھا ہے۔ اس میں بھی آپ نے غلط خدا کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ دیگر ہو سکتی ہیں۔ اولیٰ یہ کہ مرزا قادیانی نے پہلی تصانیف میں غلط لکھیں۔ دوسری تصنیف کے وقت تک کسی نے مرزا قادیانی کو غلطی پر مشتبہ نہ کیا تو مرزا قادیانی نے تحریف یا غلط یاد دھوکے کے اصرام کو دور کرنے کے لئے اس کی اصلاح کر کے اپنی غلط فہمی کا بیگناہ کے سرگزہ دیا۔ دوم یہ کہ بعض کتابیں جو مرزا قادیانی نے وقت میں چھپیں ان میں تو مرزا قادیانی ہی کے بیاض کی نقل سے غلط آیات لکھی گئیں۔ لیکن جب مرزا قادیانی کی وفات کے بعد وہ کتاب دوبارہ پاس بارہا چھپی تو کسی صاحب نے ان کو تصحیح کر دیا۔ تاکہ اگر مرزا قادیانی پر اعتراض کریں تو ان کو جدید الطبع کتابیں دکھا کر بچے کو بھونکا اور جھوٹے کو سچا کیا جاسکے۔ جناب یہ تھیل آپ کے روزمرہ کے ہیں اور واقف کار کو آپ سے خوب جاننے ہیں۔ ہٹانے پر ہٹا دیں، ہٹا دیں اس کی موقع پر ایسی آیات بھی لکھیں گے۔ جو مرزا قادیانی کے بیاض سے نقل کی ہوئی کتابوں میں تو غلط لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن ان کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ یہی فیضانِ اس صحیح سے مرزا قادیانی پر جو قرآن صحیح نہ جانے کا اصرام ہے اور نہیں ہو سکتا۔

ہاں یہ بتائیے کہ فاروقی کھلی جہنم میں نمبر اولیٰ پر جو غلط آیت آئینہ کلمات کے ذریعہ سے نقل کی گئی ہے۔ اس کو کتب پر پھونک دے۔ جواب میں اسے کیوں ظاہر نہیں کیا اور اس کی نسبت بھی سہو کا تب کا غلط کیوں نہیں کیا۔ اب یہ بتائیے کہ اس میں بھی سہو کا تب ہے۔ اس کا صحت نامہ تو اس نے ساتھ ہی چھپا ہوا ہے۔ اس میں تو اس آیت یعنی ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ لَکُمْ کَوْنُیْ شُرَکَآءُ“ ہے۔ اس میں تو آپ کو اپنے خاص کیا کر یا عذر نہ ہو سکتا تھا۔ اسے کیوں چھوڑ دیا۔ مولوی صاحب میں آپ کو اپنی قدیمی دوستی کے حق پر کہتا ہوں کہ ظہیر کی آواز کے خلاف بات نہیں کرنی چاہئے کہ آپ کا دوسرے آواز آ رہی ہے کہ اس غلط آیت میں اس کے باوجود صحت نامہ میں درج ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کی آنکھوں کے سامنے اس صحت نامہ کے تیار ہونے کے اور اصل کتاب کے ساتھ ہی شامل ہو کر کتاب کے شائع ہونے کے سوا کتاب کا عذر نہیں ہو سکتا۔ پس خدا سے ڈریئے اور حق گوئی کی جرأت کر کے صاف الفاظ میں اعلان کر دیجئے کہ ہاں، افسوس! یہ آیت مرزا قادیانی کو اسی طرح یہ دھکی اور آپ سے قرآن مجید کی آیت جانتے رہے۔ چونکہ قرآن مجید میں ان آیت سے جس سے مرزا قادیانی نے لکھی ہے موجود نہیں ہے۔ اور میری کھلی جہنم میں نمبر اولیٰ پر آپ جواب میں نمبر اولیٰ پر جو غلط آیت آئینہ



اس کی عرضی اور دعویٰ ان احادیث سے نکل کر کے اور اس نے مقابلہ میں صحیح نبوت میں اور مخالفین کو اہل قصیدہ پیش کر کے آپ کو ٹھنڈا کر دیا جائے گا۔ لیکن آپ کا مقصود یہ ہے کہ غلط بحث کر کے لوگوں کے ایمان کی طرف لگا دینے جائیں کہ یہ ان مشاعرہ میں کون سا ہے۔ یہ ہر جگہ ہر اہل علم و ہوش کی طرف قادیانی کی تکرار اصل بحث یہ ہے کہ مرزا قادیانی کثرت سے غلط آیات لکھتے تھے۔ وہ نہایت تحریف، یا لہجہ صحیح، نہ ہونے کے سوا آپ کے علامہ تھمالی ہونے سے مرزا قادیانی کی تحریف کہ وہ یا غلط تحریر کر دیا یا صحیح نہیں ہو جائیں گی۔

لیکن یہ کہ آپ نے اپنے ”جواب نامہ صواب“ کے صفحہ ۴۸ میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے تحریر کر دی ہے۔

”اب آسان طریق فیضدہ یہ ہے کہ آپ اللقصیدۃ العربیۃ کا جواب تحریر کر کے دیا کو بتا دیں کہ آپ حق پر ہیں۔ اگر آپ کا یہ طریق فیضدہ درست ہے تو بتائیے۔ اگر اسی طرح حضرت لیدین ربیعہ صریح حضرت مسلمان شہداء ایک قصیدہ لکھ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے کہتے کہ اگر آپ حق پر ہیں تو ہمارے متبادل میں قصیدہ لکھیں تو کچھ جواب آنحضرت ﷺ دیتے یا آپ خود آنحضرت ﷺ کی طرف سے درست جواب فرمائیے۔ وہی آپ اپنے قصیدہ کے جواب میں تصور فرمائیں۔“

سوال: ”غلام رسول قادیانی“ کی سمجھتے کہ مرزا قادیانی کے دعوے نبوت اور آپ کو لوگوں کی ایسی ایسی تحریرات سے مسلمانوں کو کفر میں یقین ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے دعوے اور آپ کو لوگوں کی غلط حمایت کا اثر نتیجہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ﷺ میں شکوک و شبہات کا یہ اثر ہے۔ یہ حکمتاً اگر آپ کا یہ مطالبہ کہ میری چنانچہ آپ کے قصیدہ کا جواب لکھنے پر مجبور ہے۔ لوگوں کو یہ سبق سکھاتا ہے کہ مشاعرہ قرآنی ہی نبوت کی دلیل ہے اور چونکہ آنحضرت ﷺ شہداء تھے۔ ان لئے معاذ اللہ (خاک ہن مینہوں میں جو اس طریق میں بلکہ فیضدہ کن سمجھیں)

میں خوب یاد رہے کہ قرآنی نبوت کی ادھیاں اترانی اور اس کا دور پورا نہ کر کے کہہ دیا۔ انصارِ اصل مقصود ہے اور نہ اسے کبھی میں قبول کرتے اور نہ دوسروں کو پس لے دیتے۔ میں نے نہ کہہ لکھنے سے نہ سب کچھ کا قاعدہ کریں گے اب قاعدہ نہیں چھین گئے۔

محمد بن اسماعیل کوفی (از مقامہ قرہ ۱۴۱۸ھ تا ۱۴۲۸ھ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تردید مغالطات مرزائیہ نمبر ۲

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی<sup>رح</sup>



”الحمد لله الذي اتمم لنا نعمته والصلوة والسلام على رسوله  
 محمد وآلِهِ الطيبين وعلى اهل الكساء والصحابة الاصفياء وعلى  
 سائرهم الانعام“

۱۔ امام عبد اللہ رحمہ اللہ میں مرزا قادیانی کے علم سے تجدیدیت، مہدویت  
 و مسیحیت کی تردید میں علمائے اسلام کو پیش ایک مکتوبات تقریریں فرماتے ہیں۔  
 لیکن مرزا نے ان مکتوبات کے جواب سے اعتراض کر کے یہ استوار اختیار کر رکھا ہے کہ ان  
 مکتوبات کے جواب کی طرف مقلدین متبعین نہیں کرتے۔ بلکہ تجدیدیت مہدویت چال سے ہرگز کوئی نہ  
 کوئی اشیاء یا نریکین شائع کرتے رہتے ہیں۔ جن کے عنوان تو مختلف ہوتے ہیں لیکن مضمون  
 تو یہ ایک ہی ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ان پر لازم ہے کہ ان اعتراضات اور الزامات کا جواب  
 دیں۔ نہ علمائے اسلام ہرگز تو کوئی کے ان دعویٰ پر وارد کرتے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ مکتوبات  
 دعویٰ کے لئے سب سے پہلی شہادت و قیاس صدق رسول اور تجدیدیت اور مذہب و دنیا سے  
 تفریق پر مبنی ہے۔ جب مرزا قادیانی قرآن و حدیث کی رو سے صحیح الاعتقاد اور صادق  
 القول نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی ضد و ثوران مذہب و دنیا سے صاف ہے۔ تو وہ اپنے  
 دعویٰ کی کیا گواہی دے سکتے ہیں۔

۲۔ بعض لوگوں نے یہ کہہ کر کہا کہ یہ تحریریں انھوں نے صرف دماغی  
 اعتبار سے تصنیف کی ہیں جو بات بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم علمائے اہل سنت و جہات  
 مرزا انھوں نے ان اشتہابی مغلطوں کا صحیح جواب یا تو مرزا انھوں کی قریب کا ہی لکھ دیا ہے۔

قل ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ایک دست نے جسے دست مرزا نے ان کے شائع کردہ دو اشتہار  
 دئے۔ ان میں سے ایک میں یہ مذکور ہے کہ آٹھ شخصوں نے ایسے آواز دئے ہیں اور دوسرے  
 اسلام کی عزت پر نمایاں تھا کہ ”ایک آواز دہریہ تو صدیق نبی اور وہ آواز دہریہ آخری مسجد  
 ہے۔ جس میں یہ مذکور ہے کہ اس آواز دہریہ کی مسجد آواز دہریہ ہے۔ اس اشتہار میں  
 یہ شیعہ دہریہ کی ہے کہ کیا مسجد نبوی کے بعد نبیوں کی مسجد نہیں بنائی گئی؟“

ان دونوں اشتہاروں کا جواب میں نے خطبہ جمعہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۲ء میں سامعین کو سنایا  
 کہ یہ دونوں اشتہاروں کی طرف سے جو انھوں نے صرف ۱۹ جون ۱۹۵۲ء کے مہمانوں میں یہ ان کا



حاشیہ کی پرکھ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی (ابو شیبہ) اہم بنی مان میں  
 ۱۰۹ (۱۰۸) متروک ہے۔

نوٹ: اصح المسند جو آنحضرت ﷺ کے فضائل کی روایات کے متعلق منقول ہیں یہ ہیں۔  
 "لوعضی اس یکنون بعد محمد ﷺ نہیں بدنس اسمہ ولكن لا نمنی بعده" یعنی اُمیر  
 خدا کی قسم، میں یہ بات نہ کہتا ہوں کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کا بیٹا (ابو امام) زندہ رہتا۔  
 لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث صحیح (بخاری نے سن ۹۱۳) میں بھی ہے اور (سن ۱۰۹  
 میں ۱۰۹) میں بھی ابو یوسف کی حدیث سے پہلے منقول ہے۔ لیکن مولوی محمد سلیم صاحب کو تو آنحضرت  
 ﷺ کی باتیں سننے کے بعد ہر جہت سے مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا اور صحیح روایت کو چھوڑ کر ضعیف روایت  
 سے۔ نیز اسی کے ہم سنی القادری مبعوثی نے آیت خاتم النبیین سے دلیل میں حضرت ابن عباس  
 سے نقل کی ہے۔ "قال ابن عباس مرسل لوند اخبر به المبین لجعل له انفا  
 یکنون بعده نبیاً" نیز "ان الله تعالى لما حك ان لا نبی بعده لم يعطه ولد ذکراً  
 یصبر وحلاً (تفسیر معالم التنزیل ج ۲ ص ۱۷۸) "یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ  
 اللہ تعالیٰ کی مراد میں آیت خاتم النبیین یہ ہے کہ اُمیر میں نے اس پر یعنی محمد ﷺ پر نبیوں کو ختم نہ  
 کرنا پڑتا تو میں اس کا بیٹا ایسا کرتا جو اس کے بعد نبی ہوتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ  
 آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو آپ کو ایسا کوئی بیٹا نہیں دیا تو ہائے بے۔ (یہ انھیں صالح بنا  
 رہی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔)

اور مولوی محمد سلیم نے خاتم کے معنی آخری مان کر بھی آخری سے مراد آخری نہیں لی۔  
 بلکہ اس کے لئے بھی المساجد والی حدیث پیش کی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد یہ  
 ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری ہے۔ جو کسی نبی نے  
 بنائی ہے۔ نہ ۱۰۸ مندرجہ ہے کہ میرے بعد جو بھی مسجد بنے گی وہ کسی نبی کی بنائی ہوئی نہ ہوگی۔ یہ  
 معنی میں سے اپنے پاس سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی حدیث سے ہے کہ میں۔ یہ وہی ہے (تذکرۃ افعال  
 ج ۲ ص ۲۵۰) یہ ۱۰۸ مندرجہ ہے۔ "انما خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم  
 المساجد الانسلا" "میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد میں ہے آخری مسجد  
 ہے۔" لہذا یہ تاخیر پر مبنی ہے۔ اس حدیث کے درست نہ سمجھنے سے آپ کو الجھن تھی۔ اب تو وہ  
 بھی صاف کوئی آپ کا غلط ہے۔

مرزا ابیوں کے ٹریکٹ نمبر ۴ کا جواب

مرزا ابیوں نے اپنے ٹریکٹ نمبر ۴ میں ابن ماجہ کی اس حدیث کے متعلق جس کا کر



مفتاح آپ کے سوا قس یا مخالف ہیں؟

پہلیت و دعوت منظرہ کا جواب الجواب

مکرر آپ نے اپنے مطلوبہ اشتہار میں جو میرے مطالب کے جواب میں شائع کیا ہے۔ میرے مطالبہ کو اس قدر سے مالتا چلا ہے کہ میں حکام ضلع سیالکوٹ سے سہاوش کی تحریری اجازت حاصل کر دیا۔ جو با معروض ہے کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جب سے تحریک مرزاہیت سیالکوٹ میں شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے لے کر جون ۱۹۳۳ء تک مناظرہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس امر کی ضرورت کبھی نہ پڑی نہ مطالبہ کیا گیا۔ مددہ بریں آؤں گے بھی حکومت کی طرف سے منظرہوں اور مجلسوں پر کوئی پابندی نہیں اور نہ کسی لائسنس یا اجازت نامہ کی ضرورت ہے۔

آپ نے اپنے اشتہار میں حاضرین مجلس مناظرہ کی تعداد ہر فریق کی طرف سے پچیس پچیس تحریر کی ہے۔ سو جو با معروض ہے کہ اشتہار تو آپ تقسیم کریں۔ انھوں آدمیوں کے درمیان اور ان کا جواب بنایا جائے صرف پچیس کو۔ اس چہ؟

سہاوش تحریری ہو یا تقریری مجمع عام میں ہونا چاہئے۔ جیسے کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔ جتنی رہا میری حیثیت کا سوال تو وہ آج بھی وہی ہے۔ جو آج سے ساٹھ سال پہلے بھی۔ جب مرزا قادیانی سمیت کانپنا دھوئی کر کے سیالکوٹ میں وارد ہوئے تھے اور ان سے بالمشافہ مسجد میر مسلمان ملہ میں صاحب میں گفتگو ہوئی تھی اور اس کے علاوہ سیالکوٹ اور بیرونیات میں بیسیوں مناظروں میں رہی ہے۔ اپنے مضبوط پہلیت کی شرط نہیں اٹھائی جو آپ نے بذریعہ اشتہار جواب مانگا ہے۔ سو یہ دور دورہ مناظرہ کو نالائے کا ایک حیلہ ہے۔ جب آپ کتب محولہ مجلس میں پیش کریں گے تو آپ ہی سے ان عبادتوں کو جو حوا کر بتا دیا جائے گا کہ وہ ہر قسم آپ کے خلاف ہیں۔ نیز آپ کو یاد رہے کہ جیسا کہ سیالکوٹ میں مرزا قادیانی سے دور دورہ گفتگو کرنے والا سب سے پہلے یہی مانگا ہے۔ اسی طرح جس کے آخری خطاب پر پڑا اور میں مرزا قادیانی کا خاتمہ نہ کیا۔ یہی عاجز ہے۔ جس کی مختصر تحصیل یہ ہے کہ میں نے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں مرزا قادیانی کو دعوت مناظرہ کا خط لکھا اور مرزا قادیانی نے وہ خط جواب کے لئے مولوی نور الدین صاحب لاہور مولوی محمد اسحاق امروہوی نے سپرد کیا۔ لیکن خدا کی قدرت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح ہوئے ہی مرزا قادیانی اس جہان سے چلے گئے۔ اس واقعہ کی روایت نظام فیصلہ ربانی برسرِ مرگ قادیانی انہی دنوں میں پنجابلی نظم میں لکھی تھی۔ جو وہ وقت چھپ چکی ہے۔ اب میں سے یہ اقتباس ملاحظہ ہو۔

(نوٹ) ”فیصلہ ربانی برسرِ مرگ قادیانی“ مجلس احتساب کی اسی جلد میں موجود ہے۔ اس نے اس طویل اقتباس کی ہم ضرورت کے باعث حذف کر دیا ہے۔ (تقریر مرتب)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# مسئلہ ختم نبوت

مولانا حافظ محمد ابراہیم میرسیالکوٹی



ادیس ۱۲۱ (بخاری ص ۲۲) میں ۳۰۹) یہ کاپ اور مرزا قادیانی کا دعویٰ منقول حدیث مذکور الفوق نے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر مصلح اسلام کی زبان پر کوئی شخص یہ کہنا اٹھاتا ہے۔ تو حضرت مغرب سے پہلے اس دم سے موجود ہونے چاہئیں۔ اس حدیث کے رو سے ہم نے جو لکھا ہے کہ ملیم کے لئے بناء السلام ضروری نہیں کہ وہ نبی ہو۔ اس پر مرزا قادیانی کی بھی تحدیدیں و غلطاطریاں نظر مانتی ہیں۔

”اس مایہ کے رسول اللہ اسلام کو فتح اسرار و باہر میں اس قدر ایسے الفاظ جو وہ چاہے کہ حدیث ایک مقلی میں نبی ہوتا ہے۔ یہ تو ہم ان کو بالحق مقلی مقلیوں پر محمول نہیں۔ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنی سے بیان کئے گئے ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ یہ کوئی دعویٰ نہیں۔ سو مسلمان ہو نہیں سکتے خدمت میں اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ مراد بن فکھور سے ناراض نہ ہو تو وہ نبی کو تو نیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدثانہ نظر میری طرف سے سمجھیں۔ اور اس سے یہی حدیث جس کو اللہ خوب چاہتا ہے۔ اس سے مراد نبی قادیانی سے مراد نہرت کی تھی۔ بلکہ صرف محدث مراد ہے۔ جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ یعنی مراد کی نسبت فرمایا۔ لکن کن فی من فیکم من بغی اسرائیل خلکون بن غیر بن فیکون فیما“ (مجموعہ اشہدات ص ۱۶۳-۱۶۴) اور یہی مقلی مرزا قادیانی کے اپنے شعر۔

من ختم رسولی ویاوردہ ام کتاب

وہ ملیم تہم و تہم و تہم و تہم

(دارالحدیث ص ۸۰) انروائی ص ۱۸۵) یہاں مرزا قادیانی نے بھی ثابت ہے۔ وہ پہلے مصعبہ میں رسول بنا لے اور اسے اب کتاب ہونے کی تھی کرتے ہیں اور دوسرے مصعبہ میں ملیم بنے گا اٹھائے اور یہ ملیم جو نبی ہو سکتا ہے تو مرزا قادیانی اس شعر میں لکھی اور اثبات کو جمع کرتے ہیں۔ مالک کئی اور اثبات ان میں جمع فرماتے ہیں۔ (کتاب متعلق بحث کاغذ اور اس شعر کی یہ تاویل منہ چاہے شہادۃً و کتبہً کا روایت۔ انروائی ص ۱۸۵) اور (دارالحدیث ص ۸۰) کہ اس میں دو تہوں۔ لیکن صاحب کتاب رسول نہیں ہوا۔ ”اسی شعر کے دوسرے مصعبہ سے پاٹل ہو جاتی ہے کہ مرزا قادیانی ملیم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور پہلے مصعبہ میں رسول صاحب کتاب ہونے کا انکار کرتے ہیں اور معلوم ہے کہ ہر رسول اور نبی کے لئے صاحب کتاب ہونا لازم نہیں ہے۔ مقلی علیہ السلام صاحب کتاب نبی تھے ان کے بعد نبی ایک رسول نہ تھی مقلی علیہ السلام اور تورات کی متابعت میں بھیجے گئے۔ ان پر کوئی دیگر کتاب نازل نہیں کی تھی۔ جیسے کہ فرمایا۔ ولعدنا انجیلنا موسیٰ وعلیہ السلام و کتاب اور وقعیما من بعدہ بالرسول (بقرہ ۱۲۹) اور انجیل تھیں ان میں نے مقلی علیہ السلام کو کتاب اور بھیجے ہم نے اس کے قدر ہو چکی رسول، نیز فرمایا۔ اما انزلنا انجیلنا فیہا ہدی و نور۔



يَحْكُمُ بِهِ السُّيُوفُ الدِّينِ اسلموا الذين هادوا والذين يهودوا والذين نصارى (مائدہ: ۷۰)۔  
 تحقیق ہم نے اسلامی فوجی فتوحات سے اس کے بہ ریت اور نور خدا حکم کرتے تھے دنیا و دین ہم و سلام جو خدا  
 کے فرمانبردار تھے۔ ساتھ اس کے واسطے ان لوگوں کے جو یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے کہ تمہارا  
 کے (مشائخ اور علمائے ربانی)۔ ”اس آیت سے دونوں باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی کہ تواریک  
 مزاحمت میں جی اسرا اہل جس کی نبی جیتے تھے۔ لیکن ان پر کوئی دیگر کتاب نہیں اتاری تھی۔ دوسرے یہ  
 کہ مشائخ اور علمائے ربانی بھی اس کے مطابق حکم کرتے تھے اور نبی نہیں ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ اہل  
 حدیث سے صاف جدا رہے کہ حضرت عمرؓ ہم تو تھے مگر نبی نہیں تھے۔ یہی معنی میں لکیر (جی الدین ابن  
 عربی) کی عبارت مندرجہ کتاب فتوحات مکہ کے ہیں نور کی کہ یہی معنی ام عبد الوہاب شعرانی نے  
 کتاب الایات والحوادث میں لکھے ہیں اور سید عبدالقادر صاحب جیلانی نے بھی یہی معنی نقل کئے کئے  
 ہیں کہ یہی امت کے ایسے بزرگوں کو اختیار تھیں۔ یہی دلیل دیکھتے ہیں ہم کو اس نبوت سے روکا گیا  
 ہے اور خدا تعالیٰ ہم کو تار و سبب بطور میں اپنے رسول کے کلام کے معانی سے آگاہ کرتا ہے۔  
 (الایات والحوادث، لہجہ عربی، ص ۹۰۔ فصاحتی کون محمدؐ قرآن میں)

### ختم نبوت کی دلیل میں حضرت عمرؓ کے متعلق دوسری حدیث

نبوت خدا تعالیٰ کی پیشکش سے اعلیٰ و اعلیٰ نہیں ہے۔ یعنی نہ تو شخص اپنے دعوے سے  
 ثابت ہو سکتی ہے اور نہ سب دعوے سے ملتی ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی بخشش اور احسان ہے۔ جس کو چاہتا  
 ہے عطا کرتا ہے۔ فرماتا ہے: لَقَدْ لَهِمُ رَسُلَهُمْ اِنْ نَحْنُ اِلَّا نَسُوْهُمُ مِّثْلَكُمْ وَبِكُنِ الْفِیْ عِلٰی  
 مِنْ رِشَالٍ مِنْ عِبَادِهِ (انبراعہب ۱۰۱) ”کہہ دو ان کے رسولوں نے جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔  
 کہا کہ ہم تمہیں مگر بشر مثل تمہاری نہیں اتنا خدا تعالیٰ احسان کرتا ہے اور ہر دعوے کے چاہنے والے بندوں میں  
 سے حضرت عمرؓ کے لئے میں ہاں جو ان کی تواس ملائیت میں اور صفائی قلب اور تقویٰ طہارت کے  
 آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتا۔ جیسا کہ (جامع  
 ترمذی ص ۲۴) باب ۱۰۹ سے قریب میں خطابؓ اہل حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں  
 قال رسولی اللہ ﷺ: لا یوکان منی بعدی لکان عمر بن خطابؓ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ  
 نے اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتا۔ اس حدیث کو ترمذی کے امام ترمذی کہتے  
 ہیں۔ عدا حدیث حسن اس حدیث سے صرف ظاہر ہے کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔  
 آپؐ نے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ قولہ: لا یوکان منی بعدی لکان عمر بن خطابؓ۔ جو اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ  
 حدیث مذکور قیاس استثنائی کی صورت میں ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی وجہ سے اس





## ایک آیت کی تفسیر

تو یہی لوگ۔ غنہ کے لفظ کے بعد اور اسے نبوت کے لئے یہ آیت بھی پیش کرتے رہتے ہیں۔ ”مسیح ائمہ پر بیٹھ کر، عمل معتمد بقصور، عیدکم ابان، غفر انقی ودرامع ولا ذویب جالید و لا عدو حراویں و امرنا۔“ کہ خدا تعالیٰ ہماری آسمان و خطاب کرنے لگتا ہے کہ اب میں آدم علیہ السلام کے لئے آؤں تمہارے۔ پس رسول تم میں سے جان کریں اپنی تمہارے۔ اچیں یہاں کوئی یہ جہانگاہی کرے یا اور اصرار کرے یا نہیں فاراد پر ان کے درجہ و تعین دونوں کے بعد استعا۔ کی یہی کہنے میں کہ یہ حق تعالیٰ کا عہد ہے۔ جو ان شریعہ کے بعد آئے ہیں اس کے بعد جو ان کے درجہ و تعین کے بعد کی ایک رسال آتے ہیں۔ ان کی کتب خدا تعالیٰ پر مسموم ہے۔ تو یہ رسال یہ کہہ رہے ہیں کہ اس معنی حد میں خود کو کس پائے پاس اس کا جواب یہ ہے کہ وہی تمہارا شمار یہ الہات یا قیاس یا استنباط یا عقلی کے قابل یا نہیں نہیں ہے۔ جیسے کہ کتب احوال میں معنی ہے کہ شیعہ و متعلق کے مقابلہ میں اور شریعت اور الہات بہرہ اس کے مقابلہ میں اور کوئی قیاس یا استنباط سمجھنے کے مقابلہ میں قابل سماعت اور اعتبار نہیں ہے۔ ورنہ (حق تعالیٰ) آیات قرآن پر و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت و تنقیح ہوگا اور یہ باطل ہے۔ اور جو کتب علم اصول، امثال اصول، محمول، مہنتہ شیخان اور یہ صاحب مروجہ، نور الاول و ثانیہ و شریعت کے متعلق قرآن و احادیث کے خلاف صحیحہ و معتبرہ ہیں اور یہ بھی معلوم ہے جس امتدال کی بنا پر لغت پر، اسے اسے کہتے ہیں اور سابقہ یہ بن ہو چکا ہے کہ کوئی اسے یا شریعت کے بعد اس کے خلاف قول اعتبار نہیں ہے۔ پس قاریان اس کا مشہور آیت ”وہذا انما نزلنا من ربکم و لکن یریدون اللہ و حاتم الذبیہین و کان اللہ مشکل شیء علیہم الا ان یریدوا“ کے خلاف جو کہتے ہیں کہ وہ اسے اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی مروجوں میں سے کسی کے انکسیر ہیں نہ کہ رسول و قائم النبیین اور اللہ تعالیٰ پر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ وہ نہایت کہ کہ کوئی سوال نہیں کرے کہ اس آیت کے معنی مراد تو یہانی نے بھی یہی کہتے ہیں۔ چنانچہ ”واللہ اعلم بالصواب“ کہتے ہیں۔ ”یعنی تمہارے لئے کسی مراد کا پتہ نہیں کہ مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (۳۳) اور ہم رسول کے اس قول کے خلاف کیا ہے تو یہاں پر اسے اپنی خواہش کے مطابق قرآن و حدیث کے قواعد و مسموم و متعلق و متعلق و مسموم اور حدیث و احادیث میں بعضی تزلزل کر کے ان میں تخالف پیدا کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں اور مہذبات (مذہب اللہ) پر کیا ہو جائے گی۔ مثلاً قرآن شریف میں ”وہذا انما نزلنا من ربکم“ کی پیدائش سے متعلق قرآن ”ساحفہ الانسان

”وَمَا يُلَاقِيهِمْ فِيهِ مِنَ الْمَلَأَةِ وَمَنِ الْمُلْكِ بِمَا لَهُمُ الْخَالِقُ“ تحقیق یہ اے محمدؐ نے انسان کے لئے جو نئے نئے نطفے سے پیدا ہو رہی تھیں وہ میری طرف سے پیدا ہونے والے ہیں۔ جس نے انسان سے صلہ سال کا لفظ ”الکلم حسن“ اور ان میں حضرت نور علیہا السلام کے متعلق فرمایا: ”وَخُلِقَ مِنْهَا ذُو حُجَا“ (۱) اور ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ”إِنَّمَا الْمَسِيحُ بَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ“ رسول اللہؐ کو کشفہ النہاۃ الی درجہ وروح علیہ (۲) (۳) ”اِنَّ اَنْرَانَ اَيَاتٍ مِّنْ خُسْرٍ اَبَر“ اے محمدؐ کا لفظ ”کیا چاہئے تو کوئی“ اصل پرست یعنی خواہش کے مطابق کہنا ہے کہ جو کلمہ آیم اور جو طبعیہ اسلام اور ان کی حیرت انگیز مہمیں انسان ہیں۔ ان کے وہ بھی احد اللہ عالم دہا پ کے لئے دئے گئے ہے یہ ہوتے ہیں۔ یہ طرح محرمات کائنات و ریت میں پندرہ سو سے زائد کی حرمت ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”وَحُلَّ لَكُمْ عَسَاوِرُ الزَّكَمِ“ (۴) ”اِنَّ اَبْرَهَامَ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ“ تمہارے وہ جو سوائے ان (مکہ، ہولہ) کے ہیں۔ اے اور تمہاری آنکھیں صاف کرنے کی ازواج مطہرات سے نکاح کی حرمت کے متعلق فرمایا: ”وَالَّذِينَ تَتَذَكَّرُونَ اَزْوَاجًا مِّنْ بَعْدِ اُولَئِكَ“ (۵) ”اَحْرَابُ“ (۶)

وہاں سے پہلے کہ تم نکاح کرو۔ ان سے بعد آپ کے بھی تھے۔ یہ تو کوئی اصل پرست نکاح کہہ سکتا ہے کہ یہ کلمہ آنکھیں صاف کرنے کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنے کی حرمت کے حوالہ سے ہے۔ ان کے لئے (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱۳۹۷) (۱۳

۲۔ اس قاعدہ کی تائید کئی آیات اہل مائتہ ہیں کہ جن میں قرآن شریف نے اپنے آپ کو اہم سوال و جواب میں احسن دہانے کی حیثیت میں پیش کر کے، پہلی آیت "وَلَعَدَّ وَصَلْنَاهُمْ لِقَوْلِهِمْ لَعَلَّہُمْ یَفْکَرُونَ (نقصہ ۵۰)" "یعنی جن لوگوں نے قرآن یا اللہ تعالیٰ کے سامنے ان لوگوں (کی ہدایت) کے لئے اس قول "یعنی قرآن شریف کو موصول کر کے بھیجا ہے۔ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں" اس استدلال کی تائید میں اس آیت کے ذیل میں تقایید فرمائی: "وَلَعَدَّ وَصَلْنَاهُمْ لِقَوْلِهِمْ لَعَلَّہُمْ یَفْکَرُونَ"۔

امام ربانی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وَلَعَدَّ وَصَلْنَاهُمْ لِقَوْلِهِمْ لَعَلَّہُمْ یَفْکَرُونَ" القول هو ایتان یبدن بعد بیان و هو من وصل البعض بالبعض (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰۹) "اور جو پہلے کام پکا ہوا تھا ہے۔ ایک یابین کا بعد دوسرے بیان کے اور وہ جوڑنا ہے ایک کو دوسرے کے ساتھ، اسی طرح تفسیر ابی ہاشم نے ص ۱۸ میں ہے۔ "وَلَعَدَّ وَصَلْنَاهُمْ لِقَوْلِهِمْ لَعَلَّہُمْ یَفْکَرُونَ" ای انزلنا القرآن ۱۰ اہم متواصلاً بعضہ اثر بعض حسب تفنصیب الحکمة والمصلحة "یعنی وصلنا (جاسد) کو تخفیف یعنی بغیر شد کے بھی وصل نہ کر دیا گیا ہے۔ یعنی ہم نے قرآن کو نازل کیا موصول ہے۔ بعض کا پیچھے بعض کے بعد ہی اس کے جس کا تائید کرے۔ حکمت اور صلاحیت اس آیت اور تقایید کے حوائج سے واضح ہو گیا کہ قرآن شریف کا بیان (کثر) پختہ اور مکمل ہے۔ بلکہ موصول ہے اور نہایت باحکمت ربط ہے۔ دوسری آیت ص ۲۰۲ (ازکان ۳۲) میں فرمایا: "وَوَسَّلْنَاهُ سُرْبِیلاً" "یعنی حق تعالیٰ فرما دے کہ ہم نے قرآن شریف کو اہم و ترتیب میں بیان کیا ہے۔ ترتیب کے معانی کی تحقیق کے لئے لغت کی متعدد جدید کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

چنانچہ (۱) سرائی عرب ص ۵۵ (۲) عربی زبان کی سب سے بڑی لغت کی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے: "الربط حسن تالیف الشئ و ربط الکلام احسن تالیف و تالیف" "یعنی ربط سے معنی ہیں کسی شے کی ترتیب کی خوبی اور ربط (۱) کے معنی ہیں۔ اس نے کلام کی تائید بھی طرح سے کی اور اسے خوب واضح طور پر بیان کیا۔ (۲) ص ۳۹۰ میں اسی کی وضاحت کے ساتھ یوں لکھا ہے: "محركة حسن تالیف الشئ و احسن عن الکلام و احضب من کل شئ" "یعنی ربط کی فتح کے ساتھ اس کے معنی ہیں۔ کسی شے کی ترتیب کی خوبی اور ربط کی جس میں سے عمدہ کلام اور ہر شے کی نہایت پختہ اور مستحکم صورت اس طرح لغت کی دوسری کتابوں میں بھی انہی معنی کی تائید کی گواہات سے کی ہے۔ مثلاً اللغات جدیدہ اس میں بلاغت مصباح الحیرہ، مرآۃ الغیر، بان حوالہ جات کی تائید کے لئے تیسری آیت ملاحظہ کیجئے۔ جو صورت زیر

میں ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ نزل احسن الاحادیث کذاباً منشأناً ستاس اور ۶۳: "یعنی اللہ نے اتنا سب سے عمدہ کام جو کتاب ہے۔ مثلاً یہ یعنی جس کی ایک آیت دوسری کی تفسیر کرتی ہے اور وہ آیات تحریر کردہ بیان کی نہیں ہیں۔ اس آیت کی چھ وضاحت کے لئے چند امور ضروری ہیں۔

اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کا متن حدیث فرمایا۔ یعنی اس آیت سے عمدہ کام جو کلام کو پہنچایا ہو ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ اس حدیث میں اور اس کی ثبوت میں وہ مضمر ہے۔

ثانی یہ کہ اس حدیث میں اس کے مضامین وہ ہیں جو ملتے جلتے ہیں اور ان میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ایک آیت دوسری کی تفسیر دہرائی ہے۔ پس اگر حدیث سے ۱۲ آیت ہے، دوسرا نصف متان فرمایا۔ یعنی اس کی آیت چند آیت سے کہ لئے کمرہ کردہ بیان کی نہیں ہیں۔ جن میں اختلاف ہو کر نہیں ہے۔ اس آیت سے بھی ۱۲ آیت سے کہ قرآن شریف کے کلمات اور آیات باہر موصول ہیں اور ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور ان میں بہتر خلاف ہو تو اس میں ہے۔ اس طویل تفسیر

نیکوں زانیں منہ کے بعد واضح ہوا کہ سورت عرفان کی آیت آخری سے پہلے کے بعد سورت نبوت کی آیت آخری کے بعد تعلق نہیں ہے۔ بلکہ آدم علیہ السلام کے نبوت سے نکالے اور زمین پر آکر گرنے کے بعد زمین سے تعلق ہے۔ جو آدم علیہ السلام کے نبوت سے متعلق ہیں۔ ۱۰ آیت والی آیت کہ اس زمانہ میں اور آدم علیہ السلام کی غایت کے لئے خدا کے رسول تھے زمین کے یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ رسولی

انصاف کی مہارک آدم علیہ السلام نے آیت خاتم النبیین بھیج کر بتا دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے آخری نبی ہیں اور انصاف صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح طور پر فرمایا: "اما خاتم النبیین فلا نبی بعدی" (اس حدیث ج ۱ ص ۱۰) "انہ انقطع السلسلۃ حق بصرہ کدوس" "میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہم نے یہ جو کہا کہ سورت عرفان کی آیت حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور اسے نبوت کی دلیل ہے۔ اس کو ہم سورت اعراف کی آیت کے سلسلہ کا مدور دیگر مقامات کی آیت کی تائید والے سے ثابت کرتے ہیں۔ جس کے مجھے کے لئے نام نے اپنی تقریر کا بیان ضروری سمجھا تھا۔

آپ سورت اعراف کی آیت سے پیشتر تحریر کریں کہ اگر یہ مسلسل طور پر حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ اور اس سے متعلقہ دینی ہدایات کا بیان چلا آ رہا ہے۔ اس طرح (بقرہ ۳۶) میں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ اور قدیم بھی ظاہر کریں۔ جس میں ان کے ارمان کی شکست اور پھر جنت سے نکلے جانے اور زمین پر آنے اور قوموں کی ممانعت کے ذکر کے بعد فرمایا: "فلما لاہبطوا امسا جمیعاً فاما یاتینکم منی" "یعنی تم مجھ سے ملو۔ علیہم ولا ہم یصلون" "یعنی تم مجھ سے ملو۔ انہوں نے انہوں سے

میں۔ پس اگر تم اسے پائیں تو اس کی طرف سے ہدایت پس جو کوئی میری کرے کچھ بدیت میری





اختلافاً کثیراً (مسلم، ص ۷۸)۔ یعنی قرآن شریف خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے اجناس  
 ایسے بات و سبب میں مختلف بہت ہے۔ یہاں کرکھلا خاتم کے دو معنی جو خدا اور رسول ﷺ کی مراد ہیں۔  
 ان کو بدل کر اور حدیث لایسی بعدی کے معنی میں مفید معنی میں ہے۔ شرعی اور شرعی کا معیار  
 کر کے حدیث کی قید برعکس بات کو یہ تحریف معنوی اور خدا کے رسول ﷺ کی مراد کو بگاڑ کر  
 خود اضافہ ہوگا۔ یہ یہ دو مرابطہ اور مرابطہ ہیں۔ "لرفع دخل مقدر" اگر کہا جائے کہ صورت اعتراف  
 کی آیت میں غیاً کو کو خطاب کر کے یہ غیاً ادم فرمایا ہے اور صورت بقرا اور سورہ طہ کی آیتوں میں ایسا  
 نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صورت بقرا اور سورہ طہ کی آیتوں میں مایا یحکم کے خطاب میں  
 حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے ساتھ ان کی اولاد بھی شامل ہے۔ کیونکہ یہ سب مقامات پر  
 جہالت کی حیثیت کا نتیجہ ہے۔ "فمن قبیح عدای علا خوف عظیم ولا ھو یحزنون  
 یحزنون (نور، ص ۷۸) "اور انھیں انھیں انھیں قبیح عدای علا خوف عظیم ولا ھو یحزنون  
 (اعراف، ص ۷۸) "وہ قبیح انھیں عدای علا خوف عظیم ولا ھو یحزنون (اعراف، ص ۷۸) کی کیا تائید  
 کے لئے صورت اعراف ص ۷۸ کی آیت کو، کیونکہ جنت سے نکلنے کا حکم دینے کے بعد خدا تعالیٰ نے  
 حضرت آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا "قال فاصطوبوا بعضکم بعضاً عدل و حکم فی  
 الارض وما فیہا من رزق" جس سے "قال فلیہا نحدون و فیہا متونون و منها  
 تخرجون" کا معنی فرمایا ہے: "اور انھیں تمہارے دھارے دھارے میں کھڑے ہو کر اور اس سے تمہاری  
 زمین میں خیر لینے کی جگہ بنو اور زمین کی اسباب (جہنم) ایک مدت تک (نیز) فرمایا اس میں تم  
 زکوٰۃ دو گئے اور اس میں مرزہ کا دورانی ہے (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔" پھر

دیکھتے ہیں آیتوں میں خطاب آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کو ہو رہا ہے۔ حالانکہ آدم علیہ  
 السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے رومیان بنائے انھیں نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی اولاد میں دشمنی ہے اور جو امر اس  
 کے بعد ذکر کئے گئے ہیں۔ ان میں ان کی اولاد بھی شامل ہے۔ جس اسی خبر سے صورت اعرف کی زیر  
 بحث آیت میں یعنی ادم سے خطاب کرنے فرمایا اور اسی لحاظ سے ہے۔ اس طرح آیت سے سب مقامات  
 پر خطاب کے سیفہ آیت میں ایک اور سے کہ مراد ہے کہ اس طرح کہ صورت اعراف کی  
 زیر بحث آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ان کی اولاد میں سلسلہ نبوت جاری رہنے کا ذکر ہے۔  
 یہ آیت خاتم النبیین کی نہیں صبر کے خلاف حضور ﷺ کی بعثت کے بعد بھی۔

الحمد للہ الحمد للہ کہ ہم نے مراد انہوں کے استدلال کی سب کڑیوں کو توڑ کر مشکل  
 ضرور مدلل طور پر سامانی سے سمجھا دیا ہے۔ واللہ الحمد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# اغلاط ماجدیہ

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انکا طعنا یہ ہے جس میں مولوی عبداللہ جہاں دہی سے رسالہ "قائد کے فیل" کی میں نہیں غلطیاں اٹھائی تھی جس اور خدا کی قدرت کا نمونہ ظاہر ہو رہا ہے۔ جو شخص مصوبہ پر، میں مرزا کی مرصحت کا یہ فقرہ پھر اودھتہ کی جان چکی اور وہ دہریہ کی بد اہل حق کے مقابلہ میں ایک زمانہ سمجھے وراسے ایک رتی میں تھیں نہ دیاں نہ۔

مرزا کی گروہ کی بڑے مولوی پر چیلنجوں کی پوچھا

خواب پر وہ کہہ چکے ہیں کہ میں نے اپنے

مقابلہ پہنچے نہیں تھیں اس سے کہ میں نہیں

چونکہ مرزا کی جھوٹے دلی طعنا سے اس نے ان کا گروہ یہ سمجھتا اور دہریہ کوئی نظر آتا ہے، میں نے ایک فتنہ نہیں بہت سمجھتا، لیکن میں ایک یہ بھی تھا۔ ہمارے طرف سے چیلنج پر نہیں دیا جاتا ہے اور اتفاق غلطی میں۔ یہ ایسا صریح جھوٹ ہے کہ جو حضرت سے دہریہ خیر دہان سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ صرف بنیاد اسلام غلطی مہد باطلان صاحب کی طرف سے چیلنج مولوی عبداللہ جہاں کے مقابلہ میں اور ایک میں نے مرزا اور مرزا دہریہ کے مقابلہ میں شائع ہو چکا ہے اور یہاں سے قادیان تک کسی نے جواب نہیں دیا اب

مرزا تو اس چیلنج

اس رسالہ کے اخیر میں دیا گیا ہے۔ اگر قادیان مولوی صاحب میں کچھ بھی بہت اور اپنے ہندو سب کی حمایت کا ہوش ہے تو مرزا یہاں نہیں اور مانتے تو ہیں احمد علی محمد عبد و شہر صاحب مد مرزا نے کسی زور و شہر سے چیلنج دیا اور انکا اتفاق ہوا یہ ہے کہ چیلنج کی گروہ مولوی عبداللہ جہاں قادیان سے مانتے آئے ہوجو کہ ان کے بھائی کی تو مرزا میں غلطی کی تھیں اور صرف ہندو کتابت ہی میں مولوی جہاں کے گروہ نے ملے کر تھے کیسے ہمارے معززین ان کے مکان پر گئے۔ مگر ہر باتیں جاننے کے مانتے نے کی ہمت نہ ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حامداً و مصلیاً

شہرت اور سمت دو ایسے نفاذ ہیں جو اپنے معنی اور نیز مصداق کی وجہ سے جدا جدا ہیں۔ اگرچہ کسی موقع پر دونوں کا اجتماع بھی ہو جاتا ہے مگر اس سے یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ شہرت اور سمت دونوں ایک ہیں اور مشہور بات ضرور صحیح ہوتی ہے آج دنیا میں بہت سی باتیں اس درجہ پر شہرت یافتہ ہیں کہ قبولیت عام کی حدود داخل کر بیگی ہیں لیکن کیا کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اہتمام صحیح ہیں اور اقلیت کی حدود میں ان کا کوئی نشان بھی ہے؟ جو لوگ محض شہرت، اقلیت اور سمت کی سند بنا لیتے ہیں اور اپنے مخطومات کی نازت سی بنیاد پر اٹھتے ہیں وہ بڑے مغالطہ میں پڑے ہیں اور صرف مستقیم سے کوسوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے طالب حق اور محقق کا یہ منصب ہے کہ بھی شہرت اس کی طلب اور تحقیق کی آخری مدت ہو بلکہ اس کی طرف اس کو مڑنا توجہ نہ ہونی چاہئے۔ اور یہ اس کے لئے سدا رہو ہوگی۔ اس لئے میں نے بھی شہرت کو کبھی اپنے علم کا مانی نہیں ٹھہرایا۔

مولوی عبد المجاہد کا وہانی جن کی ذات میں بیکار بھاری کج رویا، اپنی جماعت کے لئے فخر اور مایہ ناز ہے۔ اور جن کو اپنے فطری دکھ کا یہ افواہ ہے۔ میرا پیدا تھا رجب ۱۲۸۰ھ۔ یہ ہے کہ وہ قاضی اعظمیہ کے باغیوں کی قبرست میں میں نے ان کا زمرہ دیکھا۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ کئی انھیں یاد رہدے وہ انھوں کی صف میں جگہ پائے۔ یہ وہی عالم اور صاحب فہم و کمال کی نگاہ میں ایسا شخص ہم زمانوں میں کسی درجہ کا تحقیق ہوگا۔ آیا محض اس قبرست میں نام داخل کرانے سے علماء کی مجلس کا رکن اور عالم کے خلیفہ کا اصلی شخص قرار پائے گا؟ کیا ہمیں یہ نہیں معلوم کہ آج کل زیادہ تر انھیں اور مدرس کے واعظوں میں ایسے ہی سادہ نظر آتے ہیں جو بدنام کنندہ جگہ سے چند کاپور و اپورا مصداق ہیں۔ ان کے بعد جب میں متکبر و مضر ہو تو عوام میں ان کی شہرت عقیدت کے ساتھ چلی گئی لیکن عوام کی ہی شہرت و عقیدت نے بھی یہ سہ مخطومات میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا جس سے میرا خیال متاثر ہو کر تغیر ہوتا اور اصل حدود سماجی سے ایک آٹھ بھی تجاوز کرنا کیونکہ عوام کیا خواہش میں بھی شہرت اور عقیدت کو نہیں اپنے طہر کا ذریعہ نہیں ٹھہرتا؟ اور عقیدہ میں خود اپنے طور سے اسے نہ سمجھوں۔ اس لئے میں یہ دہرایا کہ وہانی کے علم کے متعلق کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے معذور رہا۔ اگرچہ میرے بعض خاص ان احباب نے جو اس قسم سے ہیں موصوفیہ طبعی و تعمیر و

اعربیت کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد وہب میں پھر مؤرخہ حاضر ہوا تو ہر چار طرف سے میرے کانوں میں یہ صدایاں گونجی کہ میرے نام سے دعا ہو اعلیٰ الہی کی زبان سے ہے کہ مولوی صاحب ۳ صوف نے اپنا مذہب بدل دیا اور اب وہ مسلمان سے تو اپنی ہو گئے لیکن انہیں زبانوں سے پیسے میرے کانوں میں چونک رہا مولوی صاحب کے فضل و کمال کی طویل داستان بتیختی تھی پھر انہیں زبانوں سے اس طرح الہی داستان کا اٹھا اور قلم نے یہ مزیدہ سنا اور ہر ٹھٹھ سے کوئی غلطی کا سفر اور اپنی عقیدت کی حفاظت کا سفر کیا تو مجھے ان لوگوں پر نہایت قہر ہوا کہ جس کے ساتھ تو ان کے پاس وہ اول بنا رکھے اور بغیر تحقیق ایک رائے اپنی قائم کر لیتے ہیں جو عقیدت کے ساتھ نہ پہنچ جاتے اور وہب حق کی روشنی سے اس جہالت کی سیالی کا پردہ تاریکوبت کی طرف پروردگار وہاں کاسے جس پر حق کی تعینات کی غارت کو تم بھی تو پیر و پادشہ سے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کے خلاف خود ہی فیصلہ دیتے پھر وہ وہب سے ہیں لیکن مجھے اس شہرت سے بھی اپنے احوال کے سوا حق کسی قسم کا دستہ نہ ہوا۔ ہاں عہد لما بعد قادیانی موصوف کے تہذیبی مذہب اور مسلمان سے قادیانی ہو جئے کا وہب مجھے پتے خود پر یقین نہ آیا اور میری تحقیق نے اس میں کسی قسم کے شبہ اور تاویل کی گنجائش نہ رہی تو عبدالمجید قادیانی کا یہ تغیر و تبدل میرے لئے ایسا حیرت انگیز تھا کہ اس میں عہد الہیہ قادیانی موصوف کے انفس و ممال اور ملی قایمیت کا پورا پورا جسم جو کوسر سے تھیں اور وہ وہب و خال صاف صاف نظر آئے لگا۔ یہ وہ تبدل واقعہ میرے دل سے آئینہ نہیں ہے بلکہ ہر اہل علم و فضل بلند طالب علم اور باہل مجدد اور بھی سب مرزا قادیانی کے دشمنی تو دیکھتے ہیں کی پھر اور انکار کیجئے گا تو اس کو یہ امر نہایت روشن نظر آئے گا کہ کوئی علم والا تو انیا جانی سمجھ رہی اپنے پاک دل کے صفحات میں ان دشمنوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی بند دینا نہ ہے نہ کہ اسے گا اور اپنے افسانہ کی طہارت و زراکت کو اس سے آدھ اور وہ کثیف نہ ہونے لگے گا۔ مثلاً ایک مسلمان کا مقیود ہے کہ جناب سرور انبیاء و افری نہیں ہیں آپ کے بعد کوئی اور انبیاء آئے وہ انہیں قرآن و حدیث اور تمام امت کا حق پر اتفاق ہے کہ بتائے کہ ان احصاء ہر حد میر و جالکد و مکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحقر ص ۵۰) اپنے حق پر معنی رب و رحمت عرب میں نہ تم انہیں کے حق پر اثر نہیں کے ہیں بلکہ قرآن انبیاء کے عربی و آئے والے آپ کے بعد ان کو نبوت و امر پر نہیں بلکہ اس میں اول تو وہ نہیں اور نہ ہی شہر کی کچھ نہیں ہے نہیں مرزا قادیانی بھی مدعی نبوت ہیں اور بہت سے انبیاء سے متصادم ہے مبنی علیہ السلام سے اپنے کو افضل و راہی کہتے ہیں اور جنہیں کہ نہیں کہ اپنے کو نبی انیا کرتے ہوں بلکہ صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ ہے جس نے مرزا قادیانی کی



میں جماعتِ احمدیہ کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عامی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

الغرض مولوی سادہ موصوفی کا قدیمانی ہونا تو یہاں ہے جس سے خود مولوی صاحب دیکھی انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور یہ تہذیب بھی نہایت واضح اور جدیدی اولیٰ ہے کہ کوئی ایسی چیز اور سمجھ اور قدیمانی نہیں ہو سکتا جیسا کہ میرے بیان میں ہے۔ اس پر چوٹی رہتی پڑتی ہے اور فیصلہ آسانی خاص ایسی ضروری ہے کیا ہے۔ ان دونوں باتوں سے جس یقین اور اعتقاد کے تصور پر انسان فریب اور جانا ہے اور جو صورت میں آہستہ سے نکلتی ہے جس میں مولوی سادہ موصوفی کے اعتقاد کے پر مجبور تھا اور واقعی ان میں ان کے فطرتی و کائنات اور علم کی اصلی صورت نظر آتی اس کے معنی میں سے دوسرے بہت سے ایسے دیکھنے والے ہیں جن سے اس اعتقاد و یقین کی بنیاد پر بہت سی مصلحتیں اور فواید نظر آتے ہیں جن میں سے جنسِ انسانی میں یہاں بیان کرتا ہوں۔

۱۔ فیصلہ آسانی کو جس نے اول سے آخر تک بطورِ موضوعات اور اس وقت بھی دوسرے مسائل سے الگ کر کے رکھنے سے پہلے بات جو ہر شخص پر ہر عمر و ہر وطن کی طرحِ حاضر و ناظر ہے وہ یہ ہے کہ اول بات دیکھ لیتی اور خلاص سے لکھ لیتے ہیں اس کے برعکس وہ اور جملہ سے اس کے مصنف کا خلاص اور اسلامی بعدوانی لکھتے ہیں اور اس کی بناء پر عقائد و عقیدے مبالغہ جھوٹے بناتے ہیں۔ دوسرے میں میں صرف اس امر کو ثابت کیا ہے کہ مرزا قدوسی نے جو نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کی تصدیق اور تخریب نہ اس میں کسی تاریخی دلیل پر نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مرزا قدوسی خود ہی اپنی زبان اپنے قلم سے آپ ہی لکھتے ہیں اور اپنے ہی کلام سے خود ہی دلائل شہادہ فراہمی کر رہے ہیں کہ میرا یہ دعویٰ حلال ہے اور میرا اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوں اب جبکہ مرزا قدوسی کو خود اپنے ان دھوکے نبوت پر ایمان اور یقین نہیں تو انہوں نے ان لوگوں کی قیادت اور ایقان پر چڑھ کر یہاں تک کہ ہیں اور ان کے اس دھوکے کی تصدیق کرتے ہیں۔

پہلی بات کہ مرزا قدوسی نے ارمانیہ سے کیا ہے ان کی کتابوں اور رسالوں سے ان کی عبارت سے جس میں کوئی تردید و شبہ نہیں اور جس کو ان میں شک ہو دیکھیں میرا دعویٰ کو دیکھیں، دوسرا میرا دعویٰ خود ہی اپنے کلام سے اپنے کتب میں اور جوئے ٹھہرتے ہیں اور اس سے ثابت ہے کہ مرزا قدوسی نے ان کے دھوکے کو اپنی کی دیکھ لیا ہے اور اسے اپنی صداقت کو اتنا بڑا جھنڈا اٹایا کہ جس کا سرِ عرشِ علی تک ہے لیکن دیکھو کوئی پوری نہ ہوئی اور دعویٰ بھی تو سب اپنے

ی قول سے مراد قادریانی کا وہ مہم ہے۔ یہ دو باتیں انہی میں دو فیصلہ سالی میں سے طور سے ثابت ہیں کہ اس کے دیکھنے کے بعد میں میں کوئی شک و شبہ نہیں رہتا۔ اور ان کا یقین دو ہوتا ہے اور ان کی صحبت اور واقفیت اعلیٰ سنی شخص سے جو جاتی ہے اب جو شخص واقعات اور امور اقداری حقیقت کر کے اور ان کو جھٹلاتا ہے وہ اس سے کچھ نہیں کہ اپنی اقداری کوئی اور کئی پر روشنی ڈالتا ہے اور اس نے ایک مضبوط شہادت کا منہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ثابت کیا ہے کہ مثلث کے دو مسووں کا مجموعہ تیسرے ضلع سے بیحد زیادہ ہو گا اور کبھی مثلث کا ٹھکانا ایک ضلع اور ضلعوں سے نہیں بڑھ سکتا اور دو سو سو چھٹیس ہوتے تو ایسے دھوکے کرنے والے کے متعلق کیا اس کے کہ اس کی انہی پر غور کریں کیا راس قائم کی ہے کی اور اہل صراط صاحب قیام اس کو کیا سمجھیں گے۔" ایسے ہی فیصلہ آسانی کو کہ اپنے نام کی مرتبہ واقفہ آسانی فیصلہ ہے۔

"الاسماء منقول من العلاء مشہور بات ہے اس کو کہانی جواب دے اور اس کی حقیقت کر کے تو اس کو بھی غلط غلطی ہے پیو پیو بھائیوں کے جو مثلث کے متعلق ضلع کو دے دے بڑھکے ہیں اور وہ اس کے مجموعہ کو پانچ سو سے بھی زیادہ ہے یا پھر سو کہ چھ سو چھ سو یا تو مہم صرف فیصلہ کا جواب لیں۔ ہے میں تو اس یقین کو جو ان کے تہذیبی مذہب سے مجھے عوامی اور زیادہ دہ دہ لگی اور پ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ضلع امدان ہے۔ یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ مذہب ہے۔

۲۔ "وہ جس میں اس میں نے قادیانی مذہب کو مہم قرار دیا ہے۔ اس سے اس کا نام پراہنہ کو کہہ دیا ہے اس سے۔" ہاتھ کو فیصلہ جہاں جہاں میں حقیقت کو نہ پانچتے تھے قادیانی جماعت کے اپنے اقداری میں جو حقائق اس میں وہاں مسند قریب کی طرف جہاں یہ تھا جانی ماسوولی لگی۔ ان میں میں کہہ رہا ہوں۔

۳۔ جب یہاں چند باتیں تو میں کہتا ہوں۔ اس کو یہ کہتا ہے کہ میں تو انہی میں شک اپنی صداقت اور راست عقیدہ کی سے کام لے سکتا ہے اور یہ کہ انہی میں اس منصب کے لئے کسی درجہ کا اتھارٹی رکھتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ وہی کام ہے کہ وہ حال کی حالتوں میں کوئی دیا کریں؟ اور اس سے یہ کہ اس مذہب میں عبدالمجید قادیانی کو یہ خیال نہ رہا۔ مجھے سہار کی تہہ کہ ان کی کوئی کی یا حضرات سے اور اندر کے متعلق دوا یا تہات سے۔ جتنے ہیں میں نے خود بھی جماعت سے اس کے ساتھ میں جہاں میں تہذیب کی تہذیب میں نہیں بلکہ مضرت سے۔ مگر وہ اندہ قادیانی کے لئے سمجھ اور انہی کو کہہ دیا۔ مگر یہی کھوپڑی۔ اسی لئے میں اس سے اپنی طرف















یہی مکتبی میں کہہ ڈالوں گا اور پھر یہ ثابت میں میں دو رہے ہیں کہ فطرت انسانی اس کے مقابلہ سے عاجز ہے۔ یہ ان کی طاقت ہے۔ یہ باہر سے جس طرح ہے۔ یہ قرآن پاک ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ یہ کام انہوں نے کیا نہیں کہ ان کے اور یہ عقلی علم اس سے بھی بڑا تھا کہ وہ اس کی بدولت میں یہ بھی سمجھ لو۔ ہاتھ کے انہی کے اس میں سرکاری کوئی مداخلت اور اصلاح کی گمان نہ ہوں۔ اس کام میں سرکاری مصلحت ہو یا عمومی بدولت کی ہو یا اصلاحات کی ہو وہ وہاں پہنچ بھی نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ مقرر ہو کہ اس جگہ نہ جاتے یہ ظاہر کہ وہ نہیں مزا سب نہیں ہو کہ کہ مرزا قاریانی کے لئے دونوں دراصلوں میں اس تمام قسم کی مصلحت سے ہیں اور علماء نے خود مرزا قاریانی کو بھی اس سے مطلع کیا تھا اور ان کا خیال اپنی مرزا کی پسماندہ سے ظاہر یہاں تک کہ انہی درجہ ہمارے اس وجہ سے وہ کہیں اور علوم ہو گا کہ مرزا قاریانی نے یہ محض عوام کو سب دیا ہے۔

الحاصل: مرزا قاریانی نے ان دونوں کے آپر کو دلوں سے کیا لیکن اپنے اس دعوے پر کوئی دلیل نہیں بیان کی اور نہ ہی اس کا یہی کہ اس دعوے کو دلیل سے منسوب ہے۔ یہ وقت نہیں یہ دعویٰ محض تاریکی میں ہے اور یہ نہایت بدلی اور غلطی کوئی ہے اس کو جو شخص جانتا ہے کہ محض دعویٰ قائم ہو سکتا ہے تاوقتیکہ ثابت نہ ہو کہ اسے ثابت نہ کیا جائے اور اسی لئے یہ طالب حق کو یہ احتجاج ہے کہ وہ دعویٰ سے اس کے لئے یہ دلیل کا مطالبہ کرے۔ اسی لئے فیصلہ امر فی میں مرزا قاریانی کے اس دعوے پر دلالت کا مطالبہ یہ کیا ہے۔ چنانچہ میں یہاں فیصلہ امر فی سے اس کی بعد یہ ثابت نہیں کرتا ہوں اس سے ظاہر ہیں کہ مرزا قاریانی نے اس کی کوئی دلیل نہیں دی اور اس کا یہ پہلے کا کہ قادیانی مسلمانوں کی انہوں نے کہ وہ دعویٰ نہیں کیجئے فیصلہ امر فی حصہ دوم صفحہ ۱۱۱ پر معروض میں ہے (ایک اور حیرت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مرزا قادیانی نے قسمی میں آئین کا: مرزا قاریانی اور دوسری کا: مرزا قادیانی سے۔ ان دونوں رسالوں کو معجز مانا جائے یہ کچھ میں نہیں آتا کہ ان کے خیال میں ان کے مضامین کیسے بالکل اور مذہب غلط ہیں کہ وہ کہہ لے کہ انہیں سنا یا اس کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ وہ دوسرے کو سب نہیں سمجھ سکتا اور انہوں باتیں ہیں اس کا جواب یہ کہ نہایت صاف اور واضح ہے جس کا نہ حاصل یہ ہے کہ ان دونوں رسالوں کا اثر روشن ہو گیا ہے جو انہیں سے جس کو مان لیا جائے۔ بلکہ یہ دعویٰ پر اس کا محتاج ہے اور جب یہاں عام مجروحوں کی بحث نہیں ہے بلکہ خاص مجروحوں کی گفتگو ہے۔ یعنی اس کلام میں جو معجز ہے اور اس کے انجاز کا دعویٰ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کلام معجز ہی ہو سکتا ہے جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو تو ان رسالوں کے معجز ہونے کے بھی یہی معنی ہوں گے





اور اس دعویٰ پر یہ ثابت کی جاتی ہے۔

۷ گامی ٹھکانہ

تہ میں ہی نہیں تھی، یہ وہی ہے جو حق میں

تھی مجھے تو یہ سمجھ گئی جانے تو گیا ہونے

تھا اپنی مملکت میں آپ کو یہ ہے کہ آپ کوئی بھی تو نہیں رہا جس میں نہ ہی

رومی کی مثال پر چاہتا ہے کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کاظم بن ابی اسلمی، اصل میں آپ کا پتہ نہیں تھا کہ آپ کوئی مملکت میں یہ ہے کہ

اپنی مملکت میں آپ کو یہ ہے کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

آپ کے اس وقت تک میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

تو میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

۸ میں تو میں ٹھکانہ

تو میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

وہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

۹ میں تو میں ٹھکانہ

مہدی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

مہدی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

مہدی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ میں نے یہ تو میں کوئی نہیں کیا کیا ہے کہ میں نے یہ

اعتراض تو دیکھا لیکن علماء اسلام نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ نہ کہ قہر ہے نہ سلام کا دعویٰ اور کمر منصب کا۔ عمر دماغ میں بیانی اعتراض ہے جوئے میں کیا اس امر کی وہ کتابیں جو یہاں کے مقابل میں کھینچتی ہیں، جیسے ایکس اور جوابت بکری میں نہیں آئے۔ خیر آپ نے نہیں دیکھیں تو سمجھیں۔ اگر کوئی چٹائی اور کبے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ مجرم جناب سرورہ لم کے مجرمات ہے جو کہ ہے تو پہلے ہم اس سے جس سے کہ یہ چہرہ دعویٰ ہے اس کو ٹھیل سے ثابت کر دو سرے یہ بھی خلاف کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ مجرم رسول خدا کے تمام مجرمات سے بڑھ کر ہے۔ بعض سے اعتراض ہے کہ ترجمہ اس کو بیان کرنا چاہتے کہ آنحضرت کے وہ بعض مجرمات کون ہیں جن سے یہ مجرم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑھ کر ہے۔ ہر تو کہتے ہیں کہ آنحضرت نے بعض مجرمات ایسے ہیں جو آج تک کسی نے نہیں کیے اور وہ تمام انبیاء کے مجرمات سے بڑھ کر ہیں۔ مثلاً آنحضرت کا یہ مجرم کہ ایک جاہل اور اذیت یافتہ قوم کو آپ نے ایک نظر میں ایسا دیکھا کہ آج کل فلاں کسی انسان کا بدتر پانچویں ہے۔

تیسرے آنحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام مجرمات کی وجہ کہ ہیں یا ان میں باہم کچھ فرق ہے اور فرق ہے تو کیا وہ مجرم جو فطرتی نہیں مجرم نہیں؟ اور اگر وہ ایسا ہیں تو اسے ثابت کر۔ ہر تو کہتے ہیں کہ امت قادیان سے تم پر پڑتی ہیں کہ مرزا قادیانی کے آپ تمام مجرمات کو ایک دھج پر بٹاتے یا کچھ لڑتی یا بے اور بعض کو نہایت ہی عظیم الشان کہا ہے۔

عن شماس نہ ولبر خطا و عیبا ست

سنو اور سمجھو کہ آپ کی نبی کے مجرمات میں یا انبیوں کے مجرمات میں فرق ہے عجیب و غریب انکار کوئی ذہنی عقل تو نہیں کر سکتا۔ ہاں حماقت قادیانی کرے تو کرے کیا دیکھا، میرا حق مراد کیا جانے اور کیا جانے کہ خاں خاں سے غلط ہے تو کبیر مراد قادیانی غلطوں کی کی بات سے انکار کر سکتی؟ ہاں یہ نہر بدستہ کہ خیر نبی۔ نبی سے نہیں بڑھ سکتا اور وہی طرحت غیر مجرم و مجرم سے نہیں بڑھ سکتا اگرچہ انہر کلام میں اگر کوئی کرم کسی مجرم کلام سے بڑھ جائے تو وہی ناجائز بات ہو جائے گا یہاں اس مجرم کے دوسرے مجرمات سے تشبیہ و تمثیل ہے۔

کہو اب حق سمجھی یا نہیں اس اب آئیں ایسا عیسیٰ اعتہ افسوس جو کہ آپ کے دماغ میں اس وقت تک نہیں آیا تھا۔ کیا آپ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ مجرم مجرموں کی تقابیل کو اس خاص میں ہر قیاس



نہ ہے اور میں یا کرہ نہ ہوں۔ بقول شمس سوال اور تسلیاں دے اب اور رہیں۔

نہ کہ کسی غیب بھی  
نہ کہ ملاں تمام خود شد

قلم پیکر میں ہو رہے مگر میں سو رہا۔

۹) کیا رہا سو رہا شوگر

قلم کا نام نہ ہے صاحب یا قلم مخالف مولوی صاحب۔ یہاں مقرر کے لئے لکھی تحریر لکھ کر قلم لکھ دیتے۔ ان کے لئے (مولوی) مولوی صاحب وارہ لکھنا تک تو آتا نہیں پہلے صرف مائیں مل لکھتے ہیں۔ قلم میں مدخل فرما میں کو میں عبارت میں جتنا کہ وہی صاحب کا لکھ ہے کہ کیا یہی حق ہے، انکو مخالف لکھ مولوی کی طرف مصافحہ ہے تو یعنی لکھ اور انمولوی کے لئے عبارت لکھنا کہ قلم کا مخالف۔

۱۲) یہ جو میں شوگر

یہ میں حق ہے۔ وہی عبارت نہ ہو تو بھی تو وہی نظر میں میں ہو گیا ہے کہ لا معبود  
موجود نہ میں بلکہ کہ ماہر لکھنے کے لئے لکھنا ہوتا ہے۔ اس میں تو لکھنا کہ کیا کہ موجود  
نہ کہ لکھنے کے لئے لکھنے کے لئے میں میں معبود بھی تحریر کی جاتی ہے مجھے یہ میں لکھنا۔ کا  
تجوید ہوا ہے جو میں حق ہے۔ وہی عبارت لکھنا کہ میں میں جو میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔  
زبان کے لکھنے کے لئے لکھنا۔ وہی عبارت لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔  
میں میں معبود کی قید میں کی یہ قید لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔  
مقرر کی لکھنا میں معبود لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔  
برہمن میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔  
پیکر میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا کہ میں میں لکھنا۔

۱۳) یہ جو میں شوگر

قلم کا نام نہ ہے صاحب یا قلم مخالف مولوی صاحب۔ یہاں مقرر کے لئے لکھی تحریر لکھ کر قلم لکھ دیتے۔ ان کے لئے (مولوی) مولوی صاحب وارہ لکھنا تک تو آتا نہیں پہلے صرف مائیں مل لکھتے ہیں۔ قلم میں مدخل فرما میں کو میں عبارت میں جتنا کہ وہی صاحب کا لکھ ہے کہ کیا یہی حق ہے، انکو مخالف لکھ مولوی کی طرف مصافحہ ہے تو یعنی لکھ اور انمولوی کے لئے عبارت لکھنا کہ قلم کا مخالف۔







احصا، الخربیت الذمعا

۲۰۔۔۔ کیسویں ٹھوکر

قولہ "اگر میں کی مانند نہیں ستر دنوں میں" (۱۹ جنوری ۱۹۷۷ء) میں عبدالماجد قادیانی آپ نے اور آپ۔ کیمز قادیانی نے یہ تو بتایا کہ انہیں کہہ دیا کہ قادیانی کی بھاپ یہاں گھڑی کی ٹوک ہے جو ستر دن کے بعد فنا ہو جائے گی۔ یا نکل جائے گی لیکن باتوں سے اگرچہ دل کے اندر یہ دم فریب میں پھنس ہو نہیں۔ مگر کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ ایسی بات کہی جائے جو اپنی کردہ ملی ہو، ٹھوس ٹھوس کا بیانیہ ہی، مگر افسوس انگیز ہو۔ کیا کوئی قادیانی یہ کہہ سکتا ہے کہ مگر انہ قادیانی ستر دن کے بعد اور دو گھنٹی دو ستر دن میں کیمز قادیانی کے قتل کیا اور فنا ہو جاتی ہے۔ اس جہت قادیانی پر اثر شرم اور خود است ذرا آخر ایک روز مرنا ہے اور خدا کے سامنے ہونا ہے اور یاد رکھو کہ مگر انہ طقت کسی زمانہ اور موسم سے قیدی نہیں زمانہ خود کو کتنا ہی مقرر جائے اور کتنے ہی پٹے کھائے۔ مگر مگر انہ طقت ہر ستورہ کی سی رہے گی اور کوئی کسی وقت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ شرمناک ہے کہ وہ کئی کا ہو، مگر مگر قادیانی کا۔

۲۱۔۔۔ کیسویں ٹھوکر

قولہ "کافرین، منافق الزام، باغی کتابوں کو جو یہ نگریں ہر قلم تصنیف ہوئی ہیں" (۱۹ جنوری ۱۹۷۷ء) میں قادیانی کی سیکڑوں کا اعلان بھی "علیہ السلام" کہ اس میں کافی کے پہلے نوٹ ہیں۔ واقعی یہ مگر قادیانی قادیانی کی کلام کا اقرار ہے اس سے عہدہ کلام ہونے پر بھی وہ نہیں شرماتا اور اپنی یہ حیثیت اور ادا ہوتی ہے۔ اس نے اس کا اقرار کیا کلام "مگر" کہہ دیا۔ جس کا اس سے عہدہ اور مگر قادیانی کا کلام ہو۔ عبدالماجد قادیانی اگر آپ خود بھی نہیں اور واقعی است کریں جو کہ میں افسانہ ہی تو دیکھتا ہوں، لیکن اس طرح سے کلام مگر کے معنی اور قادیانی کے کلام مگر کے معنی اگر معلوم ہوتے تو مگر ہر ان رسالوں کے عہدہ ہونے کے بعد اقرار است کا درجہ آپ کو بھی نظر آ جاتا یہ محض قادیانی ہے۔ آپ یہ کہہ رہی ہیں: "کھینچے ہم نے پہلی ہی سطریں کے کلام مگر کے معنی لکھ دیے ہیں اور اس کا ترجمہ بھی کر دیا ہے تاکہ عربی بھائی کی وقت بھی نہ رہے پھر اس پر بھی یہاں تو رکھا اور سنہائے سے بھی سیدھا ہوتا موت کی علامت ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی حیات کا: "موت" بھی نہیں رہا۔



۴۲۔ ہائیسویں ٹھکانہ

آقاؑ اس چڑھت کے ایچہ میں دو کتاباں اولاد صاحب اور دیگر حکام کاٹھن  
 سراجہ کے ٹھکانے کی (خارجہ ۱۳۹۹ء) احکام میں کسی قوم پر کروہ کے اعتبار سے بھی وہی کیا  
 جاتے تو جس وقت ہر ایک کو کلام پڑھ دینا کتابت اور حکام کے کوئی ٹھکانے میں لکھنے کے ذریعہ سے تیسرے  
 تقریر کے ملک میں کرے اور کچھ ایسے لوگوں کے متعلق ہیں جس میں یہ ملاحظہ نہیں ہے کلام کوئی  
 کرے تو ان کوئی ذی شعور سے کلام لکھتا ہے تو ان میں ہر زبان میں بہت سے کام اور وہ ان  
 سے ہیں کہ ان کے متعلق ان کے متعلق ہے ملاحظہ ملاحظہ میں تو ان کے لئے ہر جگہ کے معوذ باللہ

من تملك النملوات والحصوات

۴۳۔ تیسرے ٹھکانے

آقاؑ اولاد صاحب اس کو کہیں سے تیسرے ٹھکانے (تیسرے ۱۳۹۹ء)  
 ٹھکانوں میں کیا۔ اس کے علاوہ اس میں ٹھکانوں اور خطا، ہول پچھتے کوئی ٹھکانے پچھتے ٹھکانوں  
 میں پچھتے کوئی ٹھکانے اور اس میں کوئی اور خطا، پچھتے ٹھکانے ہے اور میں کوئی اور  
 ٹھکانے میں سوپ اور ذرا پچھتے ٹھکانے ہے۔ یہاں کی حالت میں کسی ٹھکانے سے پچھتے ٹھکانوں  
 ایک شخص کے پچھتے ٹھکانوں یا اصول کو پچھتے ٹھکانوں کے تمام میں آقاؑ اور اس کے  
 مختلف اور مختلف میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں سے پچھتے ٹھکانوں کے  
 اس مقالہ ولا منظر الی میں طالع پچھتے ٹھکانوں سے پچھتے ٹھکانوں سے پچھتے ٹھکانوں  
 مناسبت سے کہ اس نے اس میں تیسرے ٹھکانوں میں اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے  
 تمام ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں  
 قوان اور اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے  
 اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے  
 عہدہ اور پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں  
 اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے  
 ایک آقاؑ میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں میں پچھتے ٹھکانوں

جو عمت قادیا نے آنگھ بند کر کے تمام روزہ گزار رکھا تھا۔ نے فریاد کیا اور کچھ ہاتھوں کو کچھ دیکھا۔  
 بنسبنا ششتر وجہ انفسہم اور ایک کو کبھی اس بات نام ہی کو سراہ لیا بلکہ مرزا قادیانی کے تمام متعلقین  
 کی باتوں کو سراہ لیا اسی بنا پر عید المساجد قادیانی اس حق سے بکلی معذور تھے ہیں۔ (۱)  
 ابن قیم اور صدر الدین کو غیبت ہے کہ آج بہت مرہٹے ہیں ٹھیک کیا۔ اگرچہ مولوی صاحب یہ  
 آپ کا خیال ہے کہ یہ خدا اور رسول کے بعد ہر شخص کا قول قابل تشدید ہے جو شریعت کے معنی پر صحیح  
 اثر نہ لے سکی اور اس واقعہ میں وہ قابل رہ گیا حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ کا مقولہ آپ کو یاد نہیں  
 رہا۔ افسوس ہے کہ موقع ہی پر آپ بھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت اڑاتے ہیں، کچھ اور  
 خوب یاد کرو محمد صاحب کہتے ہیں "فاسأل آں سحذو سلع کبر بعضی باشد بالنسخ  
 لکبر شامی کلام محمد عربی شریف در گذر مسد فہ کلام محی الدین عوسی و  
 صدر الدین فونوی" محمد و صاحب کا یہ منہ۔ سہے حرفوں میں بہت جلی تمام سے ہمارے دل  
 پر بخش کا تجربہ ہے۔ اسی پر ہمارا عمل ہے۔ گنہگار و ذاب نامی رہا۔ حق حق ہے اور  
 ہر طرح باطل اس میں غم نہ رسول کے بعد کوئی عالم نہیں بلکہ مرزا قادیانی کے جو بعض اقوال صحیح ہیں  
 اس کو بھی حضرت لکھنوی ابو احمد صاحب نے سراہا ہے جیسا کہ دوسری شہادت آصفی میں بھی مرزا  
 قادیانی کا یہ قول بالکمال ہے کہ یہ آپ زنگھنے کے قابل ہے۔

۲۴۔ چوتھے سو میں ٹھوکر

فولکہ کہ ان دونوں کے استاد وہی تھے جن نے عربی ان تیسب رحم اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
 آپ جیسے معاملے کیا دلوک کیا ہے۔ ان کے کلام اور اجاد قادیانی کو یہ بتانا چاہئے کہ حضرت مرزا  
 ابو احمد صاحب نے ان دونوں کے ہر کی نسبت کیا برا مسوک کیا؟ اور میں کہتے ہوں کہ ہرگز نہ ملتا اور  
 احمد صاحب جیسے۔ نے ان کی نسبت کوئی برا فتویٰ نہیں صادر فرمایا یہ عید المساجد قادیانی کا اقتراہ اور  
 محض بھولت ہے۔ یہ نیا فتویٰ ابن قیم اور صدر الدین قادیانی کے یہ دونوں رسالے وقتے ورمہ ویرا تو  
 اس سے یہ کہ طرح ازیم کیا کہ ان کے یہ ۱۰۰ فتاویٰ فی الدین عربی اور ابن قیم کے تمام مسائل  
 صحیح اور مستقیم ہیں۔ اور کوئی اہل حق یہ کہے کہ مرزا قادیانی اور مولوی نور الدین صاحب کے زمانے  
 اور مسائل کو آج جو عمت قادیا یہ نسبت راسخ ہے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ان دونوں کے  
 استاد اور پیروں کے تمام مسائل کو بغیر امت قادیانی سے سلا لیں؟ عید المساجد قادیانی صاحب

مبارک زین الدین علیہ السلام کی جو معمولی ذوالدین قادری نے سچ جیسے اور ان کے اکابر اس لئے قائل ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے جدِ نبوت کا مدعی و جلال و کدِ اب ہے اب محمد و امجد کا، یا نبی کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کی نبوت سے ہاتھ دھوئیں اور بتائیں کہ آج شام صاب مرحوم ولیہ کے لئے کتنے مشتاقانِ مساکین کے جن عرصہ قادیانیہ جاری ہے؟ اور آپ جیسے قادیانیوں نے ان کے ہم عقیدہ مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوا ہے کیا فوکی سے درخراہ ہے کیا آپ انہوں نے سادہ فرمایا ہے آپ کو یا نہیں؟

۲۵ .... چھبیسویں ٹھوکرا

قولہ ”آپ جیسے علماء نے کیا سلوک کیا ہے۔“ اس کے لئے اس امر پر یہ اہتمام ہے کہ علماء یا جن کا نام دیا کہ آپ یہ فرماتے ہیں حضرت شیخ محمد بن عربی اور ابن عربیہ کے محققانہ مسائل کے کتنے منہ منکر میں علماء کا تحقیق و تہ کی تشدید تحقیق کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے اور ان کے مدعیہ اور تہذیب میں ان کا قصور و جرم آجاتا ہے انہیں آپ کو ان علماء کرام کے مہمضمون نہ ہوں اور ان کی کتابوں سے باقیات نہ ہوتی، ان کی واثقت سے درپشت فرما کر کیا آپ کو مہمضمون نہیں کہ تاریخ میں انہوں کی ذات پر تحقیق علماء اسلام کو فرمے۔ ایسا مرزا قادیانی اور جماعت احمدیہ کی عادتِ معتادہ ہے کہ نہ خدا کی قسم نہ رسول کی وجہ سے مرزا قادیانی کے ولہام سے غافل ہو تو وہ بھی یہی کہی کہ انہوں نے میں بھیجے کہ وہی ہانسہ نہ سوچنا کہ امام احمدیہ کے یہاں نبی ﷺ کے بعد وہ مرزا ہے وہ بھی نبی اور معمولی انسان ہیں۔ یہ اہل شہادہ، جناب سیدنا مولانا حضرت امام حسین اور حضرت علی علیہ السلام و اسلام کے جناب و قدس میں تو مرزا قادیانی نے جس جرات کو کام فرمایا ہے اس سے کوئی انسان کا اللہ نہیں پھر نہایت شرم اور افسوس کی بات ہے کہ آپ تمام مسلمانوں کو اپنے پوتوں کی طرح کرتے ہیں۔

کارِ پاکانِ باقیامی از خود مکمل

سرچہ باشند در نوشتن شیر و شیر

۲۶ .... چھبیسویں ٹھوکرا

قولہ ”ہم نے انہوں ہی کتاب میں نقل کی ہیں“ انہوں نے کہ آپ کو اہل حق اور علم سے اسلام کا مسلک معصوم نہیں ہی لئے یہ عیاں نہ ہاتھ ملتا ہے ہیں سمجھو اور خوب یاد رکھو کہ آپ کو جن میں درود و دعا و دعا قبول نہیں کرتے تو ہمیں ان کے تسلیم میں کوئی تاہل نہ دوتا خواہ آپ دیکھیں یا نہ دیکھیں۔ شریعتِ علیہ و حضرت محمد و صاحب کے معیار پر پورے اتریں

ہاں جماعت قادیانی خلیفہ نے ہم سے انکی یہ امید نہ رکھنی چاہئے کہ انھوں پر پہلی باتھ گراؤ کا کٹوں میں ذات سے کوئی کام ہوگا وہ کوئی نہیں۔

۲۷۔ ستر تیسویں ٹھوکرا

قول: "بیس میں سو" وہ قندسے ذریعہ سلام کے اکثر مسائل پر غلطی و غلطک محمد شمس دین کے ہیں۔ ان کا بخود (۱۶) آپ نے مدارج اسر لکھیں و بھی نہیں ورنہ کوئی اتفاق کار یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں اسلام کے اکثر مسائل ہیں۔ ہاں میں جہاں آپ اسلام کے مسائل ہی مضمون ہیں عبدالمجید کا دیہی ذریعہ سمجھ کر فرمائیے اسلام کے اکثر مسائل تو انکی کے حضرت حشر کے سے ہیں مدارج اسر لکھیں غلطی کی جگہ میں اور وہ ہیں کیا مسائل اسلام بھی وہی کوئی کا تھیلہ ہے جہاں جہاں مدارج لیتا اور بھیک دیا۔ اسی آپ کی اس تحقیق نے (کہ سورہ قاف قندسے ذریعہ اسلام کے اکثر مسائل پر غلطی و غلطک محمد شمس بیان کئے ہیں) اس امر کا یقین دلایا کہ مدارج اسر لکھیں کو ضرور بخود فرما رہے تھے یہ تو فرمایا کہ میں نے اس امر لکھیں کو آپ نے یہ فرمایا کہ وہ علماء اسلام کے کتب خانہ کی غلطی یا قادیانی کی؟

۲۸۔ اسی تیسویں ٹھوکرا

قول: "خیر محقق" سرک کی تردید کی ہے "ان میں سے بعض امور و بعض امور" محمد شمس دین سے میرزاں انوار مطلق نے کہا ہے جس کے معنی وہ فرماتے ہیں کہ جس اب عبدالمجید قادیانی فرماتے ہیں کہ اس عبارت کے کیا معنی ہوئے ذریعہ تحقیق مسائل کی تردید کی ہے یا کوئی غیر تحقیق۔ مدارج لکھا ہے۔ عبدالمجید قادیانی نے جب آپ کو تردید اور رد میں لکھی تو انکی نے جواب دیا ہے کہ آپ نے جس جرات پر فیصلہ آسمانی کے جواب کا قصد کیا۔ اور انکی تک عامیانہ لکھنا آپ کے ذہن پر چڑھے ہوئے ہیں۔

۲۹۔ اسی تیسویں ٹھوکرا

قول: "کئی زائچہ میں" شمس حرمی مقدمہ بودائع عہدات ہے "ان میں سے بعض امور" مدارج لکھا ہے کہ کئی قادیانی ہے کہ جس طرح عہد اسلم میں سنی اور مسیحی عہدات ہے قرآن میں نہیں تو کیا عہد المجد قادیانی یہ فتویٰ دیں گے کہ عہد اسلم قرآن سے اعجاز میں زیادہ ہے۔ بیشک حضرت یہاں میں آپ کو اس سنی اور جمع پر حضرت سرور نبیہ فتویٰ سنا دیں ہوں ایک محل کے مبلغ نے فرماتے ہیں کہ عہد اسلم کے بعض میں زیادہ لایا ہے اس پر اس نے جس سے دلائل تم کہا۔ "کیف اعلم من لا یسرب ولا ینقل ولا ینقص ولا استنہل مسئلہ ذلک بطلان" اس پر

ہر ایک کائنات نے فرمایا۔ "سبحا خدا من الکھان" اور ایک روایت میں ہے "السمع کسجع  
الاصواب" یعنی یہ منگی اور بیخ کا نہیں کا شیوہ ہے یا کانوں کے گھڑاؤں کا۔ اس کی حدیث سے  
مرزا قادیانی نے منگی اور سمیع کا یہی فیصلہ کر لیجئے۔

اب میں مرہوت عہد الامجاد قادیانی کی ایک منی غلطی کے نمونے پر اتفاق کرتا ہوں۔ اور  
اسی پر ناظرین اور مں کو بھی قیاس کر سکتے ہیں۔

قیاس نہیں کر سکتا اس لیے کہ یہ مر  
ہل ٹر سجدہ الامجاد قادیانی نے اس کا جواب دیا تو آئندہ میں بھی اس کی ایک ایک غلطی  
پر لکھوں گا۔

چونکہ جماعت قادیانیہ نے خود کو "عہد الامجاد قادیانی" نے موسم کے دور و در بہت چکر  
دھر لیے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کا پاس ہے۔ نہ پہلے فیصلے کے۔ لے اعلان حجتی شائع کیا تھا۔  
اور یہ نہیں تھا کہ وہ امر ہر قادیانی مرہوتے "کر فیصلہ کریں" کے نہیں آج تک کوئی صدا فیصلہ کے  
لے مرہوتی بدست سے نہ آئے ہیں۔ من کل کو بھیجئے تعلیم میں عہد الامجاد قادیانی نے علما تھا  
یہ نہیں ہے فوراً فیصلہ کر دے۔ ۲۳ میں اس کا جواب ہے کہ یہ صاف فیصلہ یا کہ آپ خود مناظرہ کریں یا  
اپنے کسی شاگرد کو مناظرہ کے لئے آواز دفرما لیں۔ ہم مستعد ہیں کہ آئیے کا صحیفہ تعلیم قرمز  
قادیانی کے پاس پہنچی کر چکے۔ اور اس کی نہ آیا اور بھیجئے رہا یہ بلکہ خود قادیانی نے پہنچا دیا اور مرہوتی  
جماعت اب کو مرہوتہ کا نام ہی بھول گئی تھا۔ غلطی پھر میں اس مان و نشان کرتا ہوں اور پھر پھر  
ہوں کہ اب بھی اگر کسی مرہوتی کو بہت سے مراہنے بطور کورستاب تو اس سے آئیے فیصلہ  
کرے اور نہ اتنا ہر بہت ان لکھتے سے ہاتھ آئے۔ فقط عہد لطیفہ رہائی۔

مسلمہ نوا ہے۔ یمن کی فتح کھلتا کرو

اس وقت میں ایک بڑا دوست مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے جو خدا کا شکر ہے کہ زمین کے  
دیکھیں نے ان کی حالت کو آ کر اب کی طرح راضی کر کے دلھا دیا ہے۔ سب دوستوں کو چاہئے کہ اس  
خدا وادہ غائب میں ہیں۔ تک نہیں کہ آئی یہ دماغے امراء ہوں نے لے سرچشمہ بہت اور زیادہ دلوں  
کے لئے آج بہت ہیں جو ایسے پڑھ اور انکل سے کھٹے کھٹے ہیں کہ اگر ساری دنیا کے قادیانی مل  
کر چاہیں کہ ان کا جواب دیں یہ قیامت تک نہیں ہو سکتا۔

فیصلہ آسانی یہ رہے۔ یمن ہوں میں ہے اور ہر ایک حصہ ایک علیحدہ مستقل رسالہ

سے نہ مرزا قادیانی کی حالت معلوم کرنے کے لئے نہایت کافی ہے اس وقت پہلا شائع ہو گیا ہے۔  
اب وہ بارہوی کی ہے۔

دوسری شہادت آسمانی: اس میں مرزا قادیانی کے اس غلطیوں کو ملایا ہے جس کو انہوں نے اپنے لئے "مائی نشان قرہ" قرار دیا ہے۔ ہر ایک مفسر مرزا کے لئے قوریت قرار دیکر اس سے سند کاڑھتی تھی اور اس کے علاوہ بھی یوں کر کے اپنی اوپر پھاساں کی تھان کی غلط فہمی دکھائی ہے۔

### اطلاع عام

تمام مسلمانوں اور خصوصاً جماعت قادیانیہ سے خیر خواہان کہتا ہوں کہ مرزا کی جماعت کے عہدہ دار قادیانی بڑے عالم کلمات ہیں اور وہ تو اپنے تئیں بہت ہی کچھ کہتے ہیں مگر ان کی قابلیت اور عظمت کی حالت دیکھئے کہ ان کے افکار نفسانی کے دعووں میں قیاسی طریقوں کے عموماً میں نے آپ کو دکھائیں۔ اب ہی ان کی ساری کتاب کو قیاس کیجئے اور ان کی قابلیت کی حالت کو مضبوط کر لیجئے۔ ہر مشہور عالم نہیں پہنچتا ہے۔ دیکھا ہوں کہ سوائے آپ کے اور کسی قادیانی کے متعلق فیصلہ نہ کیجئے۔ مگر کچھ جواب دہ ہیں۔ اعلانِ حق میں میں نے غلطیوں کے بعد صحیفہ تبلیغ میں انہوں نے ایک شہرہ چھائی میں نے اسے منظور کر کے پھر اعلانِ حق صحیفہ میں شہرہ ۱۳ کیجئے اس کے بعد قادیانیوں کے شہرہ میں پاشا کرمان سے نہ آئے۔ اب قادیانیوں کے مرزا ہوتے ہیں کہ خلیفہ آئیں صاحب کو ایک تبلیغ پھوٹا کر میں نے بھیجی اور ایک سو کوئی حکیم صاحب نے بھیجا اور یہ دونوں تبلیغ ان کے پاس بھی بھیجے گئے مگر ان کو یہ بھی غیرت نہ ہوئی کہ ہمارے خلیفہ کو تبلیغ دینے جائے۔ چر بس ان کی آواز نہ چاہئے میں نے اپنے تبلیغ میں مرزا قادیانی کی نبوت کا فیصلہ کرنا چاہا ہے اور کلامِ رسول سے دکھا دیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیر آخر اور ان میں ان سے بعد نبوت کا دعویٰ کرے۔ وہ بھولا ہے وہی نبوت منقول ہو گئی حکیم صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے جو یہ شہرہ اور سورج اور مہر کے اہتمام کو پتہ مہدی ہو گئی شہادتِ ظہور اپنے ہاں جو اہل چاہے یہ شخص خفا ہے سراسر ضعیف حدیث سے بھی اس کا ثبوت نہیں ہو سکتا ہے۔ مگر ہذا محو قادیانی کے آئے رو گئے۔ حیرت تو یہ ہے کہ مرزا احمد قادیانی یہاں موجود ہیں۔ انہیں بھی اتنی جرأت نہیں رہی کہ مرزا سے آکر جواب دیں۔ اگر یہ نہ ہو۔ مگر یہ بڑا بدترین جواب دیا ہوتا ہے۔ یہ کسی حد تک نہیں کہ مرزا قادیانی جہت اپنے مذہب کی حقارت سے کہ نہیں کر سکتی بالکل عاجز ہے مگر عار و ریت پر سحر کی طرح اہل مذہب کو تھوڑا نہیں چاہئے۔

اب ساتویں مرتبہ چٹخ دینا دیا

کہ اگر آپ کو اپنے مذہب کی صداقت اور مرزا قادیانی کے سچے ہونے کا دعویٰ ہے تو فیصلہ آسانی سے دے لیں اور جہد و دم اور جھڑپوں میں جو مرزا قادیانی کے نہایت ہنر و مکر سے انہیں کا جواب دیا ہے اس کا جواب دیجئے۔ شہادت آسانی میں جو مرزا قادیانی کا کاذب و زور و مکر سے ثابت کیا ہے اور ان کی بے علمی اور فریب دہی طوری سے اٹھائی ہے اس کا جواب کیا نہیں دیتے اور اظہار حق کیوں نہیں کرتے۔ میں خاکساروں آپ اپنے برابر نہیں سمجھتے تو قرآن و حدیث سے کہیں بھی لکھا جتنے کہ دیکھا جتنے دالے کے سامنے ضروری ہے تم واجب و اسد کے سامنے ضروری نہیں ہے اس کے علاوہ مذکورہ دوسرے ذاتی بزرگ کے ہیں جن کی برائی کا دعویٰ کر کے آپ فکر کرنا چاہتے ہیں بھائیوں نہیں جواب دیتے یہ نہایت روشن دلیل ہے۔ آپ اور آپ کی مددگار جماعت جواب سے عاجز ہے۔

قادیانی جماعت اپنے مولوی کے مادیوں کے ہم برسر سے آ رہے ہیں جس طرح سے وہ جس طریقہ سے اظہار حق دیتے اور دلیل ختم و سند فہرست حضرت تسلیم کر لیں میں اس کی چند صورتیں بیان کرتا ہوں۔

۱۔ خاص جہد ہو جس میں طریقہ کے اہل علم و نظام یافتہ حضرات ہوں بعض ان میں غیر مذہب والے بھی ہوں۔ میں یا کوئی دوسرا انی حضراتیں دلائل میں سے ایک دلیل کو پیش کرتے جواب تک لکھتے ہو چکے ہیں۔ مگر قادیانی نے جواب نہیں دیا اور مولوی عبداللہ جتوئی یا وہ جی طرف سے جس ذی علم و مکر نے وہ جواب دے پھر اس جواب میں جو غلطی ہوگی اسے اصرار پر کر رہے۔ یہ قیوں بیان لکھ کر پیش کے جائیں باز قادیانی بیان ہونا کوئی لکھتا جائے اور آخر میں طریقہ کے ساتھ جواب نہیں اور حاضرین نے ان بیانوں کو سن کر جو فیصلہ کیا وہ ان سے کھردرائی ہے اور مشہور کیا جو کہ مدعی کو جواب الجواب کا حق ہونا نہایت ظاہر اور قطعی بات ہے۔ مدعی وقت کے یہاں بھی دیکھتا ہوا ہے۔ بیان مدعی کے بعد صرف مدعی علی کے بیان پر حاکم فیصلہ نہیں دیتا بلکہ مدعی کا جواب سن کر فیصلہ لکھتا ہے۔

۲۔ دوسرا طریقہ نہایت عمدہ یہ ہے کہ جو بات شرع کی جائے اس کی حق و باطل ہونے کی تحقیق میں نہایت تہذیب سے یہاں تک منتقل ہو جائے کہ ایک فریق بند ہو جائے یعنی حاضرین کے نزدیک اسے کچھ کہنے کا موقع نہ رہے۔ ان دونوں صورتوں میں ضرور ہے کہ طرفین میں کوئی شخص فتوے باتیں نہ کرنے اور اس کے لئے سب میں زیادہ حاکم و حکم کیا جائے کہ

و جب طرفین میں۔ یہ کوئی فضیل ذات متاثر ہو کر ہے۔ ورنہ نہ۔

۳۔۔۔ اگر کسی وجہ سے آپ نے ماننے نہیں آ سکتے تو ہمارے دوسروں کا جواب لکھ کر شائع کیجئے مگر اپنے برابر غلیل احمد قادیانی کی طرف غلامیہ رویہ نہ لیں نہ کروہنیے کا کہ ہماری طرف سے سب کا جواب دیا گیا ہے۔ ایک دوسرا ہم چاہتے ہیں بلکہ ہمیں کا اصل اعتراض لکھ کر ہم آپ کے پاس بھیجیں اور آپ اس کا جواب دیں جس طرح شہادت آسمانی کا اصل دعوہ اہل مولوی تھیم بنصوبہ حب نے لکھ کر آپ کو اور آپ کے خلیفہ کو بھیجا ہے۔ آپ اس کا جواب دیں۔ اور ہمارے پاس بھیج دیں ہم اس کی غلطی کا انہماک کریں گے۔ مگر نہایت غامض ہے کہ جب ان کی قابلیت اور طبیعت کا یہ حال ہے جیسا کہ ان رسائل میں اور دوسرے رسائل میں ذکر کیا گیا تو ان کو سامنے آنے کی ہر بات کیونکر ہو سکتی ہے؟ البتہ اپنے گروہ کے بے وفوں کے قصے کے لئے اس وقت یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے کسی آدمی علم کے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے ادنیٰ آدمی غفلت کر سکتے ہیں مگر آدمی یہ ہے کہ اب تک کوئی ادنیٰ داخل سامنے تو نہ آیا۔ ہمیں تو کسی سے عار نہیں ہے۔ ہر ایک کے سامنے اٹھنا حق کرنے کو حاضر ہیں ہر قادیانی جماعت سے کہتے ہیں کہ یہ میل اس وجہ سے ہے کہ وہ ہمارے ہمارے نہیں آ سکتے اور خوب جانتے ہیں کہ جو رسالے ہماری طرف سے لکھے گئے ہیں۔ ان میں ایسے ادنیٰ قافلوں سے مرزا قادیانی کو کاذب ثابت کرنا ہے کہ ان کے جواب نہیں ہو سکا قادیانی جماعت اس کو خوب سمجھ لے کہ ہر ایک رسالہ مفصل اور نہایت زور و کوشش ہے جو کچھ برس سے ہماری طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور اس طرف صدارت ذہنی خواہش کا غمناک ہے اور الحق یعلو ولا یعلیٰ کا ثبوت اور جلال الحق و رفق الباطل کا تصور ہو رہا ہے اور اب جو ہمارے پاس ہیں چنانچہ دیا ہے کہ جس قدر قریب آ میرا ان کے مجتہدین سے ہے حضرت علیؑ نے تو بتھور رسالے لکھ کر دنیا میں شہر کر دینے اور خاص و عام کے لئے مثل آفتاب کے روشن کر کے دکھا دیا کہ مرزا قادیانی کاذب ہیں اور ان کا کاذب ہونا ایک دلیل سے نہیں متعدد دلیلوں سے نہایت ظاہر کر کے دکھا دیا پھر اب ان سے کیا بین کرانا چاہتے ہو۔ ان کا لکھا ہوا خود کیا دیکھ رہی ہے اگر ویسٹ حق سے آپ نہیں دیکھ سکتے تو جمع خاص میں یا عام میں جس طرح مناسب ہو ہم حضرت نبی کی تحریر کو پڑھ کر سنائیں مگر اس کے بعد آپ ایک ٹکڑے کو رکھ کر دیکھیں یا انہیں اتار کر سنائیں کہہ کر چلے جائیں یہ نہیں ہو سکا ان کے بعد ہم بھی آپ کے بیان کی غلطیاں اور کذب یا بیانی ضرور دکھلائیں گے۔ بغیر اس کے ہمارا حق ہرگز نہیں ہو سکتا۔

خیر خواہ مسلمان  
عبد العلیف رحمانی



## کھانا، دوا، دینی فیصلہ

مرزا قادیانی کے دعوے قرآن وحدیث احساناً شکل نفس کے پوندہ مخالف ہیں اس لئے وہ دھوکا دینے والے جوئے پر ایسی تھلی ٹھانی اور چٹا دہرائتے ہیں کہ بچہ ان کے منہ میں نہ لے جائے۔ اصل کی بات درست نہیں ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ بھی اس یقین کے لئے کافی ہے کہ مرزا قادیانی نبی تو کیا دو مسلمان بھی نہیں ہو سکتے۔ لیکن قرآن وحدیث سے عام مسلمان اس آپار سے استفادہ ہی نہیں دوسرے مرزا قادیانی کے قرآن وحدیث کے دعائی میں بہت کچھ سیاہ کاری دکھام فرمائی ہے۔ اس لئے جو مسلمان کا یہ فرض ہے کہ قرآن وحدیث کے صحیح معنی سے لوگوں کو واقف کرے اور مرزا قادیانی کی طرح ساری نبی پر نبی قلع لکھ لے اسی لئے اس وقت تک بہت سے علماء دین اور خدا پرستوں نے اس کام کو انجام دیا۔ خصوصاً اس صوبہ بہار میں مولانا سے بہت سے رسائل شیعہ لکھائے اور۔۔۔ میں شائع ہو گئے۔ خاصاً فیصلہ قادیانی پر جسے وہ شہادت آدنی وغیرہ میں روزناموں کی طرح مرزا قادیانی کا تبویز بولا مانت لیا ہے۔ اور ان کی وجہ سے بہت سے مسلمان راکھ برباب میں تھے دوسرے مرزا قادیانی اور ان کے مذہب سے بھڑکے اور بہت سے مرزائیوں نے اپنے عقائد باطل سے توبہ کی۔ یہ مسلمانوں کے مقابلہ میں یہاں سے تو دیوانہ کدہ کسی ایک تہذیبی نے بھی پنجم جواب نہیں لکھا اور نہ وہ ایک کتب پر اس تک اس جماعت کی طرف سے شائبہ نہ لے گی جس سے ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ساری باتوں کا جواب دیا یا دوسرے مرزا قادیانی کی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ ہے حال میں بھی اس جماعت نے اعلان قادیانی طائفہ کے بے جاے ناظرین دیکھیں اور اس جماعت کی تہذیب اور مرزا قادیانی کی تعلیم اور قادیانی مذہب کی اصولی اعتبار سے کی گئی ہیں۔ جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کی اور کافروں کی بیعت کی ہے کہ جب وہ عاجز ہوتے تھے تو انہیں بلیم، اسلام اور اعلیٰ مسلمانوں کو لایا دینے گئے تھے اسی صورت مرزا قادیانی نے بھی اس اشارے میں اپنے مذہب کی تعلیم کو اعلیٰ نبوت دینا ہے۔ یہ مسلمانوں پر لایا، جھم، اسلام اور اعلیٰ مسلمانوں نے آیت کھانا لکھو، وسیع و حوزہ الی اللہ (سورہ ۸۰) اور ان اللہ بصیر بلعباد (سورہ ۱۰۱) لکھ کر جان بوجہ کیا۔ ہم نے بھی یہ جہاں اس کا فیصلہ اس قادیانی طائفہ پر چھوڑ دیا جو مرزا قادیانی اور ہر شے پر قادر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# تذکرہ

سیدنا یونس علیہ السلام

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی





ظہیرؑ نے کاحدی بد تو ایام زفاف دہائی کا نو بی بی من لیں نے مراد کو بی نہیں تھے تو میر  
مرزا کا دہائی اور ان میں یہی قربی پیدا کر لی جو ہمیں قسم ہے یعنی غم و کرم و کھانا اور نور  
نصرت پھیرا جس میں مرزا کا بیان کے کئی قدر اضافہ ہوا کرتے ہیں۔ ہوں گورہ سے پوچھا ہوا وہ  
کہا کہ اعلیٰ کے بے شے مرزا تو کافی نے پہلا اور مسلمان اور خیالی اور نصف سے غور کرو  
کے ہر اس معیار اہمیت پر مراد کو بی بی کو پانچ کے تو پھر تو کچھ ملے لیکن مراد نے اس کی خبر نہ  
مراد کا ذاتی چھوٹے۔ کہ اس ہے۔ مسلمانانہ تو ہے کہ جو کہ بی بی کی بی بی بھائی اور اس کے  
سہ امتی کی بی بی اس کے اقوال اس کے احوال میں سے انھوں میں مراد کا قول قصداً علی اور  
اس کے بے بی بی کے حق میں مجھوتا ہے۔ اور اسی میں ہے اور نصرت مرزا کو اپنے اقوال  
میں بھولا معاملات میں کوہنہ نہیں ہوتا۔ اس کا ہوتا ہے یہ کہ جس کی سہمی شمع کے گرامی جہاد کا  
اہل ہے اس کے گورہ۔ ایک چاندی ہے۔ اسی کا بن بن بن کو یوں بی بی میں دے گا۔  
اور یہ جس طرح بی بی نے اقوال میں کوہنہ میں نے بیان کے لئے اعلیٰ میں۔ لیکن  
تیمار بی بی کو مرزا کو تھکے سے مہی نے مرزا کے میں مراد کا اعلیٰ میں۔ لیکن مرزا کو تھکے سے مہی نے  
تھی اور وہ اس کے نزدیک مرزا کا مراد نہیں تھا۔ کہ مرزا کو تھکے سے مہی نے اور وہ بھی یہاں  
ہو۔ اعلیٰ حق مرزا کا دہائی کے حالات کو ان معیار پر اس کے حق میں جس طرح اس کے سہمی  
کے حالات ہوئے اور وہ شے کی وجہ سے ہیں۔ وہی طرح مرزا کا دہائی کے اقوال اور اعلیٰ  
اور احوال ان کی گوری۔ لیکن پانچ کی مطلق۔ سے ہیں اور اب اس کے بدلے کے بعد کسی تحریر کے  
نرمی۔ سے اس کے کہ اس کے حالات نہیں۔ اسی میں اس کے حق میں اس کے بھولے ہوئے مسلمانوں کے حق  
اور حق کو اس کے سے ہو مرزا کا دہائی کے حق میں اس کے کہ اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے  
رسالوں اور تحریروں کے سب سے وہی کو حق مسلمانوں کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے  
بہ حسب حق جنہو ایام نے فاروق الاسلام الیاد۔ میں تو اس کے کہ ہے اور اعلیٰ میں اس  
انکسرت نہیں اس کے کہ اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے  
حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے  
کے بعد جس کے کو خود ہو۔ صوبہ میں چرچا کیا اس کو ہلاک اور مرزا کا دہائی کی جو بات پا گئی  
کی صورت سے ہو۔ لیکن اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے  
باغیہ خود دہائی ہے اور دیکھتے۔ سے مانتے ہیں انکسرت۔ حبیب الحق اور حق الباطن اس  
الباطن کے وجود۔ انکسرت اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے حق میں اس کے





نکدہ ہے، آپ نے شخص کی بہت جس وجہ پر ناحق ہی اس کا فیصلہ مسلمانوں کو خود کر لیا۔

اب یہ امت تو دیکھ کر اس میں قہر سے یہ امید رکھ سکتے ہیں کہ یہ انصاف کو مانگے اور خدا سے روئے اور سچی ضد اور بدعتی سے باز آئیں اور ان میں یہ بہت کمزوریاں تھیں حضرت یونسؑ کی سے پچاس دن کا قحط و جزا کی حالت میں تو کیا اور سچی حدیث بھی سے یہ ثابت نہیں تو کیا تم اپنے لشکروں سے غنیمت و انعام راہ جو لوگوں کو کافروں سے امان دینا کی کوشش کر سکتے اور ان کی مروت پر کفر کے "یونہی" پر دوبارہ مسخرہ دستور پر یہ تہمید دے کی میں کہتا ہوں کہ "یونہی" یہ جو امت پر کفر ایمان دلائے گی۔ یہ لوگوں کا بچاؤ اور ان کا کلام بچا ہے۔ وہ لوگوں کو امان دے گا۔ اے اللہ دیکھو کفر و کفر و اسواء علیہم اندر قہم ام لم نغفرہم لایؤمنون حتیٰ حتم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاوة و العبد المذنب"

اب اگر ہم مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا اس کا قریب اور دلیل میرا یہ ہے کہ اسے بھی روٹی نہیں تو اس کے نہ تھے اور خان کے قریب رہا کرتے یہ نہیں آ سکتے اور بتاتے کہ وہ اپنے منہ سے کچھ یہ کہتا ہے جس کو وہ میری اس تحریر پر کان دہرے اور قہر مند دلی سے دیکھتے ہیں بعض بعض مسلمانوں کو جو یہ شخص میرے اصنام کے اقتدار و نفوذ میں ان کو جو شخص مایہ اسلام کے قہر سے غفلت کرنا چاہتا تھا کہ "یونہی" میں نہیں۔ اس سے مصداقہ المسلمین میں اس میں۔ میں شخص حضرت یونسؑ میرے اصنام کے اقتدار میں اور قرآن اور حدیث مجھ سے جو عزت ہے اس کو میں نہ کرتا ہوں۔

لیکن مرزا قادیانی اور مرزائی علماء نے گواہی قرآن الہی پر چوں کہ بہت دعویٰ ہے اور قرآن میں ای ہدایت کو کام میں لاتے ہیں جو آج تک کسی نے نہیں کی اس لئے بقول شمس آفرین "یونہی" تو ان کو ہرگز ہم نے بھی یہ نہیں پایا اسلام کے وقت کے جس وقت قرآن میں ہیں اور اس سے کئی بیان کرتے ہیں تاکہ مرزائیوں کو معلوم ہو اور ان کی آنکھیں نہیں کہ یہ یہ حق ہے اور ہر کوئی ان کے آیت میں نہیں سمجھنے کے حق پر کمال اطمینان اس نے ماہ نے نہیں اختیار کیا مگر مجھ کو مرزا قادیانی نے، وہی اصنامی قرآن خیرین انصاف۔ نہ سنا ہے ان معانی کو مرزا قادیانی سے سنا ہوا ہے ان میں اور دیکھیں کہ جو ہم نے آیت قرآنی کے معنی کے ہیں وہ اللہ قرآن پر زیادہ چسپاں میں یاد مرزا قادیانی نے کرتے ہیں؟ جس جماعت مرزائی ہے جو ان کہ ہم بھی قرآن کے جدید معنی بیان کرتے ہیں ان کو قلعہ ثابت نہیں اور کہیں کہ اس میں یہ انصاف ہے اور ان کا کیا جواب ہے؟ قرآن میں دیکھتے ہیں یہ اصنام کا قہر ان کا سوتا ہے۔

سورہ موسیٰ سورہ اسحاق سورہ صافات سورہ بنی اسرائیل اب میں ان

















اے تو خدا تعالیٰ نے ان قوم مصائب و فیرہ نوالوں سے دور کیا اور پھر مجاہدیت میں اس کی راحت کی زندگی عطا فرمائی۔ مفسرین کو اس بارے میں اختلاف ہے کہ یونس علیہ السلام اپنی قوم کی حرف پھیل کے واقعے کے بعد میں کئے تھے یا پہلے۔ انہیں جاس کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پھیل کا واقعہ قبل کا ہے لیکن زیادہ علماء نے دئے ہیں ہے کہ پھیل کا واقعہ بعد میں پیش آیا اور یونس علیہ السلام اس سے قبل اپنی قوم کی طرف جیسے کئے تھے قرآن سے اس کا صحت مشکوک ہے اور جو روایات اس سے متعلق ہیں ان میں اس پر نظر نہ بھی کی جاوے تب بھی ان میں جو اختلاف ہے وہ بجا ہے خود اس شہادت کے کافی ہونے کے لئے پوری ضمانت ہے۔

یونس علیہ السلام کا یہ یا میں قرآن اس میں بھی مفسرین کو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دور سے لوگوں نے اس کو دور در میں سمجھ لیا۔ اور بعض کا خیال ہے کہ یونس علیہ السلام خود گریز سے اور حضرت یونس علیہ السلام کا یہ گریز نہ وہ مجبوری تھا جبکہ کشتی کو تل غم کی وجہ سے غرق ہونے کا قوی اندیشہ سوار تھا۔ اعتباری، جیسا امرۃ آبادیانی نے ہونا کہا ہے لیکن قرآن کے الفاظ سے اس معنی کی حالت تاہم ملتی ہے۔ وہ فقرہ اس سے کہ جسے پہلے ہم لکھا اے میں قرآن نے اسے بیان میں اس امر پر بھی روشنی نہیں ڈالی کہ پھیل سے یونس علیہ السلام کس طرح برآمد ہوئے اور کشتی پر پہنچے اس میں مفسرین کی حدیث کو باوجود کرنے کے لئے ضرور ہے کہ ان کی سندوں پر غور کیا جائے کہ سند کہاں سے حاصل کی گئی اور لائق اعتبار ہے یا نہیں۔ مفسرین کے عام اصول کے موافق ان سندوں کا اختلاف ان کے ضعیف ہونے کی کافی شہادت ہے۔

یہاں پر یہ امر نہ یاد تو جہ کے اٹھنے سے کہ قوم یونس کے ایمان سے عقاب دور ہونے کی کیا صورت ہوئی۔ اس میں جب ہم قرآن کے الفاظ کو دیکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے رسالہ رسل کے قانون کو پڑھتے ہیں تو اس نتیجہ اور جس فیصلہ پہنچتا ہے وہ نہایت ہی صاف اور روشن ہے اس نتیجہ سے پہلے ابھی اس سال رسل کے قانون کا بھی دھرا دینا مناسب ہے۔

یہ امر تو ظاہر ہے کہ انبیاء و پیغمبروں کے قتل و قتل اور انکسار کی اصطلاح کیسے مہیوت کئے گئے۔ جس قوم میں قتل کے شرار سے تیز ہوں اور یہ تباہ کن آگ مشتعل ہو اور انکسار اور قتل دونوں کا ان میں نشان نہ ہو اس قوم سے یہاں کہ نہ نصیب اور مصیبت زدہ اور جلائے مذہب کون ہو سکتا ہے اور انسان کے لئے اس سے زیادہ اور کیا تکلیف اور عقاب ہو گا کہ انسان کی زندگی نہ پائوں سے بھی گری ہوئی ہو۔ اور نہایت ہی ذلت اور رسوائی کی زندگی ہو



نکلی انسان کی ہڈیوں پر سے ہی ان میں انکاب ختم ہو جاتا ہے۔ تمام وہاں ۱۰ جزا ۱۱  
 تمدن اور اخلاق کا تعلق سرسبز و سرخس اب ہو یا تباہی و زوال کی آگ اب یہی ہڈیوں کی جھجھکی ہے  
 اور حرکت اور حالات اور حالت کے کشش کے سے کھل کر فلاح ہو کر کوہ پیما اور جزا کے ہو کر کس کے  
 زیر رکھتے چھوٹتے ہوئے ہوتی ہے۔

اسی کی تصدیق کے لئے اس کے باوجود عرب کی کے تاریخی مسکات و ربط و رابطہ ہو کر  
 قسیم و قسیم کی آہر کی ایسا حال تھی اور انسانی کے بعد ہی تو مکی سے کیا ہوئی ہے۔ مسلم ہو گیا ہے  
 کہ ان میں سے پہلے یوں مایہ و موموں کو مکی کی حالت تھی حرمات چاہیے تھی۔ عرب کی تمدن و انسانی  
 ان میں نشان کی طرح کسی کی جہ سے ہو کر تھیں اور تھیں ہی کوہ سے ہمارا ہر روز کی طرح ہو کر  
 تھے اور اسی میں سے ان میں حضرت یونس علیہ السلام پر عمل کا کر بھیجے گئے جیسا کہ اللہ ہے اور  
 ہمارے قدر یہ نہ تھا کہ یوں ہی ہے کہ جب کسی قوم کے معاملات اور حالات کو یہ دیکھ کر اب سوچتے ہیں  
 اور وہ ان کی جہ سے دیکھتی راست اور الگ کے ہے۔ یہ ہیں جتنا اور جہاں کے ہے تو ان کی ہی تو ہے کہ  
 اس خطا پر استہانت ہے۔ لئے اس میں رسول و پیغمبر ہے اور جب قوم حضرت یونس علیہ  
 السلام پر ایمان آئی اور اس کی تھی ان کے دل روشن ہو گئے۔ عرب اب ان کی وارش نے ان کے  
 دینی اور دنیوی مسائل کی فراغت و سرسبز اور شاداب کر دیا اور ہمارے لئے ہے۔ اور وہ مکی کی زندگی  
 کے زمانہ کے یہ ہے کہ ان کے دینی مسائل کو فراغت و سرسبز اور شاداب کر دیا اور ہمارے لئے ہے۔ اور وہ مکی کی زندگی  
 عرب کو قرآن کے الگ ہی طرحی قیام و رہت ہے۔ ان کو چھوڑ کر خوب غور و فکر ہے۔ العباد  
 کشعنا علیہم عذاب الذلۃ لہی الحیوة الدنیا و متعبد علی حین  
 اور وہ ہے کہ ان کے دینی مسائل کو فراغت و سرسبز اور شاداب کر دیا اور ہمارے لئے ہے۔ اور وہ مکی کی زندگی  
 ان کے دینی مسائل کو فراغت و سرسبز اور شاداب کر دیا اور ہمارے لئے ہے۔ اور وہ مکی کی زندگی

انسان کی جہ سے یہ تھی۔ تبدیل کی قوم یونس ہی سے لکھیں کہ یہ ایمان کا خاصہ  
 اور وہ ہے کہ ان کو عذاب اور تھیں ان کے اور ان قوموں میں نبیا، تو نے ہیں ان قوم میں نبی  
 ہزار ہا ہے۔ ان میں ان کی جہ سے قوم یونس تو یونس ان قوم اور ذکر و بولی وہ صرف ان ہی ہے کہ یہ  
 تمام قوم یا انکار والی یا ایمان لانے کے چھوٹے ایمان سے تو امر و انذار الیہ عیونہ لا فاد  
 لم یومنون و انفسہم (صافات: ۱۶) کیا مراد ہے؟ ان میں سے کہ قوم یونس ماسرہا انکار  
 سے یہاں ملے تھی کیونکہ عرب میں قرآنی باطلات کے لئے ہے۔ ان کے کوئی امر یا نہیں جس کی



بعد مذہب کا کیا تھا جس میں شرط نہیں تھی اور اگر کسی حدیث، تفسیر میں شرط ہے تو دیکھنا چاہیے  
(اچھا ہاتھ میں ۱۲۰: ۱۲۱) اس میں یہاں میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "انہوں نے کاغذ دیکھا سب اور  
قرآن و حدیث میں ہے لیکن کسی شرط کا ذکر نہیں اور انہوں نے تو شرط اٹھوا کر کہیں کہیں ہے۔" اور جان  
برجیہ کرنا دینت ہو اٹھی یہاں میں اسلام کے بعد مذہب میں شرط نہیں۔

"وَلَا فَصْلَ يُونُسَ مَوْجُودَ فِي الْقُرْآنِ وَالْكَفِّ السَّابِقَةِ وَلَا حَازِيَةِ  
الْخُبْرَةِ وَالْإِسْ هَذَا دَكْرَ شَرْطٍ بِمَذْهَبِ الْعَبْدِيَّةِ وَلَا نَمَ نَعْلُ فَعْلِيكَ إِنْ تَرِيدَا  
شَرْطًا فِي ذَلِكَ الْقَدَمَةِ فَلَا نَكُنْ كَالْأَعْيُ عِيَّ وَجُودَ الْبَصَارَةِ وَالْعِلْمُ أَنَّ الشَّرْطَ  
لَمْ يَكُنْ أَصْلًا فِي الْفَصْلِ الْمَذْكُورَةِ"

اور اسی کتاب نے حاشیہ (اچھا ہاتھ میں ۳۰۰) میں مرزا قادیانی نے لکھا  
ہے کہ "تو اتنی نے یاس کی کوئی طرح چاہی جس میں مذہب مائل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور یہ  
قطعاً وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تھی جیسا کہ تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۶۳ میں اور امام سیوطی  
کی در مشکور میں احادیث سمجھتے رہے اس کی تصریح موجود ہے۔"

مسلمانوں اور کچھ مرزا قادیانی نے کئی حرمات پر زور دیا تھا جن میں دیکھا گیا ہے کہ یاس علیہ  
السلام سے با شرط قطعی مذہب کا وعدہ تھا اور اسی حدیث میں شرط کا ذکر نہیں؟ اب آپ ان حسان  
کی اس حدیث کو جو تفسیر کبیر سے ہم نے نقل کی ہے پڑھو کہ اس میں شرط ہے یا نہیں نہایت تعجب  
سے کہ مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ زور سے کر رہے ہیں کہ یہ قیاس نہیں فرماتے کہ جاننا کہ جب ابن  
کی طبع سازی پر قہری نکل جانے کی تو وہ دیکھنے والے میں کے سامنے پہنچائی متاع پیش کرتے ہوں  
سہری ہیست زیادہ سے قدر کرنے پر مجبور رہے۔ اب یہ اہمیت کا دیا ہے لکھتے کہ اس حدیث میں  
شرط ہے یا نہیں؟ اور مرزا قادیانی نے اس حدیث میں شرط نہیں ہے اور یہ قطعاً وعدہ تھا یہ جھوٹ اور  
غریب اور جھکا ہے یا نہیں؟ کیا مرزا قادیانی نے تفسیر کبیر میں کبھی کبھی کبھی جان بوجھ کر کچھ کو چھپایا  
اور حق پر تکیس کی سیاہ ہمارا دلی۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ چوٹی کے نور کے سامنے یہ سین نہیں  
سکتی تاخر یہ اس حدیث میں ان میں باتوں کو خصوصیت سے پڑھیں۔

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہو کہ یاس علیہ السلام نے قطعی مذہب کا وعدہ نہیں  
کیا تھا بلکہ یہ مذہب شرط تھا ایمان میں۔ افسوس کہ بونے پر۔

۲۔ یاس علیہ السلام نے مذہب کے لئے کوئی تاریخ اور وقت مقرر نہیں کیا تھا۔

۳۔ نہ انے اس مذہب اور شرطوں کی حق کی تھی۔

ازین فایده که فیضی است ۱۴ بیت

[illegible]

فَوَدَّ بَرٌّ أَنْ يَنْجُو مِنْ عَذَابِ اللَّهِ وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّوْصَةِ وَحِىَ إِلَيْهِ أَنَّ الْعَذَابَ لَكُمْ فَتَرَوْنَ كَذِبَ بَرٍّ  
وَيُجِيبُ مَا أَلْفَلَفَ مِنْهُ لَوْلَا مِنْ أَوْجَحِ سَبَالٍ كُلُّ شَيْءٍ يُفْطِنُهُ عَنِ الْوَلَاةِ  
مُتَعَلِّقٌ لِلَّهِ أَنْ يَرُدَّ بِهِمْ فَاخْرَجُوا النَّفْسَ مِنْهُمْ "وَيُتْلَى وَحَرِيمٌ وَتَلَا" فَمَا  
فُتِلَا نَهَا وَخَرَجُوا الْفَرِيقَ فَتَجَلَّلُوا وَخَرَجُوا لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَجِدُوا  
مَنْبَهُمْ وَتَكُنُّ الْعَذَابُ لِلْعَذَابِ رَأَى حَالَهُ إِلَى تِلْكَ وَتَغْلُو لِيَكُنَّ النَّفْسُ  
وَالْوَلَدَانِ يَرْغَبُ الْإِلَّهِ وَفُتِلَا نَهَا وَخَرَجُوا لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَتَجِدُوا  
مَنْبَهُمْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ عَذَابٌ لَوْ جَعَلَ اللَّهُ فِيمَ بَعْدَ مَوْتِهِ خَيْرٌ  
بِمَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلِهِمْ وَبِمَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلِهِمْ وَبِمَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلِهِمْ

میں نے اس بارے میں سوچا کہ میں نے ان لوگوں کو کیا سزا دینی چاہیے۔ ان لوگوں نے میری طرف سے کیا کیا ہے۔ ان لوگوں نے میری طرف سے کیا کیا ہے۔ ان لوگوں نے میری طرف سے کیا کیا ہے۔

اسی سڑک پر ایک چھوٹی سی دکان تھی۔ وہاں پر ایک بوڑھے آدمی نے ایک چھوٹی سی دکان کھولی تھی۔ وہاں پر ایک بوڑھے آدمی نے ایک چھوٹی سی دکان کھولی تھی۔

اس حدیث میں یہ اب نے لئے ٹھکانے اور کئی حدیث میں  
 یہ اب نے لئے ٹھکانے اور کئی حدیث میں

۳۔ ان کے لئے جسے جاب — اقامت، سفر، زیور، کی خدمت میں یہ

۱۔ ان کا بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۲۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۳۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۴۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۵۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۶۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۷۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

۸۔ ان کے بیٹے میر تقی میر کی بیوی کے ساتھ ان کے گھر میں مقیم تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی  
 ان کے ساتھ ہی رہتے تھے اور ان کا بیٹا اور بیٹی

اس کی جیت سے ان پر ہراس پڑا اور انھیں اس لیے اسلام راستہ پر منتقل ہونا پڑا کہ یہ سب سے پہلے اور ہرگز سے اور بہت زیادہ تھک چکے تھے۔ ان کے لیے یہ سب اس کا نئی آنکھیں کھولنے کے لیے دیا گیا تھا۔ انھیں خدا کی طرف سے نئی باتیں سنیں۔ وہ انھیں اس میں اپنے ہاتھ پائی رکھ کر اور یہ ان کے لیے توبہ و استغفار میں مشغول ہوئے۔ ان کے اس سے طریقہ کار کیا کہ وہی پر انھیں حادیہ اسلام پہنچے تھے۔ وہ چاہا کہ اب اس میں ان کے پاس سے ہرگز نہ ہوں کہ میں ان کے نزدیک ہوں اور یہاں۔

وَاُخْرِجْ نَبِيَّ حَبِيْرًا وَابْنُ حَنْظَلَةَ عَمَّاسُ قَالَ لِمَا حَتَّ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلِيْ اَهْلَ قَرْيَةٍ فَرَدُّوا عَلَيْهِ سَاحِلَ مَرِّ عَاسِنَعْرَا مَخَّ غَمًّا فَعَنُوا اَذْلَاقَ اَوْحَسَ اَللّٰهُ اَلِيْهِ اَنِّيْ مَرْسَلٌ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ فِيْ يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَاُخْرِجْ مِنْ بَيْنِ طَهْرَ حَمْدٍ عَلَيَّ حُومَةُ اَلَّذِيْ وَعَدَ اَللّٰهُ مِنْ عَمَلِهِ اَرَاهُمْ مَقَالًا اَوْ مَعْرُوفًا قَالِ اَوْحَسَ اَللّٰهُ اَلِيْ مَعْرُوفًا مِّنْ بَيْنِ طَهْرَ حَمْدٍ مَّهْمُ وَالْكَافِرُ اَلَّذِيْ وَعَدَ اَللّٰهُ اَلِيْ صَعْبِيْنِيْهَا اَوَّلُجْ - فَاِذَا اَلْقَوْمُ فَحْدَرُوا فَاُخْرِجْ جِزَا مِنْ الْقَرْيَةِ اَلِيْ سَرَا مِنْ اَرْضِهِمْ وَفَرَسُو اَمِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَدْعَاهُمْ عَحْوَا اَلِيْ اَللّٰهُ وَاَسَا يَوْا وَاسْتَفْأَلُوا عَفَا اَللّٰهُ اَلِيْ اَنْتَظَرُ يَوْمَ عَلَيْهِ الْخُفْرُ عَنْ الْقَرْيَةِ وَاعْلَاهَا حَتَّى سَرَسَ فَعَلَّ مَافَعَلُ الْقَرْيَةِ قَالَ فَعَلَّ اَنْ نَّبِيْهِمْ لَمْ اُخْرِجْ مِنْ بَيْنِ اَطْهَرَهُمْ عَرَفُوا اَنَّهُ قَدْ صَدَقَهُمْ مَاوَدَّ هُمْ مِنْ اَلْعَذَابِ فَخَرَجُوا مِنْ قَرْيَتِهِمْ اَلِيْ بَوَا اَمِنْ اَلْاَرْضِ مِنْ سَمِ فَرَقُوا مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَلَدُو رَدَّ هَانِمُ عَحْوَا اَلِيْ اَللّٰهُ وَتَابُوا اَلِيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَامَرَ عَنْهُمْ اَلْعَذَابَ فَعَلَّ يَوْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ذَلِكَ لَا اَرَحَ اَلْبَيْتُ كَذَا اَبْدَا وَغَفَى عَمْرٍ وَحَتَّى اَدْرَمَا نُوْرُ حَمْدٍ مِنْ اَللّٰهُ اَلِيْ

یہ حدیث کے ساتھ میں بھی پہلی حدیث سے ملتا ہے۔

اس میں خدا کی تاریخ اور ان کے دریا کیا اور یہی حدیث میں اس کا

تھیں ہیں۔

۴۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان کے لیے اسلام نے چپ اپنی قوم کو خدا کی خبر دی تو ان کو اس کا یقین نہیں ہوا بلکہ ان کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ ان تاریخ پر ان کے لیے اسلام چلا جائے تو سمجھنا ہے کہ یہ نہیں۔ بلکہ یہ یہی ہے کہ ان کے لیے اسلام کی اس خبر کا یقین ہو گیا تھا۔

۳۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لیے اسلام کی دہی میں یہ بھی تھا کہ ان

سے کھدو ہو جائیگا چپ بولیں یہ مسلمانوں سے جدا دھوے نکلیں وہ بٹوں میں صاف مذہب کی آبی ہے اور پانی علیہ السلام کے نکلنے کا کرشمہ۔

مسعودی انہماک بائیں پیادہ بیت توانا بیت علی مختلف اہلیان ہے حجاز میں نہیں ہے اور اس کی اند کا علی تنقید و درنت ہے جب معنی مدہ پڑے تو اذہب بائیں نے بعد یہ چاروں اور صحیح ہو۔ اس وقت اہل بیت کا اہل بیت استہلال ہے سرزاقا بولی یا ہمت قادیان میں مدہ پڑے اور مسلمانوں کی طرف سے ان کو اس کی سزا پیش کر لی ہے تاکہ اس پر اسے قہر نہ ہو سکے۔ اس کے سوا بھی سزا کو چھوڑ دینے میں اس کا انتساب ہو گا اس کو نہیں جو اس کے تحت پر پورا اندر قوی کر کے اسے اپنا مزہ اور ہاتھوں نہ بگاڑے کہ چرچا ہو۔ کے بارے میں اس کے بہشتی فیصلہ نہ ہو۔ کیا اس شہادت میں اس قدر اختلاف ہو اور نہ گواہی ہے ان میں سے کہ وہ قادیان اور اہل بیت اور مختلف ہو۔ وہ اس کے بعد بھی قادیان اور اہل بیت و مشرق۔ اب اور اہل بیت کے لئے کافی شہادت کا کام لے سکتا ہے۔ نہ نہ حال میں بھی دیکھو کہ اذہب جو اس کے کہ جھوٹ کا بازو کرے اور کون اکثر جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں لیکن اسی کو اذہب اس نے جیسی اور بھولے ہوئے یہ خود شہادہ کا کہتے ہیں۔ یہ سرزاقا دیانی نے حدیث میں کو طویل و بکثرت اور مضطرب الخال کی شہادت بھی قبول ہے؟ اور ان میں سرزاقا مذہب متکثر ہے باہر ہے ان کے مذہب کی شہادتیں بھی متکثر کے خلاف ہیں۔

## شہادہ دوم

مسعودی

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب یونس علیہ السلام کی قوم یونس علیہ السلام پر یونس نے اپنی حب پانی علیہ السلام نے ان سے یہ وعدہ کیا کہ فلاں روز تم اب آئے گا۔ پھر یونس ان سے رخصت ہوا اور یونس اپنی وفادار شہادت کہ جب تم کو خدا اب کا وعدہ دیتے ہیں تو اس سے رخصت ہو جاتے ہیں یونس علیہ السلام کی قوم کو وہ حب مذہب نے کہ جب وہ ہم مع جہودوں اور جہودوں کے لئے اٹھے اور یونس کو ان کی مال سے علیحدہ کر کے قادیان دے گئے اور جب ان کی سچائی ظاہر ہوئی تو خدا نے ان سے عذاب ہٹا لیا۔ یونس علیہ السلام بہشت میں اپنی خبر کے لئے ٹھہر رہے ہیں اور اذہب میرے اور بائیں نہایت یہ کہتا تھا کہ اذہب یونس علیہ السلام خدا میں یہ کہہ کر پھلے۔ یہ کہہ اب میں اس قوم میں مجھ کو نہ دے رہا تھا۔

”عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال ان یونس دعا قومه فلما ابوا ان یجیبوه وعدهم العذاب فقال انه یاتیکم یوم کذا وکذا ثم خرج عنهم وکانت الانبیاء علیهم السلام انا وعدت قومها العذاب خرجت فلما اظلم العذاب خرجوا فمروا بین المرءة وولدها بین السفلة والولادسا وخرجوا یسعون الی الله علم الله عنهم الصدق فتاب علیهم وصراف عنهم العذاب وقعد یونس فی الطریق یسأل عن الضیر فمر به رجل فقال ما فعل قوم یونس فحدثه بما صنعوا فقال لا ارجع الی قوم قد کذبتم وانطلق مغاضباً یعنی مرأغماً (درسننور ج ۳ ص ۲۰۸)“

ابن مسعودؓ کی اس حدیث میں یہ نہیں کہہ دے کہ خدا نے عذاب کی آگئی، بلکہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہے کہ عذاب کے وعدہ کے بعد تمام انبیاء کا دستور رہا ہے کہ وہ پہلے جاتے ہیں اور کہاں کی حدیث میں یہ نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ سے ایک حدیث (درسننور ج ۳ ص ۲۰۸) میں تحریر کی ہے جس میں عذاب کا وقت تین روز تک کا بیان کیا ہے اور تین روز کی عین الی نعم کے قوس سے بھی ثابت ہوئی ہے جس کو تفسیر ابن جریر طبری ج ۱ ص ۱۰۱ میں نقل کیا ہے۔

### شہادہ سوم

#### حدیث حمید بن ہلالؓ

حمید سے روایت ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی مگر انہوں نے نہ مانا حمید میں ان کے لئے دعا بھی کی یونسؓ نے قوم سے یونس علیہ السلام کی مگرانی کے لئے ایک مجلس مقرر کیا تھا جب یونس علیہ السلام سمجھاتے سمجھاتے ٹھٹھک گئے تو ان کے حق میں یہ دعا کی اور اس کے باوجود اس نے اس قوم سے کہا کہ یونس علیہ السلام نے جو وعدہ تمہارے لئے یہ دعا کی ہے اس نے بلا شک تم پر عذاب آئے گا۔ اب جو کچھ تمہیں کرنا ہو کرنا۔ یونس علیہ السلام یہ سمجھ کر کہ ضرور ان پر عذاب نازل ہو گا ان سے یہ وعدہ مانگے اور وہ قوم سے یہ نعم کے پائے لگائی اور تو یہ کہی اور خدا نے رحم کیا پھر یونس علیہ السلام اس سے واپس آئے کہ دیکھیں کس طرح کا عذاب ان پر آیا ہے جب آئے تو دیکھنے کہ بدستور ہوا ہیں کسی قسم کا عذاب نہیں آیا۔

”عن حمید بن ہلالؓ قال کہین یونس علیہ السلام بدعوا قومه



فَيَسْأَلُونَ عَلَيْهِ فَلَا تَلَّا دَعَا إِلَهُ لَمَعَ بِالْحَيْرِ وَهُمْ يَبْعَثُوا عَلَيْهِ عَيْنَانِ فَلَمَّا أَعْيَوْهُ  
دَعَا إِلَهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا لَمَعَ عَيْنُهُمْ فَقَالَ مَا كُنْتُمْ صَانِعِينَ فَاصْتَحَوْا فَقَدْ تَاكَلَمُ  
الْعَذَابَ فَقَدْ دَعَا عَلَيْكُمْ فَانْطَلَقُوا وَلَا يَشْكُ أَنْهُ سَيَاتُهُمُ الْعَذَابُ فَخَرَّ جُورًا فَقَدُوا  
لَهُمُ الْبَهَائِمُ عَنِ الْأَوْلَادِ فَخَرَّ جُورَاتُ الْبَيْتَيْنِ فَرَحِمَهُمُ اللَّهُ وَجَاءَ يُونُسُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ يَسْطُورُ بَابَ شَيْءٍ أَهْلَكَهَا فَذَا الْأَدَمُ مِنْ مَسْوَدَةٍ مِنْهُمْ بِدُونِ الْعَذَابِ  
(مستفرد ج ۳ ص ۱۹۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ۔

- ۱۔ یونس علیہ السلام نے عذاب کی بددعا کی تھی جس پر یونس کو قبولیت دعا کی  
بناء پر عذاب کا یقین ہو گیا اور انہیں چھوڑنے چلے گئے۔
- ۲۔ اس عذاب کی قرآنی قوم کو یونس علیہ السلام نے نہیں دی بلکہ اس قوم کے  
جاسوس نے بددعا کی خبر دی اور اس سے عذاب کا انہیں بھی یقین ہو گیا۔
- ۳۔ یونس علیہ السلام کو اس کے پھر اپنی قوم کی عانت معلوم نہ کرنے کے لئے یہ  
حدیث بھی کہی حدیثوں کے مخالف ہے۔

مفسرین نے بہت حدیثیں اس بارے میں نقل کی ہیں جس میں سے تین مخصوص کی  
حدیثیں یعنی ابن عباسؓ، مسعودیؒ، ابن ابی شیبہؒ نے یہاں نقل کی۔ ان حدیثوں کا بیان بھی  
بہت مختلف ہے جیسا کہ پہلے دکھایا گیا ہے اور میری حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یونس علیہ  
السلام نے اپنی قوم سے برگزیدہ عذاب کا وعدہ نہیں کیا اور نہ فدائے یہ وعدہ کیا تھا بلکہ جس علیہ السلام  
نے بددعا کی جس سے ان کو عذاب کا یقین ہو گیا۔ اب مسلمانوں سے عفو اور رحمت قاریانہ  
سے خصوصاً غلط فہمی سے یہ کہنا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے وعدہ کا قرآن میں کسی  
جگہ ذکر نہیں اور جو حدیث اس بارے میں ہیں وہ صحاح کی حدیثیں نہیں بلکہ مفسرین کی حدیثیں  
ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مفسرین نے چونکہ بعض صحیح حدیثوں کا التزام نہیں کیا اس لئے ان کی روایت  
کردہ حدیثوں میں تصحیح کی ضرورت ہے اور ان روایات میں اختلاف بھی نہ ہوتا تو اس وقت میں  
بھی ان سے استدلال کی جاسکتی تھی کہ حدیثیں مع سند کے نقل کی جائیں۔ اور ان کی سند سیکھو  
سے ان کی صحت پر روشنی ڈالی جائے اور جب کہ ان حدیثوں کی سند بھی بیان میں کی گئی اور نہ ان کی  
صحت پر روشنی ڈالی تو ان کے صحیح ہونے کا دعویٰ زبانی جمع خرچ ہے جو کسی طرح قابلِ سماعت نہیں  
اور صحت سند کے بعد بھی ان حدیثوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ جس کا اعجاز اور اتفاق بلا

شہریہ بعض کے، ممکن ہے تو ایسی حالت میں ان احادیث سے استدلال اور کسی مذہب کو اثبات حق پرست اور سچائی کے غائب کئے لئے جو اس اجماع میں اور شرع حد کا موجب نہیں ہو سکتا اور وہ اس کا شائبہ اضطراب کا یہ ملاں نہیں ہے۔ یہ تو کہ یہ حد میں تمام نفس اور مقتدہ ہیں اور ضرور ایسی صورت میں جس امر کو یہ جانتے تھے کہ اس کے خلاف روایت و ضبط نہیں ہو گا اور اس کی اور تکلیف میں ایسا شہادتوں کی وجہ تاجی ہوئی جس سے کسی حدیث کی تردید ہو سکے اب دریا ذلت طلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے پاس اس حدیث سے استدلال کے لئے کوئی مضبوط دلائل ہیں۔ جس میں غلاب کے ۱۰۰ کا نام اور چالیس روایات کی معیاد ہے۔ حالانکہ ایسی حدیثیں بھی ہیں جن سے نہایت واضح طور پر ثابت ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے وہ دیکھیں کیا اور نہ خدا نے اس کی وحی کی۔ بلکہ حضرت یونس علیہ السلام نے یہ ۱۰۰ کی قسم۔ پھر مرزا قادیانی کا کہ اب تو قطعی بخاریا نہیں ہوا اور اس حدیث کی طرف توجہ نہ کرنا جن میں غلاب قطعاً نہیں دیکھیں کہ یہ حدیث نہایت مستند و معتبر ہے۔ کیا یہ قطعاً نہیں ہے اور اس کے لئے کیا وجہ ہیں؟ جن کی جہاں پر وہ حدیث قطعی ہو جاتا ہے اور وہ حدیث بن عباس کی جس میں غلاب شریکی ہے تو اس کا اتفاق نہیں رہتی۔

تجب ہے کہ جس حدیث کی بناء پر مرزا قادیانی نے غلاب کو قطعی ضمیر کیا ہے اور چالیس روایات کی بناء پر یہ حدیث تفسیر بکیر کے حوالہ سے نقل کی ہے اور وہ حدیث بھی نہیں ہے۔ غلاب قطعی نہیں بلکہ شریکی ہے تفسیر بکیر میں موجود ہے تو کیا مرزا قادیانی کی نظر میں حدیث پرندہ پڑی ہوئی۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑی ہوئی لیکن وہ وہاں سے انہیوں نے اس سے تجاوز کیا اور اپنی ذلت اور رسوائی سے نہ شرمائے۔ ملا وہ اس کے میں کہتا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام پر یہ حدیث کوئی نیا حدیث نہیں ہے جس کو مرزا قادیانی نے بھی غلاب میں کیا ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی کے نقل بھی بدیوں اور غلوں نے بہ اختیار کیا ہے اور انہی کی پیروی مرزا قادیانی نے کی ہے۔ چنانچہ شفاء الانام میں ۱۰۰۹ میں قاضی عمر غفر نکلتے ہیں اس خبر میں شفاء کی عبارت عین میں ملاتی ہے کہ ان کی شریعت کو کھتا ہوں۔ "وقت نوحیت ہونا لبعض الطامعین ای غی الدین۔" سوالات ای من المصلدین (شرح شفاء ج ۳ ص ۱۰۰ طبع بیروت) یعنی یہاں بعض محدثین دین پر طعن کرنے والوں نے چند احادیث کے میں اس کے بعد کوئی صاحب نے چند اعتراض لکھ دیں کے نقل کیا جس میں قاضی عمر علیہ السلام پر یہ کہے، نقد پر غیاض کہی تھا کہ ہے جو مرزا قادیانی نے اس پر کیا ہے بلکہ انہیں اعتراضوں کے یونس علیہ السلام پر یہ اعتراض نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے چنانچہ قاضی صاحب نے بعد القاعدہ یہاں نقل فرماتا

ہو اور اللہ شہر لائل کے (و من ذلک) ای میں سے حالات، عرض الطوائف فی مراتب الغیبیین ملووی من قصہ یونس علیہ السلام انہ وعد قومہ العذاب ربہ فلما ناسوا کشف عنهم العذاب فقال لا ارجع الیہم کذابا ابداً (تحریر شعبہ ج ۱ ص ۳۰۰) ”جو بڑے انبیاء علیہ السلام پر طعن کرتے تھے اور ان کی محنت اور کمال کی تحقیق کرتے تھے ان کے اعلاضوں میں ایک حصہ بھی یہ بھی ہے۔ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب تو وعدہ کیا پھر قوم کی توبہ سے وہ عذاب ان سے ہٹا لیا اس پر یونس علیہ السلام نے قسم کھائی کہ اب میں اپنی قوم میں واپس نہ جاؤں گا کیونکہ میں ان کے نزدیک جھوٹا ہوں گا۔

مردوں کے اس اعتراض کو ٹھٹھائی کر کے یہ بعد قاضی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ ”اے یونس فی خبر من الاخبار الواردة فی هذا الباب لا فی المسئلة ولا فی الکذاب ان یونس علیہ السلام قال لهم اے ای اللہ سمعناہ مولککم .... وانما فیہ اے دعا ھیہم بالہلاک والذی عا لیس بخیر یطلب صدقہ من کذبہ لکنہ قال لهم ان العذاب مصبحکم وقت کذا وکذا نکال ذلك (شرح شفاء ج ۱ ص ۳۰۰) ”یعنی کوئی ای حدیث نہیں جس سے یہ ثابت ہو یا اس پر دلالت کرے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ تم کو عذاب سے ہٹا کر دے گا اور تم قرآن میں عذاب سے ہٹا کر دے گا اور کوئی قرآن میں ایسی آیت ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ یونس علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ تم کو عذاب کا عذاب آنے والا ہے۔ چنانچہ عذاب ان پر آیا اور جو یونس علیہ السلام نے فرمایا تھا وہ ہوا پھر یونس علیہ السلام کی طرح اپنی بات میں کاذب نہیں ہو سکتے۔

ذمیرین! خود نہ مرزا قادیانی نے در حقیقت یہ اعتراض اور نیز حدیث والا اعتراض پہلے اللہ دہریوں سے یہ ہے اور ان کی طرف سے نبوت پر حاکم کرتے ہیں لیکن یہ نہایت بددیانتی ہے کہ ان کا اعتراض و نقل کیا مگر ان اعتراض کا جو جواب ملا، نے دیا ہے وہ نقل نہیں کیا یہ کیوں نقل حوام کے فریب دینے کو اور مرزا کو اب ان میں سے کو بھی سچ مان لیا جائے جس سے مرزا قادیانی نے استدلال کیا ہے اور قرآن اور دوسری حدیثیں چھوڑ دیا جائے جیسا کہ مرزا قادیانی نے یہاں قرآن کو بھی چھوڑ دیا اور دوسری حدیثوں سے بھی تو کچھ نہ کر کے اپنی بات چاہے نہ شبہ بھی میں کہوں گا کہ مرزا قادیانی تمہاری خاطر سے تمہاری بات ماننے لیا ہوں اور یہ جہاں کہیں گے ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ لیس ان تک قطعی طور سے عذاب نازل

ہونے کا وعدہ کیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں تو اس پر بھی تو وہ وعدہ نہیں  
 ملا اور خلاف نہیں ہوا کیونکہ وعدہ عذاب کے نازل ہونے کا تھا نہ ہلاک اور تباہ ہونے کا جس حسب  
 وعدہ عذاب آیا لیکن جب قوم نے توبہ کی تو وہ اٹھایا گیا جیسا کہ آیت "لَا إِعْصَا لَكُمْ فِي شَيْءٍ  
 عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ" سے ثابت ہوتا ہے تو اب فرمائیے کہ وعدہ خلافی کیا ہوئی اور یوں  
 علیہ السلام کی پیشین گوئی بھولی ہوئی یا صحیح؟ حرف بحرف پر دی ہوئی۔

مرزا قادیانی کا دوسرا دعویٰ

مرزا قادیانی نے دوسرا دعویٰ یہ کیا ہے کہ خدیک معیا تو پیا اور خوف سے نکل جاتی ہے اور  
 یہ امر متواتر اس سے ہے جو قرآن اور تورات سے ثابت ہے۔ جو قرآن کہ نبی مرئی (روحی خدا) <sup>ﷺ</sup>  
 پر نازل ہوا ہے اس میں تو کسی مقام میں یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ خلافی کرتا ہے بلکہ قرآن کی  
 اکثر آیات صاف اور قطعی علی روس الاشهاد متادی کر رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے نہ کبھی وعدہ خلافی کی  
 اور نہ آئندہ وہ کسی صورت اور وقت میں کرے گا۔ متعدد مقامات میں بتا کر اس کا یقین دلایا گیا  
 ہے کہ خدا نے قدمیں ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہ کرے گا۔ کیا مرزائی جماعت نے سمجھا لیا ہے  
 کہ بس دنیا کی ترغیب کے سوا دوسری زندگی نہیں اور وہ دنیا دہانے والا نہیں جس میں خدا نے قدمیں  
 کے روبرو پیش ہوئی۔ اگر انہیں قیامت اور جزاء کا یقین ہے تو پھر کیوں وہ خدا سے نہیں ڈرتے اور  
 خدا پر انکی افتراء پردازی سے کیوں خوف نہیں کرتے ہر مسلمانوں کا بلکہ تمام اہل کتاب کا یہ عقیدہ  
 ہے کہ خدا نے ہر تمام صفات ذمیدہ سے پاک ہے اور اس کے دامن قدوسیت پر کسی قسم کی برائی  
 اور قباہت کا وہبہ نہیں اور یہ بھی ہر شخص توہیدی عقل والا سمجھتا ہے کہ وعدہ خلافی بدترین صفات  
 سے ہے پاک انسان بھی ہمیشہ اس سے اپنے چالی کو محفوظ رکھتے ہیں اور کبھی وعدہ خلافی کرنے والا  
 انسان کامل نہیں ہو سکتا۔ شاید یہاں کسی کو یہ خیال ہو کہ خطا کا ارتکاب و مجرم کی معافی کمال و کرم ہے نہ  
 نقصان اور یہ بھی معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام جرائم کی سزا کیس بیان کر دی ہیں اور ہر جرم کے  
 مقابلہ میں ایک سزا اور عذاب مقرر کر دیا ہے اب اس جرم سے دو گنا کر یا گناہوں کا مجموعہ خلف و حید  
 نہیں تو کیا ہے جب یہ مسئلہ خصوص قطعیت سے ثابت ہے کہ گناہ معاف ہوتے ہیں تو خلف و حید بھی  
 انہیں خصوص قطعیت سے یقیناً ثابت ہے اور توبہ اور خوف سے جب خدا تعالیٰ نے ہزاروں گناہ  
 معاف کئے اور کرے گا تو اس میں کیا شک ہے کہ وہ حید توبہ اور خوف سے نکل جاتی ہے اور خدا کی یہ  
 سنت مستحکم ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ظاہر میں یہ خیال صحیح اور قوی نظر آتا ہے اور خلاف و حید کے  
 لئے یہ نہایت مستحکم اور غیر متزلزل حصہ ہے جس کے سامنے تمام اچھیر آلات ناکارہ و کند معلوم

ہوتے ہیں۔ سحر اعلیٰ فہم اور دقیق نظریں سمجھتی ہیں کہ جس کو اپنی حصار سمجھے ہوئے ہیں وہ را کھ کا قودہ ہے اور جو لہر اٹاتا ہو اور موج خیال کیا گیا ہے وہ ریختان ہے۔ حق اور قناعت کو خفہ و عید کی دلیل سمجھنا سخت غلطی ہے جس کی بنیاد آیات عذاب ثواب کے معنی سے ہے خبری ہے کیونکہ ان آیات کو وعدہ و وعید سمجھنا ہی غلط ہے۔ اصل یہ ہے کہ جن آیات میں کسی جرم یا مجرم کی سزا کا بیان ہے اس سے غرض جرم کی نوعیت اور قودہ کا اظہار ہے اور مثلاً یہ ثابت ہے کہ اس قسم کے جرم سے مجرم کی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے یعنی یہ جرم اس مرتبہ کا ہے کہ اس کے لئے یہ سزا مناسب ہے اور جس کے وہ راقی ہے اس کی قابلیت اور استحقاق کو بیان کیا ہے نہ یہ کہ سزا اور عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے وعید اور استحقاق مجرم دو جدا جدا امر ہیں۔ وعید وعدہ کنندہ کا فعل ہے اور استحقاق مجرم کی حالت اور کیفیت ہے۔ اب دونوں کو ایک سمجھنا کسی عظیم غلطی ہے کہ پورے سنت نے اسے قانون میں جرائم کی سزائیں بیان کی ہیں وہ پورے سنت کی طرف سے وعید کی جا سکتی ہیں اور کوئی شخص بھی یہ خیال کر سکتا ہے کہ پورے سنت کا وعدہ ہے اب اگر گورنمنٹ کسی مجرم کو پھونڈے مار سزا سنہ دے تو یہ اس کی وعدہ خلافی ہوگی؟ پورے سنت پر گورنمنٹس۔ قانون اور وعید دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں مجرموں کی سزائیں تو قانون ہیں نہ وعید۔ اور مفتی محمد صادق صاحب مرزائی نے تو اپنی تارکیا کا یہ اعلیٰ ثبوت دیا ہے کہ حکم اور وعید میں فرق نہیں کیا اور برق آسانی کے مصنف کو تو کیا کہ جانے جس نے اس جواب کو فخر پر پیش کیا ہے کیونکہ وہ تو اس قسم کے امور کے سمجھنے سے غریب مفہوم ہے وہ کیا جانے کہ وعید کی مرض ہے اور حکم کس کو کہتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی صاحب مفتی بھی مفتی ہی کا ہے جس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مجرم کو دس پانچ سال کی سزا کرنا حکم ہے اور کسی وجہ سے قتل از معیاد چھوڑ دینا اس حکم کا تنقیح ہے احکام میں تنقیح صحیح ہے اور وعید خبر ہے جس میں کہنا صحیح نہیں۔ بھلا جس قوم کے مفتی ایسے گمراہ ہوں جو فخر و دانش میں فرق نہ کریں تو اس قوم کی ہدایت اور راقی کا اندازہ اسی سے کر سکتے ہیں۔

قرآنی خدا کے وعدہ خلافی اور جھوٹ کے ثبوت میں بھی آیات بھی پیش کرتے ہیں۔ ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِي لَا يَكْفُرُ“ (۱۱ سورہ بقرہ: ۲۵۵) ”ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے خدا کی خلاف ورزی اور جھوٹ کیونکر ثابت ہوتا ہے؟“ اس میں تو کوئی بات اسکی نہیں بدینا کہ آگے مظلوم ہو گا اب جب کہ ان دونوں باتوں پر عقل و نقل و خیال کو وہ میں یعنی وعدہ خلافی عیب ہے۔ اور برعکس سے خدا پاک ہے تو اسکی عاقبت میں یہ کوئی خدا پرست اس کیلئے کی جرات کرے گا کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ اگر مرزائی دہائی یا کوئی مرزائی اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ وعید کی معیاد مل جاتی ہے کوئی قرآن کی آیت نکال سکتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ خدا کی وعید خوف سے مل جاتی

ہے یا کوئی واقعہ ایسا ہو جس میں خدا کی وعید ہو مگر وہ اپنے وقت پر پوری نہ ہوئی ہو۔ تمام مرزا نویسوں نے حضرت یحییٰ بن علیہ السلام کے واقعہ پر غل چھایا ہے لیکن اس کی حقیقت ابھی بیان ہوئی۔ چونکہ یہاں مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا کا وعدہ غلطی کرنا قرآن سے ثابت ہے اس لئے میں تمام قادیانیوں سے با آواز بلند کہتے ہوں کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ محض غلط ہے اور مرزا قادیانی اس میں نہایت کا ذنب اور مغتری اور خدا کے وعدوں پر اہتمام کرنے والے ہیں اور نہ کوئی مرزائی قرآن سے اس کا ثبوت دے۔ یہ بھی ذیل رہے کہ یہاں کلام محض قرآن میں ہے اس لئے اسی سے اس کا ثبوت کیا جائے۔ قرآن پر ثبوت کا انحصار محض مرزا قادیانی کے دعوے کی وجہ سے کرتا ہوں۔ اور میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کے سوائے یہ امر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہاں جب مرزائی یہ اقرار کریں کہ قرآن سے یہ امر ثابت نہیں اس میں بے شک مرزا قادیانی کا ذنب ہیں تو اس کے بعد دوسری دلیل اگر کوئی مرزائی بیان کرے تو اس کے متعلق عرض کیا جائے گا۔ قرآن میں جو آیات اس قسم کی ہیں کہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شے خدا کی قدرت اور اختیار میں ہے یا وہ ہر قسم کی تبدل و تحیر پر قادر ہے یا خود اشیاء کی اسے قدرت ہے۔ یہ تمام آیات اگرچہ بظاہر عام ہیں لیکن جو چیزیں مطلقاً کسی آیت قطعی سے ان میں داخل نہیں ہو سکتی وہ ان سے ضرور خارج ہوں گی۔ ان آیات میں وہی امور داخل ہیں جو کہ کسی طرح محال نہیں نہ ان میں استحالة بالذات ہے نہ باعرض مثلاً قرآن میں ہے۔ ”ان الله على كل شيء قدير“ (البقرہ: ۲۰) اب اس کے عموم سے یہ استدلال صحیح نہیں کہ خدا اپنی ذات کے لئے اپنی قدرت ہے۔ یا اپنے شریک و ہم نام کو بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اسی صریح ”يَسْتَعِينُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُنْصِتُ“ (رعد: ۶۹) سے یہ کوئی عامل نہیں سمجھ سکتا کہ خدا اپنی ذات کے بخو یا اپنے شریک کے اثبات پر قادر ہے آیت ”ان الله يَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِيعاً“ (الزمر: ۵۲) میں باوجود یہ کہ الف و لام متفرقاتی ہے۔ اور صریحاً اس کی تائید ہے لیکن اس پر بھی شرک اس میں داخل نہیں کیونکہ شرک کے لئے قرآن ناظر ہے کہ وہ معاف نہ ہوگا یہی مثال بعید و عمید کی ہے کہ نصوص صریح اور قطعی سے ثابت ہے کہ خدا ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ان لئے خود اشیاء وغیرہ میں خلف وعید داخل نہیں۔ یہ مرزائیوں کا کیسا فریب اور دجل ہے کہ اس قسم کی آیات سے خلف وعید کو ثابت کرتے ہیں اور ان نصوص سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ جن میں قطعی طور سے صاف صاف کہا گیا ہے کہ خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا۔ دوسرے ہے کہ مرزا قادیانی نے اسی روشن امر کی مخالفت کی اور اپنی تاریکی کا ثبوت دیا اور ہمارے نزدیک تو جب مرزا قادیانی کے ثبوت اور الہام دونوں جھوٹے ہیں اور خدا کی طرف سے نہیں بلکہ وہ دوسرے

شیطان کی طرف سے اور یہ کہ معبود اللہ نے اس کی خواہش نفسانی سے تو کسی شے تک نہیں کہ اس خدا کی ملت سترہ ضلع و رقبہ و میدان کے ہے اور یہ امر قرآن سے بھینا ثابت ہے کہ شیطان اسے غلبہ دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے غلبہ ممکن نہیں گوہر الہی قرآن کی اس پر قطعی شہادت ہو چکی ہے اور قرآن جو مسلسل آواز و قرآن اور دوسروں پر مبنی پر قیامت اس میں ہلکا کر دینے و مرنے کی طرف اشارہ دیتی ہے۔ اس جگہ کسی کو اگر یہ خیال ہو کہ خدا تعالیٰ کائناتوں کو مخالف کر رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت میں اس کے متعلق ملت کا نہ ہو رہے ہوگا اور جو مسکن کی شفاعت بھی ہوگی۔ مجرم سے درگزر اور معافی بڑی عمدہ صفت ہے اور یہ اہل کرم کے مناسب ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہید خوف سے مل جاتی ہے اور یہ خدا کی مادت مسترد ہے مجھے قادیانوں کے ایک ہیر مغن سے ملنے کا اقدق ہو۔ بعد ملا سے میری ان نئے یہ جگہ ہوئی۔

میں آیت ”یصبیحو بعض الذی بعدوکم (المومن ۱۰۰)“ سے غلبہ و مید  
کس طرح ثابت ہوتا ہے۔

تو دیکھائی: سوت کے بند کیا کہ اس سے صل مضموم ہو کہ بعض و مید چورے ہوں گے۔  
میں: بلا شک اس سے معلوم ہوا کہ بعض و مید چورے ہوں گے لیکن بعض و مید ہوں گے  
چوراہا مانی تو معلوم ہوا یہ سب معلوم ہو کر بعض و مید چورے نہ ہوں گے۔

تو دیکھائی: حضرت آپ نے خیال نہیں کیا زرا توجہ سے کام لیتے جب بعض و مید ہوں گے  
چوراہا نہ کہ حکم کی مانی تو اس سے معلوم ہوا کہ بعض اس حکم سے خدشہ ہیں۔

میں: افسوس آپ کو اس قدر قہر و علم کا دعویٰ ہے لیکن آپ کو یہی معبود نہیں کہ بعض پر  
حکم سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے بعض میں یہ قسم نہیں اور نہ ایسا بجزئی مانی ہوگا جو بکلی  
کے خلاف نکدہ یہ بجزئی عام ہے ایجاب کی سے وہ تو ایسی کھلی ہوئی بات ہے جس کو مبدی  
حاسب علم بھی جو مناسب کہ وہ جب جرم عام ہے وہ جب سے دوسرے آپ نے فرمایا جب  
بہید خوف اور توبہ سے مل جاتی ہے تو ایسی صورت میں ایک و مید بھی پوری نہ ہوگی اس لئے کہ جو  
مغض یا تو مرفوف سے توبہ کرے گی اس سے غلام و مید میں مل جائیں گی اور جن میں خوف کی  
مادت پیدا نہ ہوگی وہاں پر قہر و مید میں پوری ہوگی کی تو کیا شخص پر بعض و مید کا پورا ہوا  
و بعض کا نہ ہونا کس طرح ہو سکتا ہے اور اس تفریق کا کیا باعث ہے اور یہ قول یہ قہر بعض و مید  
یہ دیکھیں گی! بعض نہیں کیونکر صحیح ہوگا؟ اس سے کہ خدا کی رحمت سترہ ضلع کے موافق کہ وہید  
توبہ اور خوف سے مل جاتی ہے اور تمام و مید میں شرم ہیں۔ اس قوم سے تمام و مید مل جاتی





اس میں اور باتوں کے علاوہ بعض مسلمانوں اور سابقہ قادیانی کے مہر تاج خواب ہیں جن سے مراد: انکی حالت معلوم ہوتی ہے اور ان ظالمین حق کا ذکر ہے جو نہ سب قادیانی سے تابع ہوئے ہیں۔

۵۔ غلط ماحد یہ

اس میں مولوی ہرنالہ جہا گھوڑی قادیانی کے اعطاء شیطان کے ایک ورق میں ۳۲ غلطیاں بھائی گئی ہیں۔ اس وقت تک چورسائے التوا کی غلطی کے اظہار میں طبع نہ تھے ہیں اور کئی رسالے شائع ہیں۔

۶۔ جواب حقانی

اس بینظیر رسالہ میں اسرار نہانی والے خوب کا نہایت عمدہ جواب ہے جسے مولوی مہدالماجد قادیانی بار بار پیش کرتے ہیں اور مرزا کا جھوٹا ہونا ان کے اقرا دل سے نہایت کامل طور سے ثابت کیا ہے نہایت اکتی دہ رسالہ ہے۔

۷۔ تعلیظ منہاج نبوت قادیانی

مرزائی بحثیں تو بالجب غلط ہوئیں تو اس نے غلام کے قریب دینے کو یہ جواب تراشا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث والی بحثیں کوئی بھی پوری نہیں ہوتی تھی اس کو یہ جواب ہے اور نہایت عمدہ جواب ہے مگر اب تک طبع نہیں ہوا۔

۸۔ حیات مسیح

یہ بینظیر رسالہ حضرت مسیح کی حیات کے ثبوت میں ہے اور قرآن و حدیث سے اور نیز مرزائے مسلمات سے اس دعوے کو ثابت کیا ہے مگر ابھی چھاپا نہیں ہے۔

۹۔ صد اوقت کا نشان

یہ عامہ مولوی عبد الحلیم قادری کی کے رسالہ نمبر پچاس کا بدلہ ہے۔

ملنے کا پتہ: محمد اسماعیل عفی عنہ خانہ درجہ نمبر ۱۲۵۵ پورہ وگیرا!

الحمد للہ ان تمام کتب مذکورہ کو اہتساب قادیانیت کی جلد ۵، ۷، ۸ میں دوبارہ شائع کرنے کی سعادت آپ کی جماعت مالی مجلس تحفظ مہجرت نبوت کے دفتر مرکز یہ مکتان نے حاصل کی ہے۔  
من شاء فلیتعال!  
تقریر اللہ رب العالمین ۱۳۴۷ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# چشمہ ہدایت

(سیح قادیان پراقراری ڈگریاں)

حضرت مولانا مفتی عبداللطیف رحمانی

بسم الله الرحمن الرحيم !

شعور و ربط حلقہ فرمائیے

دنیا میں مذہب حق اسلام کے مٹانے والے متعدد کفر و مستفہد ہو چکے ہیں۔ بعض غلطیوں مخالف ہیں۔ جیسے آریہ جو اپنی گمراہی پھیلانے میں نہایت کوشاں ہیں اور بعض دوسرے وہ مخالف ہیں۔ جیسے گروہ دیوی اور قدوینی۔ امریکی جس آخری گروہ کا نتیجہ کلمہ ہندوستان اور ملک امریکہ میں بہت خطرناک ہے۔ ہندو ان اسلام کو جس طرف کمال توجہ کرتی چاہئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے کو مسلمان کہہ کر اسلام کی بے گنجائی کی ہے۔ مگر الحمد للہ ساتھ دہ مذہب دینیہ سے نہایت اسلام میں ایسے ناہواب دسر لے چکے ہیں۔ جن کے جواب سے تمام دنیا کے مرزائی عاجز ہیں۔ کیونکہ ان رسالوں میں نہایت غلطیوں اور غلط فہمیوں سے مرزا قادیانی کا بھوٹا بیوقوفانہ عقیدہ کی قیادت صریحاً اور بے شک کے نہایت صاف بیان سے ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ خود ان کے متعدد اقراروں نے نہایت روشن کر کے دکھایا ہے کہ اس کی صداقت کے لئے فیصلہ آگامی پروردگار ہی شہادت آسمانی اور اس رسالہ و شمس ہدایت کا دیکھنا کافی ہے۔

## مسیح قادیان پر اقراری ڈگریاں

مولانا عبداللطیف رحمانی

بسم الله الرحمن الرحيم - بحمد الله العظيم وصلى على رسول الله

ورد منہ ان اسلام اتان وقت مقام کے مٹانے کے لئے مخالفین اسلام کے علماء و بہت بہ ایمان اسلام کفر سے ہو گئے ہیں اور اسلام کی بعض صورت جو خدا اور رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے اسے مخالف پڑی فرضی اور خیالی صورت کو اسلام کہہ کر دوسرے مسلمانوں کو اپنے خیالی کی طرف بلاتے ہیں اور اس میں سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ان میں خستہ گروہ اور مقام کو اور مسلمانوں کی نہایت حضرت رسالہ گروہ دیوی اور قدوینی ہے۔ یہ گروہ ہر انسان کو مان کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دینے پر نجات کا مدار کرتا ہے اور مرزا قادیانی کو صاحب وحی و مہمبہ کہتا ہے۔ مرزا قادیانی کی حالت این کی تصانیف سے قبل اہل غم معلوم کر سکتے ہیں اور خصوصاً ان کی



دوسرے وہ اقوال ہیں جن میں خود نبیوں نے اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیا ہے۔ وہ قرآن میں مذکور ہیں۔

پہلا اقرار انبیاء علیہم السلام میں نصیحت ہے۔ ”اس نے احق حق ہو گیا ہے کہ شیخ کے نزول کے وقت علامہ انبیاء کیسٹ تکمیل جائے گا۔ اس کا طبع ہلاک ہو جائیگا۔ اور استقامت ترقی کرے گی۔“ (دار الفکر ص ۹۰، ۹۱) اس کو تحریر کیا۔ ”اٹھائے اس میں مرزا قادیانی نے بولے کہ شیخ کی تہمتیں یہ ان کرست ہیں اور کہتے ہیں کہ ان پر خالق ہو گیا ہے۔“

۱۔ اس کے بعد دوسرا اور تیسرا قول بھی ملے گا۔ ”شیخ صاحب احمدیٹ علیہ السلام اربع ۱۲۸۸ھ میں خراج کا دیوان صاحب نے نقل کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے کام کا پورا کام بصورت مہم و مسیح سمجھا دیا تھا۔ جو ان میں کے لفظ میں ہم سناتے ہیں۔“

۲۔ ”اقرار“ ”وہ انسانی ارسلا رسد و نہ“ ”انہی و۔ جن الحق اظہور“ علی الدین علیہ السلام نے اسانی اور سیاست میں نے طبع پر طبع کی حق میں پیش کرنا ہے۔ اور جس نے مرزا قادیانی علامہ کا وعدہ دیا تھا ہے۔ ”وہ نہ پہنچے تھے زاریہ سے صبر و صبر“ نے کہا اور جب حضرت شیخ علیہ السلام دہلی واپس ہوئے تو ان میں تشریف لائے۔ ”لے تو ان کے ہاتھ سے ان اس مہم و مسیح آفاق اور اقرار میں مکمل جائے گا۔“ (ذرائع دار الفکر ص ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲)

۳۔ ”پہلا مہم و مسیح“ ”مرزا قادیانی نے خود ہی اس وعدے پر غور کر لیا اور انہی کے ہونے تو ان پر دلائل میں کوئی تبدیلی نہیں کی ورنہ ان کی جیسے نہ تھی۔ بلکہ اس کی مزید تشریح کی۔ ”صاف الفاظ میں الفاظ فرمایا جو خود مرزا قادیانی الفاظ میں درج فرماتے ہیں۔“

تیسرا قول ”پہلا مہم و مسیح“ ”مرزا قادیانی نے خود مرزا قادیانی کی موت کا زمانہ قیامت تک تھا۔ ہے اور آپ خود فرمایا تھا۔ ”اس لئے خدا نے یہ نام رکھ دیا کہ وحدت الہیہ“ ”مہم و مسیح“ کی زعمی میں حق کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ سے خاتمہ پر راسخ کر لی تھی۔ یعنی شہداء کا ہوا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو خیر کام آپ کا تھا وہی زمانہ میں ختم ہو گیا۔ ”اس لئے خدا نے تمہیں اس میں کی جو تمام تو میں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں الہی و مہم و مسیح کی موت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک مہم و مسیح قرار دیا۔ جو مسیح و مہم و مسیح کے نام سے موسوم ہے اور اسی نام خاتم اصفاء ہے۔ جس زمانہ میں مہم و مسیح نے سر پر آنحضرت علیہ السلام میں اور اس لئے خیر و شرف و مہم و مسیح قرار دیا کہ یہ مسیح و مہم و مسیح قرار دیا۔ جب تک وہ یہ نہ ہوئے۔ (پیشانی کے سورا)

کلی علامت یہ ہے کہ اس وقت اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔ یہ نزول مسیح کی علامت ہے۔ اب ان کے نزول کا وقت معلوم کرنا چاہئے۔ اس کا جواب بھی مرزا قادیانی دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ۸۹۷ھ میں، غلام الہی یا علان دیا گیا کرتے وال مسیح قادیانی ہے۔

(تذکرہ اہل حق پرست جسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں، مرتبہ یعقوب علی قادیانی)

اس قول سے معلوم ہوا کہ مسیح کا نزول تو نہیں ہوا بلکہ شروع ہوا۔ کیونکہ زمین سے اٹھنے والے کو نزول نہیں کہتے ہیں خروج کہتے ہیں۔ اسی لیے سے وہ جہاں کی نسبت حدیث میں خروج کا لفظ آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس خروج کے بعد ستر برس تک مرزا قادیانی نے خوشی کی۔ مگر یہ فرمایا کہ کیا نتیجہ ہوا مجھ اس کے کہ یہ میں جس قدر اسلام پھیلنا تھا اس کے، نئے والوں کی تعداد تیس چالیس کروڑ شمار کی جاتی تھی۔ وہ نیست و نابود ہو گئے اور اس میں چالیس کروڑ میں سے تین چار لاکھ بقول قادیانی کے رہ گئے اور اسلام کو پامست کیا اور وحدت قومی کا ظہور مطلق نہیں ہوا۔ یہ سب کئی کے، سیرتہ یا قادیانی بھی نہیں پایا گیا۔ یہ قادیانی کی موروں یا مانی اس غالیہ بدعت سے نکال کر رہتا ہے کہ مرزا قادیانی کے خروج سے اسلام کہاں پھیلے گا۔ کون سی نئی دین سے جہاں مرزا قادیانی نے اسلام پھیلایا۔ اسے نئے دینوں سے باطل دین کہ مرزا قادیانی نے باطل کیا اور اگر نہیں جانتے اور یقیناً نہیں جانتے کیا وجہ ہے کہ ان کے اس متعلق طبعی قول کو مان کر ان کے مسیح موعود ہونے سے انکار نہیں کرتے۔ مسیح موعود جو کام اور جو علامت وہ خود بیان کر رہے ہیں وہ تو ان میں نہیں پائی گئی۔ یہ یہ کہ جس کی دنیا میں کس جلد اسلام پھیلے، ہندوستان کے ہندوؤں پر یہ کس قدر داخل اسام ہوئے۔ اسے عزیز و اس کا کچھ خوب دے سکتے ہیں اور اس پر محکمہ کو سچا اور شرمندہ ہو۔

ترجمہ: شیخ محمد حسین (کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت میں اب اللہ سے وعید سے وابستہ کی گئی ہے اور اس کی طرف یہ ایسا اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے۔ "عز الدی ارسل بالہدٰی و دین الحق یظہرہ علی النبیین کہ" "یعنی خداوند خدا اپنے کس نے اپنے۔ اول و ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر دین۔ اس کو سچا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر دین یا خلافت علیہ السلام کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی عرش مانی میں کچھ مختلف ہوا۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب حقدارین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ انہی کے غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔" (پیشہ معرفت ص ۸۹، ج ۲۳ ص ۹۱)

(ترجمہ مباحثہ طبرہ)



تیسری علامت یہ بیان کی کہ ”راستہ بازی ترقی کرے گی۔“ کچھ جناب آپ ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی وجہ سے ان کے وقت میں راستہ بازی میں ترقی ہوئی؟ آپ نے اپنے تجربے سے یا دوسروں کے تجربے اور مشاہدے سے یہ معلوم کیا کہ ساری دنیا کے علاوہ خود مرزا قادیانی نور ان کے غاص صحافی اور اس کے حامیوں اور مستنیزا صادق القول ہیں۔ ان میں راستہ بازی کی کچھ بھی نہ پائی جاتی ہے؟ اس کے جواب میں ہر ایک سچ غیر متعصب سچ کہے گا کہ ہرگز نہیں اور کڑی نہیں! ”مرزا قادیانی کے جھوٹے اقوال طالع دکھا دینے گئے ہیں۔“ (مصدقہ پریس، ۱۳۸۹ء)۔ دوسری غیبت آٹلی میں ۱۹۰۵ء و قبلہ آٹلی میں ۱۹۰۶ء میں تھے تو ان کے مریدین علامہ ایسا جھوٹ بولتے ہیں کہ کسی پر پٹیدہ نہیں رہ سکتا۔ ان کے مولوی کچھری میں بے گھر ہر امر اعلیٰ جھوٹ بولتے ہیں پھر راستہ بازی تو ترقی کیا ہوئی؟ یہ وقت تو وہ ہے کہ جھوٹ اس قدر شائع ہو گیا ہے کہ اسے سب ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنے مطلب کے لئے بہت جھوٹی باتیں بتانے والے کو بہت ہوشیار اور لائق سمجھا جاتا ہے۔

چوتھی غیبت تو آپ معلوم کر چکے کہ مسیح موعود کی جو علامتیں خود مرزا قادیانی نے اپنے قلم سے نقلی تھیں وہی ان میں لکھا پائی گئیں۔ فیصلہ کیجئے کہ جو جو اس شرذغل اور نکات اور معجزات کے دعووں کے سودوسو باطل مذہب و دلوں کو بھی انہوں نے داخل مذہب اسلام نہیں کیا۔ حالانکہ تین قول دن کے نقل کئے گئے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ مسیح سرور کے ذریعہ سے ماری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور مذہب باطل ہلاک ہو جائیگا۔ مگر آنکھ اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا کی کیا حالت ہے۔ معزز تعلیم یافتہ حضرات فرمائیں کہ دنیا کے ”باطل“ میں سے کوئی گروہ ہلاک ہوا؟ آپ کا حاکم آپ کی دیانتہ ہرگز اس کا اقرار نہ کرے گا بلکہ بے تاملی سے کہے گی کہ جانتی ہوں

(پیر جانے گزشتہ سطر)۔ پھر اسی قول میں لکھتے ہیں کہ دعوتِ اٹومی کی خدمت اسی عالمِ الہی و ربانی مسیح موعود کے عہد سے ہی ملے گی ہے۔ اس کے بعد ایت سے ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود کے نام پر عہد سے اس کو بر قسم کے دین پر غائب کر دے گا اور ایک عالمگیر علیہ میں کوہِ مہر سے گا۔ اس کے بعد ایت خداوند کی تعمیر میں اس بات کو متعلق مایہ سے ہے کہ مسیح موعود کا کوہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ماری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور ایک عالمگیر نسب اسے حاصل ہو اور دنیا میں ماری قومیں مسیح کو ایک قومِ مسلمان کی رہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نسب ہمسائی اور سیاست مکی کے طور پر ہوگا۔ اب مرزا قادیانی اسے مسیح موعود ماننے والے بتائیں کہ ان کے ذریعہ سے امتِ مہمانی پھیلا؟



”گردہ ہلاک نہیں ہوا۔ بلکہ گردوں کی ترقی ہوئی۔ کیونکہ اس مسیح موعود نے تو دنیا کے چالیس  
 گردہ مسلمانوں کو بچر چندنا لکھ کے سب کو کافر قرار دے کر گردہ باطلہ میں شامل کر دیا اور اسلام کو دنیا  
 سے گویا خالی کر دیا۔ گردہ باطلہ میں سے سب تو کینہ ہلاک ہوتے ایک آدمی گردہ بھی ہلاک نہیں  
 ہوا؟ قوموں کا اختلاف روز بروز زیادہ ہو رہا ہے۔ خود مرزائی گردہ میں اختلاف ایسا ہوا کہ بہت  
 تھوڑے زمانے میں ایک کے چار ہو گئے۔ فرقہ باپلی اور گردہ بہائی اور وہ جماعت (یہ تینوں گردہ  
 اس وقت دنگون میں موجود ہیں) جو سارے جہاں کے مذہب کی سمجھوتی بنا کر ایک نیا مذہب  
 بنا رہی ہے۔ مرزا قادیانی کے وجود کے وقت موجود تھے اور اب ان کی ترقی ہو رہی ہے۔ پھر کینہ  
 ہو سکتی ہے کہ جن کی پشت پر اور دینے والے کچھ بھی دشمن ہیں۔ وہ بے اختیار اس کا اقتدار کر لیں کہ  
 بلاشبہ مرزا قادیانی اسے کال میعار سے جوئے ثابت ہوئے اور مسیح موعود کی جگہ میں تحقیق  
 علیہ مرزا قادیانی نے دین کی تحسین، ایمان میں جسکی پائی جنکس۔ اس لئے وہ اپنے پائے اقرار اور مقرر  
 کردہ معیار سے جوئے ثابت ہوئے۔ مگر انہیں ہے کہ جماعت مرزائی اس نہایت روشن دلیل پر  
 نظر نہیں کرتی اور میاں محمود وغیرہ ایسے غلامیہ کذب کے ماننے کے لئے ساری مسلمانوں کو دھوکہ  
 دے رہے ہیں۔ آپ سی مضمون کی تائید اور تشریح میں اور اقوال ملاحظہ کیجئے۔

چوتھا اقرار۔ جس میں مضمون مذکور کی کچھ تشریح کر کے مخالفوں کا منہ بند کرنا  
 چاہتے ہیں اور اپنا اثر پھیلانے کے لئے حقانی گردہ کو خاموش کر گئے ہیں اور حمید انعام آختم میں  
 لکھتے ہیں۔ ”اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں  
 نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح موعود کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجع ضروری ہے۔ یہ  
 موت جھوٹے دیوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے۔ لیکن خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ  
 نشان ظاہر کرے۔ جس سے اسلام کا بول بالا ہوا اور جس سے ہر ایک کی طرف سے اسلام میں  
 داخل ہونا شروع ہو جائے اور میری حمایت کا باطلہ معبود نہ ہو جائے اور نیا اور رنگ نہ بکڑ جائے تو میں  
 خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کروں گا۔“

(حمید انعام آختم ص ۳۵۳، خزائن ج ۱ ص ۳۱۴-۳۱۵)

تاثرین: مرزا قادیانی نے پہلے قول میں لکھا ہے کہ مسیح کے وقت میں تمام  
 ادیان باطلہ ہلاک ہو جائیں گے۔ حاشیہ کے پہلے قول کا حاصل یہ ہے کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے  
 دین اسلام کا کامل غلبہ ہوگا۔ (کامل غلبہ پر خوب نظر رہے) اور دوسرے قول میں لکھا ہے کہ مسیح  
 موعود کے وقت میں دنیا کی تمام قومیں ایک ہی مذہب پر ہو جائیں گی۔ یعنی سب مسلمان ہوں



تو مرزا کی دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح سولو کی بوجھائیں مرزا نے بیان کی تھیں۔ ان کا ظہور کسی طرح نہ ہو۔ مگر پھر بھی کذب پرستی کر رہے ہیں۔

میر بانو کیچھو کے خیال تو وہ کہ جن باتوں کے ظہور کا مرزا کا یاقی نے اپنے ذہن سے بیان کیا تھا۔ ان کا ظہور کسی طرح ہوا تو کوئی دین یا مکمل فائدہ اس سبب دینے والے کچھ نہیں کے کہ ہرگز نہیں ہوا۔ سب دیکھ رہے ہیں کہ بیوقوف اپنے دین پر بدستور ہیں۔ مذہب نصاریٰ کو مرقی ہے۔ آریہ اور ہندو کا دین زور ہے۔ باطل آرو کا واقعہ اور ہندو کی جاذبہ خوش مرزا قادیانی کو کیسا جھوٹا ثابت کر رہی ہے۔ وحدت قوی کا ظہور کہاں ہے۔ مرزا قادیانی کی وجہ سے اریان باطل کے ناکس دقت ہو گئی۔ اس مقام پر داخل مہر مہر ہوئے آریہ کیچھو نہیں ہوا۔ اس لئے مرزا قادیانی کو اپنی قسم کو سچ کرنا اور اپنے آپ کو جھوٹا سمجھنا ضرور تھا اور ان کے پیروں کو ان سے بھید و مال نہ تھا۔ انھیں ان کی شرارتی اور کذب پرستی میں وہ کچھ کچھ بھی تھی کہ باوجود اس آفریدی و گرفتاری کے اپنی زبان سے اپنے جھوٹے ہونے کا تو سر نہیں آیا اور اس حدت کے بعد چار برس سے زیادہ زندہ رہے۔

اب اس مہر کو بھی جو دیر سے مہر کے اور اریان باطلہ ہدایت کو کیا ہوئے، ان کی مرقی بدستور ہے۔ انھیں ان کے سر پر اپنی ان کی قسم کو چار نہیں کرتے اور اب بھی ان کی جھوٹا نہیں سمجھتے۔ مگر اس میں شر نہیں کہ ان کی قسم نہیں جھوٹا ہے۔ ان کے زمانے کی حالت ان کی جھوٹا کہہ رہی ہے۔ خود کمال کی جھوٹی شہادت اسلام اور ملحق عمرہ و حج کا ہر مہر لندن میں دینے کر کچھ کہہ نہیں آ سکتے اور مرزا قادیانی کو سچا نہیں کر سکتا۔ دعویٰ کا زمانہ گزر گیا اور مرزا قادیانی اپنے اقرار سے جھوٹے ہو گئے۔ لندن میں دینے کر مسلمانوں کو قریب سے مرزا قادیانی سے نہیں ہو سکتے اور ان کی سچ اور مہر کی ماننے والے اور ان کی رسول اور نبی اعتقاد کرنے والے ہوں گے کہ وہ جھوٹے اور جھوٹے کے ہیں۔ ان کے صدقات کا دعویٰ ہے تو دیکھا نہیں کہ مرزا قادیانی کے وجود سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا۔ مسلمانوں کو بجز مسرت، جانی و مالی نقصان، اپنی اور دنیاوی سے کوئی فائدہ ہوا۔ ہرگز نہیں۔ دنیا میں جس قدر کفار تھے وہ بدستور قائم رہے۔ چاہیں کہ وہ مسلمانوں کا شرقت مرزا قادیانی نے ان سب کو کافر کرنے کا شمار نہایت زیادہ کر دیا۔ قادیانی شریعت نہایت صاف طریقہ سے سب کو کافر کہتا ہے۔ یہودی جماعت کو نہ کمال وغیرہ کفر سمجھتے ہیں۔ مگر خابریں انکار کرتے ہیں۔ ہندوستان کے قدیم یا تو حضرات کو خوب بے وقوف بنایا ہے۔ خود کو ان کے تو اپنے زمانہ حیدر علیہ میں صاف صاف مرزا قادیانی کو نبی اور خدا کا رسول اپنے خیال میں قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے اور ان کے منہ پر کچھ چھٹی نہیں ہے۔ (اس کا بیان ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱

مگر ان دنوں لاہوری امیر المومنین کا خط ایک احمدی نے دکھایا۔ اس میں مرزا قادیانی کا نفی کی گئی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے مسلمانوں کو کافر نہیں بنایا۔ مگر مسلمانوں نے ہمیں کافر کہا اس لئے وہ خود کافر ہو گئے۔ حاصل یہ کہ چالیس کروڑ مسلمان کافر ہو گئے۔ اب ان کا کافر ہونا کسی وجہ سے ہو۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ مرزا قادیانی کی وجہ سے کافر ہوئے اور انہی کی وجہ سے دنیا اسلام سے گویا خالی ہو گئی۔ نہ دوا بیسے چھوٹے دھوئے کر کے مسلمانوں کو قریب و پیچے نہ علامتے اسلام ان کے کفر کا مظہر کرتے۔

اب وہ نہ کہیں کہ آپ کے مسیح موعود نے تو اپنا کام یہ بتایا ہے کہ ہماری وجہ سے ہماری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا اور ایسا غلبہ بتایا ہے کہ ساری دنیا کی قومیں ایک قوم یعنی مسلمان ہو جائیں گی اور اس دعوے کو قرآن مجید کی آیت سے ثابت کیا ہے۔ ماشاء کا پڑا اور دوسرا قول دیکھا جائے۔ مگر یہ کیسا انداز ہے کہ مرزا قادیانی مسلمانوں کو کافر بنا کر اسلام کو مٹا رہے ہیں اور کفر کا غلبہ دیکھا کر اپنے کو خود جھوٹا بنا رہے ہیں۔ مگر انہوں نے ماننے والوں پر ہے کہ یہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور آفتاب روشن کو چھپانا چاہتے ہیں اور دن کو رات کہتے ہیں۔ یہ جھٹی بات تھی اصل میں یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے مسیح موعود کا کام یہ بیان کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کا غلبہ ہوگا۔ دنیا کی ساری قومیں مسلمان ہو جائیں گی۔ جتنے ادیان باطلہ ہیں وہ فنا ہو جائیں گے۔ اس کے ثبوت میں چاروں نقل کئے گئے۔ ایک ابومصعب سے، دوسرا ابن ابی نعیم سے، تیسرا چشمہ معرفت سے، چوتھا انجام آختم سے، ان اقوال کو پیش کر کے پانچواں قول منقطع ہے۔

پانچواں اقوال ... "امیر اکام جس کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں مسیح پرستی کے متوال کو تو دوزخ اور جہنم کے تہیث کے قادیانی کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان و نیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ سنت خانی ظہور میں نہ آئے تو میں مجھوں ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دھڑکی آتی ہے اور وہ انجام کو نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر رکھا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہو اور میرا تو پھر سب گواہ ہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

(الغبار ہدایت دہان، ج ۲، نمبر ۲۹، ۱۵، ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء، صفحات ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸)

مرزا قادیانی کا یہ پانچواں قول ہے۔ جس میں وہ مسیح موعود کا کام اور ان کی علامت

بیان کرتے ہیں، مگر پہلے چاروں اقوال میں تمام دیونوں کا جلاک ہونا اور اسلام کا غلبہ ساری دنیا میں ہو جانا صحیح موعود کا کام بتایا تھا۔ اس قول میں خاص دین عیسوی کے ہزاک ہونے کی نسبت لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ میں عیسوی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے لکھنا ہوا ہوں اور اس لئے کہ جو نئے تثلیث کے توحید کو بھلاؤں۔ پہلے اقوال کو پیش نظر رکھ کر جب اس قول کو دیکھا جائے تو نہایت صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میری کوشش اور میرا سہارا یہ ہے کہ تثلیث کے مانتے والے موعود یعنی مسلمان ہو جائیں گے۔ چونکہ تثلیث پرست تمام دنیا پر غالب ہو گئے ہیں۔ ساری دنیا میں عیسائیوں کو غلبہ ہے۔ ان کی سلطنت اور بادشاہت ہے۔ اس لئے اس قول میں خاص دین عیسوی کے مٹانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر مٹانے اسلام کو غلبہ نہیں ہو سکتا۔ جس کا ذکر پہلے اقوال میں بار بار کیا ہے۔ اب اسلام کے غلبہ کی یہی صورت ہے کہ تثلیث پرست مسلمان ہو جائیں اور تثلیث کی جگہ توحید کو مل جائے۔ اسی کو مرزا قادیانی حمایت اسلام اور صحیح موعود کا کام بتاتے ہیں اور اسی کام کے پورا ہو جانے کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ کام میں نے اپنی زندگی میں نہ کیا اور مر گیا تو سب گمراہ ہیں کہ میں گمراہ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے قول کی صداقت پر کمال درجہ کا وثوق ہے۔ یہ بھی یہ نظر رہے کہ اس قول کے پورا کرنے کے لئے کوئی شرط بھی مرزا قادیانی نے نہیں بیان کی۔ اس کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جس وقت یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ اس وقت تک یہ کام انہوں نے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ پہلے وہ یہ کہتے ہیں کہ میں تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے لکھنا ہوا ہوں۔ اس کو تو میں تمام سب سمجھتے ہیں کہ کام کے لئے لکھنا ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اب تک کام کیا نہیں ہے۔ بلکہ کرنے کے لئے مستعد اور آمادہ ہونے ہیں اور آخر میں شرط کے ساتھ کہتے ہیں۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دیکھا جو صحیح موعود کو کرنا چاہئے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر یکہ نہ آیا اور مر گیا تو سب گمراہ ہیں کہ میں گمراہ ہوں۔ اس جملہ سے ظہور من القفس ہے کہ جس وقت مرزا قادیانی یہ قول نکھڑ رہے تھے اس وقت تک انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا۔ آئندہ اس کے کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ وعدہ مرزا قادیانی نے کب کیا ہے۔ اس کا تفسیر حوالے سے بخوبی ہوتا ہے۔ یعنی یہ قول ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کے اخبار البرہر میں چھپا ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کے اقوال برابر چھپتے تھے۔ اس قول کی

تاہم مرزا قادیانی نے اپنے الہامی اعلان سے یہ ہے۔ اس واقعہ نے اپنی کتاب حقیقت الہی  
مذکورہ ۱۹۷۵ء کے آخر میں شائع کیا ہے اس کی عبارت یہ ہے۔

”میں کافی یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے بعد میں  
مقرر ہے پوری نہ ہو۔ اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤں گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے کو نہیں جانتے اور  
اس کا ارادہ ترک نہیں سکتا۔“ حقیقت واقعی میں یہ ایسا متبادر بیان ہے کہ ہر مسلمان اور شیخ و محدث اس پر  
اس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ صحیح موعود کا جو کام ہے یعنی ان کے ذریعہ  
سے تمام دنیا میں اسلام کو پھیلانا وہ مرزا قادیانی کی زندگی میں پورا ہونا چاہئے گا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا  
کہ پورا نہ ہوا اور یہ ہو گیا کہ صحیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی وہ ان میں نہیں پائی گئی اور

یہ قول اس کے بعد سے صحیح موعود کا دعویٰ تھا۔

مرزا قادیانی کو صحیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اس لئے ان کے بعد میں حمایت  
اسلام کی خدمت مقرر تھی اور حقیقت اس طریقہ سے کہ صحیفہ پر ستوں کو مسلمان بنائیں۔ مگر یہ  
خدمت ۱۹۷۵ء تک پوری نہیں ہوئی تھی اور یہ بھی اس قول سے نہایت ظاہر ہو رہا ہے کہ اس  
خدمت کو پورا کرنا اپنی زندگی میں ہمارا ہے چہ اور الہام الہی سے کہہ رہے ہیں کہ میں اپنا کام  
اپنی زندگی میں پورا کروں گا۔ جب تک میرا کام پورا نہ ہوگا میں پورا نہ کروں گا۔ کیونکہ یہ  
وعدہ الہی ہے اور وعدہ الہی کو نہیں سکتا (یہ جملہ نہایت یاد رکھنے کے قابل ہے) یہ مصلح موعود کے  
آپ یہ بھی مضموم صحیفہ کہ اس قول کے کچھ دنوں بعد مرزا قادیانی دنیا سے تشریف لے گئے  
جس اور یہ وعدہ اٹھی پورا ہوا انہیں۔ مرزا قادیانی کا انتقال ایسا اس نہیں ہے۔ جس کی تاریخ  
دن مشہور نہ ہوا ہو۔ ۲۶ مئی ۱۹۷۸ء میں جناب ولادیم برزنگ میں چھپے گئے۔ جسی مذکورہ  
اعلان میں جو وعدہ الہی ہوا ہے۔ اس کے پورے ایک سال کے بعد مرزا قادیانی دنیا سے اٹھا  
لئے گئے۔ اب اس ایک سال میں مرزا قادیانی کا کوئی کارنامہ ایسا نہ دیکھا جاسکتا ہے۔ جس  
سے اسلام کو غلبہ مری دنیا میں ہو گیا ہو۔ اسے مرزا غریب اس کا جواب کچھ دے سکتے ہو مگر  
تبدار کا نقش اور مسلمان کے ساتھ دنیا کی حالت بے اختیار کہے گی کہ اس کا کوئی جواب نہیں  
ہو سکتا اور مرزا قادیانی اپنے اقرار سے جھوٹ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے خیر خواہان میں  
دریافت کرتا ہوں کہ آپ اپنے مرشد کے ارشاد کے بموجب ان کے جھوٹے ہونے پر واقعی

کیوں نہیں دیتے۔ اس میں آپ کو کیا حذر ہے۔ جس طرح آپ نے ان کے کہنے سے انہیں کج معبود بناتھا، اسی طرح ان کے کہنے سے انہیں جھوٹا، غا آپ کو ضرور ہے۔ آنحضرتؐ سے آپ کانوں میں تیلیں اُل کر مہر بنب کیوں بیٹھے ہیں، کیا مرنا نہیں؟ میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ علمائے حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کریں میں تو آپ کے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہوں اور کہتے ہوں کہ اسے ماننے اور اپنی آنکھوں کی حالت کو یاد رکھنا اسے دیکھنا اور بھڑے سے علیحدہ ہو چاہیے۔ طاغوت سے علیحدہ ہونا ایمان باللہ سے مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ (ہدفہ: ۶۶)“ یعنی جو طاغوت سے علیحدہ ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اس نے مضبوطی پائی تھی۔ اس آیت میں ایمان باللہ سے پہلے طاغوت سے علیحدہ ہونے کا ارشاد ہے۔ اس کے بعد میں یہ چاہتا ہوں کہ اس اعتراض کے جواب میں جو آپ کو دھوکا دیا گیا ہے۔ اس کا اندازہ بھی ساف طور سے کر دوں۔ سنیٹ پرستی کے ستون توڑنے کی حقیقت آپ سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید سے کج کی سوت خوب ثابت کر دی ہے۔ اس لئے سلیب پرستی کا ستون ٹوٹ گیا۔ افسوس میں یہ عقل و فہم پر کہ ایسے غلط جواب سے آپ کی تسکین ہو جاتی ہے اور وہ رو بھی ٹال نہیں کرتے۔ افسوس!

اول تو یہ شہر دیکھئے کہ کج علیہ السلام کی سوت تو مرزا قادیانی از لہذا وہام میں ثابت کی ہے۔ یہ وہاں مرزا قادیانی کے اوائل تصانیف میں ہے۔ اور ۱۸۹۱ء میں شہر ہوا ہے اور مرزا قادیانی کا یہ قول کہ میں جیلی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ ۱۹۰۶ء کے آخر کا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ جس تک وہ ستون ٹوٹا نہیں تھا۔ بلکہ توڑنے کے لئے مستعد ہوئے تھے اور کج علیہ السلام کی موت ثابت کے نو پندرہ برس گزر گئے۔ اب اس کے لئے مستعد ہوا چھ مئی ۱۹۰۶ء بیان سابق پر پھر غور کیجئے۔ اس قول کے بعد ان کے الہامی اعلان سے یہ بھی ثابت کر دیا گیا کہ اپنے مرنے سے ایک سال قبل تک انہوں نے تمہ نہیں کیا تھا، آئندہ کریں گے۔ اس لئے یہ جواب مرزا قادیانی کے الہام سے غلط ثابت ہوا۔

دوسرے یہ کہ موت ثابت کرنے سے عیسائیوں کی حلیٹ باطل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اگر موت ثابت کی تو قرآن شریف سے کی۔ پھر اس سے عیسائیوں پر کیا اثر

موت اور مہمانی قرآن لکھ رہے ہیں۔ جو اس کے مضمون سے انہیں اہرام ہو سکے اور اس اہرام سے ان کی صلیب پر کھڑوت لگی۔ کیا ظلم کے نہیں نہیں کرنے سے صلیب ہونے لگی ہے۔ خدا شرم کر رہا ہے۔ صلیب ہونے کا مطلب تو اس سے پہلے خود مرزا قادیانی نے اپنے متعدد اقوال میں بیان کر دیا ہے۔ مرنے والی تھی۔ دیکھو۔

تیسرے یہ کہ موت کے ثبوت سے ان کی تھلیٹ باطل نہیں ہو سکتی۔ آپ ان کی تھلیٹ کو نہیں سمجھتے۔ میری اس طرف خدا تعالیٰ کی امانت کو زانی اور بدی اعتقاد کرتے ہیں۔ اسی طرف تھلیٹ کو لگی سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح کا کائناتی وجود انہیں سو برس سے ہزار ہا تھلیٹ کا وجود ان کے خیال میں بہت سے ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس وقت سے ان کے جسم کو وجود ہوا اس وقت سے تھلیٹ قائم ہوئی۔ اب اگر انہیں یہ مہمانی موت بجائے تو ان کی تھلیٹ اسی طرف قائم رہے گی۔ جس طرح قرآن آیت سے پہلے قائم تھی۔ کیونکہ اگر موت آئی تو جسم کو آئی روح کو نہیں آئی۔ مہمانی حضرت مسیح علیہ السلام کی روح کو خدا یا خدا کا جز سمجھتے ہیں۔ جسم کو نہیں سمجھتے۔ اور ان میں طرف حضرت مسیح کے جید ہونے اور دنیا میں ظاہر ہونے سے پہلے موجود تھی اور ان کے نزدیک خدا کا جز تھی۔ ویسے ہی ان کے جسم کے فنا ہونے کے بعد بھی ان کے خیال میں باقی رہے گا اور تھلیٹ جیسے ان کے پیدا ہونے سے پہلے ان کی روح کی جید سے تھی۔ ان کے مرنے کے بعد بھی ان کے خیال میں قائم رہے گی۔ ان کی پیدائش سے پہلے اور مرنے کے بعد میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بحران کی موت ثابت کرنے سے صلیب پرستی کا ثبوت کیا جاتا ہے۔ یہ نہایت خطرناک بات ہے۔ مرزا قادیانی کی عقل پر ایمان پر دو چیزیں ہیں کہ نہیں نہایت۔ جن بات بھی نہیں سوچ سکتی۔

اسے عزیز و اس پر یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محض ہدایت اور کرم ہی سے بچانے کے لئے ایک کاذب کذاب کو اس کے ملائے افرادوں سے نکال کر رکھ دیا۔ اب اس پر بھی توجہ نہ کرنا بہت زیادہ مودب و عیب و الجب ہو سکتا ہے۔ اس پر غور کرو۔ اس قول میں مرزا قادیانی نے دو دعوے کئے ہیں۔ ایک یہ کہ ہائے تھلیٹ کے قومیہ کو پھیلاؤں گا۔ دوسرے یہ کہ آخضر صلیب کی حالت اٹھانے پر ظاہر کر دیں گا۔ پہلے جو سے کچھ بتا رہا تھا تو انہوں نے یہ جو نیا کلام انہوں نے قومیہ کہیں نہیں پھیلائی۔ بلکہ چاہیں کر دے مودب و عیب و الجب۔ اب دوسرے دعوے کی حالت معلوم کیجئے۔ اس سے کامل یقین ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی نے



حضور انور ﷺ کی نہایت خدمت و محنت ہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ جھوٹے دعوے کر کے مسلمانوں کو فریب میں ڈیالتے۔

### مرزائی اقوال سے حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مذمت

مرزا قادیانی شاعر بھی تھے اس لئے ابتدا میں حضرت محمد ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اس طرح شاعر کیا کرتے ہیں اور خیالی مشرق کی دریا کی جان کرتے ہیں۔ مگر چنان کے دل کہتے ہی جنت ہوا اور حشر و عذاب کی بو بھی ان کے دل میں نہ ہو۔ اس کی صداقت مرزا قادیانی کی باتوں سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ حضور انور ﷺ کے محض اور اپنے تعلیٰ عکف طور سے کی ہے۔ یہاں چند اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔

پہلا قول: مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ جس نے مجھے نہ مانا، وہ کافر اور جہنمی ہے۔ اس کی تشریح مرزا محمود نے اپنے رسالے حقیقت الہیہ میں کی ہے۔ وہاں دیکھئے اس دعوے سے کمال منافقت حضور ﷺ کی اس طرح ثابت ہوئی کہ امت محمدیہ ﷺ کے کروڑوں افراد جو آپ ﷺ کو مان کر آپ کے ظہیل سے جنت کے حق ہو چکے تھے۔ تیر سو برس کے بعد ان کا قلام یہ کہتا ہے کہ میری جہ سے وہ سب جہنمی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ماننا ان کے کام نہ آیا۔ یہ کیسی عظیم نشان منہصت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین کی خاص صفت "مہذب الخلق" قرآن مجید میں بیان فرماتے ہیں۔ ان کی امت امن کے چار شاد جہنم میں ڈالے جائیں اور ارشاد خداوندی اور عظمت نبوی پامال کر دی جائے۔ یہی اعلیٰ عفت و شان مغرب محبوب رب العالمین ہے۔

دوسرا قول: (تحریر حقیقت دہلی ص ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴

اور سہی کریم رحمۃ اللہ علیہ سے ظہور میں آئے۔ اس دو ٹوٹی قولوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے معجزات کو سو جسے زیادہ جان کرتے ہیں۔ اب لکھنے والے مجھ لیں کہ یہ کیسی حقیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرزا قادیانی نے کی ہے کہ ایک غلام جس کے جھوٹ و فریب کا دوبارہ دیکھا دیا گیا ہے۔ دو لاکھ عظیم کو سو جسے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے بیان کرتا ہے اس سے زیادہ کمر شان اور کیا ہوگی۔

تیسرا قول: (مقتبہ کوئی ص ۹۰، خزائن ص ۱۰۲) میں دعویٰ کرتے ہیں کہ مجھے الہام خداوندی ہوا، "لو لاک لما خلقت الا خلایا" اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا کو کا مطلب کر کے فرماتا ہے کہ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ اس میں ہے کچھ پیدا نہ کرتا۔ اس کا لائق تعجب یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر الہیائے کرام اور اولیائے عظام آئے اور ان میں مرزا صاحب عالیہ عنایت ہوئے۔ یہ سب مرزا قادیانی کے مشکل سے ہوں۔ تمام انبیاء اور اولیاء مرزا قادیانی کے طفلی اور ذرہ برابر اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ تعوذ باللہ!

بھائی! حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو ملاحظہ کرو اور مرزا کی اس چٹک اور بے وقفی کو دیکھو کہ ایک ادنیٰ غلام ہو کر سرور دو جہاں علیہ صلوات الرحمن کو اپنا طفلی کہتا ہے اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان ظاہر کر رہا ہے۔ یہ کیسا عذیبہ جھوٹ اور تاوانوں کو فریب دینا ہے۔ اس قسم کے آٹھ اقوال رسالہ دعویٰ نبوت مرزا میں لکھے گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اس میں ملاحظہ کریں۔

جان ڈاکر سے مرزا قادیانی کی سمجھت کا تو کامل طور سے خاتمہ ہونا اور پھر بے طور سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے۔ اب ان کی مہدویت کا خاکہ ازاں بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ اس دعوے کے ثبوت میں جو انہوں نے آسمانی نشان کا بہت غل جھپایا تھا اسے تو دوسری شہادت آسمانی نے خاک میں ملادیا اور ثابت کر دیا کہ وہ اپنے بیان سے انھیں جھوٹے اور غلط فریبی ہیں۔ یہاں میں ان کا ایک علائقہ فریب اور ایک وہ قول لکھ کر رہا ہوں۔ جس میں انہوں نے اپنے جھوٹے بولنے کا اقرار کیا ہے۔ مرزا قادیانی سے اس آسمانی نشان کی بنیاد ایک موضوع اور جھوٹی روایت ہے۔ جس کا مجموعہ ہر پورے طور سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ (دوسری شہادت آسمانی ص ۵۶، ۵۷)

اب اس بھائی روایت کی صحت میں ضمیر انجام آختم اور حقیقت الہی میں بڑا درجہ پایا ہے۔ مگر سزا ملنے پر مغلطہ اور صریحاً فریب کے اس کی صحت پر مرزا ثابت نہیں کر سکا۔ اس علم اور بعید و مغفرت ملاحظہ کریں کہ اس معمولی گنہ ہو جانے کے بعد مختلف صورتوں سے یہ نکھایا کہ حدیث کی صحت کو معائنہ سے ثابت کر دیا۔ کہیں کہتے ہیں کہ حدیث نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کر دیا، کہیں لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت کو مؤرخین نے ثابت کر دیا۔ اب اس میں بڑا برکتی اور اہل فریبی کو دیکھا جائے کہ تیس سو برس کے بعد معائنہ اور مشہور دین سے حدیث کی صحت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ اہل انش غرر فرمایا کہ معائنہ اگر ہوا تو معمولی گنہوں کے جہان کا ہوا۔ یہ فرمایا کہ یہ کسی نے سو نہ کیا کہ جس **الشیخ** نے ان گنہوں کو امام مہدی کا انان فرمایا ہے۔ اس کا معائنہ جو وہی کر سکتا ہے۔ جس نے جناب رسول **الصلی** کو معائنہ کیا ہو اور عالم ہیداری میں آپ کی زیارت سے مشرف ہو ہو اور اس روایت کو جان فرماتے سنا ہو۔ بغیر اس کے روایت کی صحت کا معائنہ پانا صریحاً فریب نہیں تو کیا ہے۔ نہایت اب ہم با آواز بلند کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جمل فریب کو ان کے رسائل کے معائنہ سے دیکھ دیا اور چشم دید نے ثابت کر دیا کہ وہ حدیث فریب دے رہے ہیں۔ جس کی آنکھیں بھول دوں گے اور مرزا قادیانی کے فریب کا معائنہ کرے تو یہ ان کا فریب تھا۔ اب ان کے دوسرے فریب کے ساتھ ان کی قزاقی و کفری بھی ملاحظہ کیجئے۔ جس سے ظاہر ہو جائے کہ جس طرح وہ اپنے پختہ اقرار سے منجھ موغوز نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے اقرار سے مجھ لئے ہیں۔ اسی طرح وہ مہدی بھی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے اقرار سے اس دعوے میں بھی مجھ لئے ہیں۔ وہ اقرار ملاحظہ ہو۔

پھر اقرار ضمیر انجام آختم میں فرماتے ہیں کہ تو یہ عالم مولوی اس قسم کا فسوف فسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بے شک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔ (ضمیر انجام آختم ص ۸۸، نثرین ص ۳۱) اس قوم میں مرزا قادیانی اپنے جھوٹے دعوے کا اقرار کر رہے ہیں۔ فرماں شریک کے ساتھ کہ ۱۳۱۲ھ سے پہلے اس قسم کا فسوف و فسوف ہوا۔ یعنی رمضان کے ۱۳ اور ۱۴ کو دران گنہوں کے وقت کوئی مدعی مہدویت و نبوت بھی نہ ہوا۔ اب نام مرزا کیوں کی جماعت سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کے مرشد نے ایک جھوٹی روایت کے سچا جانے سے فریب دیا۔ پھر اس کے مطلب کے بیان کرنے میں امام کو فریب دیا۔ ان فریبوں کی

بجای اورایت نے اٹھا لیا ہے ہو سکتی ہے۔ مرید کی فیث و طاعتی گنجین کے وقت وہی مدنی سن ہوا سن  
وقت یہ نہیں مہدی کی حاضرت ہو سکتے ہیں، مگر اگر کوئی مدنی اس وقت نہ آئے یہ دعویٰ نہیں ہیں۔  
مہدی کی علامت نہیں ہیں۔ یہ کسی لحاظ سے ثابت نہیں ہوتا اگر کوئی مدعی ہے تو بتائے کہ اس حدیث  
سے مہدی کا نام ثابت کیا جاتا ہے۔ ان میں تو انہی مانتے ہیں کہ وہی مدنی ہیں کہ انکس مدنی  
کرنے کی ضرورت نہیں نہ ہوگی۔ بلکہ وہ اپنے کو پہچان رہے ہیں مگر ان کے چہرے کے قدرتی  
ان کے سوا ان کے دل کے لیاہیہ علی تعصیب کے۔ جس طرح عقلمند اسے کو پہچانتا ہے۔ پھر انکس  
مدنی کی کیا ضرورت ہوگی۔ ہاں! اگر ہم یہ دیکھیں کہ جب ہے کہ اس وقت میں کوئی غلط یہ نہیں  
ہے اس سے مراد یہاں شراعت یہ قید ثابت ہوئی ہو، اس لئے یہ تعصیب ثابت ہے۔ اس روایت میں  
مرید کا اپنی ذات طاعتی سے انکار ہے۔ اس کے بعد امام کی اہم اور کی ذکر کی فی ثریا اور انکس  
نے نے تو انکس پیش کرنا ہے مرید کا۔

دوسری مدنی نے شراعت نہیں۔ اس میں ظریف مدنی مغرب میں ہوا اور نہ اس میں  
اس کو پہچاننا مدنی ہوا۔ ان دونوں کے وقت میں ہی طرح سے تین ہوئے۔ بلکہ صراحتاً  
وقت میں اور سب سے۔ جس طرح مرزا قادیانی کے وقت میں دوسرے ہوئے اور چھوٹی صدی  
تقریبی میں اور مضبوطی مدنی ہو۔ اس کے بعد میں اسی طرح کے نہیں ہوئے۔ دوسری شہادت  
آسانی میں اس کی غلطیاں اور تحقیق اور غلط کر کے ظاہر مرزا نے ہی مرزا قادیانی کے اس قوس پر  
اور ان میں ہمارے میں شک نہ کریں۔ جتنی یقیناً تعصیب کر مرزا قادیانی ہوئے تھے۔ کیونکہ  
ان سے پہلے ہی مدنی اپنے کلمہ سے ہیں۔ جن کے وقت میں انہوں کا شریعہ اسی طرح ہو۔ جس  
طرح مرزا قادیانی نے وقت میں ہوا۔ البتہ اس کے بعد کے ہے یہ چھوٹی حدیث کے چہرے ہی  
بھی ضرورت ہے۔ انکس غلط میں اور اس وقت نہ ہو جائے گا۔ دوسری شہادت آسانی کے  
ماحولہ رسالہ میں خود بھی انکس چھنے گا۔ اس میں ہی ان مدنیوں کا انکس ہے اور حرج پر کیا۔ انکس  
اپنے کرنے سے اور انکس میں ہی ہیں۔

یہاں تک اپنے قوس مرزا قادیانی کے قوس کے لئے۔ ان قوس نے اس طرح سے  
مرزا قادیانی کو کامیاب ثابت کیا۔ ایک یہ کہ سچ مژدہ کا جو کام ہو، مرزا قادیانی سے بیان کیا تھا ۱۱  
انہوں نے یہ کہ نہیں لیا اور یہ مانتے انہوں نے سچ مژدہ کی بیون نہیں ہوں گے وقت میں نہیں

پولی نکمے۔ شملہ منتقل عاید ہوا ہے کہ اس وقت ترمووی میں اس موسم میں جیل ہاٹا اور اریان  
 بلا۔ ملک سوچا نہیں تھے۔ نہایت حباب ہے کہ اس وقتوں باتوں میں۔ یہ ایک بھی نہیں پائی گئی۔  
 اس نے انہیں کے قتل سے ان کا دعویٰ غلط ہو گیا اور دوسرے یہ کہ انہوں نے خود کو کہہ کر صلیب  
 پانچ کے خون کو نہ تو اس اور رمل انتھو پانچ کی عظمت کو نہ جانے اس قہر کا وہاں اور طاعت  
 نہ کیا کہ ان دلوں کا موتی میں سے نہیں ہے۔ بلکہ حضرت سربراہین کی عظمت کی  
 نہایت تحقیر کی اور غافلان اسلام سے خود کو نہائی۔ اس لئے وہ اپنے کائنات سے جس نے ہوئے۔  
 ان کا وہی جواب نہیں دے سکتے اور یہ نہیں دے سکتا۔

اب ان کے واقعات نقل کئے جاتے ہیں جن سے اقراوی جھوٹے ہوئے کے ملا دو  
 قرآن مجید کے قصوں سے قرآن آیات صریح ان سے جھوٹے ہونے کے ثابت ہیں۔ مظلوم  
 ان خلیفہ کوئی یقیناً بعدی ہے۔ دعویٰ اور اس کے ساتھ علم سے ہم وہاں پر وہ نہیں دیاں جھوٹی  
 دویں۔ جس کا جوہر قطعی طور سے فیصد دعویٰ کے پہلے مصرع میں اور تیسرے مصرع میں دیا گیا ہے۔

اور اس خلیفہ کوئی کا شکیہ مرزا تورانی نے ۱۸۹۸ء کے شروع سے شروع کیا تھا  
 اور متعدد اشکباروں میں اس کا نقل کیا تھا اور ملا اور مرزا ۱۸۹۸ء میں ۲۳ دسمبر ۱۸۹۸ء میں اس کا  
 ذکر ان انعامی الفاظ سے کیا ہے۔ ان سے باتیں ثابت ہوئے کہ یہ وہاں پہنچا ہوا تھا۔ چنانچہ  
 بغیر پرہیز کے ایک شخص نے کہا۔ وہ الفاظ ۱۸۹۸ء میں۔ اس کا ایک کی باتوں کا نام ہو  
 تھا کہ وہ نکال میں آئے کی۔ اس میں ۱۸۹۸ء کا نام کا ذکر نظر۔ اس میں۔ اس کے کہش کریں گے کہ  
 ایسا نہ ہو کہ آخری دین میں ہوا۔ اس میں ۱۸۹۸ء کا ذکر ہے۔ اس کا ایک کی باتوں کا نام ہو  
 سے اس کو تباہی مل گئی ہے کہ اس میں ۱۸۹۸ء کا ذکر ہے۔ اس کا ایک کی باتوں کا نام ہو  
 کو دور پان سے اٹھائے گا۔ اس میں مرزا تورانی کی شرط بھی آگئی اور مرزا کا ملکا بھی آگیا اور  
 معلوم ہو کہ اگر شرط وغیرہ کی راہ تھی تو ابھی دور ہو جائے گی۔ اس میں ۱۸۹۸ء کا ذکر ہے اور  
 کہہ گا۔ دعویٰ نہیں جو اس کو روک سکتا۔ اس کا نام بھی ہمارے کاٹ فیض کر دیا کہ منکوت۔ سولی  
 مرزا تورانی کے نکال میں مرزا نے کی۔ دعویٰ ہے اسے اسے رات نکال سکتی۔ یہاں پانچ فیصد نقل سے  
 گئے۔ ہر ایک ایک میں اس الفاظ سے اس سے خودی طور سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام ہو  
 منکوت۔ سولی مرزا کا دعویٰ کے نکال میں مرزا نے کی۔ مرزا کا وعدہ پانچ نہیں اور یہ وہ نہیں کہش  
 لا یتسبب اللہ محلف و بعد رسالہ کہ مرزا تورانی یقیناً جھوٹے ثابت ہوئے۔



کو جتنا دلی غلطی سمجھا سخت جہالت ہے اور علمائے محققین تو یہ سمجھتے ہیں کہ انبیاء سے اجتہاد کی غلطی بھی نہیں ہوتی۔ (شفا ملاحظہ ہو) اور چوتھے جملہ میں تو مرزا قادیانی نے نہایت صاف طور سے کہا ہے کہ اس بات کا علم خود خدا کی طرف سے ظہور چکا ہے۔ اس کا معنی ضرور ہے۔ اب اگر مرزا قادیانی کو سمجھانا جائے تو یا الطرود خدا کے پاک کو جھوٹا اور وہدہ خلاف اور فریب دہندہ کہنا ہوگا۔ یا ماننا ہوگا کہ وہ عالم الغیب نہ تھا عاجز تھا۔ کن لیکون کا اختیار اسے ہرگز نہ تھا۔ اور مرزا قادیانی کو کن لیکون کا اختیار دینا اور محمدی کا نکاح آسان پر کہہ دینا مرزا قادیانی کو مجبور ثابت کرنے کے لئے ایک فریب تھا۔ کیونکہ مختلف طریقے سے وعدہ کی پہنچ بیان کی۔ مگر وہ ہیرا نہ کیا۔ اب اہل اسلام ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی کو سمجھا۔ نئے سے خدا کے پاک پر اسنے الزامات آتے ہیں۔ اب جس کا ایمان خدا کے تعالیٰ سے اتنے محبوب کو قبول کرے وہ مرزا قادیانی کو مانے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ مرزا قادیانی اسی قول میں اپنے صدق و کذب کا معیار بیان کرتے ہیں اور اس معیار سے وہ جھوٹے ظہیر تے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ مرزا قادیانی اور ان کا علم خدا دونوں ان کے اقوال سے جھوٹے ظہیر تے وہ معیار دوسرے جملہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ: (احمد بیگ کا دادا میرے سامنے نہ سرے۔) بلکہ میں اس کے سامنے سر جاؤں اور اپنے بچے ہونے کو یہ معیار بتاتے ہیں کہ اس کی موت کی پیشین گوئی اسی طرح چوری ہو۔ جس طرح احمد بیگ اور آختم کی چوری ہوئی۔ یعنی وہ میرے سامنے سرے۔ مدنی نبوت کا اس طرح کہنا اسی وقت ہو سکتا ہے کہ خدا کی طرف سے اسے کبھی علم دیا گیا ہو۔ مگر اس زور و شور کے دعوے کے بعد بیچ نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا دادا مرزا قادیانی کے سامنے نہیں سرا۔ بلکہ مرزا قادیانی کو سرے ہوئے آختم پس ہو گئے اور وہ اب تک زندہ ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی ہوئی اور وہ اپنے قطعی اور یقینی اقرار سے جھوٹے ثابت ہوئے اور جو اپنے جھوٹے ہونے کے معیار انہوں نے بیان کی تھی۔ اسی کے بموجب وہ کا ذیہ قرار پائے اور جو انہوں نے اپنے سچے ہونے کی معیار بیان کی تھی۔ وہ ان میں نہیں پائی گئی۔ اس لئے وہ طرح سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے اور معلوم ہوا کہ اس زور سے اس کی موت کی پیشین گوئی کر رہا اور اسے علم لکھنا کھنٹ لوگوں کو فریب دینے کی غرض سے خدا پر اعتراض کیا تھا اور خیال کر لیا تھا کہ اگر اس کا ضیہ ہو گیا تو ہزاروں

مسمان میں سے اپنے دیوانے کو اکیلے اور ان میں مزید تو ان طریق میں نے اپنی زندگی میں بہت سی دشمنی کو کون کے مجموعے ہونے میں مانیں، اپنی جی اور میرے مانتے دے میرے۔ نئے سے بنے نہیں۔ اسی طرح میں نے جدائی ہو کر اترت خوب سمجھ لینا چاہئے کہ نبی کی توبہ کی شان ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے کسی قبول بندے کو بھی لے کر مجھ کو ہرگز نہیں کرتا۔ اس نے مرزا کو اپنی خدا کے قبول بندے بنانے کے لئے دیکھا ہے۔ ہندو کے متروک و فریب دینے والے اس قول سے ثابت ہوئے اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا ہے۔ دیکھو پائے کران کے تمام مریدوں کو جب سے دعا کرتے ہیں۔ آپ کو ان میں زیادہ چاہتی ہیں اور ان کو کہنا کہ ان رسول کو کایاں کے مر خوب و نیکالی و اپنا مستند بنا کر اپنے جیسا، میں پھیلاتے ہیں اور نہیں جہلم کے راہ پر قائم رکھتے ہیں۔ مگر انھوں نے ہمارے عمل سے فی بغاوت کرنی خواب و خیال نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے نبی کے قول میں ہے۔ اٹھیں انھوں نے نہ کیے۔

اسی قول کی تائید اور تکرار دشمنی کوئی کی سہ ماہیہ و افہام و مزاقتہ یعنی دور سے قول دے رہے ہیں اور تکرار خدا ان کے لئے ہونے کے لئے مختلف طریقوں سے تعلق پر تیار کرتی ہے اور ان سے جیسے ہوا قلاب کی طرح چپکا کر دیا گیا ہے کہ یہ میں اپنے انسان بھی ہیں کہ دیکھتے ہوئے آفتاب کی طرف ہرگز نہیں دیکھتے مرزا کیوں ہو نہیں سکتے۔

آفتاب اور اقرار جس سے مرزا کا دیانی کے خواب کا خیال ہوتا ہے یہ ہے عقلمانی لکھتے ہیں۔ یہ دیکھو کہ سر دشمنی کوئی کی دوسری چیز پر نہ ہوئی تھیں ہر ایک ہر سے بدتر نہیں مل سکا۔ اس لئے اس لئے ان کا انھوں نے یہی نویت ملنے کی ذکاوت کا اقرار کیا

۱۔ بیڑا سمجھو کہ ہر جہ کا چلنا ہے۔

۲۔ وہی نہ جس کی باتیں نہیں ملتی

۳۔ وہی وہی وہی وہی جس کے راہوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(ضمیمہ اخبار، ۵۴ ص ۵۴، ۵۵ ص ۵۵)

آخر نے تین جملوں پر خوب نظر۔ ہے ہر مرزا کیوں کی۔ دلی باتوں کو کھل دیکھنا مرزا کا دیانی کو کتنی ہونا بدتر کرتے ہیں۔ اس قول میں مرزا کو دیانی کا احمد بیک کے ہمارے دشمنی کوئی کے چارہ ہونے کو دوسرے طریق سے نبی سے زور و زلف کا جس جان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں



نہ اُتر رہے تھے۔ کوئی چوری نہ دلی تو میں ہر جہ سے بدتر ٹھہرا رہا تھا۔ اس سے پہلے تول میں تو یہ کہا تھا کہ اگر وہ میرے سامنے نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں گا۔ یہاں اپنا ہاتھ میں نہ رکھتا تھا۔ یہاں اس پریشان کنی کے لیے اور کہتے ہیں کہ اگر وہ پیشین گوئی چوری نہ ہوتی تو میں ہر جہ سے بدتر ٹھہرا رہا تھا۔ جھوٹے دانے سے ہر جہ سے بدتر جھوٹا نہایت سخت ہے اور مرزا کا وہ پانی کے لئے یہ بلکہ زیادہ مناسب ہے اور اس ملامت کا وہ بے شکیم نے اس جملہ کا صداق انہیں ایسا ٹھہرایا کہ چاہے وہ زمین نہ رہی۔ کیونکہ مرزا کا دیا پانی کو احمد علیک نے دیا کہے ساتھ نہ موت دہی اور ان کی پیشین گوئی کو چرانا کیا۔ یہاں اس پیشین گوئی کے چرے جوئے کے وثوق پر اس دیکھ دیکھ پیشین گوئی کو خدا کا چرہ بندہ کہتے ہیں۔ مستحضر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالکل یہ نسبت و حید کے زیادہ نکالنا اعتبار ہے اور اس کے پورا ہونے پر انہیں زیادہ انصافانہ ہوگی۔ کیونکہ وعید کے لئے جانے پر تو مرزا کا دیا پانی کا بڑا زور ہے۔ مختلف طور سے انہوں نے اس کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر وہ سے میں بھی ان کے کہتے فرشتے یہ کہہ چکے ہیں۔ "بعد ولایو غی" یعنی اللہ تعالیٰ کسی ہمت و وعدہ پورا نہیں کرتا۔ اس لئے مرزا کا دیا پانی اس وعید کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں۔ یعنی ان وعدوں میں نہیں ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ پورا نہیں کرتا اور انہوں نے جو جہ سے کہتے ہیں۔ بلکہ یہ سچ وعدہ ہے ضرور پورا ہوگا۔ کوئی شرط وغیرہ اسے روک نہیں سکتی۔

ہر حال اس پیشین گوئی کے پورا ہونے پر مرزا کا دیا پانی کو نہایت وثوق ہے اور کوئی یہ ان چیز کی جملہ پاتی نہیں ہے۔ مگر ان مرزائی صوفیوں پر افسوس ہے کہ باوجود ان اقوال کے پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ پیشین گوئی شرعی تھی۔ وہ اپنی جہزی اور قول کی وجہ سے نہ مرزا اس لئے پیشین گوئی چوری نہ ہوتی۔ اسے دل کے اندھواری کیونکہ تمہارے مرشد کسی زور سے اس کے مراد کو خدا کا چرہ و بیان نہ کرتے ہیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جس وعدہ کو دے گا وہی اپنے رسول کی زبان سے کہلاتا ہے۔ وہ ضرور پوری ہوتی ہے وہ روئے اور خوف سے اور تہہ و استخار سے میرے نہیں ملتی اور یہ خیال نہ اعمال حسد اور توہم و استغفار سے بلکہ جاتی ہے۔ یہ جوتا ہے مگر اس زور و عید نہیں کہتے۔ اس کو حید کہنا جہالت یا غریب ہے۔ وہ خدا دے جو خدا کے رسول کا جام دہی کسی حد میں نہیں دیا کسی قوم سے کسما خدا کا وعدہ کہہ کہ تھہرے یہ خدا آپ آئے گا۔ یعنی تو خداں اقتدار سے گا۔ یا تھہرے یہ آفت آئے گی تو اس وقت اس کا مرزا اور اس آفت کا آثار ضرور ہے۔ اور ایسا نہ ہو تو اس رسول کی بات پر ہرگز شک نہ رہے۔ اس وجہ سے قرآن مجید میں بہت

نہیادارش ہے۔ "انلہ لا یخلف العہد" اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی پر نہیں آتا۔ اس میں وعدہ اور وعید اس شان میں ہیں۔ اس سے پہلے جو آپ نے منقولہ روایت میں خاصاً قرینہ دیا تھا یاد دہانے۔ اس میں صاف مذکور ہے کہ ایسا گمان و خیال کسی کوئی نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے وعید کرتے اور پڑھتی نہ ہو۔ یعنی یہ نہیں دوسرا۔

اب یہ بھی معلوم کر لیا جائے کہ اصل پیشین گوئی مرزا قادیانی نے ۱۸۸۷ء میں کی ہے اور یہ قول جو میں نے عمیرہ احقر کا قلم سے نقل کیا ہے یہ اس کے اس بار میں لکھا ہے۔ کیونکہ اس رسالہ کے آخر میں جو سلسلہ بعد ۲۲ دسمبر ۱۸۸۷ء کا ہے اب وہاں یہ لکھ کر رکھے: بخیر۔

فریادیکہ اس مدت کے بعد بھی مرزا قادیانی کو اپنے اس الہام پر ویسے ہی خوش ہے۔ جیسا کہ مسیح مہم جوؤں نے قبلہ پر تھوڑا اور بھی جھبہ کیا کہ سنا ہوا یہ یار صدق و نائب خلیفہ اسے ہیں۔ مگر خدا کا ہر طرف شکر ہے کہ اس نے ہندوستان مسلمانوں کو اس سے بچا دیا اور مرزا قادیانی کو اس کے نہایت چلتا چلا رہا ہے۔ انہیں جھوٹا اور ترین مخالف ثابت کر دیا اور اگر وہ اس پر حجت قائم کرانی۔ مرزا قادیانی کے بھولنے دینے کے ثبوت میں اس سے زیادہ دیا جوسکتا ہے کہ وہ اپنے متعدد اقرروں سے بھولنے ثابت ہوئے۔ یہ بھی معلوم کر لیتے کہ مرزا قادیانی سلطان اعظم کو کھاتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی صاحب کو مختلف عہدوں سے منسلک دیکھ دیتے ہیں۔ اس پیشین گوئی کی نسبت بھی بہت کچھ چلی سلطان اعظم دیکھائی ہے۔ درمیان خوشی کی ہے۔ خصوصاً جب سے اس کی پہلی پیشین گوئی چھوٹی ہوئی تھی اس وقت سے اس جھوٹ کے سچا کر دیکھنے میں دو دو ہاتھ ملانے ہیں کہ خدا کی نافرمانی۔

زبان مرد کے دو اقرروں کو آپ ملاحظہ کر چکے۔ اب اسی رسالہ دیکھا تو عجب میں اس پیشین گوئی کا عاقل و عاقل اور غریب و دیوانہ میں کرتے ہیں۔ اور اپنی قادیانیت کا لکھنا اقرروں سے چسپاں ۱۱۰ سے احمد علیک ہوا اس کے دہانے کے متعلق پیشین گوئی کا ذکر کتب بریل سے کر کے میں ۱۸۸۷ء پر پہنچ کر اس طرح شہریت کرتے ہیں۔

نواں اقرار

"خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کا نائب نہ ہو گا۔" اس حرام کتاب آیت میں مستند

وہ انہما شہزادی کنتہ پسر ایشان را نشانے خواہم نمود و آن زن را کہ زنی احمد بیگ را دختر ست باز بسوے تو دہائیں خواہم آورد، یعنی چونکہ او از قبیلہ بیاض است نکاح اچھنی نہ دل شدہ است باز بہتر یہ نکاح تو بسوے قبیلہ و ذکرہ خواہ شدہ و در کلمات خداوندہ جائے اچھنکس تبدیل نہ تو ان کردہ خدا کے تو جہ خواہہ ان امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ بمعرض التواضع خدا کے تعالیٰ بہ لفظ فسبک فیکھم اللہ ایہ امر اشاء و کردہ کہ او دختر احمد بیگ و بعد از میرانیدن مانع ان ہوسو کی سن دہائیں خواہ کردہ اصل مقصود میرانیدن بودہ و تو میدانے کہ طاک این امر میرانیدن است۔"

(ذبیحہ آلعلم ص ۲۶۹، ۲۷۰ و ج ۱ ص ۱۱۵)

مطلب: اللہ تعالیٰ نے میرے قبیلہ کی نسبت مجھے ذہاب کر کے فرمایا کہ یہ لوگ میرے نشانوں کے منکر ہیں اور غمی اور غلامی میں انہیں اڑاتے ہیں۔ اس لئے میں انہیں ایک خاص نشان دیکھاؤں گا (وہ یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی کو تیری طرف واپس لاؤں گا)۔ یعنی چونکہ وہ لڑکی ایک انجینیئر کے گھر سے نکاح میں آجائے سے اپنے قبیلہ سے باہر ہو گئی ہے۔ اس لئے پھر تیرے نکاح میں آجائے گا جس سے اپنے قبیلہ یعنی منگو میں آجائے گی۔ یہ خدا کا ارشاد اور اس کا وعدہ ہے اور خدا کی باتوں اور اس کے وعدوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اس کا رخ ہر حال میں ضرور ہے۔ (کسی کا رونا و اڑنا اسے، وہ نہیں سکتا) ممکن نہیں کہ خدا کی پست اور اس کا وعدہ ملوثی ہو جائے۔ یہ الہامی نہیں جیسے ہیں۔ جن سے نہایت ظاہر ہے کہ منگودہ آسمانی مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اس کے بعد مرزا قادیانی الہام سابق کی شہرت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھوں فسبک فیکھم اللہ سے اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں نکاح کے ارادے کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کو میرے نکاح میں لائے گا اور اصل مقصود خداوند کی (انھیں نکاح کا) مارتا ہے۔ (پھر بغرض تا کید کہتے ہیں کہ) تو جانتے ہے کہ اس امر کی بنیاد (انھیں نکاح کا) مارتا ہے۔

یہ دونوں پہلے بھی نہایت تاکید سے بتا رہے ہیں کہ منگودہ آسمانی کے شوہر و فیورہ انھیں نکاح کا مرزا قادیانی کے سامنے مروتا نہایت ضرور ہے۔ کیونکہ اگر وہ نہ مرے اور وہ منگودہ نکاح میں نہ آئے تو خدا تعالیٰ کی باتیں بدل جائیں اور اس کا عاجز ہونا ثابت ہو جائے۔ کیونکہ وہ اپنے مقصود کو پورا نہیں کرے گا۔

اب گھر اس عبارت میں غور کیا جائے۔ اس میں ہوسو جب ان کے الہام کے خدا تعالیٰ

کے متعدد وعدے اور ان وعدوں کی توثیق ہے۔ یعنی کسی وجہ سے وہ وعدے بدل نہیں سکتے۔ ضرور پورے ہوں گے۔ پہلا وعدہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے عزیزوں کو نشان یعنی معجزہ دکھائے گا۔ دوسرا وعدہ یہ ہے کہ احمد شیک کی لڑکی سے تیرا نکاح ہوگا اور یہ ایک بڑا نشان ہوگا اور تیسرا وعدہ یہ ہے کہ اس لڑکی سے دل لڑکی اپنے گھر میں لوٹ کر آئے گی۔ ان تینوں وعدوں کو جان کر کے ان کی توثیق اس طرح کرتے ہیں کہ ”وہ کلمات خدا وعدہ ہائے انجیل کے تہذیبی عنوان تھے۔“ اس مقام پر یہ جملہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے کہ نہ تو تینوں وعدے وعدہ خداوندی ہیں اور اس کے وعدے بدل نہیں سکتے۔ ضرور پورے ہوتے ہیں۔ دوسرا جملہ توثیق کا یہ ہے کہ ”خدا تو ہرچہ خواہ ممکن نیست کہ ہمعرض التواہر مانہ“ (پہلے اس کی عبارت سے ظاہر ہوا تھا کہ مرزا قادیانی کے اقارب کو معجزہ دکھانا شیت الہی میں ہے اور وہ معجزہ یہ ہے کہ احمد شیک کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی) اس الہام سے قطعی طور سے ظاہر ہے کہ وعدہ دہلی ضرور پورا ہوتا ہے۔ وہ کسی طرح متوی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو وعدے لکھے یہاں بیان ہوئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے۔ (مگر دیکھئے وہ کیا وعدہ ہے پورے نہ ہوئے نہ ان کے قبیلہ نے وہ نشان دیکھا نہ وہ لڑکی ان کے نکاح میں آئی اور اس وعدے کی توثیق میں جو کچھ کہا تھا وہ مرزا قادیانی کی بیاد تھی، انہی کی بات نہ تھی) اس کے بعد مرزا قادیانی اپنے الہام کی مشرتب اس طرح کرتے ہیں کہ احمد شیک کی لڑکی کے نکاح سے جو روک رہے ہیں۔ ان کے مرنے کے بعد وہ لڑکی میرے نکاح میں آئے گی اور اس کے بعد مرزا قادیانی اس کے شوہر کے مرنے پر اس قدر اصرار و اٹاق دیں کرتے ہیں کہ اس پیشین گوئی سے خداوندی کا تصور اصلی اس کے شوہر و خیمہ کا مارتا ہے۔ مگر جب دیکھئے دیکھئے کہ مرزا قادیانی کی تمام زندگی میں وہ نہ مرائو ثابت ہوا کہ وہ ذات پاک جسے تمام دنیا قادر مطلق مانتی ہے۔ وہ بالکل عاجز ہے۔ اپنے وعدہ کو وہ اپنے مقصود کو پورا نہیں کر سکتا اور عاجز رہا۔ اس سے مرزا قادیانی کی حالت معلوم کرنا چاہئے کہ وہ خدا کے پاک سے کیا اعتقاد رکھتے ہیں اور باوجود ایسے الزامات کے مرزا قادیانی کو جھوٹا نہیں سمجھتے۔ مگر اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہو سکتا کہ مرزا قادیانی اپنے اس قول سے بھی جھوٹے ہوئے۔ کیونکہ جو وعدے الہی انہوں نے دیے وہ پورے نہ ہوئے۔ حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وعدہ الہی میں نہ تبدل ہو سکتی ہے نہ التواہر مانہ ہو سکتا ہے اور یہاں تو وعدہ الہی کا کسی طرح ظہور ہی نہ ہوا۔

اس کے بعد جب اس لڑکی کا باپ احمد بیگ مر گیا اور وہ نہ صرف جس کے ڈھائی برس کے بعد مرنے کی پیشین گوئی کی تھی تو انہما آ ختم کے میں وہ ایک دن پر دو غنم قاز مہا ہے کہ اس مدت میں وہ کیوں نہ مرا اور بار بار اس فریضی خوف کو خوب رنگ چڑھا کر پیش کیا ہے اور شرط کا لفظ بھی کلی جگہ لکھا ہے۔ نئی معینہ پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے پران کی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۲۳ میں یہ کہتے ہیں کہ نہ کبر و پیشین گوئی اگرچہ متردد مدت میں پوری نہ ہوئی۔ مگر یہ نہ سمجھو کہ معاملہ ابی پر ختم ہو گیا اور احمد بیگ کا دماغ مرنے سے بچ گیا اور وہ دھردہ الچی پورا نہ ہوا۔ نہیں نہیں ضرور پورا ہو گا، چنانچہ لکھتے ہیں۔

### دسوال اقرار

”باز شہزادہ این نہ گفتہ ام کہ این مقدمہ بر زمین قدرت تمام رسید و نتیجہ آخری ایمان است کہ ظهور آمد و حقیقت پیش گوئی بر جہان ختم شد یکدم اصل امر بر حال خود کا کماست و ایچہ کس باہمے خود اور ادونہ تواند کرد و این تقدیر از خداے بزرگ تقدیر ہر بر است و تقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خداے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کما راے است و فرمودہ او را بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است و تقدیر بہ خوبی یاد دهن این را برائے صدق خود یا کذب خود مایہی گردانم و من نہ گفتم الا بعد از آنکہ از رب خود خبر دادم و شوم بد تحقیق جمیع من بار دوم سوے قضا و جوع خواہد کرد و در حقیقت متاثراتی خواہد نمود پس آن روز امر مقدمہ از خداے تعالیٰ نازل خواہد شد و پیشکش قصے اور اردن توان کرد و مطلقے در امتع نہ توان نمود (اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ اس کا مرنا وعدہ الچی ہے اور وہ ضرور پورا ہو گا) و من کی قسم کہ اوشان سوے عادتہ کے پیشین گوئی کردہ اند و لیاے ایشان خلت شد و سوئے زیادتی و کذب و فرمودہ اند پس تقریب امر خدا و ایشان نازل خواہد شد۔“

(انہما آ ختم میں ۲۲۲-۲۲۳ خزائن ج ۱ اس ایما)

مطلب: میں نے تم سے نہیں کہا کہ یہ مقدمہ ہی پر ختم ہو گیا اور اس پیشین گوئی کا آخری نتیجہ بھی تھا۔ کہ خوف کی وجہ سے عذاب الچی نہیں گیا اور احمد بیگ کا داماد نہ مریاے بات نہیں ہے۔ بلکہ اصل بات جتنی اس کا مرنا اور پیشین گوئی کا پورا ہونا ضرور ہے۔ کوئی شخص اسے کسی تدبیر سے نہیں روک سکتا۔ کیونکہ میرے سامنے اس کا مرنا خدا کی طرف سے تقدیر ہریم ہے وہ نہیں سکتی۔ اسی کا وقت تقریب آنے والا ہے۔ اس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارے لئے مبعوث فرمایا اور اس کو بہترین مخلوقات بنایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے۔ اس کا





میں نکل گئے ہیں۔ انہیں وہ مظلوم شخص کو کس زور سے اپاہقوں میں چھپین دئی گئی صدمہ قسب پر ظاہر کرتے ہیں۔ اس نے ضرور کہا کہ ہم اسی پیشین گوئی کو داخل طور سے یہ لکھیں وہ کس طرف قیام نہ کریں۔ لیونیکہ کوئی چٹھیں مٹی اس کے منہ میں نہیں ہے۔ اس پر مرزا قادیانی اس قدر زور دیا کہ وہ اور ایسا ظلم انتقام بخشن کے غصہ پر دوا۔ سب ان کی کئی سنگین باتیں کوئی بھولتی ہوئی اور سب د مذہب کی طرح جنوں بدو کہ نامی اہم سب سمجھتے تھے۔ لیونیکہ کوئی بھولتی ہوئی اور سب د اشار اور عقوبت کی بھی نہ دے سکی۔ اس لئے کہیں دوسری شخصیت کوئی دوسرے شخص کی طرف سے قوی کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کو چھوٹا بہت کرنے کے لئے قوی کیا گئی بھولتی ہوئی کوئی ہوتا ہے۔ یہ دور سے مصروف کی طرف قیام کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس سے صرف بھولتی ہوئی اشار کی بھولت ثابت کر دیا۔ چاراب دوسری طرف قیام کرنا نہیں ہے۔ اس سے صرف بھولتی ہوئی اشار کی بھولت نہیں ہونے بلکہ بدیہیت اور خدا پر اثر سلطنت والے بھی ثابت ہوئے۔

سب جماعت احمدیہ سے اتنے ہی ہے کہ آپ کا منکوحہ آسمانی کے ذکر سے شام ہوئے اور اسے فصول بنانے میں تہربا ہونا بھی ہے اور حقیقی آپ کے نحو اور باب مولویوں کا غرض ہے۔ تاکہ قرآن پر خود اور لغت میں معانی اور حق پر مقرب ہو کر پورے اور تہربا ہونے سے عید و نہ ہو جائیں۔ یہاں واقعہ کے لئے آپ کی خیر خواہی کی جاتی ہے اور کمال دوسری اٹھ کر آپ کو مستند کیا جاتا ہے۔ اس کے اس رسالہ میں کئی مرتبوں سے آپ کو تحریک کیا ہے اور مختلف اقوال آپ کے سامنے پیش کیے۔ ان کے لئے خداوند سے ملائے لیکن اور مرزا انی وام۔ یہ عید دو ہے۔

اب یہ بھی معلوم کر لینا چاہئے کہ مرزا قادیانی کی منہ میں طرح اپنے پختہ اثر و رسوخ سے جو سب ثابت ہوئے۔ اس میں ان کو قدرت مقدر اور قرآن مجید کے مخصوص قطع سے بھی اس کا بعد نہ ہوگا ثابت ہوا۔ لیونیکہ قرآن مجید کی متعدد آجوں سے غلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ و اس کی عید و انوں میں خود پوری ہوتی ہیں۔ یہ لڑائی میں شہداء اور دہرہ انجم کے لوگ مسات میں ہے۔ لا تحسبن اللہ مغفل۔ وعدہ و یہ ملہ ان اللہ عزیز و الوافد۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام وعدہ ان کے خطاب کر کے فرماتا ہے کہ ایسا کہاں پر پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے وعدہ بخالی کرے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وعدہ کا سب سے انتظام لینے والا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ وعدہ بخالی کے تمام وکیل کو بھی سے منع فرماتا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے کوئی وعدہ دے دے اور پھر راست پر راہ نہ لے۔ بلکہ ضرور چر کرے ہے اور اس کی قہر و عید و مسات کا بھی انتظام ہے۔ ان کو یہ نہ ہو



اس کے کسی مددگار و مدد پر اعتبار نہ رہا۔ اس آیت سے پہلے مصلحتوں سے اس کے آگے فری ہمارے  
 سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں دیکھ سرائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اگر اپنے رسول پر اتنی اصرار کے کمال  
 شخص یا فوجی قوم پر نہ رہتا تب اسے کاتو یہ نہیں ہوتا کہ وہ عذاب آئے۔ بلکہ خدا نے کہا۔  
 اسے ایمان لانے کی توفیق دیتی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لیے غیب کی بعض باتیں ظہور میں آتی ہیں  
 ان کی جان دور اندیشی اور مصلحت پر ہوتی ہے۔ اس لیے وہ اپنے غیب سے جس بندہ کو دیکھ سکتی  
 سمجھ لیتا ہے اسی وقت وہ اپنے رسول کے ذریعے سے اس پر وعید کا اظہار کرتا ہے اور اس کے چار  
 دہے کہ اس کا جتنی معجز و قہر دیتے ہیں۔ اب اگر اس بندہ نے کی حالت بدل جائے تو اس مہم  
 اللہ پر پناہ آتی کہ اس کے اس میں شہ نہیں کہ وہ نرم ہے۔ مگر اس کے ساتھ وہ نصیب و رشتہ  
 اور فیور بھی ہے۔ اس نے اسی جہد کی کار نہیں، جو کہ اس کے لیے ظاہر  
 ہو کر مہم کے لئے ہے شہر کی طرح ہیں۔ ان پر وہ نرم کرتا ہے اور کہہ گا۔ اسی جہد کی نہیں جو کہ اس کا  
 جہاں اس کی محتات اور فیور کی لئے ظاہر اس کا رسول نے جو نہ ہوئے۔ اس کی تمام دیکھ میں خیر  
 ہو جائیں اور یہ نہ کہ وہ دیکھنے اور سمجھنے سے پڑائی جاتی ہے اور دیکھ میں پڑائی کرنا  
 سخت پست و فریب ہے۔ انسان پر ہر طرف کی نگاہیں اور بدلتی آتی ہیں۔ مگر وہ دیکھ میں نہیں  
 ہیں۔ انہیں اس کے رسول نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ ان کا وہ ظاہر کرتا ہے  
 اس کے نرم کا مکتفہ ہوا کہ اس کے دروازہ رہا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں جو اس بندہ کے ذریعے سے کسی تکلیف د  
 وعدہ کیا جائے۔ وہ نہ کہ اس کی۔ اس دیکھ کے ثبوت میں یہاں سرائے ایک آیت اور اس کے  
 نفس کی کئی ہے۔ اور اس وقت قرآن شریف کے ۲۶ قصص قطعیہ میرے دروازہ ہو رہا ہے۔ ان  
 میں سے نصف طور سے بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ داور وہ دیکھ پر کر سکتی تھی۔ مگر ان کا وہ دلی کا یہ کہ وہ دیکھ  
 میں جاتی ہے اور وہ دے سے کہہ سکتی تھی مگر وہ جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا وہ دے ہے۔ اس کا  
 نہیں ثبوت نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ پر سخت الزام آئے اور اس ذات  
 مقدم کذب جانتے بندہ فوجی ہوتا

ابنہ اس رسول پر یہ فوجی ہوتی ہے۔ اور یہ شخص یدان لائے کا تو اس پر عذاب  
 آئے گا۔ اس صورت میں کہ وہ شخص یا وہ نہایت یدان لائے کی تو اس پر عذاب نازل نہ  
 ہو گا۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم علیہ ایمان لانے کی وجہ سے بچ گئی۔ اس کا ثبوت  
 فیصلہ آئی ہے۔ ان کے ۹۵ دفعہ میں رہا ہوا ہے اور اس کے میں اس کا کہہ کر وہ اس میں  
 ہوا اس میں کی گئی ہے اور یہ کہ حضرت یونس علیہ السلام نے نہ بڑی فوج میں گولی کی تھی اور چوری



مذکور میں ان کا کہنا کہ مجھے نہیں پتا کہ یہ نذرانہ نے کی حالت میں جو اور سرنگریاں دیں۔ اس میں صدقوں کے معنی میں کچھ گفتگو نہیں کرتے۔ بلکہ جو مطلب مرزا قادیانی نے بیان کیا ہے اس پر قیامت کر کے ہوں۔ وہ مطلب پہلے جس قول میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو عاتقین مرزا قادیانی سے صحیح معنوں میں بیگانہ ہیں۔ ان میں سے تو ایک کئی نہیں پائی گئی۔ یہ اسلام کا غیور ہوا ہے اور وہ ایمان پہلے ہلاک ہوئے اور مسلمانوں میں ترقی ہوئی۔ بلکہ وہ جس پر اس معاملہ مرزا قادیانی نے جو دے دیے اور مرزا قادیانی ہی کے مریدوں کی حالت دیکھ لو اور تجاہد کرنا انہیں تو بصورت ہونے پر اس لئے دلیر ہیں کہ نہ ہوں۔ سب سے پہلی کہ انہیں انہی جموعے ملتے ہیں۔ مرزا قادیانی سے بھی بڑے۔ اس پر وہ جو یہ مسلمانوں کے لیے یہ تعلیم دیتا ہے کہ وقت میں اس کے مریدوں میں۔ اس سے بڑی کی ترقی کس طرح ہوتی ہے۔ بھائی تیار تو ہو کر دیکھ کہ مرزا قادیانی کے قول نے فیسز کر دیا کہ جو علامتیں مسیح موعود کی حد میں آتی ہیں اور حقیقی مہدی میں وہ ان میں نہیں پائی گئیں۔ اس لئے وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ پھر اسے مسیح علیہ السلام کی بیات و منات پر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے بیان۔ کہ یہ کمال کا لفظ ہے نہ جہد، صحیفہ تہذیبیہ ص ۱۵۰ پر ہے دیکھا ہو گا پھر صحیفہ کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی سوت لہر ان لیا جائے اور یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی دوسرا مسیح آئے گا تو یہ نہیں ہو سکا کہ وہ مرزا دیوں۔ یہ کہ مسیح موعود کی تو علامتیں نہیں موعود میں نہیں پائی گئیں۔ یہ دوسری وجہ ہے مرزا قادیانی کے لئے جو لے جانے کی وجہ سے حضرت نے مطلب نہایا ہو گا کہ اس لئے کہ انہیں مرزا قادیانی کی نسبت لے دیکھ رہے ہیں۔ سب سے پہلی کہ تیار ہے کافی ہے۔ آخر اس طرح نہایت مختصر ہاں نشان کرنے سے زیادہ وضاحتیں کئے جاتے ہیں اسی طرح میں چند اقوال اور بھی پیش کرتا ہوں۔ جس سے روشن ہونے ہے کہ وہ اپنے اقوال میں سے جو کئے گئے ہیں وہ اس کا بہت سے ہیں اور مفید ہوں۔

گویا وہ اس اقوال (تہذیبیہ ص ۱۵۰) میں دیکھ رہے ہیں۔ ان میں پہلے تو مسیح موعود اور موعود کے ناموں کی کیا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ "وما دعا الامر مسلم عند غنمہ" کہو میں خدا کی طرف سے بھیج دیا ہوں۔ اور۔ "شعر میں کہتے ہیں۔ تخبیر من الرحمن من بیس غنمہ" خدا نے تمہاری غلط فہمیاں سے خبر لی ہے۔ اب خیال کیا ہے کہ اس دعوے کے ساتھ اور غلطیاں اور قبولیت کے بعد اپنے مخالفین کے لئے دشمنی موعود کرتے ہیں۔ "وایسی نصیر"۔ اس میں اس لئے کہی گئی۔ "حیا، اذہانتہ صغار بصغر" مگر ہزار انسانوں کا ہوں کہ ان کے ہاتھ نہ لگے اپنی امانتیں دیکھیں گے۔ لہذا اپنی امانت کی بڑا دوسرا انداز یہ

لیں گے۔ کیونکہ جو حضرات اپنا فرض منصبی سمجھ کر اہانت تحقیر کر رہے تھے وہ اپنے کام کو دیکھ رہے تھے۔ پھر اہانت کے دیکھنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ: اپنی اہانت کرنے کا بدلہ اور اس کی سزا دیکھ لیں۔ اب جماعت مرزائی احمدی بتائے کہ علاوہ عام مخالفوں کے خاص ان کے برا کھنے والے ان کی سخت اہانت کرنے والے مثلاً جناب قاتح قادیان جو ان کی زندگانی میں ان کے ناک میں دم کرتے رہے جن سے عجز ہو کر آخری فیصلہ انہوں نے شائع کیا تھا۔ جس کی نقل منقریب آئے گی۔ اس کے بعد انہیں عالم برزخ میں بھیج کر ان کی جماعت کا ناک میں دم کر رہے ہیں ہی طرف ڈاکٹر عبد الکلیم خان اپنی چشیم کوئی سے انہیں ذلت کی سوت مار کر ان کے کمال اہانت اور درمیں رسالے شائع کر رہے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بنالوی جنہوں نے اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں مرزا قادیانی کی بری کت جانی ہے اور ملائے حرمین شریفین سے بلکہ انڈیا ملائے دنیا سے ان کے مغرور فتوے کھوا کر مسلمانوں پر ان کی حالت ظاہر کی ہے۔ اسی طرف مولوی مہدوق صاحب غزنوی ہیں۔ جنہوں نے ان سے مقابلہ کیا تھا۔ جس کا اثر مرزا قادیانی کی موت نہ دیکھا دیا۔

یہ چاروں حضرات نہایت خیر و خوبی سے زندہ ہیں اور مرزا قادیانی کی اہانت کا نہایت عمدہ بدلہ دینے کو دیکھا رہے ہیں اور تمام دیکھنے والے اس کی اور سچائی کی جنگ سے دیکھ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنے متعدد اقراءوں سے بھونے اور ہرید سے بدر ہو چکے تھے۔ اس قول سے ان کی یہ خاص مصلحت معلوم ہوئی کہ وہ اشرا الناس بھی ہیں۔ یعنی تمام دنیا کے شریروں اور ہذاست لوگوں سے زیادہ شریر ہیں۔ یہ باتیں کوئی دوسرے شخص نہیں کہتا بلکہ خود مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔ اب جماعت احمدیہ اپنے مرشد کو اس قول میں کیوں کاذب مانتی ہے اور جیسا اپنے آپ کو بتا رہے ہیں ویسا کیوں نہیں مانتے اور اشرا الناس کا مصداق مرزا قادیانی کو کیوں نہیں جانتے۔ خدا کے لئے اس کا جواب دے یا اپنی نفسی کا اقرار کرے۔ مگر یہ تو حق طلب اور سچوں کا کام ہے۔ انہیں تو کتاب کی بی بی بی نے جھٹ کو خوشی آندا اور پند یہ کر دی۔ ہے۔ وہ بھٹ اور جھوٹے۔ سے کیونکر ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ مگر وہی جس کے لئے دائمی راحت کا در کریم نے مقدر کر رکھی ہے۔ الحمد للہ! بہتوں کو نصیب ہوئی اور جو نے والی ہے۔

نہایت مشہور ہے اور بہت مرتبہ چپ کر شائع ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے مولانا قاتح قادیان سے نہایت عاجز ہو کر آخری فیصلہ شائع کیا تھا۔ اس میں چار اقراء مرزا قادیانی کے ہیں۔ جن سے وہ نہایت صفائی سے کاذب و مغروری ثابت ہوتے ہیں۔ اس اعتبار کا عنوان یہ ہے۔

”مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ“

میں کے بچے مرزا قادیانی کہتے ہیں آپ اپنے پرچہ میں نے بی نسبت شرم دے دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتی اور کذاب اور اجالی ہے میں نے آپ سے بہت شک کیا اور میرے گروہ (منا) انفاظ سے مرزا قادیانی کا نسبت دل سے دور نظر ہے (آخر نتیجہ دیکھئے)۔

بارہواں اقرار:۔ ”آخر میں ایسا ہی مذاب اور مفتی ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو چکا ہوں۔“ (دیکھا جانے کو کس مسلمان سے اپنے کذاب اور مفتی ہونے کا اقرار ہے اور جس شرط پر یہ اقرار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کر کے ان کا مذہب و مفتی ہونا دنیا کو دیکھا دیا اپنی صودی صاحب کی زندگی میں مرزا قادیانی ہلاک ہوئے اور اپنے اقرار سے کذاب و مفتی ثابت ہوئے۔)

تیرہواں اقرار:۔ ”جس انگریز و مسلمان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ شخص خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے علامہ ابن عیض وغیرہ مملکت یار میں آپ پر میری زندگی میں ورنہ ہو میں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“ (یہاں بھی مرزا قادیانی کا اقرار ہے کہ اگر مولوی صاحب کی زندگی میں عیسائی و غیرہ میں نہ مرے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ورنہ میں نے تلخ سبب کا بغلط دعائی مولوی صاحب تو کسی خارجی میں ہلاک نہیں ہوئے۔ مرزا قادیانی ہی عیسائی میں مبتلا ہو کر ان کے سامنے سر سے و ذلت کی سوت سے ہلاک ہوئے اور اپنے لئے قمار کر گئے کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔)

چودھواں اقرار: جس میں مرزا قادیانی کو حاضر و ناظر جاننا نہ بڑی سے اس طرح دے کر تے ہیں۔

۳۰۔ ”آخر یہ دعویٰ صحیح مولوی ابوالکلام کا تھا نہ ہے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مقصد اور کذاب ہوں تو اسے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری کتاب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کرے۔“ (اس قول میں مرزا قادیانی نے تبراہت عاجزی سے شریف دعا کی تھی کہ اگر تیری نظر میں میں مقصد اور کذاب ہوں تو مدد ہی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی کی دعا کو قبول فرما کر صلیق پر مرزا قادیانی کی حالت کو ظاہر کر دیا اور اسے اپنے قول سے لغت کی مقصد کذاب ثابت ہوئے۔ یہ دعائی فیصلہ ہے۔ جسے عقل کے ساتھ جاننا ہے وہ اس فیصلہ کو ضرور مانے گا۔

پندرہویں اقرا دہائی فیصلہ کے آخر میں مرزا قادیانی نہایت ہی عاجز ہو کر رحمت الہی کو دامن گیر کرنا شروع کر دیا کرتے ہیں۔

۴ اسے میرے آقا اور میرے پیچھے والے اب میں تیرے ہی تقدیر پر رحمت کا امن کیا کر تیری جناب میں اتنی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ صاحب میں چار فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفید اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اسے اللہ تعالیٰ کی کر آمین ۵

یہ فیصلہ اختتام الحکم ۱۱ جنوری ۱۳۱۳ میں عداویہ میں ۱۹۰۷ء بمقام اشتہار ج ۳ میں ۱۵۹۰۵ میں چھپا ہے۔ اس دعا میں پہلی دعا سے بھی زیادہ عجز و ذلت اور رحمت کی خواہش دکھائی ہے اور صادق اور کذاب میں خواہی اختیار متعین کر کے اس کی قبولیت سے نفی ہے

یہ فیصلہ اور یہ دو غنیمتیں صوابیہ کی مخالف کی خوش پر نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے مخالف سے عاجز آ کر اور اپنی مقبولیت کے جوش میں اس فیصلہ کا اشتہار کیا ہے۔ جس میں منکوح آسانی کے نکاح میں آنے کا بڑے زور و شور سے مکررا اعلان دیا ہے۔ مگر اس عادل منصف نے مرزا قادیانی کی زبان سے چار فیصلہ فرما کر دنیا پر ظاہر کیا کہ مولوی صاحب صادق ہیں اور مرزا قادیانی مفید اور کذاب۔ یہاں دامن رحمت پکڑنے کا نتیجہ اس رستم نے یہ دیکھا کہ وہ تمام مطلق پر رحمت کی کہ ایک مفید اور کذاب کے قریب میں نہ آئیں اور یہ کذاب ہے۔ اس کے کذاب کا فیصلہ ای کی زبان سے ہو گیا ہے۔ اب غیب اور نہایت غیب اس پر ہے کہ اس ملائے خدا علی فیصلہ سے یہ نہ رحمت بخیرا ہے۔ ہے کہ مرزا قادیانی نے سہیلہ چاہا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے انکار نہیں کیا۔ اس لئے کچھ نہیں ہوئے مگر یہ سخت زبردستی اور ابرار ہی ہے۔ کیونکہ اول تو یہ امر محقق ہے کہ مہر و فیصلہ ہے جو وہ اب رسول اللہ ﷺ سے مخصوص تھا۔ امت کے لئے مہر نہیں ہے۔

دوسرے یہ مہر بلکہ مہر فیصلہ ہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ "نفسن اننا و ما و اساقک" یہ طریقہ نہیں مگر شیخ فیصلہ مستحکم کیا جائے۔ ایک مہر مرزا قادیانی نے مولوی مہر حق صاحب غوثی سے مہر بلکہ کیا تھا۔ جس کا ظاہری نتیجہ اس وقت تو یہ ہوا کہ مہر ایک اپنے کو کامیاب سمجھے گا۔ مگر فیصلہ کے اندر میں موجود ہیں۔ مگر انہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی اور ان کے خفیہ مولوی صاحب کے سامنے مہر و انحراف لم برزخ ہوئے اور مولوی صاحب اب تک مذکور مہر و غوثی موجود ہیں۔ انہی طریقہ یہاں بھی ہوا۔ اب اسے سہیلہ کہہ کر دیکھو اور اس دعا کو دیکھو

نہ کہو۔ تاہم اے محرف اس قدر ہے کہ مرزا قادیانی اپنے پختہ اقوال اس سے مستند کتاب و فقہی ثابت ہوئے اور ان کے مقبولیت کے تمام الہامات اور تعویذ دعا کا دعویٰ محض غلط و افتراء ثابت ہوا۔ کیا کوئی مرزائی دیکھا کسی مقبول خدا پرست دیکھا یا کسی ایسی حالت دیکھا سکتا ہے کہ انہوں نے اس طرح کے اقرار کے ہوں اور وہ اپنے قریبوں سے جھٹلے ہوئے ہوں اور انہوں نے اپنے مخالف سے عاجز آ کر خدا تعالیٰ سے اس طرح دعائی ہو۔ جس طرح مرزا قادیانی نے تی اور وہ اس کے سب خود قوی نہ ہوئی ہو کیا نعمت احمدی کی یہ قبول ہے کہ کسی بزرگ کے ایسے اقوال دیکھا سکے؟ چنانچہ نہیں، نیز کو نہیں، وہ نہیں دیکھا سکتے تو مرزا قادیانی کے نبیوں ماننے میں اسے کیا حذر ہے۔ یہ ان کے جھوٹی اور بھل باتیں نہ بتائے۔

تھیلہ انوار یہ کے جس ۲۳ سے ۳۱ تک اس کی تفصیل دیجو۔ اس میں تین مقبولان خدا کے اقوال دو دعائی تھے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا اپنے مقبول بندوں کو کس طرح سچ کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ حضرت نور علیہ السلام نے نہایت سادے طور سے دعا کی کہ اے پروردگار تو کسی کافر کو زمین پر آباد نہ چھوڑ۔ دیکھئے کیسی عظیم الشان قسم دنیا کی انسانی آبادی کے نیست و نابود ہونے کی دعا کی وہ قبول ہوئی اور سارے کافر نیست و نابود ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے صرف ایک مخالف کی دعت کی اور وہ قبول نہ ہوئی اور وہ صرف دعائی نہ تھی۔ بلکہ ان کے صدق و کذب کی معیار اس میں تھی۔ اس معیار سے مرزا قادیانی کا کذب قرار پائے۔ حضرت عمرؓ نے دریا کے جاری ہونے کے لئے دعا کی تھی وہ دریا جاری ہو گیا۔ متوجہان خدا کی ایسی دعا ہوئی ہے۔ ان باتوں کو دیکھ کر بھی مرزا نبیوں کو شرم نہیں آتی۔ دیکھا جائے کہ مرزا قادیانی کا منظور ہے اور معمولی عقائد میں ہے۔ بلکہ ایک مخالف سے عاجز و شک آ کر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر نہایت عاجزی سے اپنی موت کی دعا کرتے ہیں۔ (مخالف سے شک آنے کی وجہ ہو گئی ہے اور عاجزی کی دعا، اس کی ہے۔ میں کا دعویٰ ہے کہ میں سچ ہوں اور سچا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ جھوٹا کامیاب نہیں ہوتا۔ یہی حضرت اپنی نسبت یہ الہام الہی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میری نسبت فرماتا ہے کہ میں تیری کل دعائیں قبول کروں گا (نہ کر میں ۲۹) اور یہ بھی ان کا الہام ہے کہ ”است بعنولہ و لدی“ (حقیقت دون میں ۸۹، ج ۲ ص ۹۸) یعنی تو مجھ کو میرے بیٹے کے ہے اور دینے بھی کہا ہے کہ ”است عنی و اما عنک“ (حقیقت دون میں ۷۷، ج ۲ ص ۹۸) یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ اس الہام سے تو مرزا قادیانی خدا کے بیٹے اور

باپ دونوں ہو سکتے ہیں۔ یہاں سے تو انہیں قدرت کاملہ کا بھی دعویٰ معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح کس فیکٹوں کے انہام سے ظاہر ہے۔ (مذکرہ ص ۷۱، ۷۲) بابا و جودان عظیم لٹکان دھوکوں کے اور انکی عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ہی کو خوش کیا اور مرزا قادیانی مولوی صاحب کی زندگی میں ہلاک ہو کر اپنے اقرباء سے ملنے اور کذاب ثابت ہوئے اور مولوی صاحب بچے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں سے ایسا معاملہ ہرگز نہیں کرے گا۔

یہاں تک پندرہ اقرار مرزا قادیانی کے ہوئے۔ اب سو سو ہیں۔ اقرار کی تیسرے ملاحظہ ہو۔ یہ دعائیں ۱۹۰۷ء میں تو خاص قادیانی کے مقابلہ میں کی تھیں۔ جنہوں نے مرزا قادیانی کا خاتمہ ہی کر دیا۔ اس سے پہلے جولائی ۱۹۰۰ء میں پیر مہر علی شاہ صاحب سے مناظرہ کا اعلان دیا تھا۔ (کیونکہ شہرت اور ترقی کا موجب تھا) اور اس میں لکھا تھا کہ ”میں مکر، کھتا ہوں کہ میرا غالب رہتا کی صورت میں منصور ہوگا کہ جب کہ پیر مہر علی شاہ صاحب بحراریہ ذیل قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر سے کچھ بھی نہ کہہ سکیں اور انکی تحریر کریں۔ جس پر اہل ملت حقہ کہیں اور غریب کریں۔ کیونکہ میں نے خدا سے سچی دعا کی ہے کہ وہ ایم ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ (کیسے جھوٹے دعوے پر زور ہے) اور اگر پیر مہر علی شاہ صاحب بھی اپنے میں ممکن اور مستجاب الدعوات جانتے ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں۔ (اس سے ظاہر ہوا کہ مرزا قادیانی کو اپنے مستجاب الدعوات ہونے کا یقین تھا) اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ان کی دعا وہ ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ خدا کے سرور اور مہربانی کے دشمن ہیں۔ اس لئے آسمان پر ان کی عزت نہیں۔“ (مجموعہ رسائل، ص ۳۳-۳۴)

یہاں بھی مرزا قادیانی الٰہی دعا کی قبولیت اور مخالف کی عدم قبولیت پر پورا اطمینان ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کی دعا کے لئے الٰہامی ہونا ضروری نہیں ہے۔ ان کی کل دعائیں مقبول ہیں۔ مگر وہ ان کی قبولیت تو بیان ہوئی۔ جن سے ان کا خاتمہ ہی ہو گیا۔ اس تیسری دعا کا اثر یہ ہوا کہ اس کے اثر سے مرزا قادیانی تمام پنجاب میں بہت ذلیل ہوئے۔ کیونکہ وہ صاحب مناظرہ کے لئے آمادہ ہو گئے اور ۲۳ اگست ۱۹۰۰ء کو مجمع جماعت کثیر کے اہم آئے اور مرزا قادیانی باوجود نہایت حتیٰ و حد سے مگر سے باہر نہ نکلے اور پیر صاحب کی نسبت جو کچھ انہوں نے اپنا الہام یا خیال ظاہر کیا تھا۔ وہ بھلے غلط نکلا۔ اس کے سوا مرزا قادیانی کی اس اشتہار بازی میں خدا کی طرف سے یہ سزا ہوئی کہ انہوں نے اپنی صداقت کے زعم میں مناظرہ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا تھا۔



سولہواں اقرار: اگر میں یہ صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لا ہوں یا اس قوم (میں) مرزا مردود، جموں اور ملہون ہوں اس قول میں مرزا قادیانی نے اپنی تین حقیقتیں بیان کی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اسی نے مرزا قادیانی کو متاعِ عمرہ میں جانے کی ہمت نہ دی اور ان کے اقرار سے انہیں مردود، جموں اور ملہون بنایا پر ثابت کر دیا۔ (رسالہ حق نماس ۱۹۱۹ء ص ۱۰۱)

یہ ان کا سولہواں اقرار ہے۔ جس سے وہ جموں اور ملہون ثابت ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو اظہارِ مسرت کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کاذب کے کذب کا مظہر اس کی زبان سے اظہارِ حق سے کس کس طریقے سے کر لیا ہے۔ تاکہ مخالفین حق کو اس سے پرہیز کرنے میں کس طرح کا تاثر ملے۔ مگر ماننے والوں پر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کی ایسی عادیہ باتوں پر نظر نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے کو اس کے اقرار سے کسی طرح جھوٹا اور ملعون ٹھہراتا ہے اور دنیا میں کسی سچے اور پیارے بندے سے ایسا واقعہ ہوا ہے؟ اور کوئی مجدد یا نبی اپنے ایسے بڑے اقرار سے جھوٹا ہوا ہے؟ ہرگز نہیں، کوئی نظیر اس کی پیش نہیں ہو سکتی۔

سترہواں اقرار: ۱۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا قادیانی نے اشتہار لے دیا تھا کہ "اے میرے مولانا، ہمارے خدا، اب مجھے رخصت کر۔" اگر میں تیری جناب میں مستوجبِ الذمات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھانا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے۔ جس کو زبانوں سے کچا گیا ہو۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجز نہ تھا اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے۔ کاغذ کاذب نہیں ہوں تو ہون تین سال میں جو آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک قلم جو جائیں گے۔ کوئی یا نشان دکھانا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے۔ میری تائید میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھادے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دہن اور خائن اور مفسد ہیں۔ تو میں تجھے "واو کر" ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام باتوں اور الحراموں اور ہستائوں کا اپنے تئیں مصدق سمجھوں گا۔ جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔" (مجموعہ اشتہار و تصدیق ص ۸۱۔ ۸۲) اہم بات میں اللہ کا وعدہ ہے:

اس قول میں بھی مرزا قادیانی نے اپنے لئے عجزات دے کر دیے ہیں۔ اس کے سوا اور بھی کئی

ہا میں جلتے ہیں۔ اپنے آپ کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں اور اعجاز احمدی کے مکر ۸۸ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ انہی ہی پیشکش کوئی ہے۔ اس دعا کی قیامت پر اپنی صداقت کو محض بتاتے ہیں۔ دعاء یہ ہے کہ تین برس کے اندر یہ نشان ظاہر ہو۔ انسانی طاقت سے ہر جہوں امور میں معیاد میں ایسے نشان کا ظہور نہ ہو تو مرزا قادیانی خدا کو دوسرے کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو ان پانچ اظہار کا مستحق سمجھتا ہوں گا۔ جیسی مرود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور فاسق ہوں۔ اس اشتہار کی تیار اور اس کی تفصیل الہامات مرزا مصلوہ ہار چہارم ص ۹۳ میں دیکھئے۔ میں اس قدر گھبرا چکا ہوں کہ اس ظلم سے یہ غریبی معلوم ہو کہ نومبر ۱۸۹۹ء سے پہلے مرزا قادیانی سے کوئی ایسا نشان نہیں ہوا تھا۔ بس سے انہیں اپنی صداقت کا یقین ہوتا اور نہ کوئی انہیں ایسا یقینی اہام ہوا تھا۔ جس سے وہ اپنے آپ کو نوحا سلطان اور ست باز اعتقاد کرتے۔ کیونکہ اگر کسی قطعی اہام یا کسی نشان سے اپنی صداقت کا یقین انہیں ہو گیا تھا تو پھر اس نشان کے ظاہر ہونے سے پہلے یقین کیونکر ہا سکتا ہے۔ اس کے اس قول نے پہلے نشان الہامات کو بے کار و بے اثر کر دیا اور مرزا قادیانی اپنے بفرار سے ملعون و کافر ثابت ہوئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا بفرار تھا کہ اگر ۱۹۰۰ء سے آخر ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان میری صداقت کے ثبوت میں ظاہر نہ ہو تو ملعون و کافر ہوں اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس عرصہ میں ان کا کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس تین برس کی مدت۔ آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ہوئی ہے۔ اس میں آخر کو میر تک مرزا قادیانی کے اقراء نے اس نشان کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ اس مہینے میں جب مطبعہ میں مولوی شاہ فقہ صاحب نے منظر و میں مرزا انہوں کو سخت زبردستی پہنچائی ہے۔ اس وقت ماہ دسمبر ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ جاز احمدی کا اظہار کیا اور اس پر اور اپنے کا اشتہار دیا کہ جو کوئی اس کا جواب پانچ روز کے اندر دے زیادہ سے زیادہ جس روز کے اندر چھوڑے اس پر پانچ سو روپے دیں گے۔ اس سے دس ہزار روپے دیں گے۔ ایسی زبردستی میں اس کی تفصیل دینا چاہئے۔ مگر یہ اشتہار ایک قریب تھا۔ یہ رسالہ معجزہ کی طرح نہیں ہو سکتا۔ اس کا قطعی ثبوت رسالہ حقیقت رسائل کا جز یہ میں نہایت تفصیل سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پانچ جز میں ہے۔ اس مسائل کے شران میں یہاں ہے اور ہندو و ملعون سے مرزا قادیانی کا جھوٹا دعویٰ ثابت کر کے آخر میں یہ دیکھا ہے کہ درحقیقت وہ خود اور دوسری کو نہیں دیتے تھے۔ ہندو مسلمانوں کے سوا کسی اور مذہب ماننے والے انہیں نہیں مانتے۔ اس لئے وہ دین اسلام کا اقرار کرتے رہے اور مسلمانوں کے قریب دینے کے لئے انہوں نے تعزیر اشد دیکھے اور بہت سی قتل پائیں۔ مگر اللہ ان رسالہ

میں قرائی کے اقوال سے قطعی ملو۔ پر انہیں کاذب ثابت کر دیا گیا۔ پہلے اقوال سے جتنی فیصلہ ہو گیا کہ صحیح مہجور کی جو علامتیں انہوں نے اپنے متعدد رسالوں میں بیان کی ہیں وہ ان میں بالیقین نہیں پائی گئیں اور اپنے قول سے وہ مہجور نے ثابت ہوئے۔ غریبی قول سے تو مردود ملعون اور کافر وہ ہے دین بھی ہو گئے۔ آج کل کوئی نیا قادیانی ظاہر ہوا ہے۔ اس نے یہ ظاہر کیا کہ خلائ خلائ مہجور کی صاحب نہیں کافر نہیں کہتے۔ بعض ان کے کفر میں تاثر کرتے ہیں۔ ان باتوں سے مرزا قادیانی کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اکثر ملامت قادیانی کی واقعی حالت سے بالکل بے خبر ہیں۔ اس لئے ان کے کفر میں تاثر کرنا مقصدنا حقیقت ہے۔ مگر جس وقت ان علماء کو مرزا کا پورا حال معلوم ہو جائے گا تو پھر نہیں ہرگز تاثر نہ ہوگا۔ اور کتاب مضمون نہت ادا اللہ تعالیٰ امی سبیر الشریف کو فیصلہ سنانی اور محض انوار یدیکھنے کے بعد بھی انہیں مرزا قادیانی کے کذب کا روشن آفتاب نظر نہ آئے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ ذی ختم اللہ علی قلوبہم کے مصداق ہیں۔ جس مدئی کی پیشین گوئیاں بالیقین غلط ہوئی ہوں۔ جس کے اہل انہوں سے خدا کا جھوٹا اور وعدہ خلاف ہونا ثابت ہو گیا ہو۔ جس کے جھوٹے ہونے پر تورات اور قرآن کو انی دیتا ہو۔ جس نے انبیاء کی توہین کر کے جھوٹی باتیں فریب دینے کی غرض سے بتائی ہوں۔ جو مدئی اپنے متعدد اقوال سے کاذب ثابت ہو اس کے کذب میں تو کسی صاحب عقل کو تاثر نہ ہو سکتا۔ رہا ان کا کفر وہ بھی ان کے قول سے ثابت ہے۔ ایک قول تو ابھی نقل کیا گیا۔ دوسرا قول اور ملاحظہ کیجئے۔

مرزا قادیانی (جلد پیشین ص ۹۷ و ۹۸) فرماتے ہیں: ”میں کہتے ہیں۔ ”مساکین لمی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق یقوم کافرین“ یعنی یہ جائز نہیں کہ مشرک نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جائیں اور کافروں سے جا ملوں۔ اس قول میں مرزا قادیانی نہایت صفائی سے کہہ رہے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنا اسلام سے خارج ہونے اور کافروں سے مل جانے کا باعث ہے۔ اب ان کے اقرار دیکھئے جو جب ان کے کفر کا ثبوت ملاحظہ کیجئے فرماتے ہیں کہ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ بغیر نبی شریعت کے رسول اور نبی ہیں۔ نئی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔“

(انوار ید ۵، ص ۱۰۸ و ۱۰۹ و مخطوطات ج ۱ ص ۱۷۷)

اور صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں بلکہ قرائی انبیاء ہونے کا دعویٰ ہے۔ چنانچہ (اجام آتھم ص ۵۸) فرماتے ہیں: ”میں ان کا الہام ہے۔“ یہ کسی قدر الانبیاء، ”اور اسی انجام آتھم میں یہ بھی ہے۔“

”کہا ایسا بد بخت مغتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور

لیا اب وہ نفس بزرگ آن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیتوں کو لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام مبین رکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔“

(حاشیہ میں علامہ قرطبی ج ۱ ص ۱۵۱)

اس قول کو اچھی طرح دیکھا جائے۔ اس میں وہ صاف فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ بد بخت مغتری ہے۔ اس کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ جو آیتوں کو لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام مبین رکھتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کا حاصل بھی وہی ہے جو پہلے قول کا ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا انکر قرآن اور کافر ہے۔

لیکن جناب امرزاق دہلوی اپنے متعدد اقوال سے کافر ہیں۔ پھر کسی مولوی صاحب کے کہنے کی کیا حاجت ہے اور دیا کے حواء نے پہلے کفر کا لٹوئی دیا ہے۔ مولانا محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعت السنہ ج ۱۳ ص ۱۳۱ پر ہم ایضاً یہ عقیم و فسر یا زہم و دہانہ زہم اور مولانا محمد رسول صاحب کا رسالہ احوال صحیحہ ص ۱۱ کا اندازہ صحیح ملاحظہ کیجئے۔

میان ارادت کا دیالی ان کو اب تو مرزا قادیانی نے آپ کے رسالہ کو محض نقطہ بتا دیا اور خاتم النبیین کے منہ مٹی پر زور آپ نے یہاں ہاتھ بٹائی ہیں۔ ان کی غلطی پر صاف کر کے آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو ختم نبوت پر نفس غرضی فرمود فرمایا اور ص ۸۸ پر ان کا یہ جملہ ہے۔ اور نہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔ یعنی نبی کا لفظ آخر نہیں کہا گیا ہے وہ بظہر استعارہ اور مجاز کے ہے۔ اولیاء کو بھی کسی وقت کہہ دیا گیا ہے۔ حقیقی نبی خاتم الانبیاء رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نہیں ہوگا۔ یہ ان کا افتادہ ہوا اس پر اصرار ہے۔

دس ہزار کا چیلنج

اس صبح دھان روزگار و آئے حاسیان ملت سید ابراہیم انجو صحرورد اند فرعی کو کھلا حقد کیجئے کہ ایسے بدترین روزگار کو جو اپنے اہل سولہ حق اقرار سے مجھوں، میری سے بدتر غصوں، کافرو، عیادت ہو چکا ہو اور ایک ہی اقرار سے نہیں بکھڑا ہوا اقراروں سے وہ ان بدترین مصائب کا مستحق ہو چکا ہو اس کا بھوت اور فریب آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھایا ہو۔ اس کے مجھوں نے ان لوگوں پر حیدر آبادی مرزا فیاض دینے میں اور ان کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔ اسے فریب خود و حضرات اہم تمام مرزا انہوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے مرزا قادیانی کے اقراروں

سے ان کا جھوٹا اور جھوٹا اور کافر ہونا ثابت کر دیا۔ تم اگر اسی طرح کسی نبی یا مجدد یا بزرگ کا جھوٹا ہونا ثابت کر دو (اور یہ تو غیر ممکن ہے)۔ ایک ثابت کر دو کہ جھوٹے مدعیان نبوت دھندہ دیت جتنے گزروں سے ہیں ان میں سے غلام جھوٹا اپنے متحد و اقرباوں سے ان لمعون صفات کا مستحق ہوا ہے تو ہم دس ہزار روپیہ دینے کے لئے حاضر ہیں۔

راقم عبد اللطیف رحمانی!

### مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی قطعی دلیل

ان کی نہایت معرکہ کشا پیشین گوئی جھوٹی ہوئیں اور ان کے جواب سے مرزا لئی ایسے عاجز ہوئے کہ ان کے جھوٹے ہونے کو جان لیں۔ چنانچہ ایک رسالہ نبی کی پہچان قادیان میں چھپا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی دس پیشین گوئیاں جھوٹی ہوئیں اور خولجہ کمال کی پارلی توپ کہہ رہی ہے کہ مرزا قادیانی کی سو پیشین گوئیوں میں ساٹھ جھوٹی ہوئیں۔ اور یہ بات تو بہت مقدس اور قرآن مجید کے نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس مدعی نبوت کی ایک پیشین گوئی بھی جھوٹی ہو وہ جھوٹا اور مضطرب ہے۔ پتا چلتا ہے کہ یہ مقدس میں یہ حکم ہے کہ ”لیکن وہ نبی جو انکی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا اور مسودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔“ (یعنی جس طرح تو بہت ہند میں قاتل کی سزا پھانسی ہے۔ ان کی طرح تو بہت مقدس کا حکم جھوٹے مدعی نبوت کی سزا قتل ہے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھو کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے۔ (یعنی پیشگوئی کرے) اور وہ اس نے کہا ہے واضح نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت اور۔ اور یہی مضمون قرآن شریف کے نص صریح سے ثابت ہے۔ ”لا تحمسن اللہ مخلط و بعدہ رسالہ“ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت تاکید سے فرماتا ہے کہ ایسا گمان و خیال پر مبنی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ بخلائی کرتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے تمام وعدے اور وعیدیں پوری کرتا ہے۔ جس مدعی کے بیان سے اس کا ایک وعدہ یا ایک وعید بھی پورا نہ ہو تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ جھوٹا ہے۔ ان دونوں کلام مقدس کے بموجب مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔

یہ جن کی تحصیل فیصلہ آسمانی اور الہامات مرزا و غیرہ میں ملے گی ہیں۔

پانچ اخبار نامی حدیث سورجہ اور محرم ۱۳۵۵ھ ۱۰ ج ۱۰ میں اخبار الفضل سورجہ کٹر سے نقل کیا گیا ہے۔

برق آسمانی  
بر  
خرمن قادیانی

حضرت مولانا ظہور احمد بگویی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعقبه للمتقين والصلوٰۃ والسلام علی

رسوله محمد وعلى آله واصحابه اجمعين

اسلمعدہ مخبر صادق آقا نے نامدار خرم و جواد عالم مصطفیٰ احمد علیؒ کے فرمان سے مطہق آقا کل سفیان فن و جوہر میں بتائیں۔ سرور عالمؒ کی پیش گوئی کے مطابق یہ صدی میں کاذب مدعیان نبوت ظاہر ہوتے رہے اور ان میں سے بعض مثلاً سلیمان قرطبی، عبید اللہ مہدی، فرید، حسن بن صباح، عبدالوسن، امین نورست، حامد، مراد، عید کی جو چوٹی، بہاء اللہ، ایرانی وغیرہ اپنے ناپاک مقاصد میں چری طرح کا مہاب ہو کر اپنی طبعی موت مرے اور اپنے لئے جاشین بھی چھوڑ گئے۔ مگر چودھویں صدی میں قادیانی فرقہ جس ارجائیت کا قہر بہت اور ہے۔ اس کی تعمیر سابق رجالوں میں بھی پائی نہیں جاتی۔ انسانی طبائع میں آنسوئی مذہب کا سلطان دیکھ کر مرزا اے قادیانی نے ہوا کے رخ پر چلن شروع کیا۔ اس صدی تعمیر کو سب کرنے عفو اور سانس جدید کو خواہو گوارا دینی مسائل میں ٹھینے سے انگریزی خوانوں کے ذہن کو اپنی طرف کھینچ لیا اور چند ایسے مولوی جو پہلے بھی ستمل لکھنویں اور سودا الاصلہ کو ترک کر کے غیر مقلد، پتھر والوں یا پتھر کی بن چکے تھے۔ ان کے ہمراہ ہو گئے اور ایک چوری تھارتی تھیں تا تر ہو گئی۔ جس نے سلطان مہدی طبع کا سہارا لے کر مشرق و مغرب میں اپنا دام زور بکھلایا۔ انیسویں صدی میں سلطان مہدی مہدی جانی مرحوم اور سید محمد بن الدین الفاضل کی مسامی جمید سے اتحاد و اتحاد اسلام (عین اسلام ازہ) کی مبارک تحریک کا آغاز ملا جس کا بار مسلمانوں میں جہاد کی روح پیدا کرنے اور اسلام کا سیاسی اقتدار ارا سر نو بحال کرنے کے لئے سترے سے جہاد شروع کی گئی۔ اقوام یورپ اس تحریک سے لرزہ بر اندام تھیں۔ مگر یمن بمطابق اس تحریک سے مضطرب اور پریشان ہو رہے تھے۔ مرزا نے قادیان لوہاں کے ایجنٹوں نے اپنی موقع سے فائدہ حاصل کیا اور عالمگیر اتحاد اسلامی کو پاد پورہ کرنے اور جہاد کو دہریہ تر دینے میں اہم کی سہ سے لے کر چوٹی تک زور لگایا اور مخصوص ممبر تصانیف لکھ کر بار بار اسلام میں ہزاروں فی قعدہ میں شائع کیں۔ اس طرح حکومت کی حدود کی حاصل کر کے یہ فرقہ دن بدن ہست ہست ہو رہا ہے۔ یہ شہر دیوتا ج کل ایک تھوڑی دیر کی صورت اختیار کر

چکا ہے۔ حکومت برطانیہ کے ساتھ کی اقلیت کے لئے مراٹھ گیر میں مبلغین بھیجے جاتے ہیں اور دوسری طرف تبلیغ اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاک ڈالا جاتا ہے۔ سادہ لوح مسلمان انہیں ہلکا دوز سے لہا دو پتے ہیں اور اسی روپیہ سے یہ قادیانی کٹنی اور ان کا خفیہ پیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ششی ٹی انھوں مشنوار اور کنڑ ریاس کے مشاغل انھیں چندوں کا نتیجہ ہیں۔ غرض اغیار کی سازش سے سادہ لوح مسلمان دام فریب میں آ گئے اور اپنا مال و متاع ہنگ ایمان تک ہر ذائقے قادیان کی نذر کر بیٹھے۔ یہ حالات عبرت انگیز ہیں۔

### سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی حیاری بھی دیکھ

مولوی ظفر علی خان صاحب نے مرزاؤں کے ہتھکڑوں سے واقف ہو کر خوب لکھا ہے۔

یہ قند پر دار قادیانی نئے نئے گل کھلا رہے ہیں اور رقیبوں سے من رہے ہیں۔ اور ہمارے گھر آ رہے ہیں مباحثوں کی یہ ہے نشانی تو ان پہ دیں ہو تو کفر دل میں اسی نشانی سے قادیانی شرافت اپنا کمار ہے ہیں یہ مجھے ”سیرۃ النبی“ کے یہ زمرے مشق مصطفیٰ کے جنہیں سمجھتے ہیں دل سے کلمہ نہیں کو کمر گمر بند ہے ہیں رسول قبول کی شریعت کے نام پر دیں ہمیں نہ دھکا اسی شریعت کی آڑ لے کر وہ سب کو ہلا جا رہے ہیں بڑا ہے چندے کا جب سے چندا لگے میں ان قادیانیوں کے ہاڑے ہی گھر سے بھیک لے کر ہمیں کو آ نکھیں دکھا رہے ہیں

حال ہی میں لاہور والی تہیتی وفد مرزا کی موت منوانے کے لئے ضلع شاہپور (مرہٹہ) میں وارد ہوا۔ انھیں حزب الانصار (بھیرہ) کی خلیفہ مسائی سے من خند کا برجگہ منور مقابلہ کیا گیا اور ان دنوں حاکم کی جدوجہد کے بعد صحیح معنوں میں ضلع ڈاکٹر مرزا بیت کی موت پانچ ہو گئی۔ مناظروں اور تقاب کی مطلق روئیہ اوشا تقین کے امیر سے مرتب کی گئی ہے۔ مگر تمام واقعات و حالات کی صحیح کیفیت کا حلیہ تقریر میں لانا نہایت مشکل امر ہے۔ ظہور پر چورے طور پر مشابہت ہو سکتی ہیں اس لئے تمام کارروائی کا خلاصہ درج کرنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ سیرہ، سلاطین و ملک پک نمبر ۳۲ جنوری تین بجے مناظرے ہوئے۔ چونکہ عام طور پر طرفین کے پیش کردہ دلائل برجگہ



وہی تھے اس لئے مکر اور باعلاہ سے بچنے کے سے مامور۔ ایک ہی جگہ بطور مصدقہ لکھ گئے ہیں اور تعاقب کی حامل روئیدلو کے ساتھ ہی مرزا نے قادیان اور اس کے خلفاء کے سواں غلاموں کے لئے ان کے اپنے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قارئین امرزائے الفاظ سے ہی قادیانی گروہ کے ناپاک عزائم کا اندازہ کر سکیں۔ دھماکا مرزا میں سوائے ضروری تشریحات کے اپنی طرف سے کوئی قدر لکھا نہیں گیا۔ بعض جگہ مرزا قادیانی کے کلام کا مضہوم اور کیا گیا ہے۔ روئیدلو مرتب کرنے میں کافی عرصہ خرچ ہوا۔ قارئین کے لئے انتظام کی گزیاں اضطراب افزا نہیں۔ مگر دیر آید درست آید کے مطابق اس تاخیر میں بھی کئی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ مرزا انہی کے انبار الدجس وغیرہ میں عرصہ ڈیڑھ ماہ کے بعد مناظرہ کا ایک گروہ کن بیان شائع ہوا۔ جس نے مرزا انہی کی انتہائی موت کا بھی ثبوت پیش کر دیا۔ اللہ و اللہ! خود اس فرقہ کو باقاعدہ پروگرام بنا کر دور کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

حزب الانصار کی مالی امداد کا اہم مسئلہ اس وقت ہر مسلمان کے پیش نظر ہونا چاہئے۔ اغیار کا دام غریب ہر دم تک پھیلا ہوا ہے۔ علاوہ انہی حزب الانصار کے لئے مسلمانوں کی اقتصادی، طبی، اخلاقی، دینی اصلاح کا عظیم الشان لائحہ عمل موجود ہے۔ مگر مالی کمزوریاں ہر قسم کے اقدام کے لئے سبک گرں ثابت ہو رہی ہیں۔

شکریہ

عالیجناب حضرت مولانا ابوالکلام محمد حسین صاحب، مولانا سوادى ابو سعید محمد شفیع صاحب سرگودھوی، مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی، دو دیگر علمائے کرام کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے حزب الانصار کی درخواست کو شرف قبولیت بخش کر دینی خدمت کو اپنے آرام و آسائش پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ ایسے خدامان اسلام کو تادیر زندہ رکھے۔

اعتماد

”امروز مرزا قادیانی“ خلاف توقع لہا ہو گیا اور پھر بھی مرزا قادیانی کی زندگی کے اکثر پہلوؤں پر مکمل روشنی ڈالی نہیں جاسکی۔ چونکہ مناظرہ کے دلائل میں مرزا قادیانی کے جھوٹ، بیوقوفیاں اور الہامات وغیرہ نقل کئے گئے ہیں۔ اس لئے انکا ذکر افواض میں تفصیل کے ساتھ نہیں کیا گیا۔ اگر شائقین نے تہ روزی سے کام لیا تو اللہ و اللہ! ثبوت ثانی میں تمام حقائق کو دی جاسکے گی۔ و ما توفیقی الا باللہ!

(عمید احمد بکوی کابان ۱۳۸۷ھ)

نہ



”محبوب دہلی کی طرف سے اس قدر معافدگی کی غلوسٹ ہمارے بڑے بڑے لوگوں کو دینی گئی تھی۔“

(۱۹۰۱ء میں ۱۲ ستمبر کو دہلی کی جیل میں ۱۹۰۱ء)

”سلطنتوں نے اردو کی زبان میں میرے پیرو اور صاحب مرزا کی محمد علی علیہ السلام اور مشہور  
دعوت اس نواح کے تھے۔ میں نے پاس اس وقت ۵۵ گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے  
مستشرقینوں کی بہت سی کتابوں کے بغیر سے نقل کیے۔ میرے والد صاحب جی مرزا علی علیہ السلام پر سکھ  
خواب آئے اور وہ ان دنوں سکھ لوگ ہادی رہے۔ یہاں تک کہ وہ یہاں پر بغیر کر کے گئے۔ رات کو بھی  
انہوں نے بغیر کر کے گاؤں کو تباہ کر دیا۔ سکھوں نے ہمارے بڑے بڑے لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔  
پھر رات کو سکھ نے زور دیا کہ میرے والد صاحب مرزا علی علیہ السلام مرزا علی علیہ السلام میں وہاں آئے  
اور انہیں کو بھی گاؤں کو تباہ کر دیا۔ غرض ہادی پر دینی ریاست کے خاک میں مل کر خرابی کا گاؤں  
باجہ میں رہا۔“ (تذکرہ میر علی علیہ السلام، ۱۹۰۱ء، ۲۵۰-۲۵۱ء، ۲۵۲-۲۵۳ء، ۲۵۴-۲۵۵ء، ۲۵۶-۲۵۷ء، ۲۵۸-۲۵۹ء، ۲۶۰-۲۶۱ء، ۲۶۲-۲۶۳ء، ۲۶۴-۲۶۵ء، ۲۶۶-۲۶۷ء، ۲۶۸-۲۶۹ء، ۲۷۰-۲۷۱ء، ۲۷۲-۲۷۳ء، ۲۷۴-۲۷۵ء، ۲۷۶-۲۷۷ء، ۲۷۸-۲۷۹ء، ۲۸۰-۲۸۱ء، ۲۸۲-۲۸۳ء، ۲۸۴-۲۸۵ء، ۲۸۶-۲۸۷ء، ۲۸۸-۲۸۹ء، ۲۹۰-۲۹۱ء، ۲۹۲-۲۹۳ء، ۲۹۴-۲۹۵ء، ۲۹۶-۲۹۷ء، ۲۹۸-۲۹۹ء، ۳۰۰-۳۰۱ء، ۳۰۲-۳۰۳ء، ۳۰۴-۳۰۵ء، ۳۰۶-۳۰۷ء، ۳۰۸-۳۰۹ء، ۳۱۰-۳۱۱ء، ۳۱۲-۳۱۳ء، ۳۱۴-۳۱۵ء، ۳۱۶-۳۱۷ء، ۳۱۸-۳۱۹ء، ۳۲۰-۳۲۱ء، ۳۲۲-۳۲۳ء، ۳۲۴-۳۲۵ء، ۳۲۶-۳۲۷ء، ۳۲۸-۳۲۹ء، ۳۳۰-۳۳۱ء، ۳۳۲-۳۳۳ء، ۳۳۴-۳۳۵ء، ۳۳۶-۳۳۷ء، ۳۳۸-۳۳۹ء، ۳۴۰-۳۴۱ء، ۳۴۲-۳۴۳ء، ۳۴۴-۳۴۵ء، ۳۴۶-۳۴۷ء، ۳۴۸-۳۴۹ء، ۳۵۰-۳۵۱ء، ۳۵۲-۳۵۳ء، ۳۵۴-۳۵۵ء، ۳۵۶-۳۵۷ء، ۳۵۸-۳۵۹ء، ۳۶۰-۳۶۱ء، ۳۶۲-۳۶۳ء، ۳۶۴-۳۶۵ء، ۳۶۶-۳۶۷ء، ۳۶۸-۳۶۹ء، ۳۷۰-۳۷۱ء، ۳۷۲-۳۷۳ء، ۳۷۴-۳۷۵ء، ۳۷۶-۳۷۷ء، ۳۷۸-۳۷۹ء، ۳۸۰-۳۸۱ء، ۳۸۲-۳۸۳ء، ۳۸۴-۳۸۵ء، ۳۸۶-۳۸۷ء، ۳۸۸-۳۸۹ء، ۳۹۰-۳۹۱ء، ۳۹۲-۳۹۳ء، ۳۹۴-۳۹۵ء، ۳۹۶-۳۹۷ء، ۳۹۸-۳۹۹ء، ۴۰۰-۴۰۱ء، ۴۰۲-۴۰۳ء، ۴۰۴-۴۰۵ء، ۴۰۶-۴۰۷ء، ۴۰۸-۴۰۹ء، ۴۱۰-۴۱۱ء، ۴۱۲-۴۱۳ء، ۴۱۴-۴۱۵ء، ۴۱۶-۴۱۷ء، ۴۱۸-۴۱۹ء، ۴۲۰-۴۲۱ء، ۴۲۲-۴۲۳ء، ۴۲۴-۴۲۵ء، ۴۲۶-۴۲۷ء، ۴۲۸-۴۲۹ء، ۴۳۰-۴۳۱ء، ۴۳۲-۴۳۳ء، ۴۳۴-۴۳۵ء، ۴۳۶-۴۳۷ء، ۴۳۸-۴۳۹ء، ۴۴۰-۴۴۱ء، ۴۴۲-۴۴۳ء، ۴۴۴-۴۴۵ء، ۴۴۶-۴۴۷ء، ۴۴۸-۴۴۹ء، ۴۵۰-۴۵۱ء، ۴۵۲-۴۵۳ء، ۴۵۴-۴۵۵ء، ۴۵۶-۴۵۷ء، ۴۵۸-۴۵۹ء، ۴۶۰-۴۶۱ء، ۴۶۲-۴۶۳ء، ۴۶۴-۴۶۵ء، ۴۶۶-۴۶۷ء، ۴۶۸-۴۶۹ء، ۴۷۰-۴۷۱ء، ۴۷۲-۴۷۳ء، ۴۷۴-۴۷۵ء، ۴۷۶-۴۷۷ء، ۴۷۸-۴۷۹ء، ۴۸۰-۴۸۱ء، ۴۸۲-۴۸۳ء، ۴۸۴-۴۸۵ء، ۴۸۶-۴۸۷ء، ۴۸۸-۴۸۹ء، ۴۹۰-۴۹۱ء، ۴۹۲-۴۹۳ء، ۴۹۴-۴۹۵ء، ۴۹۶-۴۹۷ء، ۴۹۸-۴۹۹ء، ۵۰۰-۵۰۱ء، ۵۰۲-۵۰۳ء، ۵۰۴-۵۰۵ء، ۵۰۶-۵۰۷ء، ۵۰۸-۵۰۹ء، ۵۱۰-۵۱۱ء، ۵۱۲-۵۱۳ء، ۵۱۴-۵۱۵ء، ۵۱۶-۵۱۷ء، ۵۱۸-۵۱۹ء، ۵۲۰-۵۲۱ء، ۵۲۲-۵۲۳ء، ۵۲۴-۵۲۵ء، ۵۲۶-۵۲۷ء، ۵۲۸-۵۲۹ء، ۵۳۰-۵۳۱ء، ۵۳۲-۵۳۳ء، ۵۳۴-۵۳۵ء، ۵۳۶-۵۳۷ء، ۵۳۸-۵۳۹ء، ۵۴۰-۵۴۱ء، ۵۴۲-۵۴۳ء، ۵۴۴-۵۴۵ء، ۵۴۶-۵۴۷ء، ۵۴۸-۵۴۹ء، ۵۵۰-۵۵۱ء، ۵۵۲-۵۵۳ء، ۵۵۴-۵۵۵ء، ۵۵۶-۵۵۷ء، ۵۵۸-۵۵۹ء، ۵۶۰-۵۶۱ء، ۵۶۲-۵۶۳ء، ۵۶۴-۵۶۵ء، ۵۶۶-۵۶۷ء، ۵۶۸-۵۶۹ء، ۵۷۰-۵۷۱ء، ۵۷۲-۵۷۳ء، ۵۷۴-۵۷۵ء، ۵۷۶-۵۷۷ء، ۵۷۸-۵۷۹ء، ۵۸۰-۵۸۱ء، ۵۸۲-۵۸۳ء، ۵۸۴-۵۸۵ء، ۵۸۶-۵۸۷ء، ۵۸۸-۵۸۹ء، ۵۹۰-۵۹۱ء، ۵۹۲-۵۹۳ء، ۵۹۴-۵۹۵ء، ۵۹۶-۵۹۷ء، ۵۹۸-۵۹۹ء، ۶۰۰-۶۰۱ء، ۶۰۲-۶۰۳ء، ۶۰۴-۶۰۵ء، ۶۰۶-۶۰۷ء، ۶۰۸-۶۰۹ء، ۶۱۰-۶۱۱ء، ۶۱۲-۶۱۳ء، ۶۱۴-۶۱۵ء، ۶۱۶-۶۱۷ء، ۶۱۸-۶۱۹ء، ۶۲۰-۶۲۱ء، ۶۲۲-۶۲۳ء، ۶۲۴-۶۲۵ء، ۶۲۶-۶۲۷ء، ۶۲۸-۶۲۹ء، ۶۳۰-۶۳۱ء، ۶۳۲-۶۳۳ء، ۶۳۴-۶۳۵ء، ۶۳۶-۶۳۷ء، ۶۳۸-۶۳۹ء، ۶۴۰-۶۴۱ء، ۶۴۲-۶۴۳ء، ۶۴۴-۶۴۵ء، ۶۴۶-۶۴۷ء، ۶۴۸-۶۴۹ء، ۶۵۰-۶۵۱ء، ۶۵۲-۶۵۳ء، ۶۵۴-۶۵۵ء، ۶۵۶-۶۵۷ء، ۶۵۸-۶۵۹ء، ۶۶۰-۶۶۱ء، ۶۶۲-۶۶۳ء، ۶۶۴-۶۶۵ء، ۶۶۶-۶۶۷ء، ۶۶۸-۶۶۹ء، ۶۷۰-۶۷۱ء، ۶۷۲-۶۷۳ء، ۶۷۴-۶۷۵ء، ۶۷۶-۶۷۷ء، ۶۷۸-۶۷۹ء، ۶۸۰-۶۸۱ء، ۶۸۲-۶۸۳ء، ۶۸۴-۶۸۵ء، ۶۸۶-۶۸۷ء، ۶۸۸-۶۸۹ء، ۶۹۰-۶۹۱ء، ۶۹۲-۶۹۳ء، ۶۹۴-۶۹۵ء، ۶۹۶-۶۹۷ء، ۶۹۸-۶۹۹ء، ۷۰۰-۷۰۱ء، ۷۰۲-۷۰۳ء، ۷۰۴-۷۰۵ء، ۷۰۶-۷۰۷ء، ۷۰۸-۷۰۹ء، ۷۱۰-۷۱۱ء، ۷۱۲-۷۱۳ء، ۷۱۴-۷۱۵ء، ۷۱۶-۷۱۷ء، ۷۱۸-۷۱۹ء، ۷۲۰-۷۲۱ء، ۷۲۲-۷۲۳ء، ۷۲۴-۷۲۵ء، ۷۲۶-۷۲۷ء، ۷۲۸-۷۲۹ء، ۷۳۰-۷۳۱ء، ۷۳۲-۷۳۳ء، ۷۳۴-۷۳۵ء، ۷۳۶-۷۳۷ء، ۷۳۸-۷۳۹ء، ۷۴۰-۷۴۱ء، ۷۴۲-۷۴۳ء، ۷۴۴-۷۴۵ء، ۷۴۶-۷۴۷ء، ۷۴۸-۷۴۹ء، ۷۵۰-۷۵۱ء، ۷۵۲-۷۵۳ء، ۷۵۴-۷۵۵ء، ۷۵۶-۷۵۷ء، ۷۵۸-۷۵۹ء، ۷۶۰-۷۶۱ء، ۷۶۲-۷۶۳ء، ۷۶۴-۷۶۵ء، ۷۶۶-۷۶۷ء، ۷۶۸-۷۶۹ء، ۷۷۰-۷۷۱ء، ۷۷۲-۷۷۳ء، ۷۷۴-۷۷۵ء، ۷۷۶-۷۷۷ء، ۷۷۸-۷۷۹ء، ۷۸۰-۷۸۱ء، ۷۸۲-۷۸۳ء، ۷۸۴-۷۸۵ء، ۷۸۶-۷۸۷ء، ۷۸۸-۷۸۹ء، ۷۹۰-۷۹۱ء، ۷۹۲-۷۹۳ء، ۷۹۴-۷۹۵ء، ۷۹۶-۷۹۷ء، ۷۹۸-۷۹۹ء، ۸۰۰-۸۰۱ء، ۸۰۲-۸۰۳ء، ۸۰۴-۸۰۵ء، ۸۰۶-۸۰۷ء، ۸۰۸-۸۰۹ء، ۸۱۰-۸۱۱ء، ۸۱۲-۸۱۳ء، ۸۱۴-۸۱۵ء، ۸۱۶-۸۱۷ء، ۸۱۸-۸۱۹ء، ۸۲۰-۸۲۱ء، ۸۲۲-۸۲۳ء، ۸۲۴-۸۲۵ء، ۸۲۶-۸۲۷ء، ۸۲۸-۸۲۹ء، ۸۳۰-۸۳۱ء، ۸۳۲-۸۳۳ء، ۸۳۴-۸۳۵ء، ۸۳۶-۸۳۷ء، ۸۳۸-۸۳۹ء، ۸۴۰-۸۴۱ء، ۸۴۲-۸۴۳ء، ۸۴۴-۸۴۵ء، ۸۴۶-۸۴۷ء، ۸۴۸-۸۴۹ء، ۸۵۰-۸۵۱ء، ۸۵۲-۸۵۳ء، ۸۵۴-۸۵۵ء، ۸۵۶-۸۵۷ء، ۸۵۸-۸۵۹ء، ۸۶۰-۸۶۱ء، ۸۶۲-۸۶۳ء، ۸۶۴-۸۶۵ء، ۸۶۶-۸۶۷ء، ۸۶۸-۸۶۹ء، ۸۷۰-۸۷۱ء، ۸۷۲-۸۷۳ء، ۸۷۴-۸۷۵ء، ۸۷۶-۸۷۷ء، ۸۷۸-۸۷۹ء، ۸۸۰-۸۸۱ء، ۸۸۲-۸۸۳ء، ۸۸۴-۸۸۵ء، ۸۸۶-۸۸۷ء، ۸۸۸-۸۸۹ء، ۸۹۰-۸۹۱ء، ۸۹۲-۸۹۳ء، ۸۹۴-۸۹۵ء، ۸۹۶-۸۹۷ء، ۸۹۸-۸۹۹ء، ۹۰۰-۹۰۱ء، ۹۰۲-۹۰۳ء، ۹۰۴-۹۰۵ء، ۹۰۶-۹۰۷ء، ۹۰۸-۹۰۹ء، ۹۱۰-۹۱۱ء، ۹۱۲-۹۱۳ء، ۹۱۴-۹۱۵ء، ۹۱۶-۹۱۷ء، ۹۱۸-۹۱۹ء، ۹۲۰-۹۲۱ء، ۹۲۲-۹۲۳ء، ۹۲۴-۹۲۵ء، ۹۲۶-۹۲۷ء، ۹۲۸-۹۲۹ء، ۹۳۰-۹۳۱ء، ۹۳۲-۹۳۳ء، ۹۳۴-۹۳۵ء، ۹۳۶-۹۳۷ء، ۹۳۸-۹۳۹ء، ۹۴۰-۹۴۱ء، ۹۴۲-۹۴۳ء، ۹۴۴-۹۴۵ء، ۹۴۶-۹۴۷ء، ۹۴۸-۹۴۹ء، ۹۵۰-۹۵۱ء، ۹۵۲-۹۵۳ء، ۹۵۴-۹۵۵ء، ۹۵۶-۹۵۷ء، ۹۵۸-۹۵۹ء، ۹۶۰-۹۶۱ء، ۹۶۲-۹۶۳ء، ۹۶۴-۹۶۵ء، ۹۶۶-۹۶۷ء، ۹۶۸-۹۶۹ء، ۹۷۰-۹۷۱ء، ۹۷۲-۹۷۳ء، ۹۷۴-۹۷۵ء، ۹۷۶-۹۷۷ء، ۹۷۸-۹۷۹ء، ۹۸۰-۹۸۱ء، ۹۸۲-۹۸۳ء، ۹۸۴-۹۸۵ء، ۹۸۶-۹۸۷ء، ۹۸۸-۹۸۹ء، ۹۹۰-۹۹۱ء، ۹۹۲-۹۹۳ء، ۹۹۴-۹۹۵ء، ۹۹۶-۹۹۷ء، ۹۹۸-۹۹۹ء، ۱۰۰۰-۱۰۰۱ء، ۱۰۰۲-۱۰۰۳ء، ۱۰۰۴-۱۰۰۵ء، ۱۰۰۶-۱۰۰۷ء، ۱۰۰۸-۱۰۰۹ء، ۱۰۱۰-۱۰۱۱ء، ۱۰۱۲-۱۰۱۳ء، ۱۰۱۴-۱۰۱۵ء، ۱۰۱۶-۱۰۱۷ء، ۱۰۱۸-۱۰۱۹ء، ۱۰۲۰-۱۰۲۱ء، ۱۰۲۲-۱۰۲۳ء، ۱۰۲۴-۱۰۲۵ء، ۱۰۲۶-۱۰۲۷ء، ۱۰۲۸-۱۰۲۹ء، ۱۰۳۰-۱۰۳۱ء، ۱۰۳۲-۱۰۳۳ء، ۱۰۳۴-۱۰۳۵ء، ۱۰۳۶-۱۰۳۷ء، ۱۰۳۸-۱۰۳۹ء، ۱۰۴۰-۱۰۴۱ء، ۱۰۴۲-۱۰۴۳ء، ۱۰۴۴-۱۰۴۵ء، ۱۰۴۶-۱۰۴۷ء، ۱۰۴۸-۱۰۴۹ء، ۱۰۵۰-۱۰۵۱ء، ۱۰۵۲-۱۰۵۳ء، ۱۰۵۴-۱۰۵۵ء، ۱۰۵۶-۱۰۵۷ء، ۱۰۵۸-۱۰۵۹ء، ۱۰۶۰-۱۰۶۱ء، ۱۰۶۲-۱۰۶۳ء، ۱۰۶۴-۱۰۶۵ء، ۱۰۶۶-۱۰۶۷ء، ۱۰۶۸-۱۰۶۹ء، ۱۰۷۰-۱۰۷۱ء، ۱۰۷۲-۱۰۷۳ء، ۱۰۷۴-۱۰۷۵ء، ۱۰۷۶-۱۰۷۷ء، ۱۰۷۸-۱۰۷۹ء، ۱۰۸۰-۱۰۸۱ء، ۱۰۸۲-۱۰۸۳ء، ۱۰۸۴-۱۰۸۵ء، ۱۰۸۶-۱۰۸۷ء، ۱۰۸۸-۱۰۸۹ء، ۱۰۹۰-۱۰۹۱ء، ۱۰۹۲-۱۰۹۳ء، ۱۰۹۴-۱۰۹۵ء، ۱۰۹۶-۱۰۹۷ء، ۱۰۹۸-۱۰۹۹ء، ۱۱۰۰-۱۱۰۱ء، ۱۱۰۲-۱۱۰۳ء، ۱۱۰۴-۱۱۰۵ء، ۱۱۰۶-۱۱۰۷ء، ۱۱۰۸-۱۱۰۹ء، ۱۱۱۰-۱۱۱۱ء، ۱۱۱۲-۱۱۱۳ء، ۱۱۱۴-۱۱۱۵ء، ۱۱۱۶-۱۱۱۷ء، ۱۱۱۸-۱۱۱۹ء، ۱۱۲۰-۱۱۲۱ء، ۱۱۲۲-۱۱۲۳ء، ۱۱۲۴-۱۱۲۵ء، ۱۱۲۶-۱۱۲۷ء، ۱۱۲۸-۱۱۲۹ء، ۱۱۳۰-۱۱۳۱ء، ۱۱۳۲-۱۱۳۳ء، ۱۱۳۴-۱۱۳۵ء، ۱۱۳۶-۱۱۳۷ء، ۱۱۳۸-۱۱۳۹ء، ۱۱۴۰-۱۱۴۱ء، ۱۱۴۲-۱۱۴۳ء، ۱۱۴۴-۱۱۴۵ء، ۱۱۴۶-۱۱۴۷ء، ۱۱۴۸-۱۱۴۹ء، ۱۱۵۰-۱۱۵۱ء، ۱۱۵۲-۱۱۵۳ء، ۱۱۵۴-۱۱۵۵ء، ۱۱۵۶-۱۱۵۷ء، ۱۱۵۸-۱۱۵۹ء، ۱۱۶۰-۱۱۶۱ء، ۱۱۶۲-۱۱۶۳ء، ۱۱۶۴-۱۱۶۵ء، ۱۱۶۶-۱۱۶۷ء، ۱۱۶۸-۱۱۶۹ء، ۱۱۷۰-۱۱۷۱ء، ۱۱۷۲-۱۱۷۳ء، ۱۱۷۴-۱۱۷۵ء، ۱۱۷۶-۱۱۷۷ء، ۱۱۷۸-۱۱۷۹ء، ۱۱۸۰-۱۱۸۱ء، ۱۱۸۲-۱۱۸۳ء، ۱۱۸۴-۱۱۸۵ء، ۱۱۸۶-۱۱۸۷ء، ۱۱۸۸-۱۱۸۹ء، ۱۱۹۰-۱۱۹۱ء، ۱۱۹۲-۱۱۹۳ء، ۱۱۹۴-۱۱۹۵ء، ۱۱۹۶-۱۱۹۷ء، ۱۱۹۸-۱۱۹۹ء، ۱۲۰۰-۱۲۰۱ء، ۱۲۰۲-۱۲۰۳ء، ۱۲۰۴-۱۲۰۵ء، ۱۲۰۶-۱۲۰۷ء، ۱۲۰۸-۱۲۰۹ء، ۱۲۱۰-۱۲۱۱ء، ۱۲۱۲-۱۲۱۳ء، ۱۲۱۴-۱۲۱۵ء، ۱۲۱۶-۱۲۱۷ء، ۱۲۱۸-۱۲۱۹ء، ۱۲۲۰-۱۲۲۱ء، ۱۲۲۲-۱۲۲۳ء، ۱۲۲۴-۱۲۲۵ء، ۱۲۲۶-۱۲۲۷ء، ۱۲۲۸-۱۲۲۹ء، ۱۲۳۰-۱۲۳۱ء، ۱۲۳۲-۱۲۳۳ء، ۱۲۳۴-۱۲۳۵ء، ۱۲۳۶-۱۲۳۷ء، ۱۲۳۸-۱۲۳۹ء، ۱۲۴۰-۱۲۴۱ء، ۱۲۴۲-۱۲۴۳ء، ۱۲۴۴-۱۲۴۵ء، ۱۲۴۶-۱۲۴۷ء، ۱۲۴۸-۱۲۴۹ء، ۱۲۵۰-۱۲۵۱ء، ۱۲۵۲-۱۲۵۳ء، ۱۲۵۴-۱۲۵۵ء، ۱۲۵۶-۱۲۵۷ء، ۱۲۵۸-۱۲۵۹ء، ۱۲۶۰-۱۲۶۱ء، ۱۲۶۲-۱۲۶۳ء، ۱۲۶۴-۱۲۶۵ء، ۱۲۶۶-۱۲۶۷ء، ۱۲۶۸-۱۲۶۹ء، ۱۲۷۰-۱۲۷۱ء، ۱۲۷۲-۱۲۷۳ء، ۱۲۷۴-۱۲۷۵ء، ۱۲۷۶-۱۲۷۷ء، ۱۲۷۸-۱۲۷۹ء، ۱۲۸۰-۱۲۸۱ء، ۱۲۸۲-۱۲۸۳ء، ۱۲۸۴-۱۲۸۵ء، ۱۲۸۶-۱۲۸۷ء، ۱۲۸۸-۱۲۸۹ء، ۱۲۹۰-۱۲۹۱ء، ۱۲۹۲-۱۲۹۳ء، ۱۲۹۴-۱۲۹۵ء، ۱۲۹۶-۱۲۹۷ء، ۱۲۹۸-۱۲۹۹ء، ۱۳۰۰-۱۳۰۱ء، ۱۳۰۲-۱۳۰۳ء، ۱۳۰۴-۱۳۰۵ء، ۱۳۰۶-۱۳۰۷ء، ۱۳۰۸-۱۳۰۹ء، ۱۳۱۰-۱۳۱۱ء، ۱۳۱۲-۱۳۱۳ء، ۱۳۱۴-۱۳۱۵ء، ۱۳۱۶-۱۳۱۷ء، ۱۳۱۸-۱۳۱۹ء، ۱۳۲۰-۱۳۲۱ء، ۱۳۲۲-۱۳۲۳ء، ۱۳۲۴-۱۳۲۵ء، ۱۳۲۶-۱۳۲۷ء، ۱۳۲۸-۱۳۲۹ء، ۱۳۳۰-۱۳۳۱ء، ۱۳۳۲-۱۳۳۳ء، ۱۳۳۴-۱۳۳۵ء، ۱۳۳۶-۱۳۳۷ء، ۱۳۳۸-۱۳۳۹ء، ۱۳۴۰-۱۳۴۱ء، ۱۳۴۲-۱۳۴۳ء، ۱۳۴۴-۱۳۴۵ء، ۱۳۴۶-۱۳۴۷ء، ۱۳۴۸-۱۳۴۹ء، ۱۳۵۰-۱۳۵۱ء، ۱۳۵۲-۱۳۵۳ء، ۱۳۵۴-۱۳۵۵ء، ۱۳۵۶-۱۳۵۷ء، ۱۳۵۸-۱۳۵۹ء، ۱۳۶۰-۱۳۶۱ء، ۱۳۶۲-۱۳۶۳ء، ۱۳۶۴-۱۳۶۵ء، ۱۳۶۶-۱۳۶۷ء، ۱۳۶۸-۱۳۶۹ء، ۱۳۷۰-۱۳۷۱ء، ۱۳۷۲-۱۳۷۳ء، ۱۳۷۴-۱۳۷۵ء، ۱۳۷۶-۱۳۷۷ء، ۱۳۷۸-۱۳۷۹ء، ۱۳۸۰-۱۳۸۱ء، ۱۳۸۲-۱۳۸۳ء، ۱۳۸۴-۱۳۸۵ء، ۱۳۸۶-۱۳۸۷ء، ۱۳۸۸-۱۳۸۹ء، ۱۳۹۰-۱۳۹۱ء، ۱۳۹۲-۱۳۹۳ء، ۱۳۹۴-۱۳۹۵ء، ۱۳۹۶-۱۳۹۷ء، ۱۳۹۸-۱۳۹۹ء، ۱۴۰۰-۱۴۰۱ء، ۱۴۰۲-۱۴۰۳ء، ۱۴۰۴-۱۴۰۵ء، ۱۴۰۶-۱۴۰۷ء، ۱۴۰۸-۱۴۰۹ء، ۱۴۱۰-۱۴۱۱ء، ۱۴۱۲-۱۴۱۳ء، ۱۴۱۴-۱۴۱۵ء، ۱۴۱۶-۱۴۱۷ء، ۱۴۱۸-۱۴۱۹ء، ۱۴۲۰-۱۴۲۱ء، ۱۴۲۲-۱۴۲۳ء، ۱۴۲۴-۱۴۲۵ء، ۱۴۲۶-۱۴۲۷ء، ۱۴۲۸-۱۴۲۹ء، ۱۴۳۰-۱۴۳۱ء، ۱۴۳۲-۱۴۳۳ء، ۱۴۳۴-۱۴۳۵ء، ۱۴۳۶-۱۴۳۷ء، ۱۴۳۸-۱۴۳۹ء، ۱۴۴۰-۱۴۴۱ء، ۱۴۴۲-۱۴۴۳ء، ۱۴۴۴-۱۴۴۵ء، ۱۴۴۶-۱۴۴۷ء، ۱۴۴۸-۱۴۴۹ء، ۱۴۵۰-۱۴۵۱ء، ۱۴۵۲-۱۴۵۳ء، ۱۴۵۴-۱۴۵۵ء، ۱۴۵۶-۱۴۵۷ء، ۱۴۵۸-۱۴۵۹ء، ۱۴۶۰-۱۴۶۱ء، ۱۴۶۲-۱۴۶۳ء، ۱۴۶۴-۱۴۶۵ء، ۱۴۶۶-۱۴۶۷ء، ۱۴۶۸-۱۴۶۹ء، ۱۴۷۰-۱۴۷۱ء، ۱۴۷۲-۱۴۷۳ء، ۱۴۷۴-۱۴۷۵ء، ۱۴۷۶-۱۴۷۷ء، ۱۴۷۸-۱۴۷۹ء، ۱۴۸۰-۱۴۸۱ء، ۱۴۸۲-۱۴۸۳ء، ۱۴۸۴-۱۴۸۵ء، ۱۴۸۶-۱۴۸۷ء، ۱۴۸۸-۱۴۸۹ء، ۱۴۹۰-۱۴۹۱ء، ۱۴۹۲-۱۴۹۳ء، ۱۴۹۴-۱۴۹۵ء، ۱۴۹۶-۱۴۹۷ء، ۱۴۹۸-۱۴۹۹ء، ۱۵۰۰-۱۵۰۱ء، ۱۵۰۲-۱۵۰۳ء، ۱۵۰۴-۱۵۰۵ء، ۱۵۰۶-۱۵۰۷ء، ۱۵۰۸-۱۵۰۹ء، ۱۵۱۰-۱۵۱۱ء، ۱۵۱۲-۱۵۱۳ء، ۱۵۱۴-۱۵۱۵ء، ۱۵۱۶-۱۵۱۷ء، ۱۵۱۸-۱۵۱۹ء، ۱۵۲۰-۱۵۲۱ء، ۱۵۲۲-۱۵۲۳ء، ۱۵۲۴-۱۵۲۵ء، ۱۵۲۶-۱۵۲۷ء، ۱۵۲۸-۱۵۲۹ء، ۱۵۳۰-۱۵۳۱ء، ۱۵۳۲-۱۵۳۳ء، ۱۵۳۴-۱۵۳۵ء، ۱۵۳۶-۱۵۳۷ء، ۱۵۳۸-۱۵۳۹ء، ۱۵۴۰-۱۵۴۱ء، ۱۵۴۲-۱۵۴۳ء، ۱۵۴۴-۱۵۴۵ء، ۱۵۴۶-۱۵۴۷ء، ۱۵۴۸-۱۵۴۹ء، ۱۵۵۰-۱۵۵۱ء، ۱۵۵۲-۱۵۵۳ء، ۱۵۵۴-۱۵۵۵ء، ۱۵۵۶-۱۵۵۷ء، ۱۵۵۸-۱۵۵۹ء، ۱۵۶۰-۱۵۶۱ء، ۱۵۶۲-۱۵۶۳ء، ۱۵۶۴-۱۵۶۵ء، ۱۵۶۶-۱۵۶۷ء، ۱۵۶۸-۱۵۶۹ء، ۱۵۷۰-۱۵۷۱ء، ۱۵۷۲-۱۵۷۳ء، ۱۵۷۴-۱۵۷۵ء، ۱۵۷۶-۱۵۷۷ء، ۱۵۷۸-۱۵۷۹ء، ۱۵۸۰-۱۵۸۱ء، ۱۵۸۲-۱۵۸۳ء، ۱۵۸۴-۱۵۸۵ء، ۱۵۸

”گورنمنٹ انگریزی کے احسانات میرے والد کے وقت سے آج تک اس خاندان کے شامل حال ہیں۔ اس لئے نہ کسی تکلف سے بلکہ میرے رنگ و روپ میں شکر گزادی اس معزز گورنمنٹ کی سہلی ہوئی ہے۔ میرے والد مرحوم کے سوانح میں سے وہ خدمات کسی طرز الگ ہو نہیں سکتیں۔ جو وہ طلوع دل سے اس گورنمنٹ کی خیر خواہی میں بجالائے۔ انہوں نے اپنی حیثیت اور مقامات کے موافق ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمت گزاری اور اس کی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے وقت وہ صدق اور وفاداری دکھائی کہ جب تک انسان چھپے دل اور تہ دل سے کسی کا خیر خواہ ہو۔ دکھائیں سکتا۔ ۱۸۵۷ء کے مسند میں جبکہ بے تیز لوگوں نے اپنی محسن گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ملک میں شور ڈال دیا۔ تب میرے والد بڑھوار نے پچاس گھوڑے اپنی گروہ سے خرید کر کے اور پچاس سوار ہم ساتھ کر گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کئے اور پھر ایک دلہ چودہ سوار سے خدمت گزاری کی اور ہمیں خلاصہ خدمات کی وجہ سے وہ اس گورنمنٹ میں برقعہ پر ہو گئے۔ انہوں نے میرے بھائی کو صرف گورنمنٹ کی خدمت گزادی کے لئے بیس لڑائیوں پر بھیجا اور ہر ایک جاب میں گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی۔ اور بعد اس کے اس عاجز کا بڑا بھائی مرزا نظام قادر جب تک زندہ رہا اس نے کیا اپنے والد مرحوم کے قدم پر قدم مارا اور گورنمنٹ کی خلاصہ خدمت میں بدل و جان مصروف رہا۔“ (شہادت القرائن ص ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶)

پیدائش

”میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری دہشت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں مولہ برسی یا سرسوی میں برسی میں تھا اور ابھی دلچسپ و پروت کا آغاز نہیں تھا۔“

(کتاب البریس ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹

بزرگوں نارنج ست اور ملک داری سے کچھ حصہ پایا۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ وہ تمام مقب ہمارے  
 اچھوتوں کی ریاست اور ملک داری لپٹتی گئی اور وہ مسئلہ ہمارے وقت میں ”کربا لکل ختم ہو گیا۔“  
 (کتاب البریج ص ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶)

تعلیم

”بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چودہ ماہ سال کا تھا تو  
 ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں  
 پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی  
 خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔۔۔ میں نے  
 صرف ان کی کچھ کتابیں اور قواعد عربی سے پڑھے اور بعد ازاں کے جب میں ستر یا اٹھارہ سال کا ہوا تو  
 ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل عیسا تھا۔ ان کو بھی  
 میرے والد صاحب نے نوکر رکھا تھا وہ ان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر  
 مولوی صاحب سے میں نے تجوید متعلق اور حکمت وغیرہ علوم میں کچھ جہاں تک خدا نے چاہا حاصل  
 کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد سے پڑھیں۔“

(کتاب البریج ص ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰)

”میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔“ (دانش اہل حق ص ۱۸۳، ۱۸۴)

۱۔ انہما کی شان یہ ہوتی ہے کہ ان کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا اور دنیا میں ای کھلاتے  
 ہیں۔ خداوند کریم ان پر صوم کے درد کو سے کھوں بھاتا ہے۔ مرزا کا دیانی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ امام  
 مہدیؑ، علیؑ، علوم میں کسی کا شاگرد نہ ہو گا۔ مہدویت اور نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا کا دیانی  
 اپنے استادوں کو بھول گئے اور نہایت بے حیائی سے اعلان کرنے لگے۔

دکتر استفساد را نامہ فدا نام

کہ خواندم در دستان بسعد

(درمیں ص ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸،

## شباب

”ان دنوں میں اچھے لکھنویوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو ۱۱ مہینے کے لئے مگر بڑی مدتوں میں مقصد سے کر رہے تھے۔ انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ در تک میں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سلاقت عزیز میرا ان بیورو بشکروں میں ضائع گیا اور ان کے ساتھ علی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہ تھا۔ اس لئے اکثر حج والد صاحب کی راضیگی کا نشانہ بناتا رہا۔ ایک دفعہ ایک صاحب کشتی نے ہودیان آنا چاہا۔ میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ ان کی پیشوائی کے لئے تو میں کوئی جانا چاہتا ہوں مگر میری طبیعت نے نہایت حق کراہت کی اور میں پیار بھی تھا۔ اس لئے نہ جاسکا۔ جس یہ امر بھی ان کی راضیگی کا موجب ہو۔“

(کتاب البرید میں ۱۳-۱۶۵۰ء شیعہ خزانہ ج ۱ ص ۱۸۱-۱۸۳)

”چند سال تک میری عمر کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت (محرمہ دولت فقید) میں بسر ہوئی۔ اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ کٹر نوکری پیش نہایت گندمی زندگی بسر کرنے سے جتنی کو تکلیف پہنچتی اور اپنی دینی دین اور فروع حرام کے اخلاق ریذیل اور شیطان کے بدائی پالیا اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ محنت تھی کہ ہر ایک جسم اور ہر ایک نوع کے انسانوں کا مجھے تجربہ

عظیم الشان تھا میں بہاؤ و قدرتی بودی فکر کا ذہن میان نبوت کا سبب بانیان مذہب کی کہ میں ہوں تو اور انہی کتابوں سے نیا مذہب ایجاد کرنے کی تہاویز سوچی ہوں کی تاکہ آباؤی ریاست کے بدل میں کسی قسم کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ مرزا قادیانی کو جو واقعہ ہے کہ:

ہر مذہب ہے نورِ کرم ہے  
ہر حرف فکر کو دوڑائے تو کاہل ہے

(درمیں ۱۶۵۰ء شیعہ خزانہ ج ۱ ص ۱۸۵)

یعنی تمام دینی نبوت کی زندگی مرزا قادیانی کی تمام لال میر معترف ہے۔ مگر اس عبارت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی زندگی مقصد ہادی میں گئی۔ فی الواقعہ کی ہر شخص کا نشانہ بھی بنتے رہے۔

حج انگریزوں کی اطاعت و خوش خدمت یمن اسلام تھی۔ پس مرزا قادیانی اسلام سے مل گئے اور اندکی تاخیر مانی کر کے وادیہ زین سے طاق فقیر سے

ما ملحق ہو۔ اس لئے ہر ایک محبت میں مجھے لے رہا تھا۔“

(کتاب امیر میں ۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۲ء طبع خزانہ ج ۳ ص ۱۸۶ تا ۱۸۷)

”حیات مسیح کا عقیدہ و مشرکانہ جو ہے۔“ (واقع البلا میں ۱۵ خزانہ ج ۱ ص ۱۳۵)

”حیات مسیح کا عقیدہ و کھنا شرک ہے۔“ (حقیقت الہی میں ۳۹ خزانہ ج ۲ ص ۱۶۰)

”(اور جب میں) حضرت والد صاحب مرحوم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تو بدستور

ان ہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ مگر اکمل حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدریس اور

تعمیر وں اور رہنمائیوں کے دیکھنے میں صرف ہوتا تھا اور بسا اوقات حضرت والد صاحب کو وہ کتابیں

سنائی جاتی کرتا تھا اور میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔

انہوں نے عیسیٰ کی مقدسات میں ستر ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا تھا۔ جس کا انجام آخرت کا کی

تھی۔ اسی ہمارائی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عیش گرد اب غم اور حزن

و اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تہہ لپٹی پیدا کرنے کا

موقع حاصل ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ

نہ ایسے گندے ماحول میں رہنے سے ہی مرزا قادیانی کے حالات کا اندازہ ہو سکتا

ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب جنت النور میں زبان ہندی کے حالات سے قہر و سب سے

رہنا گئے ہیں کہ بغیر کسی انصاف و راز و مخرم اسرار کے لکھتے نہیں ہو سکتے۔ لہذا ان کی محبت کا بھی

تجربہ ہوا ہوگا۔ شاید گھر کے بھیدی مرزا ناصر قادیانی کے خسر نے انہیں مصیبتوں کے

لطف اشارہ کر کے کہا ہو۔

بدعاش اب نیک از حد بن گئے

بوسیلہ آج احمد بن گئے

ج مرزا قادیانی اپنے قول کے مطابق اپنی عمر کے ۵۰ برس حیات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہا

کر شرک رہے۔

۵۔ خسر الدنیا و الاخرۃ شہیدان دہلی کے خون بے گناہ کا صلہ ان کے سوا اور کیا

ہو سکتا تھا؟

یہ یعنی کوئی کوئی حکمت حاصل کرنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنا یعنی نبوت

ہدایت کے دعویٰ کے لئے دلائل تجویز کرنا۔









## مرزا قادیانی کا اصل دعوئی

”کیونکہ یہ دعویٰ ہے کہ تمام دنیا میں خود کو نبی کے طور پر جاننے والے کوئی دوسری ایسی گورنمنٹ نہیں ہے۔ جس نے زمین پر وہ امن قائم کیا جو ہم پر ملے گا جو خود ہم پر ملے گا آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت جس میں اس سے حق کر سکتے ہیں یہ عدالت ہم کو مکمل طور پر تسلیم کرے۔“ (۱) (اس ۵۵ ماہیہ ۱۲۵۰ میں ص ۱۳)

”پس میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں ان قدرت (برائی یعنی) میں لکھا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان قدرت میں چکا نہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک بنیاد کے ہوں اور انہوں سے چھانے اور جانے کے لئے ہماری اپنی اور ہمارے لئے یہ نہیں کہ ان کو کچھ پہنچانے اور ان سے کہہ دو۔ پس اگر اس گورنمنٹ کی غیر شرعی اور دھوکہ دہی ہو، اور انھیں میری غیر اور مثالی نہیں۔“ (دراخت ص ۳۰۳ اور ۳۰۴ میں ص ۲۵)

”اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں میں اول درجہ کا غیر خود گورنمنٹ سے گھبرائی ہوئی ہے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں اس قدر چھانے ہے۔“ (والہ ص ۲۰)

”میں نے یہ کہہ دیا کہ خود کو نبی کے لئے کہہ سکتے ہیں۔“ (۲) (خدا تعالیٰ کے ارشاد کے لئے)

(ضمیمہ ۲۱۱ کا باب ۳ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”یہ عرضداران شخص کی طرف سے ہے جو میرے پیچھے کے اور یہ طریقہ اس کی یہ کہتا ہے۔“ (۳) (خدا تعالیٰ کے لئے آپا ہے۔ پس کو اٹھانے یہ کہہ کہ اس اور نبی سے وہی میں چالی قائم ہے۔ اور اپنے اور ملک مقصد سے جس کی وہ رہا ہیں۔ یہی اہمیت کا طریقہ سمجھانے۔“ (۴) (خدا تعالیٰ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ میں گورنمنٹ کی جیسے کہ یہ برائی ہے۔“ (۵) (خدا تعالیٰ کی ہر وہ چیز جو کہہ دیتی ہے جانے۔ اور میں اور میری مصلحت میں اصول کی چاند ہیں۔“ (۶) (خدا تعالیٰ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”اصل حقیقت یہ ہے کہ خدائی راہ کی ہر وہ چیز ہے جو کہہ دیتی ہے کہ وہ ایک ایسا زمانہ ہوگا کہ وہ ہم سے علم سے ہم پر جائے خدا ایک ظلم حقوق کے حقوق کی ہر وہ چیز ہے۔“ (۷) (خدا تعالیٰ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”ظلم ہر وہ چیز ہے کہ وہ ہم سے علم سے ہم پر جائے خدا ایک ظلم حقوق کے حقوق کی ہر وہ چیز ہے۔“ (۸) (خدا تعالیٰ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”یہاں تک کہ وہ شخص ایک ہے خدا کو کوئل کرے لکھ اور خیال کرے کہ کوئلہ وہی خود ہر وہ ہے۔“ (۹) (خدا تعالیٰ میں ص ۱۵ میں ص ۱۵)

”ایک کتاب کا حکم کو حاصل کرنا ہے اور اس کے سوا۔ اور بھی کسی قسم کی ایسی نہیں جس کی ایک غیرت کے













”دوسروں کے پائی بواست میں سے مجھے جنگ ہو چکی۔ مگر ہمارا ڈنڈہ آخری دنوں تک بھی جنگ میں ہو گا۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”اس (نئی کریمینیا) کے لئے چاند کے خروٹ کا نشان لگا رہا ہوں اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا اب کیا تو لگا کر دے گا۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”ایک سو اکر ۱۰۰ سے زیادہ میں بیوتا تو اس کو انکار کے ساتھ میری گونگی ہوئی پڑی۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”میں نے ادا صاحب داور نے تو ہمارے برے کام کئے۔ ایک بے گناہ کو پٹی شہوت رانی کے لئے قریب سے قتل کیا اور دلا اور دلوں کو بھیج کر اس کی جو روٹھنڈیاں اور اس کو شراب پلائی اور اس سے زنا کیا اور بہت ملامت حرام کاری میں ضائع کیا۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”یہودیوں اور مسیحیوں اور مسلمانوں پر بلا عث ان کے کسی پوشیدہ دین کے پر اتنا تو کہ جن رازوں سے وہ اپنے سرگودنیوں کا نفاذ کرتے رہے ان رازوں سے وہ نئی ٹھیک آئے۔ ہر چوروں کی طرف سے کسی اور راستے آئے۔“ (خبریں ۱۸۷۱ء، ۱۵ دسمبر)

”نئی دنیا (ایک دنیاوی غلطیوں سے محفوظ نہ تھی۔“

(حقیقت المونی میں ۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، ۱۵ دسمبر)

”انجیل سے بھی بدعت؛ کے تحت مکان ہو دھکا ہے۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”ابن مریم نے ذکر و چھوڑا اس سے بہت نام اچھ ہے۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”عبدیسی نکحا است قاسمہ پانچند۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

”سیک کے جہازات مسمریم مع یا علی العرب کا نتیجہ تھے۔ ان میں سے قسم کے شعبوں

۱۔ اس میں تمام انبیاء کو چرکہ کر سب کی توہین کی ہے۔ کسی کی جگہ میں نہیں کی۔  
۲۔ مگر حقہ قصہ یہ میں ملک معظمہ کو خطاب کرتے ہوئے نوویات لہجہ کی لکھت ہیں کہ:  
”اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے اور ان میں سے ہے جو خدا کے برتر ہیں اور ان میں سے ہے۔“

(۱۵ دسمبر ۱۸۷۱ء، فرانسیسی اخبار میں)

کلمہ دہن پہ لگا آئینہ سرمہ سے کھینچ کر پڑا۔  
 "تج چھوڑ کر میرے قتل کرنے کے خون پاؤں اور توحید اور ربی کی عقلمانت میں آکر  
 دیکھ کر چلے جا۔" (۱۲ جون ۱۹۵۸ء کو لندن میں ۵۵ برس کی عمر میں انتقال ہوا)

"ایک مہینہ ۲۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی الپام ہوا اور ان کی پیشکش کیا گیا تھا کہ اگر وہ  
 ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "کونسی بات ہے کہ ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 آپ کی زندگی کا وہ سب سے بڑا لمحہ تھا جس میں ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"

ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔  
 "ایک (بجلی کوٹھڑی) ایسے طرح کے مشین پر ہے کہ اس میں سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"  
 "آپ کو ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں تو ان کے پاس سے ۱۰۰۰ بجلی کوٹھڑیوں کی خریدیں۔"





”سچ سچ ہو (مرزا قادیانی) نے نبوت محمدیؐ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا تھا۔“

(مکرمہ وائس ص ۱۳)

مرزا قادیانی نے اپنے متعلق لکھا ہے کہ ”مقام او بعین اوزارہ تحفید بدور

نفس و سولان ناز کروند“ (تجلیات الہیہ ص ۵، خزائن ص ۱۳۷)

”یہی کریم سے تین علی برادر اخراجات ظاہر ہوئے۔“

(تجلیات الہیہ ص ۵، خزائن ص ۱۳۷)

”روئے آدم کہ قوادہ نکل اب تک۔۔۔ میرے آنے سے ہوا کاش ہنسنے ہوگ

(۱۰، شین ص ۸۴، ج ۱ ص ۱۵۳، خزائن ص ۱۳۷)

”عس اور غیور ہوئے ایک است ہیں۔“ (ایک نقلی کاغذ ص ۸، خزائن ص ۱۳۷)

”سراج اس جسم تکیف حق کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ دنیاویت اعلیٰ درجہ کا شرف تھا۔

اس قسم کے کھٹکوں میں خود ذوالف (مرزا قادیانی) کو تحریر ہے۔“

(ذوالف ص ۷، خزائن ص ۱۳۷، خانقاہ)

عنم مسع زمان و عنم کلیم خدا

عنم محمد و احمد محققی بنشد

(ترقی الخلوب ص ۶، خزائن ص ۱۳۷)

(بقیہ ماحیہ مذکورہ صفحہ)

عمر بھر اتر آئے ہیں ہم میں

نور آئے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

عمر دیکھتے بیوں جس نے اکمل

ظاہر احمد کو دیکھے قادیان میں

(ہدایہ ص ۱۳، خزائن ص ۱۳۷، خانقاہ)

”مرزا قادیانی نے اپنے بڑے مرزا محمودؒ کے کہا تھا کہ:

”ات فخر رسل قرب تو معلوم شد (تذکرہ ص ۱۱۵)

”مگر اپنے مجھ کو سندور کے دریت کے ادوں کے برابر ظاہر کرتے ہیں۔“

(تجلیات الہیہ ص ۱۹، خزائن ص ۱۳۷)

”یہ اس سستاخ نے حضرت مسیحؑ کے جسم مبارک کو کثیف کیا اور مصرعہ کی اعلیٰ درجہ کا

کثیف بنا کر خود بھی کئی دلدہ جب سراج ہونے کا دعویٰ کر دیا۔“



”وہی سن رہی تھیں کہ ان میں سے کون سی ہے۔“  
 (الزکریا: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴)

”میں یہی ہوں جس کی نسبت ان پر یمن سے سونے لیا گیا کہ یا زبور کہہ دیجیے  
 ہے: انہوں نے جواب دیا: ”وہ تو بھلا کیا، تو بھلا کیا؟“ یہ بھی افسوس ہے۔“

(الحجر: ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

”میں ہمت دیتے رہے کہ ان سے جو بایں مسوئی انسان تھے۔ ان کے بچے میرا افسوس  
 اٹھائی۔ حضرت ماریہ علیہا السلام بھی تھے انہوں نے بھی بچہ کر دیا اور ان کے بچوں نے قوت  
 اٹھائی۔“  
 (مریم: ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰)

”یہ کیا بات ہے کہ تم کا بچہ ظلم اور ظلماء! اسے چمکے سمجھا رہے۔“

(الزکریا: ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰)

”صحیح مسلم میں تو اس میں دعویٰ اٹھائی ہے وہی وہی مسیح علیہ السلام نے اٹھائی اور  
 حدیث ہے کہ یہ خواب دیا۔ بانی مہمانی اس تمام سے کہ صرف اس تو اس میں دعویٰ ہے اور  
 کوئی نہیں ہے۔“  
 (الزکریا: ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰)

”آج محمد ﷺ کے رفع خمی کے بارے میں یہی اس بار میں کہ وہ جسم حیات  
 شب مہرانی میں آسمان کی طرف اٹھا لے گئے تھے۔ تقریباً تیرہ صحابہ علیہ السلام تھے وہ تھے۔“

(الزکریا: ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰)

”یہاں وہ نہیں پہنچے گا۔ آج ان کے جسم کے ساتھ چڑھنا اور چڑھ کر اٹھنا یہ  
 عقیدہ نہیں ہے۔ جس پر وہ داولی کا بعد تو ہے۔“  
 (الزکریا: ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰)

۱۔ چنانچہ اسی افسانہ پر مبنی کہ وہ ان کے خلاف ہیں۔ اس سے یہ دعویٰ  
 نے اور سبب ہے کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ  
 کہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں۔

۲۔ تو یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں۔

۳۔ کہ یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں اور یہ دعویٰ کہ وہ ان کے خلاف ہیں۔





تقصیر کی جائے۔ کیونکہ حلال میں جن تکسیر و نہاد تعلیم دی جاتی ہے وہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی اور نہ اخلاقی حالت پر اثر ڈالتی ہے۔ بلکہ صفی سعادت اور نیک روشنی کی مژدہ چھوڑ کر ہے۔۔۔

(از ایس ۲۷ ص ۲۷۰ شائعہ قرآن مج ۳ ص ۳۹۶)

ازانہ میں ایک مجذوب کی بددعائی ہے کہ ”سیخ لکھنا میں آکر قرآن کی لکھنا“

(از ایس ۲۷ ص ۲۷۰ شائعہ قرآن مج ۳ ص ۳۹۶)

لکھنے کا۔۔۔

”قرآن شریف کفار کو سناتا کہ انہیں کرتا ہے اور گندی گاسیاں دیتا ہے۔“

(از ایس ۲۷ ص ۲۷۰ شائعہ قرآن مج ۳ ص ۳۹۶)

”قرآن آسمان پر اُتھا یا گیا تھا۔ میں قرآن کو دوبارہ لایا۔“

(از ایس ۲۷ ص ۲۷۰ شائعہ قرآن مج ۳ ص ۳۹۶)

### احادیث نبوی

”گاہت ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی حدیثوں کو بہت عکس نہیں دی گئی۔ اس لئے

من سب ہے کہ حدیث کے لئے قرآن کو نہ چھوڑا جائے۔ ورنہ ایمان پاتھ سے جائے گا۔

عقل لا یفہم من احق شیئا۔۔۔ اسواں کے اثر نہایت حق نرئی کر رہی تو ان حدیثوں کو

ظن کا مرتبہ دے سکتے ہیں اور میں محمد جن کا مذہب ہے اور ان دو ہے جس کے ساتھ کذب کا احتمال

لگا ہوا ہے۔ مسیح موعود کے لئے بذریعہ میں حکم کا لفظ آیا ہے۔ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفتی

کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گوہر ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے

ناقص سمجھا جائے۔“

(اہل تائیدی غور یہ ہمہ اوجہ نہیں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق! ہیں

[یہ حاشیہ گزشتہ صفحہ] منک خوار کے روایت ہونے کے مقابلہ کیا۔ دلائل بیان کے لئے جو کرانہ

تھا۔ ان کو میں نے چودہ قزاقوں اور حراسیوں کے طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کر دیا اور اس کا

نام جہاد رکھا۔ پس اس حکیم و حکیم کا قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ ۱۵۵ء میں میرا کلام آسمان پر

اُتھا یا جائے گا۔ یہی معنی رکھتا ہے۔ ”سورۃ فاتحہ کی صدرات کا نشان ہے۔ کیونکہ اس میں محمد کا لفظ

موجود ہے۔ جس سے میرا نام محمد مشتق پیدا ہے۔“ (الکلام ص ۱۳۵، از ایس ۲۷ ص ۳۹۶)

یہ محمد دوسری طرف جب منچر یوں سے دوا۔ طہ بن اور منچر یوں نے کہہ دیا کہ مسیح موعود

نی ضرورت نہیں اور مسیح موعود کا کوئی ذکر قرآن میں نہیں ہے تو کہنے لگے اور اصل حقیقت یہ ہے کہ

”فدا کا کلام سمجھنا مشکل ہے۔“ (از ایس ۲۷ ص ۲۷۰ شائعہ قرآن مج ۳ ص ۳۹۶)

اور جب ضرورت پڑی تو موضوع ضعیف اور متراک احادیث سے بھی کام لیا۔

”دیریری اسی کے محارفتیں ہیں اور دوسری حدیثوں کو بعد کی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(ابکار احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۱۳۸)

”میر نے اسی سے لیا جو حدیث وقایوم اور واحد لا شریک ہے اور تم لوگ سرروں سے روایت کرتے ہو۔“

(ابکار احمدی ص ۵۵، خزائن ج ۹ ص ۶۹)

”ہم نے دیکھا یہ اور تم اپنے راویوں کا ذکر کرنے سو اور کیا قہر دیکھو؟ اے کے مقابل پر کھینچتے ہیں۔“

(ابکار احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۹ ص ۱۸)

”جو شخص حکم ہو کر آیا اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس کتاب کو چاہے خدا سے علم پر کہوں کہ سنو اور جس ذخیرہ کو چاہے خدا سے علم پا کر ذکر کرے۔“

(تجوید و بیہ ص ۱۰، خزائن ج ۱ ص ۵۵، حاشیہ)

”کیوں چار نہیں کہ راویوں نے عمداً یا سہواً بعض احادیث کی تکلیف میں خطائی ہو۔“

(ازالہ دوم ص ۵۳۰، خزائن ج ۱ ص ۳۸۵)

میاں محمودؒ جو سورہ طہ فہرہ دیان الفضل نمبر ۳۳۳ ج ۲ ص ۶۹، ۲۹۶، ۲۹۷، ۱۹۱۵ میں لکھتا ہے کہ: ”شیخ موعود (مرزا قادیانی) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے نہیں سنی۔“

مرزا لکھتا ہے کہ: ”ابام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے مکر کو بدل ڈالا اور چوبیسویں طبع میرے نمونی حدیثوں کو کٹر دے دیں۔“

(ازالہ دوم ص ۱، خزائن ج ۳ ص ۳۰، حاشیہ)

”مختلف مکتب کے نئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادت آنے والی روایت کو ناجانی پڑتی ہے۔“

(ازالہ دوم ص ۵۵، خزائن ج ۳ ص ۲۹۳)

”کچھ معتبر عالم کا کتاب میں لکھ دینا کافی اعتبار ہے۔“

(ازالہ دوم ص ۸۷۲، خزائن ج ۳ ص ۵۷۵، حاشیہ)

”ابو ہریرہؓ کی روایت پر قرآن، واکمل و اتم کتاب ہے۔ مگر یک حصہ کثیر و کا اور طریقہ

اے نہ کہ وہ بالحوالوں سے قدر نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ علماء، جن سے جو کٹر نامہ اور کلام روایتی ہو کر آیا ہے، حدیث کو بالکل رہتے تھے۔ نور الدین، ابو انکریم، حسن امر و علی و غیرہ مرزائی مولویوں نے اسام کے مکر کو بدل ڈالا۔“

یعنی جہاں اپنے مطلب کے موافق کوئی غلط اور مبہم قول کسی آدمی کا ملے اسے نقل کر دیا اور جہاں مطلب کا ناسا دیکھا وہاں صحیح احادیث کو بھی ٹھکر دیا۔

بادشاہ غیرہ کا متصل اور ہمدرد طور پر احاطہ سے لے کر ہم نے یہ ہے۔

(از انوار باغ ص ۵۵۶ خزائن ج ۲ ص ۲۰۰)

”کیا یہ اندیشہ ہی بات نہیں کہ حدیثیں کی تحقیر اور توکل اور عظمت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ مگر کیا ان سب کا اٹھا ہوا نوشتہ تھے یہ ہے۔“ (تقدیر و پیش رو ص ۱۲۷ خزائن ج ۲ ص ۱۵۶)

”حدیثیں سے یہ ہوتا تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے مسلمات میں داخل کرتے باوجود اس بات کو وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے۔ کیا وہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ قطعی اور تمام راویوں اس حدیث کے اور تمام وادوں کے جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور محدثوں میں لایا۔ اول زمانہ سے اس زمانہ تک منسہ اور قاسمی ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے۔“

(ذکر اہل حق ص ۱۰۷ خزائن ج ۲ ص ۲۰۰)

”مگر اس حدیث خوب چمکتے ہیں کہ صرف محدثین کا فتویٰ قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔“ (غیر منہج بہ تصریح ص ۱۰۷ خزائن ج ۲ ص ۲۰۰)

محمود کر فرزند کو آقا خان مخالف پر تھے سر پر مسلم اور بخاری کا دیا تا حق کا بار جب کہ ہے مکان کذب و خبر دی اخبار میں کچھ رسالت ہے کہ ہمیں سب نہیں پر انحصار بیک اور نے فریق دیکھا ہے اپنی آکھ سے جبکہ خود وہی خدا نے وہی خبر یہ باور بار پھر یقین و محذور کر یہ کہ کتابوں پر چلیں خود ہو روایت ہے بہتر یہ بقول پر خبر تفرق اس میں شکوں کی کثرت سے وہاں جس سے ظاہر ہے کہ راوی نقل ہے ہے اعتبار (در ضمن ص ۸۱ و ۸۲ خزائن ج ۲ ص ۱۵۶)

مرزا فی تعلیم کا خلاصہ

”یہ نور منست بندہ استان میں داخل ہوتے ہی ایک درہ حالی سرسری اور حتیٰ کی تلاش کا اثر لاحق ہوا ہے اور بلاشبہ یہ اس حدیث کی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جو داری ملکہ معظمہ قیصر و بند کے دل میں یہ شورش و غبار کی رویت کی نسبت مرکوز ہے۔“ (تقدیر و پیش رو ص ۱۲۷ خزائن ج ۲ ص ۲۰۰)

”سہ ہمارے لئے جناب باری تعالیٰ صل جلالہ نے دولت عالیہ بد طایف کو نہایت ہی مبارک کیا کہ ہم میں باہر کثرت سلطنت میں اس باچیز دینی کی صد باز بخیر و اور اس کے غالی تعلقات سے فائدہ بردار بن گئے اور خدا نے ہمیں ان امتحانوں اور آزمائشوں سے بچایا کہ جو دولت اور

نہ خود اس کو اور ساتھ نہ شدہ ابھی حدیث کو ظن کا روپ دے رہے تھے۔ ابھی تحریر نہیں شروع کرا رہے۔

حکومتِ برطانیہ اور امارت کی حالت میں پیش آئے اور روحانی حاکموں کا ستیاناس کرتے ہیں۔“  
(تجدیدِ تفسیر میں ۱۹ ج ۱، ص ۲۷۰)

”خدا تعالیٰ نے ہم پر محسنِ مومنیت کا شکر ابراہیٰ فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سوا کر ہم اس محسنِ مومنیت کا شکر ادا نہ کریں۔ یا کوئی شر نہیں نہ ادا کریں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ جس کے احسانات کا شکر کرنا میں فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیا۔ میں جی جگتہ ہوں کہ محسن کی بد فہمی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ میرا مذہب۔ جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دو طبقے ہیں۔ ایک یہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن و امان لایا ہے۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنتِ حکومت برطانیہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں صاف حق تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو۔ اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بنے رہو۔ سوا کر ہم مومنیت برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بدویہ کون ہوگا۔“

(شہادۃ القرآن ج ۶، ص ۲۷۰، ج ۱، ص ۲۷۱)

”مومنیت انگلیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ سلطنتِ مسلمانوں کے لئے آسانی بہت کا قسم رکھتی ہے۔ خداوندِ رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ رحمت بھیجا ہے۔ الہی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔“  
(شہادۃ القرآن ج ۶، ص ۲۷۱، ج ۱، ص ۲۷۲)

”میں حقیقت میں خداوندِ رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک بارانِ

۱۔ حکومتِ سلطنت کا تھمن جانا اور افریقہ کا غلام ہونا بھی مرزا قادیانی کے مذہب میں خدا کی طرف سے انعام ہے۔ مؤلف

نوٹ: میرا یہی مسیحیت کے نبوت میں (۱۹۔ ص ۱۹، ج ۱، ص ۲۷۰) میرا ایک مجذوب کا غیر شرع انہام نقل کیا ہے۔ جس کے راویوں میں فقہاء کوہِ پنداری، یونانچور، سوہا جگت کے نام درج ہیں۔ مرزا نیوں کی حدیث کی کتاب سیرۃ النبی میں بڑے بڑے معجزہ راوی ہیں۔ مثلاً بیان کیا مجھ سے مرزا جہنڈا لکھتے تھے۔

۲۔ کیا کوئی مرزا قرآن کی کسی آیت سے یہ صاف قلم نہ دیکھا سکتا ہے۔ (مؤلف)

حمت بھیجی ہے۔ جس سے پورہ اسلام کا بچہ اس ملک و خباب میں سرسبز ہوتا چلا ہے۔“

(شہداء القرآن میں ۹۳ بڑاؤں میں ۹۳ ص ۳۹۰ حاشیہ)

”سوائے عاجز نے جس قدر انگریز کی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ہوا نہیں گیا۔ بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تائیدوں نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہیں۔ مجھ کو اس شکر و انکسار پر مجبور کیا ہے۔“

(شہداء القرآن میں ۹۳ بڑاؤں میں ۹۳ ص ۳۹۰ حاشیہ)

”میری شہادت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اونی الاہیہ میں داخل کریں اور دل کی چٹائی سے اس کے مطیع رہیں۔“ (مضامین ۱۰ ص ۳۳ بڑاؤں میں ۱۳ ص ۲۹۲)

”اسلامی سلاطین کا وجود اسلام کے حق میں بڑی مصیبت ہے اور دین سے لئے ان کے دین محنت ہی منجھوں ہیں۔ ان عیش پسند بادشاہوں کا وجود مسلمانوں پر بھاری غم سبب ہے۔ جو پاک بیروں کی طرح زمین پر ٹپک گئے۔“

(فہدی و تحفہ حسن بی بی ص ۴۲ بڑاؤں میں ۹۳ ص ۳۹۰ حاشیہ)

”سلطان روم کی نسبت سلطنت انگریزی سے زیادہ وفاداری اور اطاعت و کھنٹی پانے۔ اس سلطنت کے اندر سے سر پر وہ حقوق ہیں جو سلطان کے نہیں ہو سکتے۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔“

(تحفہ حسن میں ۱۹ بڑاؤں میں ۳ ص ۲۰۲)

”دیکھو میں قسم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار سے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے گھسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی۔ بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔“

(رسالہ جنہ میں ۱۵ بڑاؤں میں ۱۵ ص ۱۱۵)

اب تم میں سے وہ سیف کی طاقت نہیں رہی

بھید اس میں ہے یہی کہ وہ جاہل نہیں رہی

یہ تم میں سے جو بھی لڑائی چ جائے گا

وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

(درمیان میں ۲۱ ص ۲۱۱ بڑاؤں میں ۱۵ ص ۱۱۵)

و اس سے مراد غالباً قادیانی دھرم ہوگا۔ (مؤلف)

ج چنانچہ یہ مسلمان یورپ کی استعماری حکمت عملی میں سنگ گراں ثابت ہو رہے تھے اور مرزا یحیٰی کے آقاؤں کی نظروں میں غارتگری کا ایک حربہ بن چکے تھے۔ اس لئے ان کی بدگواہی کی جگہ مرزا نے اپنی کتب میں کی۔ (مؤلف)

”فسن الحکم القی اودع هذا الدین لیزید ہدی المہندین ہو الجہاد

الذی امر به فی صدر ذسن الاسلام قم فیہی ل غنہ فی حذہ الایام“

(مشہور تفسیر: ۱۷ ص ۳۰، خزائن ج ۱ ص ۸۱)

(تفسیر: ۱۷ ص ۳۰، خزائن ج ۱ ص ۸۱) پر یوں کو بر فضائی کرتے ہیں کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اسے دستور خیال دین کے لئے لازم ہے اب جنگ اور قتال  
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے  
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فوری فصول ہے  
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ دیکھتا ہے اعتقاد

”جب حضرت مسیح علیہ السلام تو اس زبر علی ہوا کا پتہ لگ گیا جو یہ سائیں میں چلی رہی  
تھی۔ تو آپ کی روح نے آسمان سے اترنے کے لئے حرکت کی اور یاد رکھو کہ روح الے میں ہی  
ہوتی۔“ (آئینہ کمال ج ۵ ص ۵۵، خزائن ج ۱ ص ۸۱)

”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ نے آہستہ آہستہ کم کر دیا۔ حضرت  
مسیح علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچ نہیں سکتا تھا اور  
شریخوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور ہزاروں کا قتل  
کراہرام کیا گیا۔۔۔ اور پھر مسیح مسعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف ہو کر دیا۔“

(ابن کثیر ج ۱ ص ۸۱، خزائن ج ۱ ص ۸۱)

۱۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا کو تاریخ شریعت محمدیہ ہونے کا دعویٰ تھا۔ جہاد کا حکم اس کے  
زمانہ میں منسوخ ہو گیا تھا۔ یعنی مرزا کہتا ہے کہ جہاد جس کا حکم ابتدائے زمانہ اسلام میں تھا۔ وہ اس  
زمانہ میں برہمنوں نے سہا سے منسوخ کیا گیا ہے۔

۲۔ اس سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی تاریخ کے قائل تھے۔

۳۔ گو یا مرزا قادیانی صاحب شریعت نبی اور تاریخ شریعت محمدیہ تھے۔ لہذا  
مرزا نے ان کا یہ کہنا کہ ان کا دعویٰ غیر منطقی ہی ہونے کا تھا۔ بالکل غلط ہے۔ مرزا قادیانی  
(ابن کثیر ج ۱ ص ۸۱، خزائن ج ۱ ص ۸۱) پر لکھے ہیں کہ: ”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔  
جس نے اپنے دلی کے ذریعہ سے چھامرا اور نبی بن گئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون  
مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے دو سے بھی ہمارے مخالف ملزم  
ہیں۔ کیونکہ میر تقی میر بھی ہے اور نبی بھی۔“







میرزا قادیانی کے زمانہ میں "یہ خدا پرست کھلے ہو گئے۔"

(ایضاح ص ۶، ج ۱، ج ۲۳ ص ۱۲۵)

"میں اپنے والد اور چھائی کی وفات سے بعد ایک کوشش نہیں کی تھی۔ تاہم ستر برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور کامیابی میں اپنی قسم کے کام لیتا ہوں۔ اس ستر برس میں جس قدر کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی امداد اور امداد کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نیا ریت مندرجہ ذیل تھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس ممانعت جہاد کو ہٹانے کی کوشش کی۔ اس کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں۔ جن کی چھپوائی اور اشاعت پر بڑا بار دیکھنا شروع ہوئے اور دو کتابیں عربی اور فارسی اور دو اردو مصر اور بغداد و افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔"

"میری عمر کا اکثر حصہ اس مملکت کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ میں نے کمر نعت بہادار انگریزی حکومت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتیقات شائع کئے ہیں کہ اور سب کی اور سب کی انکھی کی جائیں تو پھر اس افکار میں ان سے بھر پور پیش کشی کریں تو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور دہلی تک پہنچ جائے اور میری جیوش و شہادت کے لئے اس مملکت کے بچے خیر خواہ ہو جائیں اور یہی غولی اور مسیح غولی کی بے امنی رہا انھیں اور جہاد کے جوش دینے والے مسلمان ہو اوروں کے لئے اور آپ کرتے ہیں۔ ان کے دنوں سے مدد و ہمدردی ہو جائے۔"

(ترجمہ اقتباس ص ۱۵، ج ۱، ج ۱۵ ص ۱۵۶)

یہ حکم من کے جو بھی لڑائی میں ہونے کا  
وہ کافروں سے جنت ہی میں آجائے گا  
اک معجزہ ہے یہ طور پر یہ پیش گوئی ہے  
کافی ہے سوچنے کو اور اس کوئی ہے

(درشن ص ۱۰، میرزا محمد قادیانی ص ۷، ج ۱، ج ۱۵ ص ۱۵۶)

۱۔ وقتی کہ وہ پھیلائی اک سہمان بجا انکار مرزا صاحب لکھا کہ قادیانی کا یہ بچے تھے۔ ہندو مرزا صاحب سے یہ بڑی خدمت اسلام ظاہر ہوئی۔

۲۔ غیور کے معجزوں سے مردے زندہ ہوا کرتے تھے۔ دین حق کا بول بالا بنا کرتے تھے۔ ان کے معجزوں کی ترقی کے لئے ہوا کرتے تھے۔ (تجدید حیات کے معجزہ)







”سلوکی سعد اللہ رحمہ اللہ حیوانی قاصد، شیطان، طبیعت، منکوس، غلطہ، سلباً، دھڑکی کا بیٹا اور دامد الحرام ہے۔“

(تحریر حقیقت، اونی ج ۱۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۵)

”امیر اعلیٰ حدیث محمد بن حسیں دہلوی، ابولہب، نابالغ ہے۔“

(مواہب الرحمن ص ۱۵۰، خزائن ج ۱۹ ص ۳۸۸، ملاحظہ)

ای طرح مرزائی تمام کتابیں بد اخلاقی کا مظاہرہ ہیں۔

نوٹ۔ مرزا قادیانی کی طرح مرزائی بھی جیسا موقد دیکھتے ہیں مثل کرتے ہیں۔ خوب کمال اللہ مرزائی لکھتا ہے کہ: ”شیخ یعقوب علی تراق قادیانی نے ولایت ہوتے ہوئے مجھے جہاز میں کیا کہ ہمیں یمنی جماعت قادیان کو تاراج کئے بغیر احمدیوں سے ہمارا اعتبار مطلق ہے اور ہم اس کا اہلہ کریں گے۔ میاں محمود احمد صاحب اب دوسروں کو کافر کہنے میں متاثر ہیں۔ اب ضرورت وقت نے یا شاید کسی کے اشارہ نے انہیں مجبور کیا کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا۔“

(مہد کمال ص ۶۲)

## اہل اسلام سے سلوک

”اہل حق اللہ حرامزادے ہیں۔“ (انوار اسلام ص ۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۵)

”مسلمان جنگوں کے سوا اور ان کی غور کشی آفتوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(مہم اہدی ص ۱۰، خزائن ج ۱۳ ص ۵۳)

علمائے اسلام کی شان میں یوں گوہر افشانی فرمائی۔ اے جذبات فرقہ مولویان، اندھیرے کے کیڑو، اندھے، نیم دہریہ، ابولہب، جنگل کے وحشی، ناپکار، پلید، دجال بد بخت، مفسر جوہا، اشرار، اوہاش، پلید طبع، بد ذات، بد چلن، باطنی جہاد، ثعالب جو بڑے پھار، متعاقب، یہودیت کا خمیر رکھنے والے، خنزیر سے زیادہ پلید، غلی گدھے، دول کے کچھ دم، ذراؤں کی طرح سحر، ذات کے سیاہ وادغ ان کے منکوس چیروں کو سروس اور بندوں کی طرح کر دیں گے۔ زندہ ہیں، تنک، ننگان، بوئیں اللہ چلین، روسیاد، روہا ہا باز، برأس، المستدین، برأس، اتحادین، سغلی ملا بے لھر، ہلشی، مہیا، مثریر، مکار، ہلال، منکوس، مقارب، جوہا، افغانی، فہست، یا عبد الشیطان، کتے، کتید، در کیم، مادرزاد اندھے، گندی روح، معافش، مذول، مجبور، مجنون، درندہ، قفس، طہست، منکوسوں کی بیک بیک انجاست سے بھرے ہوئے۔ وحشی طبع، ہابان، ہابٹین، بندوز اور علیہم تعالیٰ لعن اللہ

۱۔ مسلمانوں کو ایسے متافقی اور چال بازی سے بوشیار و متافقی ہے۔

والف لہ الف مرۃ۔ (نقل از معانی ص ۷۰)

نوبت مرزا قادیانی نے اپنے تمام مضمون کو زیر یہ ایجنڈا قرار دیا اور ایجنڈا کا ترجمہ کتاب (مجموعہ المومنین ص ۳۵، المومنین ص ۱۹، ص ۳۷) پر زن یا زن کے زائے اور (ص ۹۵، المومنین ص ۱۹، ص ۳۷) پر زن یا زن کی بازی اور (ص ۹۵، المومنین ص ۱۹، ص ۳۷) پر زن یا زن کا حشر کیا ہے، مرزا قادیانی نے ہزار ہا مقدس انسانوں کی ماؤں کو اپنی سندھ گالی دی ہے اور ایک ایسا الزام لگایا ہے جس کی بناء پر وہ شریف انسان ہلانے کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

مرزا محمود قادیانی فرماتے ہیں کہ: ”تمام اعلیٰ اسلام کا خراج خردوارہ و مسام ہیں۔“

(آئینہ معارف ص ۳۵)

”کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔“

(انوار خلافت ص ۷۰)

”مسلمانوں سے دشمنی و ملاحضہ جائز نہیں۔“

(برکات خلافت ص ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲)

”کسی مسلمان کے بچے کو بھی جنازہ نہ پڑھو۔“

(انوار خلافت ص ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲)

”اب شیخ (مرزا قادیانی) اس لئے آیا کہ اپنے مخالفین کو کسوت کے تحت

پتھر سے۔“

”مذہب قادیانی نے آپ (مرزا قادیانی) کا نام پسند رکھا ہے۔ تاکہ پہلے جس کا یہ اسلام کو

تو یہودیوں نے سولی پر لٹایا تھا۔ مگر آپ مسلمان کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹا گئے۔“

(شہرہ المومنین ص ۲۹)

۱۔ مسلمان و رد و بددینی پڑھتے ہیں اور مرزا قادیانی کی زبان و قلم سے بھی کے ورد

بزارہ کے بزارہ اعلیٰ نکلتی ہیں۔

۲۔ ۱۹۶۴ء میں بمقام بھیر مرزا کیوں نے ایک مسلمان کو بے حق قتل کر دیا تھا۔ حال

ہی میں بمقام ڈیرہ و ہند ایک مسلمانوں کے سروں کی اینٹوں اور لٹھیوں سے مرزا کیوں نے تو وضع

کی جلد مسلمانوں کے مویش پر برقت و قہر کی بجائے مٹا دیا مسلمانوں کو زور و جبر کیا گیا اور جیسا

بالسبب کو رام کہنے والوں نے جیسا بالاشی پر عمل کر کے نہیں پس پر اپنی قوت صرف کر دی۔ کار

کمان مہل پر جس قدر کھلم کھیم ہوا اس کی حقیقت دنیا پر آشکارا ہے۔ ان کے مکان جلا دیئے گئے

اور ان کے ایک فرزند ستری محمد ایں کو مرزا محمود نے خاص مرید کے قتل کر دیا۔ غرض اس جماعت کی

اسلام کی ان جان ناقابلِ رست صورت اختیار کر رہی ہیں۔ قادیان میں کسی مسلمان کا دل

و جان و آبرو محفوظ نہیں۔ (الف)



”اگر ایمان و عدل میں حضرت مسیحی علیہ السلام کی آمد غائی کا پتہ بھی لا کر نہ ہوتا اور صرف میرے مسیح مہم جوئے کا اثر مروجہ قیود و شروط جو سالہا سال بعد پڑا اور پھیلنے کے لئے تیار ہوئے یہ شواہد ہی۔ وقت پر جاتا۔“ (۱) (خوارزمی میں صفحہ ۱۵۱)

”انچھ میں بارہویں صدی چارچند لاکھ لڑے۔ ہر ایک اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شہادت سے نوازا ہے میں جسے سوچا تو درود ہے اور میں حضرت مسیحی علیہ السلام کی آمد غائی کے رکھی جو عقیدہ چرچا ہوا۔ جب بارہویں صدی گئے تب وہ وقت آئیں جس کے لئے ہر اصل حقیقت گھول دی جائے۔ تب تو اس سے اس بارہویں صدی میں الہامات شروع ہوئے کہ وہی مسیح مہم جو ہے۔“ (۲) (خوارزمی میں صفحہ ۱۵۱)

”مجھے اس کلمہ شہادت کی پانچ (پانچویں) سلطنت اور خلیفہ مائیت میں جو دل خوش ہے۔ نیکو میں ہے اندھ میں، اندھ میں، اندھ میں، اندھ میں، اندھ میں، اندھ میں۔“ (۳) (مجموعہ اشعار، ص ۱۰۰-۱۰۱)

”خوارزمی کو مسلمانوں سے بدظن کیا

”اس میں غامبی خیر اور عقاید میں میری مائیت کے لئے آیا اور اس نے مجھے اپنی کلمہ شہادت سے انوار میں سے لطف پانچویں تخت مائیت لکھ دی۔ وہ مقام حال بھی میں نے اپنے شاہزادہ زبور صفحہ ۱۵۱-۱۵۲ میں لکھا ہے۔ وہی اشتہار تھا جس کی وجہ سے بعض مسلمان

مرزا نے حضرت ملیکوں سے اسلام کے پاس میں آجستہ آپس پناہ قائم کیا۔ وہی بارہویں صدی کا عقیدہ لیا۔ پتہ مسیح قوم ہے۔ ہر یکہ، ہر یکہ، ہر یکہ اور پھر کلمہ ایسی ہوئی نبوت لیا۔ وہی کلمہ عام بتہ مرزا کی مائیت کو قبول کرتے تھے۔ (۴) (مذکورہ)

”مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ میں نے وہی ایمان میں لیا اور بھی شک کروں تو کافر ہو جائوں۔ (۵) (تجلیات ایب میں صفحہ ۱۵۱) اور میں نے وہی کلمہ لکھا ہے کہ بارہویں صدی میں ہے۔ اب مرزا کی من سے حقیقت یہ کہ صدر ۱۵۱ امتداد میں پیش کرتے ہیں کہ ایمان برائی کو قرآن کی حدقت میں نہیں ملکتی ہے۔“

۳۔ ملکی زمین تیار ہو چکی، انھیں کے اندھوں کی رہنمائی قائم ہو چکی۔ مرزا میں مسیح بن کا قتل ہو گیا، درحالت موافق ہوئی۔ نیز اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلمات مسیح کا عقیدہ صرف ایمان بنیاد ہے۔ اور قرآن و حدیث میں کسی جہالت مسیح کا ذکر نہیں۔ (۶) (مذکورہ)





”مہمانوں کا اصرار پڑ پڑا ہوا ہے اور ہزار ہا مسلمانوں نے دل میری پانچس سال کی  
نوشتر سے صاف نہ کیے ہیں۔ لیکن اس میں جو شک نہیں کہ اعلیٰ شیر ممالک میں یہ قبائے  
اب تک نہ لڑی ہے پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس قوم نے مسیح کا خدا اور مہربانی اور یہ کوشی کھ  
یا ہے۔ اُنوں کہ یہ پچھلے خدا کا مسیح نہیں ہیں۔ اب تمہارا جو ہے جس میں مہمانوں نے لگے  
ہیں نے چپاں نہ رہے چھوڑ دیا۔ اپنے سامنے اور یہ موط کتاؤں اور انتہا راست اس ملک اور غیر  
غیر میں شامل کئے ہیں اور یہ انہماکوں کے حصہ نہ لگے۔ اُنہ سے وہاں ہے کہ اس ملک سے  
مسلمانوں کا اسن پاک روج ہے۔ اور یہ مسیح تو مری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک  
ایسے نئی توحید اور مہربانی کے متعلق ہیں جو ان کے زعم میں دین انہوں نے چھوڑ دیا۔“

(مذہب و فقیہ میں ۴۰۰، انجیل میں ۱۵۰، ۱۲)

”اس سے انکار نہیں ہوتا کہ مسلمانوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کا مذہبی  
تعلیم بن کے عصبانیت ہے نہ اب ”مذہب“۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جماعت سے ایک ایسے  
خون خوار مہربانی کی انتظار میں ہیں کہ وہ یا تو زمین کوئی انہوں نے انہوں سے راف نہ کرے گا اور  
نہ فہمی ملے یہ بھی اس کا قبول ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آسمان سے اس سے انہوں  
کے کہ وہ مہربانی کے ساتھ سے یہ وہ انہماکوں کے کہ انہوں نے انہوں سے بھی نہ لگے۔ اور یہ  
بہداری کے۔“

”بعض مہمانوں نے مسلمانوں میں اس مضمون کی بات۔ اس میں اس کی اور بعض  
نے اُنہ کا پیچھے اور بعض نے سختی و درشتی سے بھی لکھے کہ انہوں کی مسیحی قوم اور مسیحیوں  
پر یہی ترجیح دینی۔“

”ان لوگوں (مسلمانوں) کے عقلی اعتقاد اگر کہتے ہوں تو مہربانی میں کسی نہ کسی  
پچھلی پانچوں جن میں وہ انہماک ہے۔ ملکہ معظمہ کو بھی مہربانی کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور بہت  
بے پرواہی کے ساتھ سے یہ کرتا ہے۔ جن قوم کسی امر میں جگہ نہیں لے سکتے۔“

”انہماک کا لفظ قابلِ غور ہے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ انہماک کی ایسے خیال کو بھی نہیں کہنا کہ کا  
نفس اب اس کے لئے ایک یہ لکھنا چاہیے کہ (مذہب)۔“

”اس میں جب کہ ان کی توحید کے اثر سے کلیہ مشن ہوں ہوگا۔ ان کے اب اس میں  
غیر ہوں اور انہوں کے امور میں نہ لگے۔ اور گاہیں جو انہوں نے اپنی تسامح میں۔ اس اور وہی  
اس امر پر ہے کہ انہوں نے اپنے انہماک سے یہ دیکھا ہے۔ یہ نقل کردہ ہیں۔ مولف





- ۸ اندھوں کے اپنی (نفل) ہے۔ (زمزم پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۹ نمر کے خواب میں ایک کتا ہے۔ یہ اندھوں اور بینوں کا کتا ہوتا ہے۔
- ۱۰ (آپریل ۱۹۷۵ء میں لاہور میں شائع ہوا)
- ۱۱ خدا جانتا ہے کہ وہ کھوئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (۱۹۷۵ء)
- ۱۲ میں شمع سو رہی ہوں۔ (عبد القادر بن علی، لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۱۳ اولین اعلیٰ ہے کنگہ برادر۔ (۱۹۷۵ء)
- ۱۴ روزگار پانی میں۔ (پروفیسر، لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۱۵ آریوں کا بادشاہ۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۱۶ خیر ہو نسیم۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۱۷ اسرائیلی غلبہ میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا (۱۹۷۵ء)
- ۱۸ تاریخی انقلاب میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا (۱۹۷۵ء)
- ۱۹ اشرافی انقلاب میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا (۱۹۷۵ء)
- ۲۰ منجم محمد۔
- ۲۱ میں بھی مری۔
- ۲۲ (تعلیماتی میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا) (۱۹۷۵ء)
- ۲۳ آدم خور (۱۹۷۵ء)
- ۲۴ درہم بہ درہم (۱۹۷۵ء)
- ۲۵ عارضہ خرافات۔ (۱۹۷۵ء)
- ۲۶ (شاید ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا) (۱۹۷۵ء)
- ۲۷ درت کرنا۔
- ۲۸ سید علی۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۲۹ ایک نفل۔ (۱۹۷۵ء)
- ۳۰ نفل، راقیہ۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۳۱ نفل، راقیہ۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۳۲ ایک نفل۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)
- ۳۳ ایک نفل۔ (لاہور، ۱۹۷۵ء)



## متضاد اقوال

بطور نمونہ چند اقوال ذیل ہیں کہ

۱۔ ”سچائی قبر کھلیا میں ہے۔“ (از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

”حضرت عثمان غنی علیہ السلام کی قبر بارش میں ہے۔“

(استغنی عنی عارفی، ص ۶۶، حرمانی، ص ۳۰۹)

”حضرت عثمان علیہ السلام کی قبر کھیر میں ہے۔“

(در الحقیقت، ص ۱۹، بحرانی، ص ۳۰۹، ص ۱۰۶)

۲۔ ”ریل و جہیز ہو گئے ہیں۔“ (تخلی لیلہ، ص ۱۳۸، حیدرآباد، سن ۱۳۳۳ھ)

”آپال قومیں بدل ہیں اور ریل ان کا ٹھکانہ ہے۔“ (از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

”پادری بد چل ہیں۔“ (از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

”ہمسایہ ہی نہ بد چل ہے۔“ (از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

۳۔ ”خدا انھوں کا قانون قدرت پر مگر بدل نہیں سکتا۔“

(از علامہ، ص ۸، قادیان، سن ۱۰۵۰ھ)

”خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔“

(از علامہ، ص ۹۹، قادیان، سن ۱۰۵۰ھ)

۴۔ ”سچ ہو گا، اپنے وقت پر اپنے نشانوں کے ساتھ آگیا۔“

(از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

”اس نے جڑے زوٹیل اور دھوئے کا دعویٰ کیا ہے جس کو تم فہم و کس سچ و غوغائی کر

پہنچے ہیں۔ میں نے یہ دعویٰ کر گز نہیں کیا کہ سچ میں مریم بچوں کے غلط فہمی اور بھڑکے ہوئے

ہو، اس پر غصہ ہی درگاہ ہے۔“ (از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

”تمہیں یہ کیا کہہ دیا، ان میں سے۔ جیسے اور میں بڑی مٹی میں سچ جائیں۔“

(از ابراہیم علیہ السلام، سن ۱۰۵۳ھ)

۵۔ ”اے سچ کے لئے تیار ہو، سیدہ! نے تیرے کی شہر نہیں دلی۔“

(از سچ، ص ۱۰، قادیان، سن ۱۰۵۰ھ)

۶۔ ”کیا یہی وہ حقیقت ہے جو حضرت علیؓ پر بقول مرزا مفتاح نے سوائی تھی اور مرزا  
سورب مکشاف ہوئی۔ صرف وہاں کی حقیقت کے متعلق یہ مختلف قول مرزا کے ہیں۔“

"وہ اس پریم کوٹے کے وہاں ہے کوئی بھی نہیں ہو گا۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "نہیں آئے وہ اسے کبھی سوچو گا کہ وہ اس سے یہ چلے ہے اس کا کبھی حد نہیں ہے یہ  
 نشان دہی کیے کہ وہ بھی بھی ہو گا۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "کبھی صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔ ہندو اس نے بھی تم۔"

(۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)

(۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)

(۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)

(۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)  
 "صلیب پر لٹھڑی نہ دھنسنے۔" (۱۰۱ میں ۱۹۹) (۱۰۱ میں ۱۹۹)



”ظہر ہے کہ ایک دل سے دو متقاض باقی نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان یا ایک جلاسا ہے یا منافق۔“  
 (ست لہجوں، ۲۱، جز اول، ص ۱۲۳)  
 ”اس شخص کی حالت ایک عجیب و غریب انسان کی ہے کہ کھانا کھاتا قفس اپنی کھام میں رکھتا ہے۔“  
 (حقیقت الودع، ص ۱۸، جز اول، ص ۲۴)  
 ”کوئی دانش مند اور جانور جو اس آدمی کو ایسے متفاد اور متفادہ کر نہیں دے سکتا۔“  
 (۱، ص ۲۱، جز اول، ص ۲۲)

”جھوٹے کے کھام میں بے قفس ضرور ہوتا ہے۔“  
 (ضمیر راجین حصہ اول، ۱۱، جز اول، ص ۲۵)

### نشانات صداقت

”مسحیح مہجور کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ ان پر ہر دو چادریں ڈھائی۔ ان سے مراد مسب تاو طریقیہ خواب دو چادریاں ہیں۔ جو بندہ میں موجود ہیں۔ اور ان سے مراد کثرت پیشاب سے خراہ کر اس مدت سے ہے کہ رات کو سو سو دفعہ پیشاب کرتا ہوں۔ سر کی وجہ سے غفلت اور ضعف قلب اس قدر ہے کہ ایک سیزم سے دوسری سیزم پر قدم نہ رکھتا۔ اور توپوں معقول ہوتا ہے کہ تیرا بھرا کر اور اب جس شخص کو ہر وقت خوف جان لاکھ اور دولت ماننے نظر آ رہی ہو۔ اس کو کب ذرا تھوکتی ہے کہ خدا نے لم یزنی کی نسبت التزام دہی سے کام لے۔ ڈاکٹروں نے تسلیم کیا ہے کہ کثرت پیشاب کا مریض مسلسل ہمدردی کی طرف موت کے نذر ہے۔ چھوٹا ہوتا ہے اور محل قتل کرنا۔ کا تمام بدن افراسو جاتا ہے۔“

(اربعین، نمبر ۳، ص ۲۵، جز اول، ص ۲۵)  
 حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق نکتے ہیں کہ ”اس کی پیشگوئیوں کی تصویر۔ ہر طرف سے کہہ لے آئیں گے قضا چاہیں گے لڑائیوں ہوں گی۔ پس ان امور پر خدا کی صفت جنہوں نے انہی انہی پیشگوئیاں اس کی خدا کی پر دلیل ٹھہرائیں۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے۔ کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا نہیں کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس کا ان امور انہی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نہ کر رکھا۔“  
 (ضمیر ایام، تقیم ص ۲، جز اول، ص ۲۸، حصہ ۱)  
 ”عاموں میری صداقت کا نشان ہے۔ عاموں میری نصرت کے لئے بھیجی ہے تاکہ نشان پورے ہوں۔“  
 (۱، ص ۲۱، جز اول، ص ۲۲)

”سوروز تہ میری صداقت کی گواہ ہے۔ کیونکہ اس میں لفظ اُحمد ہے۔ جس سے میر نام احمد مشتق ہوا ہے۔“  
(کتاب: اسلم ص ۱۳۵، قرآن مجید ص ۱۳۹)

”آئیے، اُحمد آپ نے کرم اللہ جیایا تھا۔ تو بے ساختہ ران پر ہاتھ مار کر لیا تھا کہ تانتا تو وہی وقت یہ پیش گوئی پوری ہوئی تھی کہ امام مہدی مکتب کی وجہ سے ران پر ہاتھ مار کر قلم کیا کریں گے۔ مسیح علیہ السلام کے وقت میں شیر اور بھری کا ایک جملہ کر پائی چلا۔ ظلم پر ہی حکومت کے کاررواں پر مندرجہ تصویر سے ظاہر ہے۔“  
(۱۰۶ پی پی ص ۲۵۶)

”مہدی طاقت مرادی کا عدم تھی اور میرا نہ مالی رُتبہ میں میری زندگی تھی۔ جس لئے میری شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔ میں نے کٹھنی طور دیکھا کہ ایک فرشتہ دو درانیوں میں سے ایک کو راجا ہے۔ چنانچہ وہ درانیوں نے تیار کی۔ اور پھر اپنے تئیں خدا اور طاقت میں چپاس چپاس میں مراد کے قائم مقام دیکھا۔“

(ترقیاتی افکار۔ ص ۵۵۔ ۶۔ قرآن مجید ص ۱۵۰، ۱۴۰، ۱۳۰)

### شجاعت مرزا

”جب تک خدا انہی کے ساتھ نہ ہو یہ انتقامت اور یہ شجاعت اور یہ بڑا سال ہرگز وقوع میں آتی نہیں تھی۔ کبھی کسی نے اس زمانہ کے کسی سوادی کو دیکھا یا نہ کہ اس نے دعوت اسلام کے لئے کسی اسٹنٹ کٹنگر یا کمری کی طرف ہی کوئی تھک بھیجا۔ لیکن اس جگہ صرف اس قدر بلکہ پارلیمنٹ لندن اور شیراز ہوئی عبد الملک مظفر اور شیرازہ ہمسارک کی خدمت میں بھی دعوت اسلام کے اشتہار اور دفعہ مایہجی گئے۔“  
(شہادۃ اتر آن ص ۱۳۷، قرآن مجید ص ۱۳۷)

”جب مورخیت کی طرف سے تنبیہ ہوئی تو سابقہ رو یہ چھوڑ کر نصیحت کرنے گئے کہ: ”میں اس وقت بطور نصیحت اپنی جماعت کو مخصوصا اور تمام مسلمانوں کو گویا کہتے ہوں کہ وہ اس طریق نکت کوئی سے اپنے تئیں چلاویں اور غیر قوموں کی باتوں پر چور سے حوصلہ کے ساتھ میر کر گئے اپنے ٹیک و خلاق اور درمندا اور میر کو کورخست پر ظاہر کریں۔ سو یہی نصیحت ہے کہ اپنے طور پر کوئی اشتغال اور کوئی نئی مت کر اور کسی ”زارا غزے“ کو وقت حکام سے استغاثہ کرو۔“

(کتاب ہر پر ص ۲۷۲، قرآن مجید ص ۱۳۱)

”مورخیت کی تنبیہ سے مرعوب ہو کر گھٹا کہ: ”آئندہ میں پسند نہیں کرتا کہ انکی درخواستوں پر کوئی انڈیا کی پیش گوئی کی جائے۔ جہاں آئندہ کے لئے ہمدانی طرف سے یہ اصول رہے کہ ہر کوئی ایسی اندازی پیش گوئیوں سے لئے درنہ مست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں







کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ اس شعر میں شیعی نے آفات داخل کیں۔ وہ دلیل ہو چکا ہے۔ نیز کہنا کو حجتی اور مفروضی ہے۔ طاعن نہ لانی اس آیت میں شریک ہیں۔ ایک سو اثنی عشر آیت ۳۵۵ اور عدم ایضاً کے شبہ

۱۔ زین العابدین کے تحقق بیان کیا کہ کتاب ۳۰۰ جزو تک پہنچی تھی ہے۔ چٹائی قیست لوگوں نے نہ بدنی مسلمانوں نے چند سے دے دیے۔ مگر ۵۰ جلدوں کی بجائے صرف ۵ جلدیں طبع ہوئیں۔ اس کے بعد یہ جلدیں لکھی وکھٹھی ہوئی۔ مگر مرزا قادیانی، شیخ، امی، سب لکھتوں کی طرح: یہ اپنی نظر میں نہ مانتا جو اس کی ہی بدست ہوئے۔

۲۔ ایک رسالہ مابو اقرآنی ملاقاتوں کا حلوہ لکھا اور تحفیر کتاب عزیز: چھپوانے کے لئے چند نسخے تیار کیا۔ مگر نہ رسالہ، نہ اور ۱۱۱۱ آیت کی تحفیر شائع ہوئی۔

۳۔ ایک مقدمہ میں ۱۱۱۱ آیت ۳۹۳ پر لکھا: "آپ تحفہ پندرہ رسالوں کے اندر واقع کی جو نسخے سے سراسر اسے فوت ہوا یہ میں نے پچھتے ہی پچھتے سب اٹھا لئے کے لئے تیار ہوں۔ جنہوں کو لکھ لیا جائے۔ دو بار کیا جائے۔ میرے نکلے میں رسد لایا جائے اور مجھے چھپا کر دیا جائے۔" وغیرہ وغیرہ مگر تحفہ بعد از مرزا سے سراسر اسے کو جو مائی رسد کے لئے۔ مگر مرزا قادیانی نے دوسرے پر اسے لکھا اور مگر اسے جو نہ لکھے۔ انہیں پوچھتے تھا کہ دوسرے کے معجزاتی خوش سے رسالے لکھے میں اسلئے کہ چٹائی پر ایک نہ لکھے کہ محض خدا ان کے دامن فریب سے آزاد ہوئی۔

مگر شرع چہ شریعت است کہ پیش مرزا لکھ

۴۔ اخیر تجویز: میں ۱۱۱۱ آیت ۳۹۳ کے ساتھ ایک شبہ و دعویٰ پائی جو یہ پیش کرتا ہے کہ اس میں یہ لکھا کہ "ان کو کوئی ایسی معجزوں کا ثبوت دے گا جس سے خدا کا مسموم یا نبی یا رسول ہوئے گا وہ بھی کیا ہو اور اس دعوے کے بعد ۳۳ برس بھٹا رہا ہو۔ تو اس کو مطلع پانچ مودعہ انعام: نہ جانے گا۔ اس کے جواب میں حافظ محمد یوسف صاحب طبع دار نہر نے رسالہ قصہ باوقیہ شائع کیا۔ اس میں ایک ایسی معجزہ لکھی اپنے کا فہم عربی زبان نبوت جوش کے جو طبع موت سے ۲۳ برس ہوئی کر کے اس کے بعد مرزا قادیانی نے امداد پور سے کیا اور 'خام' نہ دیا۔

۵۔ ۱۱۱۱ آیت ۳۹۳ میں ۱۱۱۱ آیت ۳۹۳ میں ۱۱۱۱ آیت ۳۹۳ کے متعلق ایک ہزار ۱۰۰۰ کا انصاف کی پیش کیا۔ ملایا کے بہاوت بھی دینے قصہ ساسا کا مابو القاسم محمد حسین صاحب کو لکھا کہ اس میں اس کے ساتھ لکھا کہ ہے ہیں۔ مگر مرزا ان نظروں میں پر ہونا جاری ہے۔











کات لے گا۔ اور میری بیوی نے اسے بھی تو کھڑائی دالیں دی جو لے لی۔

اور اس میں وہ کہہ دینے میں نہ جا رہا تھا۔

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

پرکاشے مرزا

”اس میں سچ ہے، اور اس میں سچ ہے۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)  
 ”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)  
 ”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)  
 ”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

”میں نے اس میں سے کچھ کھینچ لیا۔“ (پتھر پر ۱۹۷۱ء، ص ۱۵۱، قسط ۱۵۱)

مرزا کو دہائی کے مرنے کے بعد مرزا محمود کو دہائی لکھتے ہیں کہ ”شیخ اسلام کی (۹۱۰ھ میں) کیا حالت ہے۔ ملک نے ملک مسلمانوں کے ہاتھ سے اٹھا جا رہا ہے جسے جسے ہر مذہب ملک و مینے ہاتھوں سے اپنے پٹے ہیں۔“ (تجدید اسلام ص ۹)

”اسلام کے لئے تمہارے لوگوں کے بعد کوئی چکر نہ چپا نے ہی نہ ہوگی۔“

(تجدید اسلام ص ۵)

”اس وقت اسلام کی حالت اتنی کمزور ہے کہ اس سے پہلے بھی نہیں ہوتی۔“

(تجدید اسلام ص ۶)

”میں نے اسلام کا، دنیویہ کام کے لحاظ سے قیاس اسلام کا پتہ دیکھ کر یہ فیصلہ کیا۔“

(تجدید اسلام ص ۹)

”بہادروں! حقائق میں یہ اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب اختیار کر چکے ہیں۔ خود مراد میں بیسیوں نے نماز کی جگہ چکے ہیں۔“ (تجدید اسلام ص ۲۹)

”زمانہ بگڑا رہا کہ وہ رہا ہے کہ ان ایام میں مسلمان شیخ میں بدل اسلام کو متزلزل کر رہا ہے۔ یہ نیکو خدا عالم احوال سے من چکے ہیں۔“ (تجدید اسلام ص ۱۰)

### مرزائی جماعت کی خصوصیات

”وہ جماعت جو میرے ساتھ قطعیت و امت و میری رکعتی ہے وہ ایک چنی چلی اور غیر قہر و اس کو شہادت کی ہو گئی ہے کہ میں دعویٰ کرتا ہوں کہ ان کی کچھ دوسرے مسلمانوں میں کوئی نہیں پائی۔ وہ خود شہادت کے لئے ایک دھار اور غرض ہے۔ جس کا ظاہر و وطن کو شہادت پر حاکم کی غیر قہر و اس سے مراد ہے۔“ (تجدید اسلام ص ۱۲)

”کوئی بہت عرصہ ہو کہ اب تک اس جماعت کے بعض لوگوں میں لکچر نہیں ہوا۔ اس کی جماعت نے اکثر لوگوں سے یہ کہہ کوئی خاص امت ہے۔ اور تہذیب اور پابندی

(تجدید اسلام ص ۱۲) کاغذات کے معنی ۱۹۸۱ء یعنی مرزا کا زوال کے کچھ سالوں کے وقت دیکھ سکتے ہیں جو ان کی مجموعی تعداد ۹۶۰۰ تھی۔ اس میں فوجی و گورنری شامل تھے اور اس وقت غالباً یہاں کوئی بدعتی جماعت نہ تھا۔ مگر مرزا کا زوال کے بعد ۱۹۸۱ء میں صرف بدعتی تھی۔ ان کی تعداد پنجاب میں ۶۳۰۰۰ تھی۔ جہاں ۱۰۰۰۰ میں ۳۳۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

یہ کچھ ہیں کہ وہ اپنے پیچھے مرزائی جماعت اٹھائے، مگر میں شیخ اسلام کی مہربان اور کہتی ہے کہ وہ فوجی و گورنری مرزائی لکھتے ہیں کہ: (تجدید اسلام ص ۱۲)



تھیں۔ نیز تم نے بھی شیشہ میں نہ بھی دیکھا ہے کہ تہہ ہرے چرواں پر وہ وقت دوڑا رہی ہو۔  
 محبت بھی پائی پائی ہے۔ بدوہوں کی اصلاح کر سکے نہ بھی یوں نے پھرے لے کر فرشتوں کا نظام  
 کرنے پڑے ہو۔ تم اسلام نے طریق نکالتے دکھائے قرآن مجید کو اس طرح پھونکا ہے سو جس  
 طرح لوہا نہ لکھ ایک چرائی جوتی کو ان کو کرچیکٹ دیا جاتا ہے۔ خرچہ سے تو فریاد کیجے کہ کھٹ جاتا  
 ہے۔ تم خود کو بے ہوش کیے۔ میں نے تمہیں دیکھ کر تمہاری دلالت میں بھی لکھی ہو تھیں۔

(القلم، سورہ ۱۰۳)

مرزا قادیانی کو یہ سنہری سند مبارک ہو۔ اپنی ہی جماعت کو قتل کرنے کے لئے  
 مرزا قادیانی مبعوث ہوئے تھے۔ وہ اپنی قول مرزا محمود دین کے طبیعت ترین و بدوہوں سے مشابہت  
 رخصتی ہیں۔ جو بھی یوں کا پیرہ لے کر فرشتوں کا کام کرنا پڑتی ہے۔ جو اصلاح کا طریق نکالتے  
 نکالتے قرآن کو غصہ فرقا اور بے ہوش ہے۔ جس کے افراد کو اسے دوران کی اولاد میں بھی لکھی ہیں  
 کیا اثر محبت کا نتیجہ لکھتا تھا؟ اور اس یہ سید عالم علیہ السلام کی ہے۔ کی کہ جو بھی۔ (معاذ اللہ)

الحجاء مرزا

میں نے سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ (۱۰ دسمبر ۱۹۷۵ء بمبئی)

”کتھن بن کاچہ افروں چونکی۔“ (۱۱ جنوری ۱۹۷۵ء بمبئی)

”میرے لئے فیصلہ ہو گیا کہ کیا ہے۔“ (الغزنی ص ۱۰۱)

و قیام کی پیش گوئی تھی کہ سارا ”شیخ محمود (مرزا قادیانی) حیدر سوہانہ میں دھری

میں اپنا کام چلانے گا۔“ یعنی بدوہوں میں مدعی میں سے ہشتیس برس پرانے کام کرتے ہوئے تھے۔

و تھوڑے ہی میں ۱۱ فروری ۱۹۷۵ء میں ۲۹ سالہ

”امیرتی مرزا“ کی برس ۱۱ چار پانچ چھ کی پیرا پانچ زیادہ۔

(الحقیقت القویہ ص ۱۰۷)

مرزا قادیانی ۱۱ فروری ۱۹۷۵ء میں ۲۹ سالہ مرزا کے ان بعد بیٹے (۱۱ فروری ۱۹۷۵ء)

بیماری سے آجی نہ مر گیا۔

مرزا مرزا قادیانی ۲۹ سال کی عمر ۲۶ مئی ۱۹۷۵ء میں مرتے۔ ان کا ہاں پیرا

۱۹۷۵ء بحوالہ کتاب البیہ۔ پیچھے دو دن ہو چکا ہے خیال و جہاں فوت ہوئے ہیں۔ وہیں تھیں ہوتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی بات کو دیکھ کر ہر سو کرنا مرزا قادیانی لایا گیا اور وہاں جوڑے لگائے گئے۔



اتر آئیں جدی دوسری حضرت مولانا محمد لدینؒ۔ انکوئی رحمت اللہ علیہ بھیرہ میں رونق افروز ہوئے۔ نور الدین نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور حضرت مولانا کی خدمت میں بغیر کسی اضافہ تعلیم حاضر ہوا اور اس چشمہ عرفیٰ کے بحرِ ہند و بحرِ معلوم عربیہ سے اندر فراغت حاصل کی۔ ایسے لوگ انجمنِ زاد و زاد ہیں۔ انہوں نے اپنے کالوں سے حضرت مولانا کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ کلمات سنے تھے کہ نور الدین مجھے تم سے یو آتی ہے۔ تم میں سے دوسرا چوٹے اور مذہب اسلام میں کسی فتی کا باعث بن گئے۔ اس کے بعد ہندوستان میں کئی جگہ مصروف تعلیم رہے۔ بعد میں مظلومہ ریہنہ، دہلی پہنچے۔ یہ ریہنہ نور دہلی میں حضرت شاہ عبدالغنی مرادؒ کی غار میں کتاب خوان شیخ الاسلام عرف آفندی سے ایک کتاب حاصل کی اس کتاب کا نام اسلام میں ایک ہی نسخہ تھا وہ کتاب کے کربندوستان پہنچے آئے۔ حضرت شاہ عبدالغنی مرحوم نے لفظوں فقیرؒ کہی ہیں۔ مگر وہ کتاب دایں نہ ہوئی اور صرف اسی کتاب کے نام سے ہم محققین کتاب خانہ اور شاہ صاحب مداح حکومت تریہ کے ذمہ کتاب رہے۔

### ترک تشدید

خرمین سے واپسی پر نور الدین نے وہایت اختیار کی اور ترک تشدید پر مدخلے کئے اور نام جو از تشدید پر کتابیں تصنیف کیں۔ بھیرہ میں سیدان عظیم پر پڑھو گئے۔ حضرت مولانا غلام نبی صاحب ملوٹی دوسرا مولانا مولانا صاحب پور کی دوسرا مولانا صاحب ملوٹی حضرت شاہ

حضرت مرحوم خاں سارنگ خاں کے بعد احمد تھے۔ خارجی علوم حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ مولانا شاہ محمد حق سے حاصل کئے تھے اور فیض بخشی حضرت سید دینہ حاضر شاہ نام علی شاہ دہلوی سے حاصل کیا تھا۔ جامع کتابت صاحب کشف و کرمات تھے۔ پنجاب میں تنویر قلوب و اشاعت و ترویج موم دہلی میں آپ کا نمائندہ ہے۔ یہ مکملوں کے مہم مظلوم حضرت مرحوم اور حضرت کے بارے بھائی مولانا غلام نبی لدین گہلوی نے پنجاب میں علوم دینی کی نیریز بھاریں۔ جامع مسجد بھیرہ حضرت مرحوم کی ملوٹی واپار کی حکیم الشان یادگار ہے۔ تم دیش اور برادریہ و فقہاء کے آپ سے حدیث کی سند حاصل کی آپ کے علاوہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز تھی۔ تیس سال اور میں درس دیا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام بھیرہ میں گزاریے۔ آپ کا مزار مبارک جامع مسجد بھیرہ میں زیارت گاہ ہے۔

جو کہتے ہیں کہ وہ کتاب مولانا کی تصنیف تھی بولیاں نیا ب تھی۔



اور رئیس مرزا عبدالحزیز بلوخی کے انھوں سے ایسے فتویٰ فیہ عقدین کے خلاف شائع ہوئے۔  
مملکت پر ایوانیں بھیر رہیں یہ عقدین میں ضرور کے بعد غیر عقلمندین کا بھی دھنسی نہ عقد بند ہو گیا۔  
نور الدین بھیرہ کی وجہ کچھ تک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ یہاں سے بھارت مرہو پل امرہ میں سے  
جوان بچے اور اپنے میر کی سفارش سے مہاراجہ مہال کے ہاں بحیثیت طبیب ملازم ہو گئے۔

نچھریٹ

ان انوں سر سید احمد علی گڑھی کی تحسین شائع ہوئی اور مذہب نچھریٹ کا فروغ ہوا۔  
نور الدین نے اس مذہب کو رہنما و تربیت قبول کیا اور اس کی تائید میں کتابیں لکھنے لگے۔ چند بھی  
اسیٹہ اور کتر ہیں بھی فروخت نہ کرائیں۔

چیمڑ الویت

بعد ازاں ماموں غلام نبی چکڑ الوی کے احادیث میں کچھ روایت کے شرع ہو گئے۔ مگر ابھی  
بچے چکڑ الوی سے ملنے کا اعلان کرنے میں مذہب تھے کہ مرزا ایت میں پھنس گئے۔

وہریت والیاد

مرضاہ نور الدین صاحب شریعت سے آزادی کے بعد اور تھے۔ مذہبیت سے انھیں انکار  
نہ تھا۔ مرزا مرزاں غلام نبی اور سونے عقل رکھنے والے تھے۔ یہ چکڑ الوی پر ہوتا تھا۔ بھو لینان کا مہوں  
تھا۔ مجھے مہوں کے ایک معتبر وکیل نے بیان کیا کہ ایک واقعہ نور الدین قادیانی نے مجھ کو بتایا  
تھیں کہ کھائی۔ جس میں یہ بات کیا تھا کہ مذہب عالم و ممالک لغو۔ دنیا میں زمین قائم نہیں  
ہو سکتا۔ وہریت والیاد کے اس پلندہ نور الدین شائع کرنا چاہتے تھے۔ مگر بعد ازاں مسجد کی مخالفت کے  
نہایت سے شائع نہ کر سکے۔

مرزا کی مریدیت

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ مرزا کی کتابوں کا مطالعہ کرنے  
نور الدین کو باہریت پیدا ہوئی اور وہ اس سے اس بات کی تلاش میں تھے وہ مرزا کی مرزائی تعلیم  
نہیں اپنی طبیعت و مزاج کے موافق معلوم ہوئی۔ مرزا کی تعلیم وراثت، پیچیدہ ایت، چکڑ الویت،  
وہریت و انکار کا ایک سرسبز و پھلنے والی فضا بن گئی۔ جسے نور الدین قادیانی نے فوراً قبول کر لیا۔ انہیں یوں میں  
ایک نیا مکتبہ تعلیم کے ساتھ ان کے تعلقات تھیں وہ نور دے تھے۔ اس لئے اپنے مطلب و غیرہ کے  
سے کسی نے میدان کی تائید نہیں۔ آخر کار مرزا نے انھیں غلام مرزا سے تہذیب و تہذیب کر دیا اور ان کا

وہ مت کی حدود سے جزا خیز تھا۔ میں آیا۔ نور الدین وہاں سے بھاگ کر قادیان میں فروکش ہو گئے اور مرزا قادیانی کے گلے لگ کر رہا۔

حسب غصہ کسی حوصلہ بینہیں گئے دیوانے دو

تائید مرزا ایت

اس کے بعد مرزا کی مذہب کی تائید میں نور الدین نے اپنا تمام ہنر و کھم صرف کر دیا۔ بعض صحابہ کی رائے ہے کہ مرزا کی تصانیف کا اکثر حصہ نور الدین کی امداد سے مرتب ہوا۔ محمد احسن امر دہلی، عبدالکریم سیالکوٹی وغیرہ نور الدین کے ہم خیال قادیان میں جمع ہو گئے اور مرزا کے الہام کے مطابق اسلام کے گھر کو بولنے اور نبی ﷺ کی احادیث کو کترنے میں مشغول رہے۔ نور الدین کا آپ بچپن کا دوست حکیم فضل دین بھیروی بھی وہاں جا چھپا۔ مرزا نے دعاؤں سے اور نور الدین نے دعاؤں سے چوڑی سخی کی مگر فضل دین کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ دوسری شادی بھی کرادی مگر فضل دین کا کام و نامراد دیا سے رخصت ہوا۔ نور الدین نے مرزا قادیانی کی نبوت کی دوکان چلانے کے لئے جب تین ہزار روپیہ دیا تو مرزا قادیانی خوشی سے جھوٹے گئے اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

جہ خوش بودہ اگر هر يك زامت نور دين بود

همچس بودہ اگر هر دل پر از سوز يقين بود

(نظم: پہلی میں ۴۷، چوتھی میں ۴۸)

عام حالات

حکیم نور الدین قادیانی سے ملنے والے بیان کرتے ہیں کہ مرزا کی مذہب کی کامیابی کا راز مدار توحید اور نبی کی سادہ زندگی، حکیم، مہمانداری اور لوگوں کی آؤ بھگت اور خوش اخلاقی پر مبنی تھا۔ سادہ لوح عوام اس کی ماقالت کا گہرا اثر لے کر چلتے تھے۔ نور الدین ایک بامتاب اور کامیاب طبیب تھا۔ دور دراز سے لوگ اس کے مطب میں حاضر ہوتے تھے اور مرزا ایت کا اثر لے کر چلتے تھے۔ نور الدین اکثر احادیث و تفاسیر بنا کر لوگوں پر پاؤں رکھ کر یا ان پر تائیدیں رکھ کر بیٹھا کرتا تھا اور وہ ان کے آداب کا چندان فائل نہ تھا۔ یوز آصف کی قبر کو قبرستانِ نبوت کریم نور الدین کا ہی حصہ تھا۔ نور الدین کا عقیدہ تھا کہ سنی تکلیف اسلام ہے پھر یہ نہیں ہوئے۔ مگر حلیہ اس کا اظہار نہیں کیا۔

(مصائب سنی مرزا ۱۳۸۰)

بعض اہل حق کو خیال ہے کہ نور الدین پر۔ دو حسن ظنی یہ غالب تھا کہ اس کے سبب یا  
 فانی نہرت کے ہفت ماہ کا۔ مذہب زور و زور و زور کے قریب مگر بھی جانور باہر ان کے کہنے کی  
 جیس۔ جو کہ نہ کہ بعد توجہ بھی کر رہا۔ اپنے ہوا میں کافر کر کے اپنے کی اوسٹوں سے کیا۔ اس  
 لیے یہ بات سب میں اس کے وہ قوتیں شک مشہور ہے کہ اس میں مردم شناسی کا وہ نہ تھا۔ مرزا کی  
 صحبت میں رہ کر سراج میں کسی تہہ رحمن۔ درحقیقی و فیہ و پیدا ہوئی تھی۔

### کرامات

ابوہر میں مولانا نور الدین ۱۹۰۰ء میں ۱۱ سالک باران پر دفعہ کا پورا پوری بڑی تھیں  
 تھے کہ ہر روز کا وہ اپنی کو صاف ثابت کر سکتے تھے کہ اس کی لڑکپن کے مسلمان جب تک مرزا قادیانی کو امام  
 دہشت نہ مائیں گے ہر گز بارش کا مت نہ دیکھیں گے ہر گز عورت و بچہ نہیں گئے اور جو گئے ہوش کے  
 خاک و لڑا۔ بچانے تھے ٹھک کے ان پر کہہ رہے تھے۔ دوسرے دن نور الدین لاہور سے چلا گیا۔  
 دس کے جانے کے بعد بڑوں نے باران دہشت کا شروع ہوا کیا۔ اخیر جولائی تک چور چور چور پورا ہوش  
 ہوئی اور نور الدین کریم نے اپنی ہر جائز حق کو اٹھوا اور مذہب سے نہات دلائی۔

(حصہ ۱ ص ۱۱۱) (نور الدین ۱۱۱) (۱۱۱) (۱۱۱) (۱۱۱)

### تلقہ و علمی کرامات

نور الدین نے فتویٰ دیا کہ میری تحقیق میں تکبیر۔ نے درحقیقت سے مشمول ہیں۔

(نور الدین ۱۱۱) (نور الدین ۱۱۱) (نور الدین ۱۱۱)

نور الدین نے ایک کتاب کا نام تفصیل خطاب مکتوبات کتاب رکھا تھا۔ اس نام نے  
 نور الدین کو عربی غلطی سے کام لے کر چاہے۔ شاید اپنے گوروں کی سنت پر عمل کر کے غلط ہو گیا  
 کام کیا ہو گا (معا۔ برہان)

یہ دفعہ تحقیق کا نام سنسکریٹ صاحب مرحوم میاں نوکی سے بمقام ۱۱۱۰ء بتا دیا۔ بتا دیا۔ ۱۱۱۰ء  
 ۱۹۰۸ء کو کہ وہ انہی میں نور الدین نے اپنے دوستوں کے عیسوی عقیدے کے ثابت کرنے کے  
 لئے ولی اللہ کی دلیل بیان نہ کر سکے۔ جس میں تقریباً تمام ہونے کا دعویٰ کر سکتے اور اہل حق کو  
 خاموش ہو گئے۔ (نور الدین ۱۱۱)

اس طرح ایک دفعہ سوال آیا ہوا تھا عمر محمد حسین صاحب کو لو کہ روٹی کے سوالات کے  
 جواب میں مقدمہ قادیان ایسے باتوں پر نہ لے کر اپنے پیروں سے پوچھ کر بتانے کا وعدہ کیا۔  
 مولانا محمد راجہ محمد ان دنوں وہاں مقیم رہے۔ مگر ان کا بیان ہے کہ نور الدین سو فی صد حق کا وہی ہے۔



## مرزا کیوں گل درجہ

مرزا نے تو دین کے اپنی تہذیب میں کئی جگہ نورالدین کی بڑی تحریف کی ہے۔ اسے فاروقی و سیکھراجی نام سے یاد کیا۔ (سال ۱۲۹۳ھ میں لکھا ہے کہ اس کا مرتبہ صدر قیامی اور دوسرے صحابہ کے برابر تھا۔ مرزا قادیانی نے یہ دعوہ کیا تھا۔ جس کے پورے گروہ نے لکھا کہ نورالدین کو کھینچا، ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ، علیؓ اور علیؓ کو لکھا کہ نورالدین کو لکھا ہے۔)

(سبحان اللہ چہ سبب خلل و باطلہ ہوا)

مرزا کے مرنے کے بعد بالاحتمال نورالدین علیہ السلام آیا۔ چھ برس تک رہا۔ اس کی زندگی میں کسی قسم کا اختلاف مرزائیوں میں نہ رہا۔ وہ اس کی اعلیٰ سب کے نزدیک مسلم تھے۔ اس کے کئی دعوہ و غلطائے کافرہ کرنے کا قصد نہ ہوا۔

مرزا قادیانی نے نہایت کوشاںی سے نورالدین کے اور اپنے دشمنوں کا موبہ بنایا۔ ہر وقت ان کا دل یہ کہ میں (نورالدین کا دشمن) سمجھا رہا ہوں تھا۔ جب بھی نورالدین انہیں پر جانتا تھا۔ سب بھی اسے خوش رکھنے کے لئے قتل کا سامہ چھوڑ دیتا تھا۔ ان میں سے کسی بعد وہ خوش نہ رہتا تھا۔ چنانچہ علیؓ میں مرزا کے دعوہ کے نورالدین نے قتل کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے نورالدین کا معلم و کامرانا صاحب یاد کیا ہے۔

مذہبی و کفری اختلافات نورالدین علیہ السلام میں صاحب

الہامیہ کہ روح اللہ و کائنات میں کائنات کے آں کرم پیشہ مذہبیت بھیڑا۔ اس میں پہنچ گئے ہیں گئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم حال آپ سے بہتر و حامد کرے گا۔ میں نے قادیانیوں کو جب کی تو قادیانیوں کو دوسرے سے پر غائب نہیں رہا۔ ہمارے لئے اس پر غائب ہوئے۔ رہے ہو۔ وہ اندہ اندہ اندہ کی طرف سے یہ لہجہ ہوا۔ اسی معصوم و لاریہ انیکہ و قادیانیوں کو لکھا انیکہ قرآن ہے۔ اس نے انیکہ کا نظریہ پر مبنی دیکھا اور وہ ان کو قادیانیوں کے لئے دوسرے کی طرف سے قریب تھا۔ نورالدین اور دوسریوں میں یہ بہت تھی۔ نورالدین علیہ السلام نے اس میں زبان دوستانہ اور رفیقانہ بھی کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نورالدین نے اس کو دوستوں میں سے ہے۔ لیکن کئی رات اس سے پہلے میں نے آپ کو اب دیکھا کہ نورالدین نے انیکہ کو قادیانیوں سے نہایت لگے ہوئے ہیں۔ غلاموں سے غلاموں سے قادیانیوں سے

یہ مرزا کا بیان تو فکر انگیز ہوا کہ انہیں نورالدین علیہ السلام کو کسی قسم کی نصیحت کا اثر قبول کر کے نہایت ترک نہ کرے۔ اس لئے یہ خوشامد ہے۔ بحسب غلط فہمی۔

رہا۔ جب میں اس فرشتہ کو ایک طرف لے آیا اور اس کو کہا کہ ٹوٹ پھرتے جاتے ہیں۔ تم اپنی کہو کہ تم کس طرف بیو تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو تمہاری طرف ہیں۔ جب میں نے کہا کہ میں حالت میں خدا تعالیٰ میری طرف ہے تو مجھے اس کی بات کی قسم ہے کہ اگر سر راہ بہانہ پھر جائے تو مجھے کچھ پرانا نہیں۔ پھر بعد اسی کے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آتے ہو اور کھٹکھٹک گئی اور سر تھکالہام سے ذرا بعد سے یہ خواب ملا کہ "اجلس من حضرة الوعد" میں نے سمجھا کہ ہونکہ اس عیادت جو فرشتہ نے کیا اور کہ اللہ منہ سب تھا کہ درجہ اور طاق رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا نام اہل عربیان کیا۔ اس خواب اور اس واقعہ سے مجھے شریعت سے تشویش ہوئی۔ اب پھر سوچا۔ جب پھر ایک فرشتہ آیا اور میں نے ایسا ذکر پڑھا کہ میری حالت میں جو چھپ گیا اور وہ کی طرح تھا اور وہ اس قدر ترہ تھا۔ ہر ذریعہ میں لکھا ہوا اور تمام شکل بھی تھی۔



مجھے دل میں نڈرا کہ یہ میری دل فطرت کا جواب ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایسے خاص دوست بھی ہیں۔ جو ہر کیا مغفرت سے پاک کئے گئے ہیں۔ جن کا اعلیٰ نمونہ آپ ہیں۔  
 واطلاہم خاکہ اسلام حروف کا دیان۔ خدمت اخویہ تکمیل بعض دینی مباحث اسلام کا مکمل

### مرزا کا دوسرا خط

مخدوم ابوالخیر احمد علی صاحب رحمہ

اسلام علیکم مرحمت اللہ وبرکاتہ احسانیت نہ پہنچ کر یا صفت مشہوری یہاں عام طور پر لوگ آن کریم کے استقلال کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ جل شانہ کے بندے جو میری بات پر توجہ کر لیتے ہیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ مگر ماہر نہیں کی کیا ہو دوسرے۔ جبکہ اس بات کو ماننا یہ خدا ہے اور ان۔ انہوں نے ایک طرف ان میں جو چاہے کہ جو ہوئے۔ تو پھر ہم کیوں تم کو میں اور یہ وہ میری ہے اللہ تعالیٰ سے ہوا کیا نقصان آپ کو پہنچے بہت سے برکات کا مورد بنائے کہ آپ نے اس مانتی زندگی خداوند خدمت کی ہے کہ جس کی نگاہ اس زمانہ میں ملنا مشکل

۱۔ معلوم ہوا کہ پہلے جو قسم کھائی تھی کہ مجھے پورا نہیں ہو گا، پھر بھولی تھی۔ مرزا کا دیانیتیں میں لکھا ہے کہ جانی تھے۔ ان کی دوسری قسموں کا بدل بھی میں سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ مرزا کا خود بھی تعجب تھا۔ دل میں خوش ہوئی کہ جب آتی تھی آیا ہے۔ اس میں حیل و تدبیر کا نہ نہیں۔

تے۔ میں چاہتا ہوں کہ چونکہ انسان کے بعض اخلاق قلبیہ کا طاقیت پر طبع ہو جاتا ہے مگر بعض اخلاق پر  
 اکتوفت ہے۔ اس لئے وہ درجہ کم کر کے اپنے مستقیم الماس بندوں پر عوارض بھی کاؤلی کرتے ہیں۔ مثلاً  
 نئے وہاں شہر کے اخلاق جو ایسا مرادہ اور ایسا مردی سے متعلق ہیں ظاہر ہو جاویں۔ اسی وجہ سے کہ  
 نہ انسانی کے مشیت میں کچھ ہے ہاتھ ہیں۔ تاہم یہ عوارض ہے کہ وہ ہے کہ ہر جہاں ہے۔ اس کا  
 عجز کا یہ بار کھانسی میں آید وہ انہماک مریج ہیں۔ شاید پتھکا گیا ہو گا۔

والسلام

فی۔ لارڈ الہامہ لکھنؤ ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء

مقبول۔ یو۔ سی۔ ۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء

انہی میں انہی میں تو رہے ہیں تو رہی ہے اپنے مرنے سے چند روز پہلے سے اس کا کہ  
 اہمیت رہے ہو۔ لیکن وہاں محمد زائر ملکوں کی خدمت میں ایک عزیز لکھا۔ جس میں لکھا کہ انہی  
 کے اخلاق کی رہت اور انہی کے اخلاق کا ذکر کرنے کے بعد اپنے سے وہی درخواست کی تھی اور انہی کے  
 آخری فعل سے تم امت کا انہماک یہ تھا کہ اس کے لحاظ سے ظاہر ہوتا تھا کہ نور اللہ میں کو شہر  
 ہو چکی ہے۔ مگر کیا ہے کہ مرنے سے آٹھ دن پہلے حجرہ کے اندر میں۔ بلکہ میرے حضرت بھائی  
 سے اس عوارض کا ذکر کرتے تھے کہ میرا تو یہ کر کے مرنے۔ والے انہماک بحقیقہ الحذل  
 نصیر نور اللہ میں لکھا۔ پائی نے ۱۹۶۲ء میں انتقال کیا اور اس کے بعد امت مرزا یہ میر  
 اخلاق و انہماک ظاہر اور مرزا لکھا۔

### حصہ سوم

#### مرزا نیوں کے فرقے

تکمیل نور اللہ میں لکھا۔ وہی کی وفات کے بعد امت مرزا نے انہی کے مرنے کے بعد پائی  
 مسہ۔ جس قسم ہوئی۔ ان میں سے کہ چہرہ دوری و کلاہی زیادہ مشہور ہیں۔ مگر وہ اس سے  
 بھی ایسی آیت اور سرسریوں میں مصروف ہیں۔ اس لئے ان کا فتنہ اور قارئین کی توجہ سے  
 لئے مرنے پر جا رہے۔

محمود یہ اس فرقہ کا مرکز کاویں ہے۔ اس لئے یہ فرقہ تو رہی بھی ملتا ہے۔  
 مرزا نام احمد لکھا۔ پائی کا یہ فرقہ مرزا محمد احمد اس فرقہ کا امام یا پیشوا ہے (اس میں ۲۰۰۱ء  
 میں پانچوں سو اور مرزا محمد احمد لکھا۔ پائی ان کا چرف کر رہے۔ مگر یہ ایسے۔ مرنے کی نبوت کا





ہے توئی کریم کا ٹکڑا بھی کاؤ نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے مٹکوں سے کھیل بھٹ میں آپ کا انکار کر دیا۔  
تکڑا دوسری بھٹ میں جس میں بشمل مسج موجود آپ کی رہائش گاہ تھی اس پر دھڑک رہے آپ کا  
انکار کر دیا۔ (مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

”کیا اس بات میں شک رہا تو آپ نے کہی ایمان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو  
اتر دیا۔ آپ تک پہنچنے کے لیے قرآن میں ہم جزو ہے اس وقت تک تو مجھ سے کہ مسج موجود کلاں کی  
میں جس قول کرے۔“ (مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

”مرزا قادیان بعض لوگوں میں یوں سے بھی آئے تھے کہ ”احیاء الہام ص ۱۸۵“  
”تمام انبیاء و پیغمبر اسلام (جس میں نبی کریم ﷺ بھی شامل ہیں) پر فرض ہے کہ مسج  
موجود (مرکز قادیان) میں آئیں تو ہم یوں ہیں جو نہ نہیں۔“  
”انصاری ص ۱۳۷“ (مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

”کیا یہ سنا دیا کہ نبی کریم ﷺ کے لاسفوق بین احمد بن رسولہ میں اذکار  
ملیہ اسلام اور جہان علیہ اسلام اذکار یا علیہ اسلام۔ کئی علیہ اسلام کو شافری کرتے ہیں۔ اہل مسج  
موجود جیسے فطیمہ الزہراؑ نبی و پیغمبر و اچھے۔“ (مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

”مسج موجود نے خصیہ الہامیہ میں بھٹ جان کو پور کا نہ مر کھاپ اور بھٹ ول کو بلال  
جس سے لازم تھا آپ کہ بھٹ جان کا قریب بھٹ وادی کے کافروں سے بدلتا ہے۔“  
(مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

مرزا آجودا اپنے بعض بھتیجے ہیں کہ ”جس میں مسج موجود کا اذکار تمام انبیاء کا اذکار ہے  
اسی طرح میرا اذکار تمام انبیاء کی اسر غل کا اذکار ہے۔ انیسویں نے میری خبر دی۔ میرا اذکار رسول  
اللہ کا اذکار ہے۔ انیسویں نے میری خبر دی۔“ (مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

”وہ وظیفہ اسلامی جس کی کتاب تمام مشرقی و مغربی دنیا پر فرض ہے۔ وہ میں ہوں۔“  
(مجموعہ انصاری ص ۱۳۷)

اپنے والد کے ساتھ بھٹ میں مرزا آجودا نے بھگت فطیمہ نے داران میں بڑے بڑے وفادار کے  
سے رنگ ااپنے مرزا کا اگر مجھ پر برخصخت نہ ہوتا تو میں دگرانت بن کو بھٹ میں بھرتی ہو جاتا۔  
۱۹۱۹ء میں بھٹ افغانستان کے موقع پر افغانستان کو بھٹ کے لئے حریف دیکھیں بھرتی کر کے کو  
راویہ کیا۔ مجدد اور بیت المقدس کے لئے دوسرے پر قادیان میں بھٹ جے خان متا یا کر اس میں مبارک  
مکمل قادیان پر بھٹ کے بھٹ نے رائیں تھے اور جزیرہ اس پر بھٹ مسجوں نے قابض ہو جانے





چنانچہ ایک دن ملک بھیس کی ایک موسم خاتون اپنے بچوں کو لے کر وکیل آرہی تھی۔ تو اس کے ساتھ قادیانی مبلغ بھی بیٹھ گئے اور نبوت لے مرزا پر زور دینے لگے۔ اس پر خاتون نے کہا۔ کہ بڑی سے بڑی بات جو تمہاری تقریر سے مجھے فہم آئی ہے وہ یہ ہے کہ محمد کے ماتحت ایک چھوٹا پیغمبر پیدا ہوا۔ ہم تو اب تک بڑے پیغمبر سے عہدہ برا نہیں ہوئے جس وقت ہم بڑے پیغمبر کی تعلیم پر پورے عالم ہو جائیں گے اس وقت چھوٹے پیغمبر کا بھی خیال کر لیں گے۔ یہ الفاظ قادیانی جماعت کے غور کرنے کے قابل ہیں۔ وہ عملی رنگ کو اپنے سامنے رکھیں۔ آخر انہوں نے دیکھ تو لیا کہ جن عل و جود سے انہوں نے ذول جبرین اور بعد میں اپنے امریکن مشن کو بند کیا۔ وہ اسی صورت ان کی انگلستانی مشن کی صورت ہی ہے۔“

(مہر و کامل ص ۸۸، ۸۷)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”میں گورنمنٹ کی پبلنگ خدمت و حمایت کے لئے ایسی جماعت تیار کر رہا ہوں جو آٹھ وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں کے مقابلے میں لگے گی۔ اور گورنمنٹ کے متعلق مجھے یہ الہام ہوا کہ جب تک تو گورنمنٹ کی عسداری میں ہے۔ خدا گورنمنٹ کو کچھ تکلیف نہ دے گا اور جب عسرتیں امن ہو گا اسی طرف خدا کا ہونا اور میرا امن گورنمنٹ اور مجھے یہ کی طرف ہے۔ لہذا خدا کا امن بھی اسی گورنمنٹ کی طرف ہے۔“ (الہامی قاضی ص ۵)

”ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ اس گروہ میں بہت سے سرکار انگریزی کے ذی عزت عہدہ دار ہیں۔“ (کتاب المیرے ص ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵





چاہئے۔ ممکن ہے کہ یہ لوگ آئندہ زمانہ میں سکھوں کی طرح اپنی ایک علیحدہ سیاسی حیثیت کو برصغیر سے تسلیم کر لیں اور اپنی تعداد بڑھا کر مسلمانوں کے لئے مستقل دھرم ثابت ہوں۔ یہ پوچھنا مشکل ٹرکٹ کئی دیکھ بدل رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد دہلوی نے دعویٰ کیا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ ایک جماعت امگ بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس کی منہ کی کیوں مخالفت کی جائے۔ جن لوگوں سے وہ جدا کرنا چاہتا ہے بار بار ان میں محمد بنی بنو اس کی فشاء کے مخالف ہے۔“

(طہرہ دور، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

مگر جب مرزا محمود کو قیادت کا شوق پہلو اور مصمت وقت سے کام لیتا ہوا تو بھڑک اٹھا۔ مسلمانوں کے سامنے نمودار ہوا اور ۳۶ جون ۱۹۲۵ء کو تاروپ بدلا و تقریر میں کہا کہ ”میں مصمت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اب تک ہماری جماعت سے ایک غلطی ہوئی ہے۔ جس نے ہر پاس سے رد کا بھی ہے مگر اس جماعت نے جو اعتراض میں ہے فقہ ہے حال اس پر عمل نہیں کیا اور وہ یہ کہ مباحثات کو ترک کر دو۔ میرے نزدیک وہ شکست بڑا اور رعب بختر ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ بہ نسبت اس فتح کے جو لوگوں کو حق سے دوا کر دے۔ یہی ایک دعوہ بھر بسبب کہ ہمارے مبلغ تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں انہیں اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ مباحثات کو چھوڑ دیں اور ایسا طرز اختیار کریں جس سے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور خدا تعالیٰ سے خشیت ظاہر ہو۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ مبلغ کی حیثیت سے نہیں جا رہے۔ بلکہ یہ کی حیثیت سے جا رہے ہیں۔ ان کا کام یہ دیکھنا ہے کہ اس ملک میں کس طرح تبلیغ کرنی چاہئے۔“

(انٹرنل، ۵ جولائی ۱۹۲۵ء)

تشریح میں مسلمانوں کا ظلم ہوا۔ مغلطی میں کہ ہمدردی کے جذبہ سے مسلمان ہندو بے چین تھے۔ ایسی حالت میں مرزا محمود نے شملہ میں چند نام نہاد لیڈروں کو جمع کر کے تشریح نمیشی قائم کی اور اس کی صدارت سے خرافات اپنے ذمے لئے اور اس کا تیسرے فری انا ایک مرید محمد درجم دود کو بنایا اور نمیشی کا ہندو مقام کا درجہ میں مقرر کر کے طویل و عرض ہند میں چند کی انجمنیں شائع کیں

۱۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائیوں کو ہر جگہ مناظروں میں ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مرزویت کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرزا محمود کو نئے طریقہ سے کام لینا پڑا اور منافق بن کر ظاہری ہمدردی دکھا کر نہ ہر حکمت سے لوگوں کے دل دوا کرنا میں اپنا اثر قائم کرنا پڑا (مؤلف)

ورنگی لاکھنؤ۔ روپیہ غریب مسلمانوں نے اپنے کشمیری مظلوم بھائیوں کی امداد کے لئے دیا۔ مگر وہ راجپوت مرزائیت کی تبلیغ پر مصروف ہوا۔ کئی صدائیت کے نام سے جا بجا فائدہ حاصل کیا گیا۔ مرزائین نے کشمیر میں پراپیگنڈا کیا کہ مرزا محمود کو مسلمانان ہند نے اپنا پیشوا و خلیفہ اور امیر حلیم کر لیا ہے۔ مصہوب کشمیری انہوں کے جلسوں نکالے گئے اور ان سے مرزا بشیر الدین محمود زمرہ د کے لئے بڑے قلوئے گئے۔ کشمیری زعماء کو خالی اعانت سے اپنا منصوبہ اپنا گیا۔ پناہ چاہئے گیا ہے کہ کشمیر کے بڑے قصبہ میں سرکردہ مسلم پیشوا مرزا کو قادیان سے ماہواری رقم موصول ہوتی ہے۔ اس طرح تالیفِ قلوب سے کام لے کر مرزائیت کے پیروں مبلغ و بہات و تصانیف میں دورہ کر رہے ہیں۔ حکومت کشمیر پر بھی مرزائین کا اثر ہے۔ اس لئے مرزائیت کے مخالفین کی زبان بندی کرائی جاتی ہے۔ ان کا واغہ محسوس فرار و بھاگتا ہے۔ نو جوان زمین اور مستعد طلباء فراہم کر کے بغرض تعلیم قادیان روانہ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ انہیں مسلط بنا کر ان کے وطن میں واپس بھیجا جائے۔ صرف علاقہ شہ پال (کشمیر) سے اس طلباء کیجئے جاتے ہیں۔ مرزائیت کے خلاف آواز بلند کرنے والے کا گلا اتحاد کی رٹ لگا کر دبائے والے ہر جگہ موجود ہیں اور اگر چند دن کی حالت رہی تو اللہ پر ہے کہ تمام کشمیر میں مرزائیت کی جڑیں نہایت کھجور و استوار ہو جائیں گی۔ علمائے کرام کا فرض ہے کہ اس فتنہ کو فتنہ شدھی سے زیادہ خطرناک سمجھ کر مرزا و اہل میدان عمل میں آئیں۔ ورنہ بعد میں کچھ کرنے سے کچھ نہ رہے گا۔

تحریک احرار نے کسی حد تک دیہاتی فتنہ کے سد باب میں حصہ لیا۔ مگر گورنمنٹ نے اس تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اس کے بعد مرزا محمود نے نیا رنگ اختیار کیا۔ یوم میرت کے نام سے ہر سال مقررہ تاریخوں پر طول و عرض ہند میں ہر جگہ جلسے منعقد کرائے۔ جن میں جی کریم علی کی میرت کے پردہ میں مرزائیت کی تبلیغ کی گئی۔ عاشقان سید المرسلین علیہ السلام جو کہ ان جیسوں میں شامل ہوئے اور سادہ لوح محام نے مرزائیس کو ہاں ہاں بول لیا۔ علمائے کرام میں سے بھی اکثر افسردہ ہوئے۔ گئے مگر دین نے ان کو لیا کہ مرزائیس کا مقصد ان جلسوں سے سوائے جلب ذرا حصولِ شہرت اور ذاتی جواقتدار کے کچھ نہ تھا۔ اپنے آپ کو سید المرسلین علیہ السلام کا محب ظاہر کر

نے۔ صرف شہر بھیرہ سے کئی سو روپے امانت مظلومین کا نام لے کر بعض فریب خوردہ اشخاص نے جمع کیا اور قادیان میں ارسال کیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تمام ہندوستان سے کس قدر رقم فراہم ہوئی ہوگی۔



کے سلطانوں و حکمرانوں کو یہ خبر ملی کہ میں بھیجی گئی کہ سربراہ محمد وندھوستان سے مسلمانوں کا پیشوائے  
اعظم ہے۔ اس کے علاوہ چار سات گروہ مسلمان ایک وقت اور ایک ساعت میں ہر جگہ طلوع ہوئے اور  
فرستے ہیں۔ اس طرح پھر سرگرمی، فوجی اور مدد میں موزوں بنات ۱۵ قادیان میں آ گیا۔

سہ ماہیہ نہایت کمپوس میں کافی کاؤں، کچھ سربراہ محمد وندھوستان ۱۵۳۷ء کے قریب میں تمام  
جناب دیو۔ پلی میں سہیلیوں کے ہجوم، جیسے۔ ان کے مہلتوں نے یہاں میں ان کا بیٹا، مہاراجہ  
کی دعوت میں اور جہاں تمام ان اطلاع کو دہ کے لئے کہا وہاں۔ اس کے قریب رہتے، طلوع ہوا  
پور میں حزب "نصر" کی سرگرمیوں کی وجہ سے سرگرمیت کا قلع قمع ہو گیا، پھر اس کے ساتھ پہنچی کے  
مناظر اور مسیحیوں کے ساتھ اوقات میں دور و کر کے لئے نے جیسے لئے تھے ان کو اپنے مقصد میں  
نا کافی ہوئی۔

سربراہ محمد قادیانی اور سربراہ محمد، یعنی باب اور، اپنے کے خیالات میں اس قدر  
اختلاف ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اندر ہی عقلی، شعور و پختہ ہونے اور وہ شکر  
عافکہ ہائے کی مشق سے پھر ترقی کرتی ہے۔ جناب باب وندھوستان نے نہ صرف اس کے لئے اپنا  
اور پھر دینی راہی سے جن میں اپنے لئے باب نے خلاف راہ کے کام کی ہے۔ جن کو اس میں نفس  
کے جاتا ہے۔

### اقبال سربراہ محمد وندھوستان قادیانی

۱۔ "میں کو آج کل کے حالات سے زیادہ اس پندہ کے انھیں ہوں گے۔ لیکن میں  
قد آپ پر خدا کے فضل اور اس کی برکت سے اپنی قدر آپ عبادت اور شکر کو کر رہی ہوں جس سے  
بہتر کہ تھے وہ ان سے وہ فضل اس نے کہ کہ جس جہانم جو عالم ان کے۔ کھانا، آئینہ، صابون  
کے فضل انسان کو کھانا نہیں دیتا کرتے اور سرگرمیوں میں کرتے۔ بلکہ اور یہ وہ فقر و غنا اور  
فرمانبردار ہوتے ہیں۔"

۲۔ "ان مسلمانوں کا خیال تھا کہ ان کے لئے یہ عطا ہے کہ وہ وہی بنی  
شریعت۔ نے پاپیہ، دہلا میں سے کچھ مشورے کرے یہ وہ اسطو بہت پائے نہیں انھیں تعالیٰ نے  
مسیح مہم کو، یہ وہ غلطی کو اور گروا دیا اور بتایا کہ یہ تعریف ہے ان کے کہ میں تو میں۔"

(حقیت المعروضہ ص ۳۳)

۳۔ "انھیں، ان کی خبر دیا کرتے تھے ہیں کہ ان کے وہی غلطی میں ہو گیا اور  
اس کی بحال یہ دیتے ہیں کہ انھیں ان قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ اس صفت اور رسول والا

ایسطاع بكون الله اور ان آیت سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب مہربان قلبت نہ رہے۔ آپ اللہ تعالیٰ خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ انسا السوالنا التوراة فیہا ہدی و نور بحکم ہذا الذبیون یعنی ہم نے توراة دریافت کی ہے۔ جسے میں جاہلیتِ قور ہے۔ اس کے ذریعے سے بہت سے انبیاء مہدیوں کے فیصلہ کرتے رہے ہیں۔ اب یہ تو انگریزوں کی دوسری نئی دہائی کے مانتے کام نہیں کر سکتے تو بہت سے انبیاء و درات کے ذریعے فیصلہ کیوں کر کرتے رہے ہیں۔ ان کا تو بہت پر عمل ہی ہو جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے دہرہ دہرہ تھے۔ گویا ایک اور بات ہے کہ انہوں نے وہی کے ذریعہ نبوت حاصل نہیں کی۔“

(حقیقت منہج، ص ۱۵۵)

۴۔ ”آحضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتیٰجی نہیں آ سکا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوتِ قدسیرہ تھی۔ جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے ارہے تک پہنچا سکتے اور صرف ہمارے آحضرت ﷺ ہی ایک ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ عمل تھے۔ یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے۔“ (حقیقت منہج، ص ۱۵۹)

۵۔ ”نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) دونوں ہی ہیں۔ یضاح پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ نے برادر امت یضاح پنا ہے۔“ (حقیقت منہج، ص ۱۶۳)

۱۔ ”دوسری دلیل حضرت مسیح موعودؑ کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نو اس بن مہدیؑ کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا ہے۔“ (حقیقت منہج، ص ۱۸۹)

۷۔ ”رسولی کریم ﷺ کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی دوسرے نبی کو نہیں۔ اگر مسیح موعودؑ کو یہ پہچ حاصل ہوا تو آحضرت ﷺ کی غلامی سے ہی حاصل ہوا ہے۔ مگر چونکہ آحضرت ﷺ کو مذمتِ انبیاء علیہم السلام کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔ اس لئے لوگ مسیح و غیرہ کے متحرر ہوا را اب بھی ہیں۔ مگر آپ کے متحرر نہیں۔“ (المنہج، ۱۶ جون ۱۹۱۷ء، ص ۵)

”حضرت نبی علیہ السلام کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا۔ مگر مسیح موعودؑ کو جس کے لئے حضرت نبی علیہ السلام ہا یکہ دلیل کے طور پر ہیں تمام مذمتِ انبیاء کے نام اس لئے رکھے گئے ہیں۔“

(المنہج، ۱۶ جون ۱۹۱۷ء، ص ۶)

۸۔ ”پس آپ اس آیت صحتی آیت و مبشر بر رسولی ہستی من

بعد ہی اسے احمد "میں جس رسوا احمد سے والے کی خبر دی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ میں ہو گئے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس رسوا احمد رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں۔ تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمد بیت کی عظمت کا رسول ہے۔" کیوں کہ یہ نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی نہیں۔" (انوار خلافت ص ۳۳)

۹ "قد قلنا کی پیشین گوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیشین گوئی کے بعد اسی ہیں۔" (انوار خلافت ص ۳۵)

"غرض اس احمد کے ساتھ فاروقیہ وانی پیشین گوئی کا کوئی تعلق نہیں۔ ان دونوں میں کوئی تعلق بالکل سے ثابت نہیں کہ ان دونوں پیشین گوئیوں کو ایک ہی شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور ہوں۔" (انوار خلافت ص ۳۷)

### اقوال مرزا غلام احمد دہلوی

۱ "رب محسنی من عسی یلی الیک۔ لہ مستغنی عن مہلتی تو مبارک ہو دستِ مہر سے خدا تجھ کو میرے گم سے نجات بخش۔ اے میرے خدا آگے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے میری کوتاہی سے بڑھ دیا۔"

(برائین احمد ص ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴)

۲ "انہی علیہم السلام اس لئے آئے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل نہ ہوں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر نہ ہو انہیں اور بعض احکام کو منسوخ کر دیں اور بعض سے نئے احکام لادیں۔" (آئینہ سالات اسلام ص ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲)

۳ "صاحب نبوت نامہ ہم پر اتنی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کا یہ طور پر رسول اللہ ﷺ ہوتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا امتی ہو جانا خصوص قرآنہ اور حدیث کی دامن سے نکلنا مستبعد ہے۔ خدا کی شانہ فرماتا ہے کہ "وما ارسلنا من رسول الا لیطعوا بلذین لاہ" یعنی ہر ایک رسول مطاع ہر کام ماننے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔" (ازالہ اوہم ص ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳)

۴ (انوار احکام ص ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴،



فرق کرنے والا ہے قرآن کریم میں جو بیشتر نبی رسول پانچ سو بعد اسعد احمد دانی  
پیشین گوئی کیا مایہ اسرار کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے۔ ”ہاتھیں میں کیاں ہیں؟“ تو یہ ایسا ہمارے  
نرم و برکتی نہیں کہ ہم کھیل میں سے یہ پیشین گوئی نکالتے پھریں۔ وہ بحرف سیدال دینی ہے جو  
احمد اس بات پر آن مجھ کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے۔ ”مومن میں لیں گے۔“  
(المعاتن ۳۷ ص ۱۹۸)

”فارق علیہ کی پیشین گوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق و باطل میں فراق کرنے والا  
ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ  
صاحب مقرر قرآن میں اور پھر آدم رب اللہ من الشیطان الرجیب میں لفظ سید بھی ہے۔  
جس نے معنی شیطان لکھے ہیں۔ یہ وہی فارق علیہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد  
ہے۔ احمد کے معنی ہیں خداوند تعالیٰ کی بہت عزت کرنے والا اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر خدا کی عزت  
کرنے والا۔ وہ کون ہو گا۔ کیونکہ حق و باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور اس سے بڑھ کر  
وہی خدا کر سکتا ہے۔ جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے جو شیطان کا حصہ دور کر کے  
خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کو ٹھہرنے والا ہے۔ آپ فارق علیہ کلمہ ہے اور دوم کے الفاظ میں یوں  
کہہ کر کہ آپ احمد ہی ہیں۔ اور فارق علیہ کی پیشین گوئی بھی احمدی کے حق میں ہے۔

(امداد۔ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۹۹۔ المعاتن ۳۷ ص ۱۹۸)

ابوہوری پیغمبر یا احمدی مکرور

عظیم اور لدینہ قابل کی وفات کے بعد سلسلہ خلافت کے متعلق ستر مرزا نے  
اختلاف پیدا کیا۔ ان کی بحث و جدل نے بعد حکیم محمد حسن صاحب ممدوی حبیب قمری صاحب  
عظیم محمد حسن صاحب نے مرزا محمود کا ہاتھ پکڑ کر بہت کم لوگوں نے مجھے انتخاب کیا ہے۔ اس  
ان صاحب نے اپنے ہاتھ پر دست کرتا ہوں۔ اس پر سب لوگوں نے مرزا محمود سے دست کر لی  
مگر سب نے علی محمد بن امین اور ان کے ہم خیال شامی کو چھپے رکھا۔ محمود نے سخت غم  
نہا تھا کہ مرزا نے ان میں اس کا قیام نہیں کیا تھا۔ اس نے اس سے دست کر لیا۔ ان کا  
کرنا وہ قادیان کی ایک شریک کر کے لاہور میں اقامت تھی۔ ان کی ان ملاقاتوں سے  
ایک اور نئی جماعت نے پیدا ہوئی اور سب کا قیام لاہور میں تھا۔ ان کے دو چار اسی انتخاب کر دیے۔ اور  
بعد حکیم محمد حسن امجدی بھی اس جماعت میں شامل ہوئے۔ اس وقت سے مرزا محمد

ہے کہ وہ قادیانی اور ہوری کے نام سے موسوم ہوئے۔ چونکہ قادیانی صرف قادیانی کے اہل ہاں  
 نے معہ حق امتیاز کا کلمہ ہے۔ اسی نسبت سے تو انہوں کو آج کل امتیازی اور لاہوریوں کو  
 اندکی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ کرواہیہ کی شجر کو خیریت کی دوش نہیں ہیں۔ ان میں الجھا جھٹھ لکھی شجر  
 کا انتہائی نہیں۔ ان کا باپ بھی انتہائی نہیں تھکن لھکنی، اچھائی ہے۔ مگر مسلمانوں نے لئے لاہوری  
 کر دیا زیادہ غلط ہے۔ ثابت ہو رہا ہے۔ ان کا ستانہ نہ طرز میں اکثر انہی میں کو سترہ مستقیم سے  
 ملے ہو کر دیا ہے اور لوگ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ یہ تو وہ دوسرا نام احمد قادیانی کو اپنا اقتدار  
 پر بڑا احمد وقت محمد ہے۔ بیچ مسلمانوں میں، امام الزمان سب کو کہتا ہے اور کہتا ہے کہ مرزا کی  
 تعلیمات پر ہم یقین نہیں۔ مگر اسلاف یہ ہے اس معاملہ میں قادیانی کر دیا ہے کہ مرزا کی  
 یعنی مرزا کی تعلیمات پر ان کا یقین ہے۔ لاہوری پارٹی کا دعویٰ ہے کہ مرزا احمد احمد نے عقلی  
 نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور مرزا نے ان الفاظ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس سے مراد کھٹہ ہے۔  
 مگر دراصل یہ کر دہ عقیدت میں کو پیشہ ور رکھنے کے لئے دروازہ کار کا دیوار سے کام لے رہا  
 ہے۔ اسل بات یہ ہے کہ لاہوریوں نے دیکھا کہ مسلمان دعویٰ نبوت سے بھرتے ہیں اور ایسے  
 خوش ہوتے ہیں کہ پھر انہیں طرح ان کے حکام کی امید نہیں کی جاسکتی ورنہ یہ ہے کہ چند دفعہ  
 ہو کہ رسول ہو کہتا ہے وہ تو مسلمانوں سے یہ مرزا انہوں سے مگر مرزا انہوں کی غالب اکثریت  
 مرزا انہوں سے ماتحت تھی۔ اس لئے مسلمانوں کو اپنے ساتھ لانے اور ان کی مدد کی حاصل کرنے  
 سے منافقانہ طرز عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوئے اور اعلان کر دیا کہ ہم مرزا کو اپنی نہیں مانتے اور  
 مرزا کو اپنا ماننے والوں کو کافر نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اس پالیسی سے وہ بہت کچھ فائدہ اٹھا رہے  
 ہیں۔ یہ وہ مسلمان نہیں کہ وہ ان کے قریب ہیں آج سے میں قادیانی پارٹی کے قریب  
 میں نہیں آتے۔ تو یہ وہ مسلمان ہیں جو پالیسی تعمیر کر دے اور وہ لوگ لندن میں نے لندن میں  
 ہے اور لندن میں سے انرجیاٹ سے مسلمانوں کے چند ولیات پورے ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں  
 نے قرآن مجید کا تفسیری زبان میں ترجمہ صحیح تفسیری انہوں سے شریک کیا ہے۔ جس کی طبعیت  
 نے اس کی اسکی زبان میں انہوں نے شریعت سے جہاد روپیہ یا تھ۔ مسلمانوں نے اب قرآن مجید  
 کی تفسیر اردو میں بھی شریعت کی ہے۔ تفسیر از محمد سعید احمد مرزا کے قریب ہر مصلحت کا دعویٰ  
 دعویٰ ہو رہا ہے انہوں نے انہوں سے تفسیر ہو رہی ہے۔ اس ترجمہ اور ترجمہ نے بعد ازاں میں  
 روح الہی کا ذکر کیا ہے۔ مگر یہی انہوں نے تفسیر سے انہوں کی لئے اور کئی چیز نامہ خالصہ کر دیا

فیس کرتا۔ اس لئے یہ تو یہ وہ ان میں رائج ہو رہا ہے اور ان کے اپنی عقائد کو مستزاد کر کے نہیں  
 دہریت، والدہ کی جانب سے چار ہے۔ افسوس ہے کہ آج تک ہندوستان کی کسی معتد اسلام  
 سونہ لیتی ہے اس خطرناک دہر کے علاقے کی طرف توجہ نہیں کی۔

لاہوری جماعت کے مبلغین غیر متناہک میں اپنے پیشوا یعنی مرزا کی سنت پر عمل کر  
 رہے ہیں اور شاید اسی سنت پر عمل کرنے کی بدولت ان کی مرکزی انجمن کو کئی مرتبے راضی زر  
 علاقہ مظفری میں گورنمنٹ کی طرف سے مٹا ہوئے ہیں۔ خود ذلیل الدین نے اپنی تصنیف ”مجدد  
 کامل“ میں اقرار کیا ہے کہ تمام اسلامی مذاہب کے نزدیک وہابی شیت انگریزی جاسوس سے  
 زیادہ نہیں رہی۔ لاہوری جماعت کے متزاد ائمہ مرزا کی بابت کے قائل تھے اور اب بھی ہیں۔  
 صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اہل اسلام میں اپنا وقار حاصل کرنے کے لئے دکھار  
 رہے ہیں۔ ورنہ لاہوری جماعت کے امیر مسٹر محمد علی نے دہرادون، ریو، یوٹاف، ریجنز کی ایڈیٹری کے  
 زمانہ میں لکھا تھا۔ ”آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (مرزا قادیانی) کو اللہ تعالیٰ  
 نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا کر کے بھیجا ہے۔ وہ بھی شیت پرند نہیں۔“

(دہرادون، ریو، یوٹاف، ریجنز، ۱۹۰۶ء)

”یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسلمانوں کی کاغذی معتد تھا۔“

(دہرادون، ریو، یوٹاف، ریجنز، ۱۹۰۶ء)

”آیت کریمہ علیہ السلام کے درمیان میں غازی، اسل، لی، کی بولت نصی ہے انہیں  
 آخر میں کہا گیا ہے۔“

”یہی آخر الزماں کا ایک نام و عمل من اجا، قادیانی بھی ہے۔“

(دہرادون، ریو، یوٹاف، ریجنز، ۱۹۰۶ء)

۱۔ شیخ غلام حیدر صاحب ہند، مترجم سرگودھا نے مسٹر محمد علی مرزا کی بھرپوری  
 ترمیم پر نہایت عمدہ ریویو لکھا ہے۔ جو صاحب مدوح سے اعلیٰ تھا۔ ۱۲ اہل لکھا ہے۔ (دہرادون،  
 عام اشاعت کا بیونا سرور دی ہے۔ بلکہ بیڈ، ماسٹر صاحب مدوح کو چاہئے کہ اس کا ترمیم انگریزی  
 میں کر دیں۔ تاکہ انگریزی خوان طبقہ اس کا مطالعہ کرے سراسر سے بچے۔ تمام اسلامی جہنس کو  
 یہ بتے کہ اس دینی خدمت میں بیڈ، ماسٹر صاحب کی جہ صلافتی، ورنہ ادا کریں۔ (بہار حقانی) سے  
 بھی احتساب قادیانیت میں شامل کیا جائے گا۔ مرتب )





پہلے یہ شخص مرزائی تھا۔ اس اپنے آپ کو مظہرِ اولِ قدرتِ ثلثی فی الارض خلیفۃ اللہ  
وفی السعۃ محمد عبداللہ مامور من اللہ یسین السلطنتۃ قلم وکلم سبکیؒ  
صاحبِ قرآنی تاپاری کے لقب سے ملقب کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے سب سے پہلے یہ وحی  
ہوئی ”یا ایہا العبدی تم پورے دیوبند میں ہمارے پیارے پیسور وکن میں دن بہ دن ہمدردی  
ہو۔ جاہل لشکر اس کے قابو میں آ رہے ہیں۔ ۱۳۲۳ھ میں اس نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اس کو  
دعویٰ کئے گئے تھے کہ سال کا طویل غم نہ رہے گا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب ”حاکمہ آسمانی“ مطبوعہ  
۱۳۳۴ھ نکلت پرش دکن کے مسجد ۳۱ پر مرزائیوں کو اس نے سب ذیل الفاظ میں چیلنج دیا ہے۔

”اللہ پاک کا آسمانی قانون ہے کہ مغتری معنی اللہ اور جہونا مامور من اللہ یعنی  
اسلامت اور قلم وکلم وکلم ہوئے کا دعویٰ کرے۔ پھر اپنی صداقت میں الہام حق کے چاروں کرے اور  
لوگوں کو امت حق میں اپنے اتباع کی طرف بلائے۔ سامنے والوں کو خوشخبری و برکت ماننے والوں کو  
عذاب حق سے ڈراوے۔ ایسا شخص سرکارِ آسمانی کا باغی ہے۔ ایسے دلی کا دست نہیں گرفت کر  
کے۔ نہ توں کاٹ دی جائے گی۔ اس عاجز پر صیغہ آسمانی نازل ہوئے۔ ۱۳۳۳ھ سال  
ہے۔ اللہ پاک نے تمام امور کے عروج کے لئے دس پانچ چھ وہ سال کا الہام نازل کیا ہے۔ اگر کسی  
شخص خلافِ مصلحت و مصلحت ہو جائے تو اس کے لئے میدانِ میدان ہو جائے۔ اگر حوصلہ ہوتا نہیں۔“

اس چیلنج کے جواب میں مرزائیوں کو مقابلہ کا حوصلہ ہوا۔ تاپاری نے اپنے حلیہ کا  
نام مصلح محمد یہ رکھا ہے۔ اسی کتاب حاکمہ آسمانی کے ص ۱۶ پر لکھا ہے۔ ”یہ کتاب ۱۳۳۳ھ میں  
تھی۔ اس سے قبل ۱۳۲۰ھ سال سے الہامات شروع تھے۔ ۱۳۳۴ھ سے وحی کا اعلیٰ مرتبہ شروع  
ہوا۔“ مرزائیوں کا دعوہ کے متعلق لکھتا ہے کہ ”حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کا رہنے شہر تک عروج  
تھوڑا مقام و جوائے ان میں رہنے لگی تھی۔ غصہ سار نے پردہ کو اپنے ترس میں لگ چیا۔ اس لئے  
دونوں مراتب کا جامع تر ہونے کے لئے محمد و احمد میں کر پردہ مراتب کا مظہر بنا ہے۔ اللہ پاک نے اس  
عاجز کے سلسلہ کا نام طریقہ محمد یہ رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات میں اسی  
راز کی طرف اشارہ ہے۔ ”تکلم اللہ نزل من السماء وجاؤک النور وهو افضل منك“  
یعنی وہ مجھے مظہر خدا ہو گا اور بعض کمالات کے مستحق نہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)  
سے افضل ہو گا۔ اے قوم احمدی میرے حق ظاہر کرنے پر قصد مت ہو۔ کیا خدا کے کلام پورے  
ہوتے دیکھ نہیں چاہتے۔ آخر مسیح کا الہام پورا ہوتا ہے یا نہیں۔“ (حاکمہ آسمانی ص ۱۵۱)





نہیں تھی نہیں بن سکتا تو سرزد قادیانی کی کیا کمال ہے کہ دینی بن گئے۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۰)  
 ”میرے دھوکے کے باوجود وہ نہتا ہے کہ“ میں میاں محمد احمد صاحب کو گنہگار کی بنیادوں  
 کی بنا پر غلطیہ جماعت احمدیہ مانتا ہوں۔ احمدیہ دور کی جماعت مخالف ہی نہیں ہوں۔ میری سمجھ میں  
 نہیں آتا۔ جس پر ظہور ہو چکا ہے اس کا انکار کیا۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۱)  
 ”پندرہ دن کے بعد نیا دیکھ لے گی کہ وہ (محمد) اور احقرم مختلف تو ہم کا سردار ہو گا۔ فقیر  
 ہونا ہے کہ وہ فقی مرز ہے۔“

”مرزا خاتم احمد مامور وقت کرشن اور اتر تھا۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۲)  
 ”تا چوتھی کی طرح چالیس مرزوں کا پیش رو ہے کہ لوتقول علیا (آپ) سے ثابت ہے  
 کہ وہ انسان ہے خود اپنا احترام باندھے۔ نکل جائے۔ میرے دھوکے ماموریت یعنی ۱۹۲۳ء۔  
 سے برواشت کا مادیاتی کا بڑھتی ہے۔ اس وقت یہ حال ہے کہ متعدد جیسے اسما انازل ہوتے ہیں۔  
 (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۳)

”آئیہ زمانہ سے اللہ تعالیٰ کا کائنات مجھ سے جاری ہے۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۴)  
 ”مرزا قادیانی نے ۱۸۸۶ء اپریل ۱۸۸۶ء میں یہ اعلان کیا کہ ایک ماسور قریب میں پیدا  
 ہوئے ۱۱۱۰ ہے۔ یعنی آج سے ایک مدت قبل میں دنیا میں آئے گا۔ وہ وہ حق سے ہوئے گا۔  
 اس کا نزول گویا خدا کا آنا ہے۔ وہ ایک عظیم الشان انسان ہے۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۵)  
 ”اگر میں ماموروں کا مامور وہ وہ نہیں ہوں تو وہ ہر کوئی بن گئے۔“ (خدا ہم خاتم النبیین میں ۱۶)  
 ”میرے تعلق اس کثرت سے نشان بیان کئے گئے ہیں کہ مسلمانوں میں بہہ ہی اور  
 مسیح کے بھی نہیں اتنی عظمت اس مامور کو اس وجہ سے دے گئی ہے کہ وہ بڑی خدمت کرنے والا

۱۔ یعنی ۱۹۲۳ء میں جن بوسٹور کو دھوکے لگے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں۔ اس کی  
 جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ ”یہاں ہے کہ مرزا الی اسے اپنے مقرر کردہ بیان کردہ معیار کے  
 مطابق چاہیں سمجھتے۔ اس خرم کذاب چن چوری کو دھوکے کے ۲۸ سال ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک  
 زندہ و وجود ہے اور بچے دشمن کو کامیاب بنا رہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہی مفتی علی اللہ کا در  
 تک زندہ رہنا اس کی صداقت کا نشان نہیں ہو سکتا۔ بچے انبیاء کی نقل ہوئے اور چہرہ کی طرح  
 کئی کئی ایسے کوئی میں نہیں۔ (مؤلف)

ہے مضمون <sup>۱۸</sup> کی ذات پاک ہر جہت سے جو رہا ہے اور بے عزتی و تشبہ جو رہی ہے۔ اس کے وہ ترانے کے لئے ایسے شان و شوکت سے لکھے علی شانوں سے تھی ان اہم و اہم سے ایک شخص مختلف اقوام کے لئے رخت کا نشان بن کر اقامت اسلام کا بہترین ذریعہ بن کر ماری قہر مہکا پیار بن کر آ رہا ہے تھا کہ اللہ پوری طاقت کے ساتھ آسمان سے آ رہا نظر آئے۔

(خاتمہ نام اچھیں میں ۱)

”خوالہ مجھ (مرزا قادیانی) سے جو تکرر زمین اور آسمان نے میرے لئے نشانات ظاہر کیے گا اقامت جنت میں کوئی سر نہ رہے۔“  
(نام نام اچھیں میں ۱)

غیر متواضع اسے احمدیوں سے سب سے

منظر جس کے تھے تم سچ وہ موعود آیا

(نام نام اچھیں میں ۱۹)

”خدا نے اپنے شخص سے مجھے پیش کیا ہے۔ میں اپنے انوار رسالت عالم کو دیکھتا ہوں اور میں خود کو سارے عالم میں بھرا ہوا پاتا ہوں۔ میری تبلیغ عام ہے۔ میری یقین و ارشادات عام ہیں۔“  
(خاتمہ نام اچھیں میں ۱۵)

مرزا قادیانی نے میرے متعلق فرمادی تھی کہ

بارگ میں ملے کے ہے کوئی گل نہ کلا

آئی ہے ہارمیا، بھگوار سے سناں وار

اور یہی ہے اب تو خوشیو میرے یوسف فرمے

کوئی ایسا نہ جس کرت ہوں اس کو انظار

”میرزا محمد نیک، اسے ترجمہ مطہر الاول والآخر مطہر الحق والعدل  
کے منہ فزل میں السلا۔“  
(نام نام اچھیں میں ۵۵)

”اوس کو حضرت (مرزا قادیانی) کے مکان کا بچہ دیا کر رہا تھا ہے۔ کیونکہ میں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے غلط بات کہی ہے۔ لہٰذا اس بدعت سے بعد مکان میں ایک نور ایک نور کا پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا کہ جس میں رہتا ہے۔“  
(نام نام اچھیں میں ۵۵)

”اے جماعت احمدیہ کے فریاد اور دشمنانہ اندھ تماشائی نے آپ کو یہ بدعت

۱۱ برس کے : (نامہ نثر انجمن میں ۱۰۹)

”میں نے ڈوبتی ہوں۔“ (نامہ نثر انجمن میں ۱۳۹)

مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب میں بھی اسوہتور کے عوامی بھی عقیدہ ہیں اور وہ سب کوئی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر سوشلزم کی وکاردی کے دعویٰ تو اسے کانکار رد دیتا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں کیا ہوں۔

میرے قلم کے لیے رہنے ہیں اصل حصول  
بھائی ہر قوم کے بھائی کو پیہاں ہوں میں  
پہنی میری موسائی اور پستی ہوں  
آریہ ہوں الکالیہ ہوں و آریہ ہوں میں  
پھرتی ہوں ایش ہوں شہر۔ ہوں ہنسن ہوں میں  
تھو ٹھوہہ ہوں درماتہ بھوہان ہوں میں  
قادیانی ہوں دائودی و ٹھوہی ہوں میں  
پچھتی ہے میرا مذہب اس سے فرح ہوں میں

(نامہ نثر انجمن میں ۱۰۹)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ ”ایسا کہہ رہی چاہا کہ نہ سنا ہے۔“ (جو دہر و قس)

(نامہ نثر انجمن میں ۱۳۳)

”میں خود قرآن ہوں۔“ (۱۱ برس قراچہ میں ۲۰۹)

تجاوری کلمہ کی طرح چن بھویشور بھی اپنی کتاب میں غریب ذکر کرتا ہے کہ ”قرآن خود میری روحانیت کے اثر سے مجھ پر اس قدر قریب نہ آئی کہ وہ مجھ کی طرف ایک کھینچتی آئے ہوں۔ بھویشور ہی نظر آتا تھا۔“ (۱۱ برس قراچہ میں ۲۰۹)

”ایک عورت مجھائی میں رات کے وقت میرے پاس آیا کرتی تھی اور نکال عورت آدمی رات کے وقت پھول و زریہ رات سے آدھت ہو کر میرے طرف میں آتھیں اور میرے ساتھ رہتے تھے۔“ (نامہ نثر انجمن میں ۱۶۹)



قرآن مجید میں ہے کہ: ”وَجَاءَ مِنَ الْقَوْمِ السَّعْدِيَّةِ رَجُلٌ يَصِفُ: ”ایک آدمی شہر کے کنارے سے روزت لے آیا۔ اس کا بھائی ہے کدوہ رجل یسعی میں ہوں۔“

### احمد نور کا بی

قادیان کے نبی خیر قلعہ سے ایک اور شخص مدنی نبوت ظاہر ہوا ہے۔ اس کا نام احمد نور کا بی ہے۔ یہ شخص ہر دم ہے اور اس نے ہزاروں کی دوکان کھول رکھی ہے۔ غلط و گناہ بان بیچتے بیچتے ہی بن گیا۔ اس کے ایک بیروہہ ارضین ساکن ہوا بیچ ٹھہرہ کان پور نے اس کا ایک اعلان مصلح احمد ارضین کان پور سے مٹی کر کر شائع کیا ہے جو کچھ نقل کیا ہے۔ ہے۔ \*

### اعلان

”اے اللہ تعالیٰ کے ماننے والو! اور رسولوں کے ماننے والو! اے تمام آدم علیہ السلام کی والد! میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خبر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں۔ دنیائے وسطے رسول اور نبی مامور من اللہ ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا دیباہی رسول ہوں۔ جیسے کہ ابو ذر علیہ السلام، جیسے موسیٰ علیہ السلام، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، جیسے محمد ﷺ، جیسے مسیح علیہ السلام، مرزا صاحب میری آمد تمام انبیاء کی آمد ہے۔ میں تمام انبیاء کا سنگھری ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا مامور ہوں۔ میرے ساتھ وہ خدا جو تمام انبیاء کے ساتھ حکام کیا ہے کلام کرتا ہے۔ اس نے آزار دہا کو میری رضائی خاطر خبر دو کہ اگر اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری بات مان لو۔ میری تاجدار کی کہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے خبر دیا۔ جو مانے لگا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث بنے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ انعام جس کو وہ پسند کرتا ہے۔“

اعلان کرنے والے اللہ تعالیٰ کے رسول احمد نور کا بی احمدی

اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں کے ماننے والے

”میں ایمان کا درست ہوں۔ جیسا کہ تمام انبیاء اور جیسے کہ برائیم علیہ السلام اور جیسے موسیٰ علیہ السلام، جیسے عیسیٰ علیہ السلام، جیسے محمد ﷺ، اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام واللہ بھلا تمہارا انبیاء ایمان کے درست ہیں۔ سب کے ماننے ست ایمان کا پھل ہے اور“





## مرزا زینوں کی تعداد

مرزا زینوں کی تعداد وہ ہے کہ یہاں کسی نہ وقت سے قتل کا موقع ملے۔ اپنی کثرت  
تعداد کا ذکر شہرہ آفاق میں کرتے ہیں۔ مرزا زینوں کی تعداد بھی ایک پچاس تانہ ارادہ کی جہلی  
ہے۔ مرزا زینوں کے قول میں یہ کہ مختلف دور میں ان کے کئی افراد مارے گئے ہوں گے۔ مرزا غلام احمد  
قادیانی اپنی "تاریخ تہذیب و تمدن" میں لکھتے ہیں کہ "ان وقت میں مرزا زینوں کی تعداد پانچ  
لاکھ ہے۔" (پچاس سال سے ۲۶ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵۵)

ان کا آپس میں یہ حیدر علی شاہ نے اپنی کتاب "توبہ وری" میں پانچ لاکھ بیان  
کی ہے۔ مقدمہ اخبار دہلیہ میں مرزا زینوں کے اپنی تعداد اس آٹھ بیان کی تھی۔ مگر توبہ وری کا  
مختلف لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۰ء میں احمدیوں کی تعداد اس لاکھ ہے۔ منظرہ جہاد میں احمدیوں کی تعداد پچاس  
لاکھ بیان کی ہے۔ مگر احمدیوں نے یہ کہ حیدر علی شاہ نے اپنی کتاب "توبہ وری" میں پانچ لاکھ بیان  
کی ہے۔ مگر احمدیوں نے اپنے خطبہ مندرجہ اعداد میں ۱۹ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵۵ بیان  
کیا ہے۔ ان کے کہ "آپ لوگوں کو یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ اپنی تعداد نے غلامی سے مخالفین کے  
مقابلے میں قتلے میں شک کے رائے بھی نہیں۔ پنجاب میں ہماری جماعت سب سید زینوں سے  
پنجاب میں ۵۵ لاکھ احمدی قرار دیے گئے۔ قادیان میں پانچ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵۵ احمدی ہیں۔ غلامی ساری  
تعداد کی کل احمدیوں کی ۸۸ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵۵ میں گئے ہیں۔"

مرزا احمد قادیانی کے من چاہن سے یہ گناہ ہوتا ہے کہ مرزا زینوں کی سب سے بڑی تعداد  
پنجاب میں ہے اور وہ سب سے بڑی تعداد بھی ۵۵ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۵۵ ہے۔ یہ تعداد بھی مرزا زینوں کی  
بیان کر رہا ہے۔ اور اسے اصل تعداد اس سے بھی کم ہے۔ یہ کار میں مودی مبارک احمد مرزا کی  
انہمازی اور راست بازی کا اندازہ کر میں اور سی۔ مرزا غلام قادیانی سے لے کر اس کے ہر  
چاہنے والے سے مرزا زینوں کی تعداد پر غلامی کا منظرہ ہوتا ہے۔

خلاصہ

الحمد للہ! ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء میں سید مرزا شاہ صاحب قادیانی کا مرتبہ  
پیش کشی میں تھا۔ جس سے مرزا علی حسین اور مرزا بیت کے تین نہایت دلچسپ اور نئے تھے۔  
وہ بڑے کئی قدرت رکھنے والے تھے۔ ان کے بعد وہ قادیانی سے لے کر اس کے ہر  
چاہنے والے سے مرزا زینوں کی تعداد پر غلامی کا منظرہ ہوتا ہے۔







مہاجرین کو ان کے اپنی عمریں نہ مت اسلام میں بسر کریں۔ مگر یہاں تک کہ جو تھے ہیں وہاں وہ بھی  
 ہوتے ہیں۔ انہوں نے شہر ٹیکسٹور والہ اینڈ ڈائیٹی کی بدست دیا مگر بدست ہوا اور نور الدین کے  
 آقا کے نزدیک یہ مسئلہ ہو چکا تھے وہ مرزا کی ہن گئے۔ مرزا کیوں کے نزدیک قادیان کے بعد  
 پھر ایک مسئلہ میں شہر ہے اور دو لوگ سے مراد قادیان کے کیا کرتے ہیں۔ مرزا کی ایک ماہ سے  
 اپنے جھگڑنے کی آمد کی خبر ہے کہ اپنے خیال میں لوگوں کو خوف زدہ کر دیتے تھے۔ جانیہ کہا جاتا تھا  
 کہ وہ بے شمار رہے ہیں۔ کسی کی ہمت ہو تو ان سے قادیان پر آئے۔ مگر غلامانے اسلامائے دورہ  
 اور سنی میں ہندوستان کا قادیان کی خبر میں ڈھیر ہوتے تھے۔ مگر ان کی ہوشیاری۔ قادیان میں تاریکی  
 گھسی۔ مگر ہندوستان کیوں کے قرب واقعہ یہ کہ جس کا نام انہیں جس کرنے کا بھی ہو سکتا ہے۔ ہوا  
 اور مرزا کی کادیان کے مرزا کی سبھی کا کیا قادیان پر کوئی سمجھتی مگر طبع کار کی پہنچ  
 کیا اور مرزا کیوں میں چلی میں جاں سنی اور انہوں نے اپنے جلسہ کا اعلان نہایت زور و شور سے کیا۔  
 منادی کرنے والے کے ہاتھ میں تھام لی اور اس پر روپ نہایت شعلوں آئینہ جھلکے اس منادی میں  
 اپنے انگوٹوں کے ہاتھ میں تمام کو دعوت دینا نظر ہوئی تھی۔

مرزا کیوں کے ساتھ قادیان کی آمد

مرزا کیوں نے اپنے حق کے نمائندہ سے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں غلامانے  
 اور مرزا کیوں کے چاروں نام لکھے تھے۔ اس کے ساتھ میں دعوت حق کے نمائندہ سے شہر کی  
 جماعت اسلام کی طرف سے اشتہار شائع ہوا۔ بعد ازاں مرزا کیوں کی طرف سے خط بے  
 جواب موصول ہوا۔

جناب دینی نور احمد صاحب

السلام علی من تبع الہدیٰ مشمولہ دفعہ هذا الاطلاع

آپ کی خدمت میں امر حق و حجت کے لئے اس کو جاتا ہے۔ ۱۹۳۲ء

نیکوئی کی نیکوئی کے لئے محمد الدین کریم

باسمہ سبحانہ

معاذ اللہ! امر خدا کے علماء و فاضلین کی طرف سے جماعت احمدیہ کی ناجائز مکمل کے  
 جہاز۔ ان کے آقا کی طرف سے جماعت احمدیہ میں چند اطمینان بخانی جلسہ کے لئے پھر  
 میں شہر میں آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اشتہار حق لکھا اور پھر کے مناسب و قادمہ بہ  
 ہندوستان میں انہیں نہیں لگتے ہیں کہ وہ۔ غلامان کی بات نہ دہرے اور نہ ہی انہیں کو کوئی طبع







طرف سے مولوی محمد قاسم صاحب دہلوی نے مولوی نعیم احمد صاحب تصفیہ شریک کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کا سائنس پر دانش ہم سب کو منظور ہوگا۔ عبادت گاہ احمدیہ حالات موجود بہت غیر موزوں مقام ہے۔ کمی غیر جانبدار امتصار کا تعین کر کے اعلان دیں۔

عبدالرحمن بیک بزرگ تبلیغ جماعت اسلامیہ بھیرہ: ۳۱ ستمبر ۱۹۳۲ء

دوسرے دن صبح آٹھ بجے مسٹر ایم۔ ڈی کریم صاحب مرزائی مع اپنے چند ہمراہیوں کے مقام کا تصفیہ کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے اور آخر کار انہوں نے یہاں محمد رحیم صاحب وردیش پر راجہ کا لکھ و اتع محلہ پراچگان بھیرہ میں عیارہ بجے دن پہنچ کر شریک کا تصفیہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ میں تمنا یہ ہے کہ آسمان مع سالانہ مولوی محمد قاسم صاحب مہتمم مقررہ پر پہنچ گیا۔ محمد مرزائیوں کی طرف سے صرف ایم۔ ڈی کریم صاحب پہنچے اور ان کے ساتھ ہی بابو محمد امین پراچہ مرزائی، محلہ پراچگان کے سربراہ اور دھرمزاد اشخاص کو ہمراہ لے کر پہنچا۔ تمام ہرادیوں نے بلا حقائق درخواست کی کہ مناظرہ میں فساد کا احتمال ہے اور مسلمانوں کے آئندہ امن و چین کی زندگی پر اس کا برا اثر پڑے گا۔ اس لئے مناظرہ کو کھڑی کیا جائے۔ بابو محمد امین پورے درجہ و درویش سے ان کی دالست کر رہا تھا۔ خاکسار نے کہا کہ قادیانیوں نے جو چاہا دیا ہے اس کے قبول کرنے کے لئے ہم مجبور ہیں۔ اس لئے اگر ایم۔ ڈی کریم صاحب ان کی طرف سے اس چیلنج کو داپس لے لیں تو میں بخوشی ملنا، مناظرہ پر رضامند ہو سکتا ہوں۔ اس پر ایم۔ ڈی کریم صاحب نے میرے اس بیان کی تردید کی اور کہا کہ چیلنج جہت اسلامیہ کی طرف سے دیا گیا اور جماعت احمدیہ کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اس پر ایم۔ ڈی کریم کی تحریر (جس کی نقل پہلے درج ہو چکی ہے) اسے دکھائی گئی۔ جس پر اس نے غیر متعلق سلسلہ گفتگو شروع کر دیا۔ خاکسار نے کہا کہ ایم۔ ڈی کریم صاحب صرف یہ غلط لکھ دیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج نہیں دیا گیا۔ مگر اس نے اس سے بھی انکار کر دیا اور اپنی طویل تحریر میں علانیہ اسلام پر تفرق اندازی و فرق بندی کا الزام عائد کیا اور سارے مشن اسلام میں حیات مسیح علیہ السلام و ترمذیہ مرزا اس شائع شدہ مضامین کا حوالہ دیا۔ جس کے جواب میں خاکسار نے تمام حوزہ دین کے سامنے حسب ذیل تجویز پیش کیس۔

۱۔ اہل اسلام کی طرف سے میں ذمہ لیتا ہوں کہ آئندہ بھیرہ میں کوئی جلسہ ایسا نہ ہوگا اور کسی جگہ کوئی ایسی تقریر نہ ہوگی جس میں حیات مسیح علیہ السلام، ختم نبوت یا محمد رب مرزا کا ذکر ہو۔ نیز رسالہ مشن اسلام میں بھی آئندہ ایسے مسائل پر کبھی بحث نہ ہوگی۔

بشر شیکہ، ایم ذی کریم صاحب، تمام مرزا کیوں ہی طرف سے ان بات کا رد میں کہ وہ  
کبھی بھیرہ میں کوئی جملہ ایسا نہ کریں۔ جس میں وفات مسیح حب السلام، حجۃ نے نبوت یا  
عبداللہ دہائی مرزا کے متعلق تقاریر ہوں اور کوئی مرزا کی آئندہ ان مسائل پر کسی سے ٹھکانہ  
نہ کرے گا۔ نیز مرزا علی احمد دہائی در مسائل بھی ان اختلافی مسائل کے تذکرہ سے پاک رہیں گے۔

نہ اساری اس تجویز کو معززین قصبہ نے بے مد پسند کیا۔ خراسانی کریم صاحب  
نہایت ٹھہر نہ اور کہنے لگے کہ ہم سے یہاں بھی نہ ہوگا۔ مہارے عقائد کی ضرورت تبلیغ کریں گے۔  
خاندان مرزا نے عرض کیا کہ مرزا کا اثر اور کرنے کے لئے تریاق کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہم مجبور  
ہیں کہ وہ انہوں نے کارروائی کے اور بعد مرزا کیوں ہی زیر لی تبلیغ کے اثر سے مسلمانوں کو چھوڑ دیکھیں۔  
اس لفظ سے قریب خود و اشخاص پر مرزا کیوں ہی اتحاد دینے کی تیققت خراب ہوئی اور مرزا کیوں  
کے ساتھ نہ ملنا نظر میں کرنے کے لئے حکیم شاہ محمد صاحب، جس اعظم شہوپور و کانٹاں تجویز  
نہا۔ جہاں بعد از پیر مہارے خانہ دار اور مولانا محمد قاسم صاحب نے مرزا کیوں کے ناموں  
ایم۔ ذی کریم اور مولوی عبداللہ امجد کا انتخاب کیا۔ ہڈے چمیا ہے مرزا کیوں کے نمائندہ سے ہوں  
پہنچے اور شہر و کھاناظر۔ مٹے کر کے لئے غمگین ہوئی۔

عبداللہ نے نہایت ہی اشتعال انگیز دلائل اور گستاخانہ روایات تیار کر کے اور انہوں نے ذی  
کریم صاحب مسکت الدینی سے کام نہ لیتے تو یقیناً یہ تمام شکوکے نتیجہ رہتی۔ اس عرصہ میں  
مرزا کیوں نے اپنے مد نظر مولوی محمد سلیم کو بھی بلا دیا اور پھر مولوی مسکن بیٹ کے بعد حسب ذیل  
شراکھ پر فریقین کے نمائندوں نے دستخط کر دیئے۔

مستطاب احمد حسن امجد، محمدہ رحمتی علی، رسول اللہ کوید

شرابہ مالک، دماہین رحمت احمد، یوسف جماعت، امجدیہ بھید

مناظرہ تقریری ہوگا۔

موضوع مناظرہ

نیات مسکن، نسری، یہ اسلام۔

نظم نبوت۔

عبداللہ علی نبوت مرزا امام احمد

۴۔ مجھے دو اہل مذاہب ملے۔ ایک جماعت اسلامیہ کوٹلی۔ دوسرے مرزا غلام احمدی جماعت احمدیہ سامانہ کوٹلی۔

۵۔ مرزا غلام احمد کے لئے کل وقت تین دن مقرر کیا گیا۔ پہلی تقریریں انھیں نصف گھنٹہ ایسے تقاریر آخر تک پندرہ پندرہ منٹ ہوں گی۔ اگر ضرورت پیش آجائے تو پندرہ گھنٹہ کے بعد اس وقت پندرہ پندرہ منٹ دیئے گئے۔

۶۔ ایک طرف سے ایک ایک صدر ہونگا۔ جو اپنے اپنے فریق کے اہل علمین کو بار بار دعا و دوا کا فضل و جگہ کی دعا و تحریروں سے شراکتی پابندی کرے۔

۷۔ پہلی صبح قرآن مجید، احادیث شریفہ سے قرآن میں آئے اقوال مرزا صاحب جماعت احمدیہ کے لئے مجتہدین سے آئے اقوال امام اظہار جماعت اسلامیہ کے خلاف احمدی مناظر اپنی اپنی جگہ پر پیش کر سکتے ہیں۔

۸۔ پچاس سالہ عمر دروازہ شریف پتھر میں ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۹۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۱۰۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۱۱۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۱۲۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۱۳۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

۱۴۔ پہلی صبح سے دوسرا دن کا۔ پھر ۱۵۳۲ھ میں آئے تھے جس سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا زمانہ شروع ہو رہا ہے۔ تاہم ان کے لئے نصف گھنٹہ کا وقت مقرر ہے۔

لکھا گیا کہ قرآن میں ہے نہ وہ علیہ السلام قادری ہے۔ اس کا ترجمہ نہ صرف اس لیے جلد میں اعلان کیا کہ  
 علماء و محدثین نے اس کا رد کیا اور اس میں سے حدیثیں اور اس میں سے مرزا اذیت نہ پہنچی بلکہ اس میں  
 سے حدیثیں بھی ہیں۔ مرزا انہوں نے اس میں ہے انتہا مست کا لکھا۔ انہوں نے اس میں عقل و دانش  
 پر یاد کر سکتے۔ علماء اسلام کو اس وقت سے جو بات حدیث میں لکھی ہے۔ اسے سنا کر  
 اس بات پر کہتے ہیں کہ اس کا اعتبار سے کام لینا چاہیے۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادری نے یہ کہے مریدانہ طور پر علیؑ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا  
 اسلام کا انکار کیا تھا۔ وہ اپنی کتابوں میں وضاحت لے کر کہہ اسے۔ عالمی تہذیب کی ترقی میں یہ دور قصر  
 صرفہ کر دیا تھا۔ بہاء اللہ اپنی نے بھی وفات تک یہاں اسلام کا تقیہ اختیار کر کے مسیح و عیسیٰ کو  
 کا دینی لیا تھا۔ مرزا قادری مرید اور بہاء اللہ ایرانی کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے لیے پیش کر دیا  
 وہ کل وقت پر دے کر وفات تک یہاں اسلام ثابت کرنے کی سعی کی اور بہاء اللہ کے کتب پر چل  
 کر مسیح و عیسیٰ کو دینے کا دعویٰ کیا۔ عیسیٰ یا الہ اس کو کفر و جہالت کا نام لکھا گیا ہے۔ عیسیٰ مسیح نے  
 دودھ پیرا دیا۔ اللہ مرزا غلام احمد میں نہ تو وہ شکی باقی رہا جاتی ہے۔ وفات تک کے آثار سے  
 مرزا کی صداقت کا کوئی تعلق نہیں۔ مرزا کی شخصیت کو بے قیام ہونے سے چھاننے کے لئے اس  
 مسئلہ سے کہہ کا نام لیا جاتا ہے۔ مرزا کی بیعت قادری دفعہ بالآخری و فیہ و الغافلانی آنے کے بعد قرآن  
 کی آیات سے مخالفہ دے کر انہیں حقیقت پر پروا ڈالنے کے عادی ہیں۔ حالانکہ مسیح۔ یہ اسلام کی  
 نبیات و اہل بیت کے مرزا کے دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ مرزا قادریانی مسلمان نہ  
 تھے۔ بلکہ وہ اہل بیت کے عام معین پر بھی پورے نہیں اترتے۔ مسیح و عیسیٰ کے لئے ہم ان کو مسلمان  
 ہونے سے روکتے ہیں۔ مرزا کیوں کافر ہیں ہے کہ انہیں پیسے مسلمان ثابت کریں۔ اس کے بعد صہبت  
 و نبییت وغیرہ کے دعویٰ پر چل کر لیں۔

بھروسہ میں مرزا کیوں سے بھا گیا تھا کہ طوطی کا ہر سے بچنے کے لئے صرف دعویٰ مرزا

پر عقلمن طوطی ہو جائے گا۔ اگر وہ ایمانی کتاب استیلا و مصادیق ثابت کر دینے کا ذریعہ نہ ہو  
 وفات تک یہاں اسلام تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہ ہو گا۔ ترانہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا اور  
 نبیات و اہل بیت کا یہاں نام کوئی موضوع مناظرہ قرار دینے پر اصرار کیا۔ ولا غریب ان مسیح علیہ  
 السلام اتم نبوت اور صداقت دعویٰ مرزا دہر۔ اس پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔



میں نکلے۔ مگر انہیں کہا گیا کہ اگر تم تحریر کرو گے تو قرآن وحدیث ۷۲ بار سے دعاوی کے دہکات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ تو ہم تمہاری یہ بات نہ مانتے کہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر ایسا لکھنا ان کے لئے پیغام موت ثابت ہو رہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ حنفیوں کے لئے اپنے امام کا حق بہت ہے۔ ہم نے کہا کہ فقہ میں حضرت امام اعظم کے ہم مقلد ہیں۔ مگر عقائد کے بارے میں آپ ان کا کوئی قول کسی قرآنی یا حدیثی دلیل کی تائید میں پیش کریں تو ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مرزا انیسویں نے کہا کہ اقوال بزرگان جنہیں منظور نہیں تو تم کو اقوال مرزا پیش کرنے کا بھی حق نہیں ہو سکتا۔ خاکسار نے ان کی غلط فہمی رفع کرنے کے لئے کہا کہ آپ اگر تحریر کر دیں کہ مرزا کا دینی موقف بزرگ ہے۔ نبی نہ تھے تو ہم اقرار کرتے ہیں کہ ان کی کتب سے کوئی حوالہ پیش نہ کریں گے اور اگر وہ نبی تھے تو نبی کا قول اپنی دامت پر محبت ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو ان کے اقوال تسلیم کرنے میں کوئی حذر نہ ہونا چاہئے۔ اس پر مرزا کی ہنسی ہو گئی۔

۵ آخری شرط میں مرزا انیسویں کے پیش کردہ الفاظ یہ تھے۔

آخری تحریر کے اختتام سے پہلے طرابلس میں سے جو فریق اٹھ کر چلا جائے گا۔ وہ شکست خوردہ سمجھا جائے گا۔ مگر اس سے پہلے مناظرہ جو کہ اس اس شرط کی حقیقت آشکارا ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کے مجمع میں سے ہجو دیہاتی جو دور دراز سے آئے تھے اپنے گھروں کو واپس جانے کے لئے بیقرار تھے۔ مورن غروب ہونے والا تھا۔ مرزا انیسویں کا یہ اصرار تھا کہ اگر آپ کی جماعت کا ایک آدمی بھی چلا گیا تو آپ کی شکست بھی جائے گی۔ صدر جلسہ حضرت علامہ محمد الدین اجمیری نے ہار ہار کہا کہ یہ لوگ ثالث کی حیثیت رکھتے ہیں اور فریق سے حضرات علمائے کرام ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ مگر مرزا انیسویں نے کہا کہ شرط میں مذکور الفاظ موجود نہیں۔ ہم نے بحیرہ میں سابقہ تجربہ کی بناء پر سردار صاحب کے الفاظ اس شرط میں درج کرائے۔

۵ ستمبر کی صبح

۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کی صبح آٹھ بجے سے پہلے اہل اسلام میدانِ مرقہ مقبرہ میں پہنچ گئے۔ وہاں ایڈ کانسٹیبل صاحب ایک پر واند لئے ہوئے پہنچے۔ جس میں مناظرہ کے التوا کا حکم درج تھا۔ میرے استفسار پر ایم۔ ڈی کریم صاحب اور تمام مجمع کے سامنے ایڈ کانسٹیبل صاحب نے اعلان کیا کہ احمدی صاحبان ہمارے پاس صبح سویرے یہ اشد عالجے کر گئے تھے کہ ہمیں مقصود امن کا خطرہ



خانکار آقا نے علامہ اقبالؒ کو برائے سید المرسلین ﷺ کے ناموں کے ذمہ لکھا ہوا ہے  
 فی اشیاء سے جو ہر چہ اس قدر بلند ہے کہ مرزا اچھو بھی میرے عقائد میں نظر ہونے کی جرأت  
 نہیں کر سکتا۔ جو اصل حقیقت کرنے والے وہ کم سن بڑے تھے۔ رستم امرانی کو قتل کرنے والا ایک بہاولی  
 تھا۔ تارن شاہ ہے کہ امت سوامیہ کا ہر فرد کفر کے علمبرداران کے لئے پیام موت ثابت ہو گیا  
 ہے۔ اس پر مبارک امداد دیاں نے چھوڑنا چاہا۔ مگر ان کے مرزائی دوستوں نے انہیں خاموشی کی  
 تعظیم کی اور تین سو تیرچاس منٹ پر حضرت سوا۱۱ ابوالکلام صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام پر  
 تقریر شراب کی۔ سوامی تقریریں قدر واضح، مدلل اور چسپ تھیں کہ تمام حاضرین فرط مسرت  
 سے جھوم رہے تھے۔ سوا۱۱ کی چھ تقریریں ہوئیں اور مرزائی مناظرہ دہادی محمد سید علی پانی ہوئیں۔  
 تم منقاد پر کا خلاصہ یہی کتاب میں اچھو نصیر درج ہے۔ محمد سلیم قادری کی آخری تقریر میں آنحضرت کا  
 طوقن آیا۔ مگر سندائے نصیر کا ترجمہ اسلامی اسٹیج اس کے اثر سے محفوظ رہا۔ مرزائیوں کے چہرے  
 گرد آلود ہوئے۔ مرزائی کے مناظر کا دوسری سے بھر گیا۔ ان کا سہاں آنحضرت علیہ السلام پر بہ سوامی کا  
 عالم طاری تھا۔ حاضرین نے جب خندق دہاں اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بے جج شام مرزائی  
 اپنے سر پہیڑ اور منہ سے گرد بھارتے ہوئے ٹھہرے۔ دوسرا ہے۔ مرزائیوں نے تمام رات وہ  
 اور عبادت میں گوندی تھی اور صبح اذیت سے بھی کام لیا۔ مگر رات کی واضح شکست اور ان کے  
 ہائے باز مسئلہ کی حقیقت واضح ہونے پر ان کی کمر بستہ فوٹ تھی۔ عبادت گاہ مرزائیہ میں منسوب  
 وحشی کی زبان بھی کہنے کی توفیق نہ ہوئی اور تمام رات نہایت کرب و اضطراب سے بسر کی۔  
 حاضرین پر مرزائی نے ہبش حقیقت واضح ہو گئی اور جیسی علیہ السلام کی حیات قرآن وحدیث اور  
 مسلمات مرزائیہ سے سوا۱۱ ابوالکلام صاحب نے اس قدر وضاحت سے ثابت کی کہ ان کے  
 دلائل کا مرزائی مناظرہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ مناظرہ کے اختتام پر سوامی نے فی کریم صاحب  
 اسٹینٹ پیکر زئی انجمن مرزائیہ پھیر دے اور فرمایا کہ حیات مسیح ثابت کرنے میں سوا۱۱ کو  
 زبردست کامیابی ہوئی ہے اور اس نے سوا۱۱ ناگوں کامیابی پر مبارکباد دی۔

دوران مناظرہ میں صدر جماعت مرزائیہ نے لفظ مرزائی کے استعمال سے اسلامی  
 مناظرہ کو روکنا چاہا مگر سوا۱۱ مدد و حق نے فرمایا کہ تم مرزائی ہو۔ تمہارے نبی کا نام خدا نے اسلام  
 میں مرزائی بتایا ہے۔ اسے الہام ہوا تھا کہ ”سفر غیاثیہ“ کو تیرہویں ص ۱۱۹ مرزائی مناظرہ



قرآن کی آیات غلط پرست تھا اور اس کی آخری تقریر نہایت ہی مسکینی تھی۔ یہ وہی کے آداب اس کے چہرہ پر رونما تھے۔ خدائی قبر کا نشانہ لائی آمدگی مٹی سے اس کے من کو پر کرنے میں مصروف تھی۔ چہرہ خاک آلود تھا۔ مرزائی مناظر نے راجستھن بکری سر پہ باندھ رکھی تھی اور دائرہ مٹی کی ہوئی تھی۔ اس کا وہ یہ نہایت ہی دل آزد تھا۔ اس نے صاف الفاظ میں کہا کہ مٹی کی ملیا لیا نام کیا بلا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی یہ توہین سن کر قریب تھا کہ مجمع جوش غضب سے بے قابو ہو جائے۔ مگر خاندان نے لوگوں کو بھر چل کر مٹی کی تھپتھپائی کی۔

### دوسرا مناظرہ

مورخ ۶ ستمبر صبح ساڑھے آٹھ بجے تمام فوت پرست قہرہ کا آغاز ہوا۔ اسلامی مناظرہ مولانا ابوالکلام محمد حسین کو لاہور کی صاحب نے ۱۸ آیات قرآنیہ میں احادیث صحیحہ اور اقوال مرزا سے ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ مرزائی مناظر کی اور اس کے لئے اسی روز ملک عبدالرحمن خادم قادیان سے پہنچ گیا تھا۔ مرزائی چاہتے تھے کہ کسی طرح کوئی فرار کار راست نکالیں۔ مگر مولانا ابوالکلام نے دلائل کے ذریعہ مست قلعہ میں انہیں جکڑے رکھے۔ مبارک احمد نے دعویٰ کیا کہ میں خود مجسم ہوں۔ یہ سن کر مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ تمام مرزائی سونوی من کر رہے ہیں عبادت کی ترکیب کر رہے ہیں۔ وہ نہ دعویٰ علم سے مجمع کے سامنے آئے نہ کریں۔ ”حاشا و جہل علی باب نہوی، هقدرع الباب فخرج الصبي فقال اياك اناوك ابيك قل لا لولہ“ تمام مرزائی اس کے جواب سے عاجز آ گئے اور اپنے سامان سروں پر اٹھاتے ہوئے اپنے گھروں کو پلٹے۔

### تیسرا اور آخری مناظرہ

مورخ ۶ ستمبر ۱۹۳۲ء، جمعہ نماز ظہر مرزا انہوں کی طرف سے آخری اور پہلے کن مناظرہ دعویٰ مرزا کے حلق تھا۔ اس میں مرزائی مدعی تھے اس لئے پہلی اور آخری تقریر کا حق انہیں حاصل تھا۔ محمد سلیم کی کرمیت ٹوٹ چکی تھی اور مرزا انہوں نے ملک عبدالرحمن خادم گجراتی کو اپنی طرف سے مناظرہ مقرر کیا۔ اہل اسلام کی طرف سے حضرت مولانا ابوالکلام محمد حسین صاحب نے حسب سابق نہایت قابلیت سے حق نمائندگی نہ کیا۔ عبدالرحمن خادم نے بخشش نکالی۔ دریدہ دکھائی اور منہ خطائی کا ثبوت دیا اور حکم کا منہ چاٹنے اور جی بھر کر گالوں دینے سے اپنی شکست کا بدلہ لینا

چاہا اسے کئی واقعہ روکائیں۔ مگر وہ اپنی عادت سے بچہ نہ تھا۔ اس نے قمر ماسکین کو دشمن میں معزین بھی بھیج دیا جو تھے بھانڈے اور میراثی کردار۔ اس پر محسوس میں اشتعال پیدا ہوا اور بیڈ کاشیٹیل پولیس نے عبدالرحمن گجراتی کو اس مظاہر کے اگلی لینے پر مجبور کیا۔ یہ قریبی منظر و موزعیت کے لئے خاص مونت و بہت ہوا۔ حق کا نور چکا اور باطل بھاٹ نکلا۔ مناظرہ کے اختتام پر فقیر زادہ بھیرو نے خوش آغالی سے اپنی فی البدیہہ علم سرائی جس کے پہلے دو شعر یہ تھے۔

وہ مبارک سوسائوں توں آئی خوش الام دی

ہے ابھو سب برکت خداوی تے خدا دے نام دی

لاکھ مرزائی کرمن توڑے پئے آتھک ہنڑیاں

بچھ نہیں ملدی کدی توری شمع اسلام دی

ملائے اسلام شانہ رہو جس کے ساتھ جامع مسجد پہنچے اور مرزائی کریمیاں سر پر رکھے ہوئے تھے وہاں وسو حمارت۔

شیر بھیم کے اندر ہی وجوہ بلکہ ہر بچہ کا دل بھی جذبہ سب سے بڑھ تھا۔ کئی روز تک حق کی عظیم الشان شمع اور باطل کی نمایاں بڑیت کا تذکرہ ہر صنف و غیر صنف کے روزناموں اور ہفت روزوں میں مرزائیوں کی روحانی و بے حیالی اور ان کی ضد پر تیروان تھے۔ مرزائیوں کی نئے قعدہ نہ بن سکا۔ نوجوانی تھی۔ اس نے دوسرے روز مرزائیوں نے جلد کیا۔ جس میں محمد صمیم عبدالرحمن نے اپنی سماعت کو تاجت قدم رکھنے کے لئے کتب بیانیہ نہیں دیکھیں اسے کام ایو اور بزرگان اہل حق صرف بخلاف حوالے قبول منسوب کئے اور سوائے کرم کے خلاف سب و شمع کا مہیا۔

اس کے باوجود ایک مرزائی فضل دہو اور مذہبیت سے توبہ کرنے کی تلقین ہوئی اور اس نے مذہب و اہل تشیعہ طبع کا کرشمہ ختم کیا۔

شہا کیوں مرزائییت سے تائب ہوا؟

”جس سے غور و تامل کے کڑھے میں پھو و انھرا طائستقیم کا سماشی تھا۔ جب دیکھتے تھے کہ وہ فی موت قریب آ رہی ہے اور قادیانی بھوس بھیلوں سے لکھنا دشوار نظر آ رہا ہے تو تائبہ ابراہیمی شام حال ہوئی اور حضرت رادے و شہیری کی کہ مرز میں بھیرو میں عبدالرحمن مناظرہ ہوا اور مولانا محمد حسین صاحب قادیان کی بصیرت افروز اور قادیانیت شکن تقریر نے میرے دل کے

تقل کو نکل دیا اور میں نے اس کے بعد نکلے بندوں اطمینان کرنے کا قصہ ادا کر لیا۔ تاہم اور  
بھائیوں کو بھی روایت ہو۔ لیکن مرزا علی پھول سے پیچھے چلے اور وہ چاروں کا ناظر رہا۔ مجھے  
اسلام قبول کرنے سے باز رکھا۔ میں نے سمجھتا تھا کہ جب تک مرزا ایت کا جوہر نہ لکھیں گے  
وفاقت محمد مصطفیٰ سے خود مرزوں کا۔ کیا میں نے بغیر اس لائق کے جس کو خدا اور رسول کی ہدایت  
سے جامع مہر میں پا کر صراطِ مستقیم اختیار کیا۔ مرزائی دوستوں نے، قاتلوں کو درگاہ کے لئے  
سل کو روایت فی نقل چھینا لیا اور۔

### تقل مصطفیٰ اصل

بسم الله الرحمن الرحيم

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوا ہوں۔ آپ نے مجھے روایت  
پہلے رسول ہوئی۔ غایت اعلیٰ اور  
ایہ اللہ تعالیٰ نے سے قبول فرمایا کہ آپ کی  
اعتقاد کے لئے اور فی روایت ہی کے  
لئے اعتراف کی اور شافعیانہ کہ آپ کا چھ  
نہیں۔ احمدیوں سے قبل قبول رہیں۔ اللہ  
اللہ شیعہ بھی ملے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
المصنف تقل والاعلیٰ اللہ عز وجل

مناظرہ و بحیرہ پر غیم مسلم اصحاب کی آراء

میں محمد بن کریم ہیں کہ منظرہ جو کہ احمدی صاحبان کی طرف سے بحیرہ میں ہوئی  
۵ ستمبر ۱۹۳۲ء تا ۶ ستمبر ۱۹۳۳ء کو دہلی صاحب محمد سید قادری نے اور دہلی محمد حسین صاحب جماعت  
اصل مدینہ کی طرف سے حاضر رہے۔ ذیل کے مضامین پر ہو۔

۱۔ حیات و وفات مسیح صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ ختم نبوت

۳۔ صداقت مرزا

بدلائم بہت کیا اور دہلی سید قادری کو ان دلائل کے ذریعے جرات نہ ہوئی۔

(پادری) سند دہلی بحیرہ



مداخلت اور قیام، ہماری متحرک درسگاہوں میں میرے خیال میں نہایت قابل اعتراض ہے۔ جس کے لئے مجھے اپنے احمدی بھائیوں سے (اگر وہ اتنی درخواست ان کی طرف سے تھی یا ان کے ایمان پر بلائی گئی تھی) مسببوں کی شکایت ہے۔ مجھے امید ہے یا تو وہ اپنے مذہبی تبادلہ خیالات میں ضرور ان باتوں کا خیال رکھیں گے یا وہ اپنی مجالس کو بند کر دیں گے۔ جو بغیر پولیس کے فوجدے کے سرانجام نہ پاسکیں۔ ایسے موقعوں پر پولیس کی مدد دینا اپنے دائرہ کار کی کڑی خلاف ہے۔

۲۔ میرا دوسرا اعتراض احمدی صاحبان کے مولوی صاحب کے چند کلمات پر ہے۔ جن میں انہوں نے بھیرہ کی مذہب پبلک کولفک میراثی جھنڈ سے مخاطب کیا اور موجودہ ہمارے اعتراض کے دائرہ لینے سے انکار کر دیا۔ مولوی محمد حسین صاحب نہایت تہذیب اور شرمندہ سے بھیرہ پبلک گورنمنٹ دن مخاطب کرتے رہے اور آداب مجلس و چوری طرح ملحوظ رکھا۔ لیکن میرے احمدی بھائیوں میں یہ کمی دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہو۔ میرے خیال میں آئندہ ان باتوں کا ضرور خیال رکھا جائے گا۔

برائے نام: مولانا محمد رفیع۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سٹوڈنٹ، بھیرہ

### مرزا نیوں کی شرمناک کذب بیانی

مسلمان بھیرہ مرزا نیوں کے محض الدجل کا بیان کے منتظر تھے۔ اس واضح دلائل شکست کو فتح قرار دینے میں مرزا نیوں کے دلائل کا نہایت بے تانی سے انکار کیا جا رہا تھا۔ الدجل نے کامل ڈیزد ہ ماہ قاسمی سے کام لیا اور مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ ابھی مرزا نیوں میں کسی قدر شرم و حیا کا جوہر موجود ہے۔ مگر ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء کے (پنسل وین ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء) میں احمدیت کی عظیم الشان فتح کے عنوان سے بھیرہ کے منظر دکھا جا چکا کہ لوگوں کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ عوام الناس حیران تھے کہ اس قدر براہ جہت سے کام لیا مرزا نیوں کا کسی کام ہو سکتا ہے۔ محض الدجل میں دجالیہ کا مظاہرہ حسب اہل طریقہ سے کیا گیا۔

۱۔ یہی جھگڑت غیر احمدیوں کو یہ بتائی کہ انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ علماء مسلم اہل سنت و الجماعت کی تہذیب اور ان کی تحریریں ان کے خلاف پیش ہو سکیں۔ گویا اپنے بزرگوں کی تحریروں سے انکار کر دیا۔

حالانکہ الدجل کے ان الفاظ اہل سنت سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا اہل قرآن و حدیث صحیح سے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے سے عاجز تھے اور مذہم بعض غیر معروف اشخاص کو بزرگ ظاہر کر کے









الوجہ کی ایک برہنہ ہی قابل دلائل ہے۔ لکھتا ہے کہ منظرہ ۵۱ ستمبر کو ہوا۔ حالانکہ منظرہ ۵۰، ۵۱ ستمبر کو ہوا تھا۔

مرزا نیوں سے خط و کتابت

منظرہ کے بعد یاد دہانی کی غرض سے مولانا ابوالفتح محمد نے شیخ باباؒ کے مرزا باقی کو لکھا تو باقی کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے خط لکھا۔ جس کے جواب میں مرزا باقی نے مرزا محمودؒ کی سند نمائندگی حاصل کرنے سے انکار کیا اور لکھا کہ مولانا ابوالفتح محمد صاحب عالم اسلام کے علماء سے سند نمائندگی حاصل کریں۔ اس کے بعد ہم نے سند نمائندگی کھانے کا مطالبہ کریں۔ اس کے جواب میں مولانا ابوالفتح صاحب نے صوبہ ایل آف آفریکیا، سربراہ احمد کے نام بھیجا۔ جس کے جواب میں انہوں نے کاش خاں سوشل اختیار کر رکھی ہے۔

۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عزیز مولوی باباؒ محمد صاحب!

سلام علیہ عن اقتع! آپ کا مقدمہ میرے دفتر کے جواب میں پہنچا آپ وقت و شائع فرماویں۔ اور میرا پانی ہے آپ مرزا قادیانی کے پیچھے کواٹھک فرما دیں اور اس کے معنی میں نہیں کریں۔ اس جگہ میں نہیں ملے گا۔ چاہیں گے کہ جواب دینے والا اسے زمین کے مسئلہ نوں کا یا کسی مرتبہ کی جماعت کا نمائندہ ہو۔ پھر آپ کا یہ شرط مزید دو گنا کیا جاتی رکھتا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ میں نے جناب کو سند نیابت نمائندگی حاصل کرنے کی کیوں تکلیف دی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچھے لگا کر جواب دینا ہے۔ نہ آپ کے کسی احمدی کا۔ نہ آپ کی تعویذ اصلاح ہوتی تو سند نمائندگی و نیابت کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب کہ آپ مرزا قادیانی کی طرف سے نیابت کے خود مقدمہ میں آئے والے ہیں تو صاف یہ ہے کہ اس صورت میں سند نیابت لازماً ضروری و لازمی ہے۔ ورنہ بصورت دیگر لیکن بکمال غلط ہے کہ جناب مرزا محمود احمد صاحب ظلف و تہذیب جناب مرزا قادیانی فرماویں کہ یہ فیصلہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ ہم آپ اس صورت میں نہیں لے سکتے ہیں۔ تیرا ایمان کا صدقہ فرما دیتے ہیں۔ لہذا سند نیابت حاصل کرنا میں ضروری ہے۔ ہرگز فیصلہ نہیں نہیں۔ بکمال اور جب کہ آپ کو سند نیابت کے

حصول کا چارواکار ہے تو آپ اس سے پیوستہ نہیں کرتے ہیں اور اس میں آپ کا کیا نقصان ہے؟۔ براہ مہربانی تصحیح اوقات اور بال سول جھوڑ کر تحریر فرمائیں کہ میں سنہ نیابت حاصل کروں گا۔ بعد ازاں ہی بقیہ شرائط طے کر کے تیار ہو جائیں۔ سنہ نیابت آ جانے پر محنت کو شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر آپ اس ضروری شرط سے بھی پہلو تہی کریں اور سیدھی راہ پر نہ آئیں تو پھر فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔ میری طرف سے اتمام حجت ہو چکی۔ والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعة المستظفی علیہ السلام

ابوالقاسم محمد حسین کولتار رزوی

مرزا نیوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ مرزا نیوں کو تحریری مناظرہ کا بہت شوق تھا۔ مگر انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ خاکسار کی یہ نقطہ مبارک احمد قادیانی کے ساتھ تحریری مناظرہ کے متعلق حسب ذیل خط و کتابت ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم : نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

عزیز مولوی مبارک احمد صاحب!

سلام عسی من اتبع الہدی! جناب کی جماعت تحریری مناظرہ کرنے کی خواہش مند تھی۔ اس کے لئے میں نے آپ کے نمائندوں ایم۔ ڈی کریم اور محمد عبداللہ اعجاز قادیانی کو لکھا تھا کہ رسالہ خمس الاسلام کے صفحات اس کے لئے وقف ہو سکتے ہیں۔ جناب کے برسرِ حال پر اعتراض یا پر مضمون کا حامل المؤمن جواب رسالہ میں شائع ہو کر رہے گا۔ بشرطیکہ جناب بھی اپنے کسی مدیرِ جریدہ کو اس پر آمادہ نہ کیس کہ وہ ہمارے مضامین یا اعتراضات کا حامل المؤمن جواب شائع کرنے کا حتمی وعدہ کرے۔ عام پبلک پر اس طرح حق واضح ہو جائے گا۔ مولوی اعجاز قادیانی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تھا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اس وعدہ کا اظہار کریں اور بہت جلد کسی سرِ ذاتی انتشار کے مدیر کی تحریر میرے پاس بھجوادیں۔ تاکہ اس سے جہولہ کیا جاسکے اور ماہِ اکتوبر سے تحریری مناظرہ شروع کر دیا جائے۔ اگر آپ کی جماعت نے ایسا نہ کیا تو ثابت ہو جائے گا کہ تحریری مناظرہ سے صرف تصحیح اوقات مقصود تھا ورنہ آپ کو تحقیق حق مطلوب نہیں۔ آپ کا یہ سُرِ بھی سنہ کر دیا جائے گا۔

خلیل الرحمن کھٹونی امدیرِ جریدہ خمس الاسلام و صدر جماعت تبلیغ اسلام بھیرہ



کاروں کو ان کے فی اہل کا خدمت پر ۵۰ روپیہ میں مسلمانان قصبہ نے ان کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ وہاں سے مرزا کی ہزاروں روپیہ ۱۹۳۲ء کو خوشاب میں اور ہزار خوشاب سے ہجیرہ سے شمال مغربی جانب ۳۵ میل سے حاصل ہوا واقع ہے۔ مسلمانان خوشاب کی درخواست پر حزب اتحاد کا تہنیتی وفد اجتماع کی صبح کو ہجیرہ سے روانہ ہو کر اسی روز ان کے گھر پہنچے خوشاب پہنچاں ریوے کے اٹھتے پہنچتے حضرت مولانا محمد شفیع صاحب (مرکز احمی) کی سرکردگی میں مسلمانان خوشاب نے شاندار استقبال کیا اور جیس کی جھل میں علمائے کرام کی نذر دو گاہ پہ پہنچاں پانچ۔ مرزا انہوں کی امداد کے لئے قادیان سے مولوی غلام رسول آف راجپوت بھی وہی گاڑی سے اور خوشاب پہنچ کر اسلامی قافلہ کار عب مرزا انہوں پر غالب ہو چکا تھا۔ انہوں نے خلیفہ قادیان سے پڑا پڑا مزید ملک صاحب کی۔

مذکورہ ۱۰۰ روپیہ تقریر پر وہ روز عید گاہ میں شاندار اسلامی جلسے منعقد ہوتے رہے۔ جن میں مولانا ابو الغلام محمد حسین صاحب، خاکسار اور مولوی عبدالرحمن صاحب میانووی، مولانا محمد شفیع صاحب، مولوی محمد امجد علی صاحب دہلی کی مرزائیت شکن تقریریں ہوتیں۔ مرزائیوں کے جلسے ناکام رہے اور انہیں منظر و کاسبت پر قیوں کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ مولوی اور تقریر ۱۹۳۲ء ملک عبدالرحمن خاتم تھرائی مرزائیوں کی امداد کے لئے قادیان سے پہنچ گیا۔ شرعاً کا منظرہ کے تحفہ کے لئے مجلس منعقد ہوئی۔ ہجیرہ میں سے شدہ شرائط پر مرزائیوں نے مزاحمت کرنا دیا۔ انہوں اور ملک عبدالرحمن خاتم نے خاکسار کے ساتھ گفتگو کرنے یا شرائط منظرہ طے کرنے سے ساف انکار کر دیا۔ مرزائیوں نے انکی گفتگو شرائط طے کرنے میں صرف کر دیے۔ ۵ گھنٹے کی مسلسل بحث نتیجہ میں کے بعد بالآخر سبب ڈیل شرائط طے ہوئیں۔

شرائط منظرہ

مضمون منظرہ

۱۔ دیات سح طبع السلام

۲۔ تحریکات

۳۔ صداقت مرزا قادیانی

۴۔ پہلے بروز منظرہ میں مدنی جماعت و مذاہب ہوگی۔ آخری مناظرہ میں مدنی جماعت احمدیہ ہوگی۔

۳ دلائل قرآن کریم و احادیث صحیحہ، نوالہ کتب حدیث پیش ہوں گی۔ نیز اجراء امت بقول مستند بلحاظ اجراء جہت ہوگا۔ نیز قوال جناب مرزا قادیانی جماعت احمدیہ پر جہت ہوں گے۔

۴ دلائل خاص کے مقابلہ پر دلیلی خاص پیش ہوگی اور اس خاص کی تائید میں عام دلائل بھی پیش ہو سکیں گے۔

۵ ہر ایک مسئلہ پر مناظرہ پونے تین تین گھنٹہ ہوگا۔ جس کے درمیان میں ۱۰ منٹ کا وقفہ ہوگا۔ اگر نماز کا وقت درمیان میں آئے آدھ گھنٹہ وقفہ ہوگا۔ لیکن یہ وقت مناظرہ میں شامل نہ ہوگا۔ پہلی بروقت اور نصف نصف گھنٹہ اور بعد کی تقریب پندرہ پندرہ منٹ ہوں گی۔

۶ ہر ایک دلیل پر منظرانیات دعویٰ کے لئے پیش کرے۔ مستحق بحث ہوگی۔ غلط اور نہ ہوگا۔ کہ حاضرین بخوبی قوت دلیل کا موازنہ کر سکیں۔

۷ خلاف تجدید و توحید آیتز کلمات ایک دوسرے کے خلاف کوئی منظر استعمال نہ کرے گا اور یہ مناظرہ دوسرے کے متعلق ذاتیت کی بحث سے پرہیز کرے گا۔

۸ ہر ایک فریق کی طرف سے ایک صدر ہوگا۔ جو حق امتن کا ذمہ دار ہوگا اور مناظرہ کو پابند شرائط کرے گا۔

۹ آخری تقریر میں منظر کوئی نئی بات پیش نہ کر سکے گا۔

۱۰ پہلی آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

مفتاح احمدی جماعت احمدیہ

خوشاب تحصیل ایبٹ آباد ضلع امر کوٹا۔

میر خٹاب احمدی میکر ٹری نیسٹ۔ محل خوشاب

تعمیر شراکت کی تجربہ کر تمام شہر میں مسرت و خوشی کے نعرے بلند کئے گئے۔ حق و باطل کے امتیاز کی توقع پیدا ہوئی۔ مگر مردانوں کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ ملک عبد الرحمن اور اس کے رفقاء نے عرفیاب قادیانی کو امت و دلاست کی اور انہوں نے ان شراکت کو بھروسہ دانی شرطوں سے بھی زیادہ جواہر کن سمجھا۔ تمام رات مسلمان خوشاب نے اس بچہ جلد گواہ کی آرائش و تزئین میں صرف کی۔ مگر سرائی اپنے ہستروں پر بے چینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے فرار کے لیے تڑختے



خیر سلیم بھی تو دیاں سے وہاں پہنچ گیا۔

خوشاب میں رات کے آپ بجے جشنِ فتح سے ذرا غ ہو کر محمد بنِ اسلام کا ملا۔ یہ کشتی عازمِ بحرِ کربلا رہا میں پانی کم تھا۔ اس لئے کشتی کی رفتار سست رہی۔ کشتی میں خاصا سردی مہلے اور مولانا ابوالکاسم محمد مسیحین صاحب و یوسفیہ مہر و ماشہ شفیقہ صاحبہ خوشابی مولوی عبدالرزاق صاحب میانوئی، انیس عبدالرحمن صاحب میونسپل منسٹر خوشاب و دیگر اہلِ آب و ہوا تھے۔ طبری انوار اور حبیبِ نبییت چان کرنے سے قلم عاجز ہے۔ صبح کی نماز اور پانچے انار سے خوشاب سے اس میں کے فاصلہ پر ادا کی گئی۔ بحرِ کربلا سے گزرنے کے بعد فوراً شیدائی شہر کی کھڑکیوں کی سوراخوں سے پانی میں آواز ملنے والی کشتیوں کے دھڑکنے اور استقامت کا امتحان لینا پڑا۔ یوسفیہ صاحبہ نے نرمی کی نمدت نہ قابلِ برداشت تھی۔ دن کے آدھے موقع بھٹکی کے کنارہ پر بندہ منت اُردم کیے۔ قہارِ اعلیٰ سے انجمن میں کھانے کا انتظام ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد کشتی پر سوار ہو کر تپا چو نے کی مشق کی۔ مرزا انیس کے جلسہ کی کامیابی کا خیال ہمارے لئے دھوپ سے زیادہ تکیف و تہجدِ علما کرارہ اسوہا و انعام شفیقہ صاحبہ (سرمدی) انی مٹھے اپنے ہاتھ سے چھو چلاتے رہے۔ وقتِ عصر موقعِ جوار کے قریب ایک پرندہ دیکھ کر کہہ: تم نے ایک بہت بڑی مچھلی موسم سے پکڑ کر کنارہ پر پھینک دیا۔ کشتی کے قریب پہنچنے پر پرندہ اڑ گیا۔ مچھلی کو اڑا دینا تبھی کہ جو یزید اسلام نے کشتی میں رکھ دیا۔ کشتی سے اتر کر نماز مغرب کو کہہ دے دو گیل کے فاصلہ پر ادا کی گئی۔ یہ فاصلہ یہاں ملے نیا گیا۔ بحر کے میں مرزا انیس کا جلسہ ہوا تھا۔ مولوی محمد سلیم قادری پر خوش لہجہ میں تقریر کر رہا تھا۔ کو کہہ کے مرزا انی وہاں کے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے۔ ۹ بجے شام نماز کے بعد کے ساتھ بھوپالین اسلام کو کہہ کہ میں وار دیا ہے۔ مرزا انی لکھنؤ کی آواز پست ہو گئی۔ مسلمانوں کے حوصلہ بڑھ گئے۔ اسی وقت مسجد کی بیوت پر خانہ سار نے تقریر کی۔ مرزا انی لکھنؤ نے اپنی تقریر بند کر دی۔ خانہ سار نے مرزا انیس کو ثابت قدم رہنے کی تائید کی اور ان کے نتیجے کو قبول کر کے منظرہ پر آمادگی ظاہر کی۔ اہلِ قصبہ کو کہہ کہ مجمعِ مرزا انیس کو بھاگنے کا موقع نہ دیا اور انہیں مجبور کر کے بغیر مناظرہ کئے یہاں سے برسر نہ چائیں۔

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء بعد نمازِ صبح مسیحی دن مار۔ مرزا انی مولانا ابوالکاسم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے چاہا کہ کہہ کہ ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے





جب تین مہینوں کے بعد دوبارہ امور کا آپ جواب دے دیں گے۔ تو آپ کے مولوی کا اس الزامی جواب کے علاوہ کچھ دے دیا جائے گا۔ محمد نذیر۔ مولوی فاضل!

قادیانی، دونوں فاضلوں کی: حیثیت کا اظہار اس تحریر کے برافض سے ہوتا ہے۔ جلسہ عام میں یہ تحریر سنائی گئی۔ لوگوں میں اشتعال پیدا ہوا مگر انہیں صبر و سکوت سے کام لینے کی تائید کی گئی اور مرزا انہوں کو جواب تحریر کیا کیا کہ: "ان ہر مسئلہ کے جائزہ کئے جانے کو ہم کافر و ملعون سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم سے جواز کی سند طلب کرنے سے آپ کو کیا مطلب ہے؟۔ مرزا انہوں نے اس کے بعد کمال خاموشی اختیار کر لی۔ گاؤں کے ہر درختوں کے سائے میں علانے اسلام نے مرزا نیت کو مراسر باطل ثابت کیا اور مجھ کو کہ مرزا یحییٰ کو انصاف سے کام لینے کی اور حق قبول کرنے کی دعوت دی۔ دو مرزائی ٹیٹن میں آکر کھڑے ہوئے۔ انہوں نے خاکسار کو کہا کہ بھاگ نہ جاؤ۔ تمہارے مولوی مناظرہ کے لئے آ رہے ہیں۔ ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد مرزائی مبلغین سامان اٹھائے ہوئے کھیتوں کے کنارہ پر نمودار ہوئے۔ محمد سلیم، محمد نذیر، عبداللہ انصاری، احمد خان، انیسویں آدم کو دیکھ کر مجاہدین اسلام نے سمجھ کر مناظرہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ مگر مرزائی مبلغین خاموشی سے سر جھکائے ہوئے موضع تھوک کی طرف چل دیئے اور ہستہ ہستہ نظروں سے غائب ہو گئے۔

حاء الحق فزهق الماحل ان الباطل كان زهوقا

خضر المسلم حب المورمان المورمان المورمان

اسلامی جلسہ نماز مغرب تک قائم، ہزاروں لوگوں کو بھی مولانا محمد شفیع صاحب کی ختم نبوت پر معرکہ ۱۱۱ء تحریر پہنچی۔

پانچواں معرکہ! مسلمانو! مسلمانو!

مجھ کو کہ مرزا یحییٰ کا تعلق تھوک، سڑیوالی سے ہوتا ہوا مسلمانوں پہنچے۔ مجاہدین اسلام نے ان کا تعاقب جاری رکھا اور ان کے قدم کسی جگہ جھکنے نہ دیئے۔ سامانیوال جاتے ہوئے کے سبیل شریف میں حضرت مخدوم العالم قبلہ حافظ مولوی قمر الدین صاحب مجاہد الشیخ ابوام اللہ تعالیٰ پر کا حیم فی حدیث میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مخدوم حزب الانصار کے اس قابل غیر

شائع شد پور میں سلاوا کی ایک نوآباد منڈی ہے۔ مولوی محمد دلہا پر صاحب مرزا کی کا  
 لڑکا اکبر انکوار احمد کے ذریعے سے وہاب مرزا نیت کا کافی اثر پھیل چکا ہے۔ مرزا کی مغزوروں  
 نے وہاں پہنچ کر جلسے کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔ مقامی مرزا ایکوں نے وہاں کی انجمن محمدیہ کو  
 مناظرہ کا پیشگی بھی دے دیا اور اپنے جلسے کا طعان بھی کر دیا۔ کارکنان انجمن محمدیہ انتہائی پیشانی  
 کے عالم میں اس نامہدنی مصیبت کا علاج سوچ رہے تھے۔ رات کے دس بجے محمد بن اسام  
 بدر بعداری وہاں پہنچے اور جاتے ہی شہر میں منادی کرائی گئی کہ مرزا ایکوں کا فرض ہے کہ بعض  
 مناظرہ مکے ہرگز یہاں سے کسی جگہ نہ جائیں۔ مرزا ایکوں کی تمام تجاویز خاک میں مل گئیں۔ ان  
 کی امیدوں کا سہرا بارت چال ہو گیا۔ ان کی جیتیں سرد ہو گئیں۔ دوسرے دن مرزا ایکوں سے  
 حسب ذیل خط و کتابت ہوئی۔

### خط و کتابت

خدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سلاوا کی!

السلام علی من اتبع الهدی! قادیانی مبلغین جو رے ساتھ خوشاب میں منظرہ  
 کے شرانگہ طے کر کے آخری وقت پر بغیر مناظرہ کیے بھوکہ کی طرف چلے گئے تھے۔ بھوکہ میں بھی  
 انہوں نے مناظرہ نہیں کیا۔ بلکہ وہاں جو زمین مال ان پر کیے گئے تھے ان کا جواب ہمیں موصول  
 نہیں ہوا۔ اس لئے اگر آپ تحقیق و اظہار حق کے خواہش مند ہوں تو اپنے مبلغین کو مارے بھوکہ  
 والے مسائل کا جواب دینے پر آمادہ کریں۔ نیز خوشاب میں طے شدہ شرانگہ پر سلاوا کی مناظرہ  
 کرنے پر تیار کریں۔

امید ہے کہ جناب امار اور اپنا قیمتی وقت فضول خط و کتابت میں ضائع نہ  
 فرمائیں گے۔ ہماری اس تحریر کے جواب میں ہمارے بھوکہ میں پیش کردہ سوالات کے جوابات اور  
 مناظرہ پر آمادگی کی تحریر اپنے مبلغین سے بھیجوا دیں گے۔ و ما علینا الا البلاغ!

کھیمو احمد بکونی مغل علیہ... ۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر نھور محمد نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی۔ جس کے جواب  
 میں حسب ذیل خط ہماری طرف سے بھیجا گیا۔

خدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سلاوا کی!

السلام علی من اتبع الهدی! اچھے یہ سن کر خوش ہوئی کہ آپ اپنے مولویوں کو  
 بھیر دی شرانگہ پر یا خوشاب کی شریلوں پر مناظرہ کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مناظرہ

ہو تو ہماری کئی ان کی آرزو پوری ہوئی۔ آپ نے غل شراب اور حلیہ کی ہے۔ غم شباب میں شہدہ  
شراب کا فی غل اور سال خدمت ہے۔ ہر باقی کر کے آج تک وقت اور مقام کا توفیق فرما کر ممنون  
فرمائیں۔ بزرگوار نے ہمارے پیش کیا کردہ مسائل کا جواب اپنے پیغمبر سے نہیں دلوایا۔ شاید  
آپ کو علم نہ ہو کہ کون سی حدیثوں میں جواب دہی تھی۔

۱۔ مہدی کا نہ مان میں کوفہ و خرم کا تان در انسان میں ہونا حدیث نہیں ہے۔  
۲۔ خود ہو ہی صدق میں کتب و مہدی پیدا ہوا کہ حدیث نہیں ہے۔

۳۔ کسان فی الہدٰی نبیاً اسود اللون اسمہ کا ہونا حدیث نہیں  
ہے۔ مرزا فی مباحثان حدیث کا حدیث ہونا ثابت کریں۔ سند صحیح عرض متسلل یا کسی حدیث کی  
شباب ملزم یا صحیحہ نہ دکھائیں۔ میرانی کر کے ان نے جوابات بھی منظر ہوتے ہیں تو یہ کر کے  
بھجوادیں۔ ان میں صرف چند منٹ صرف ہوں گے۔

صید احمد علی حسن۔ صدر تبلیغ امت اسلام علیہ السلام  
نورسرمائی۔ صدر ستمبر ۱۹۳۲ء

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر منظور احمد نے خوشاب میں شہدہ شراب کا پر منظر  
کرنے سے انکار کر دیا اور بیت لعل سے کام لینا چاہا۔ مجبور ہو کر انہیں یہ خبری خط بھی بھیجا گیا۔  
بخدمت جناب کچھ دنوں صاحب جماعت احمدیہ سرائیوں!

تسلیم علیہ السلام۔ اتبع الہدی آپ نے مناظرہ سے چاہتیں کر کے فسوس ناک  
روش عیا کر رکھی ہے۔ تحقیق حق کی فرض سے میں خدا اور رسول کا واسطہ دے کر آپ کی خدمت  
میں عرض کرتا ہوں کہ فضول باتوں کو بیڑ کر کل کے بن مناظرہ کا انتہام کریں۔ اگر مبصر یا  
خوشاب میں شہدہ شراب کا تھا۔ آپ کو انکار ہو تو پھر وقت اور مقام معترف فرمائیں۔ غرض کہ آپ کے  
پاس نہ ہو کہ توفیق شراب کا سے متعلق التکلف کرنا چاہتا ہے۔ شاید اس ملاقات کا نتیجہ چھٹا اٹل آئے۔  
جواب جلد دیں! جماعت اسلام کی طرف سے فاکرا اور مولانا محمد شفیع صاحب  
نمائندہ کے ہوں گے۔ آپ بھی اپنی جماعت کی طرف سے دو تم نمونہ کا انتخاب کر کے حق کے  
اسلام پر مطلع فرمائیں۔ کئی سترے شخصوں کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔

ظہور احمد کوئی۔ مودی ۱۹۳۲ء

مودی ۱۹۳۲ء ڈاکٹر منظور احمد صاحب کے مکان پر تین گھنٹہ بحث و محفل کے

بعد صبح ۷ بجے تھانے میں

## شرائط مناظرہ

مضامین منظرہ

۱: حیات مسیح عاصری مابہ اسلام

۲: ختم نبوت بمعنی امکان نبوت

۳: ختم نبوت بمعنی انقطاع نبوت

۴: سعادت حضرت سرزاد قادیانی

۱۔ پہلے تیسرے مضمون میں مدعی جماعت اسلامیہ حلیہ پہنی اور دوسرے اور چوتھے مضمون میں مدعی جماعت احمدیہ ہوگا۔

۲۔ ہر مضمون پر پورے تین گھنٹے وقت ہوگا۔ پہلی دو تقریریں نصف نصف گھنٹہ کی اور باقی سب تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ آخری تقریر پر چند دس منٹ کی مدتی کی ہوگی۔ پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

۳۔ ہر مناظرہ دسے دوران میں دس منٹ کا وقت ہوگا اور اگر دوران مناظرہ میں نماز کا وقت آجائے تو نصف گھنٹہ۔ لیکن یہ وقت اور اس کے علاوہ جو وقت پرینے نہ سوں اور مناظرہ میں وغیرہ کی ضرورت میں صرف ہوگا۔ وقت منظرہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ منہا کر دیا جائے گا اور اس طرح سے مناظرہ کے وقت پرینے میں گھنٹہ پورا کیا جائے گا۔

۴۔ استہزاء قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور اجتماع امت سے ہوگا۔ تحریرات حضرت مرزا قادیانی جماعت احمدیہ پر حجت ہوں گی۔

۵۔ دس خاص خاص کے متبادل میں دلیل خاص پیش کرنی ہوگی اور اس کے بعد اس کی تائید میں دلیل عام بھی پیش کی جائے گی۔

۶۔ فریقین کے مناظرہ بجا سے تہذیب و تمدن، شائستگی اور شرافت سے منع ہوگا۔

۷۔ کوئی مناظرہ دوسرے مناظرہ کی تقریر کے دوران میں نہ ہو سکے گا۔ ہاں حوالہ دینا سکتا ہے۔ لیکن دوسرے مناظرہ کی پیش کردہ باتوں کا جواب دے دینے کا وقت میں ہی دے سکے گا۔ مناظرہ اور پینے کی مدت کے سوائے کسی کو پوسنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۸۔ دفعہ امن وغیرہ کے معلق جو شرائط ہیں ان کا تصفیہ مقامی ذمہ دار نمائندگان کل جمع کریں گے۔







رہے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم آپ کے پیشکش منظرہ کو اس شرط پر منظور کرتے ہیں کہ منظرہ تحریری ہو۔ جو بعد میں اسی ترتیب سے پبلک کو سنایا جائے۔ سب سے پہلی بار بنیادی شرط اس منظرہ کی یہ ہوگی کہ مناظرہ تحریری ہو۔  
محمد عبداللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا

دوسرا خط

بخدمت جناب سیکرٹری جماعت احمدیہ سرگودھا

السلام علی من اتبع الهدی! آپ کی مجلس ہماری تحریر کے جواب میں ۲۴ دسمبر رات کے ۹ بجے موصول ہوئی۔ جناب نے شاید ہماری تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ شرائط وغیرہ کی دہلیوں سے پہنچنے کے لئے بھیرہ یا خوشاب میں طے شدہ شرائط پر ہی منظرہ کرنے پر ہم نے آمادگی ظاہر کی تھی۔ آپ کے ساتھیوں اور ہمارے علماء کرام وہی ہیں جو بھیرہ میں تھے۔ اس لئے شرائط کے متعلق جو تصدیق ان کا یا ہی بھیرہ میں ہوا تھا وہی کافی ہے۔ آپ اپنی مجلس کے آخر میں شرائط کا تصفیہ کرنے کی دعوت دے کر خود ہی انجمن پیدا کر رہے ہیں۔ اس طرح مناظرہ سے پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مناظرہ پر آمادہ ہوں تو آج بمقام کھیتی باغ ساڑھے آٹھ بجے صبح بھیرہ یا خوشاب والی شرائط پر مناظرہ کر سنے کے لئے اپنے علماء کو لائیں۔ وقت اور مقام کے متعلق اگر کوئی بات بحث طلب ہو تو صاحب دلائل شاہ صاحب ہماری طرف سے مختار اور مجاز ہیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ کی مرضی۔  
وما علیہ الا البلاغ!

ولایت شاہ تقی محمد خود۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

برائے سیکرٹری جماعت اسلامیہ سرگودھا

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ سرگودھا

السلام علی من اتبع الهدی! میری شب گذشتہ کے ساڑھے آٹھ بجے مجلس ہوائی مجلس کا جواب آج صبح ساڑھے آٹھ بجے موصول ہوا۔ جبکہ ہمارے جلسہ کا وقت تھا۔ آپ نے اس میں میرے متعلق حکایت کی ہے کہ میں نے آپ کی تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ آپ نے میرے خط کو سرسری نظر سے بھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ میں نے اپنی مجلس میں پہلی بار بنیادی شرط یہ بھی تھی کہ مناظرہ تحریری ہو۔ جو بعد میں بصورت تقریر پبلک کو سنایا جائے۔ لیکن آپ نے اس ضروری امر کا اپنی مجلس میں ذکر تک نہیں کیا اور بغیر اس ضروری امر کو ملحوظ کرنے کے وقت اور مقام کا فیصلہ کرنے تک آپ پہنچے۔ اگر آپ نے پہلے میرے خط کی طرف توجہ کی نہیں تو میں اب آپ کو قہول کر لکھ دیتا ہوں کہ میں آپ کا پیشکش منظرہ منظور ہے۔ بلکہ ہم دوسرا منظرہ منظور



کر رہے ہیں۔ انکی حالت میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ اپنے سے راہ گزار و متعلقہ کر رہے ہیں۔ اگر اس میں کوئی شک ہے تو کوئی شک یا حقیقت نظر آتی ہے تو ہمارے لئے بھی وہ مشکل مساوی صورت میں موجود ہے۔ باقی شرائط کے متعلق میں اس قدر عرض کروں گا کہ اگر یہ کوئی تحریری و تقریری منظر و منظور ہے تو باقی شرائط مساویانہ کے منظر و منظور میں۔ ہر ایک بصیرت والا و خوشاب کے بعد جواب۔ منظر میں بھی رہتی ہیں۔ اس واسطے سوال و جواب کے متعلق وہاں شرائط کی نظر میں آپ کو کوئی غریب یا غلطی نہ لگے گی بلکہ درست نہیں ہے۔

خدا سارے محمد عبداللہ بن محمد بن ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم  
مرتب و مانتہ، تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو اپنے سر سے جو بیعت  
مرزا انیس کی یہ پچھلی جلد سے مراد میں یہ کرنا پڑی تھی۔ مسلمانوں کو گواہانہ تحریر کے  
مناظرہ اور اس میں وقت کے نہایت ہونے اور مناظرہ کے طوالت بکڑنے کا اندیشہ نہایت ہے۔ اس  
لئے مرزا انیس کو سب سے پہلے تحریر بھیجی گئی۔  
تیسرا خط

بخدمت جناب بیک بڑی صاحب الدین محمد یہ مرگوا ملا  
السلام علی من تبع الہدی انشاء اللہ کہ جناب نے منظر و چاروں طرف کی  
سب سے پہلے یہ کہ میں خود اپنے ہمارے کرشمے کو لے کر لے جاؤں۔ ہر باطل تیار ہیں۔ یہی  
مناظرہ ان کے شراباں میں کسی قسم کی تہ فی تہ نہایت کا ہوا۔ یہ قبول دے گا۔ ہمیں مسلمانوں کی تمام  
شرائط منظور ہیں۔ یہی تمام کا منظور ہے۔ آپ بھی تحریر کی تھی قید نہ ہا جائیں۔ اگر یہ وہ شرائط  
ہوں۔ اس لئے ناگوار ناگوار ہیں۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

واللہ اعلم بالصواب  
مرزا انیس کی جواب  
بخدمت جناب بیک بڑی صاحب الدین محمد یہ مرگوا ملا

السلام علی من تبع الہدی انشاء اللہ کہ جناب نے منظر و چاروں طرف کی  
سب سے پہلے یہ کہ میں خود اپنے ہمارے کرشمے کو لے کر لے جاؤں۔ ہر باطل تیار ہیں۔ یہی  
مناظرہ ان کے شراباں میں کسی قسم کی تہ فی تہ نہایت کا ہوا۔ یہ قبول دے گا۔ ہمیں مسلمانوں کی تمام  
شرائط منظور ہیں۔ یہی تمام کا منظور ہے۔ آپ بھی تحریر کی تھی قید نہ ہا جائیں۔ اگر یہ وہ شرائط  
ہوں۔ اس لئے ناگوار ناگوار ہیں۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

کوئی منظور کر لیا تھا۔ لیکن آپ نے اس تکہ نہ دیکھا کہ وہ اردو کی شرط کو منظور نہیں کیا۔ حالانکہ یہ شرط جو اہلین کے واسطے یکساں وادب العمل تھی اور اس نے اسے جو ہمت بھی عرض کئے جانچے ہیں۔ لیکن آپ نے تو اس کو منظور ہی کر رہے ہیں اور نہ ہی انکار کی وجہ پیش کر سکتے ہیں۔ گویا غلطی آبادی تک ہی آپ کا جواب محدود ہے۔ لیکن محلی قدم مناظرہ کی آہٹ کا نہ اٹھایا۔ عقیدہ یہ کہ اگر آپ ہوائی تحریری مناظرہ کی منظوری کا دہرئی جواب کچھ بھیجیں تو پھر یہ معاملہ قریباً ٹپے شدہ سمجھا جاسکتا ہے۔ ورنہ دوسرے معنوں میں آپ کا قرار سمجھا جائے گا۔

حاکم زہد سندھیکر ٹری انجمن احمدیہ  
سرگودھا ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

چوتھا خط

بکھ مت جناب سیکرٹری صاحب احمدیہ انجمن سرگودھا  
السلام علی من تبع الہدی! افسوس! آپ فضول غلط کتابت میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اب دہرئی جواب دیں کہ آپ تحریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں۔ سرگودھا کی پبلک لائبریری ہفت روزہ کی کسی تحریری مناظرہ کی اجازت نہیں دیتی۔ اگر آپ نے جواب نہ دیا تو آپ کا سرت وین قرار سمجھا جائے گا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

ولایت شاہ خٹم خود رائے سیکرٹری جماعت اسلامیہ سرگودھا

پانچواں خط

بکھ مت جناب سیکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا  
السلام علی من تبع الہدی! ۱۹۳۱ء اپریل میں مولوی محمد اسماعیل صاحب پروفیسر محمد احمدیہ قادیان نے میرے ساتھ تحریری مناظرہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اخبار فاروقی قادیان کے مدیر محمد علی شاہ صاحب نے اسلام بھیرہ میں مطبوعہ مضامین کے جواب لکھنے پر آمادہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ پچھلے ماہ رسالہ مولوی صاحب ہفت روزہ کے نام جاری بھی رہا۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ بعد ازاں لکھنؤ کے ایک مرز علی پتو دی نے بھی اخبار فاروقی کے مدیر کو اس پر آمادہ کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر صدائے برنخواست بھیرہ میں بھی آپ کے مولویوں خصوصاً مولوی مبارک احمد قادیانی کو تحریری مناظرہ کا پہنچ دیا گیا تھا۔ مگر جنہوں نے انکار کر دیا۔ ان کی تحریر یہاں میرے پاس موجود ہے۔ تعجب ہے کہ اب آپ پھر تحریری مناظرہ پر اصرار کر رہے ہیں۔ پہلے اپنے مولویوں سے مشورہ کر

ہیں۔ جو صورت میں نے عرض کی ہے وہ فیصلہ کن ہے۔ اس وقت معروف تقریری مؤلفوں  
 ہو جاتے۔ سرگودھا کی پبلک حق و باطل کا اعلان کر کے۔ بعد ازاں آپ اخبار فاروق یا انجمن  
 کے مدیر کو تحریری مناظرہ پر آمادہ کر کے بھاری دیں۔ آپ کے مضامین رسالہ حسن الاموال میں  
 باقاعدہ شائع ہوا کرتے۔ بشرطیکہ ان مضامین کے دو بات، آپ کی جماعت کا کوئی اخبار حاصل  
 شائع کرنے کا قصد نہ ہے۔ پر چون کی تعداد مقرر کر لیں اور اگر آپ چاہیں تو جلد کر کے پبلک میں  
 وہ مضامین شائع بھی جانتے ہیں۔ اس طریقہ سے کلیۃً اللہ اذکار میں نہ صرف ماحصل کر سکتے ہیں۔  
 اس سے بجز اور کوئی طریقہ حقیقی حق کا نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے تحریری مناظرہ دیکھا  
 یہ جیتے ہیں۔ نہ تقریری۔

وما عنینا الا البلاغ

تخیور احمد جوگی دیرئیس الاسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

### آخری اتمامِ حجت

خدمت جناب تیلوری صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا  
 السلام علی من اتبع الهدی آپ کا قصد پانچ بجے شام ۱۱-۱۲ میں  
 نے سرف و حریفی جواب طلب کیا تھا۔ آپ نے خوش نما افغانی آڑے کر دی اور اٹھ کر دیکر ہے۔  
 ہمیں پہلے بھی یقین تھا کہ آپ اپنے علاوہ وسیع مناظرہ میں نہ لائیں گے۔ حق کے سامنے ہمیں  
 کھڑے ہونے کی جرأت نہیں رہی۔ کیا بھیر و خوشاب سلامہ والی میں شانہ ارکلت حاصل کر کے  
 تجربہ کار ہو چکے ہیں۔ کیا ہمیر و غیرہ میں انہیں ہوش نہ تھا۔ ہمیں صرف سرگودھا کی پیپ کی تسلی  
 اور کار ہے۔ جس کے لئے تحریری مناظرہ میں تصحیح افکات ہمیں گوارا نہیں۔ سب و رسائل مطبوعہ  
 موجود ہیں۔ یہ ہمیں مطالعہ کر سکتے ہیں۔ مگر تحریری مناظرہ کا طبع کرنا مقصود ہوتا مناظرہ ہر با کا کافی  
 ہے۔ افسوس کیا یہی صداقت تھی جس کو پرچار کرنے کے لئے آپ نے اپنے مبلغین کو بلایا ہے۔  
 آپ کا فرض تھا کہ میدان میں آکر اپنی صداقت ثابت کرتے۔ مگر آپ کی قلت اور کمزوری  
 اور منظریت دلیا پر آشکار ہو چکی ہے۔ اب آپ کا قاعدہ مسلمانوں کو مذہب کرنے کا کوئی حق نہ  
 ہو گا۔ اب آپ کی کسی التجویز کا جواب نہ دیا جائے گا۔

الہیت مدہ بنظم خود میرا ہے تیلوری جماعت الاسلامیہ سرگودھا

ساتواں معرکہ! چھ نمبر ۲۷ ذی قعدہ

ذاتی آخری تحریر کا جواب اس نے بغیر مرزائی مبلغین مورخہ ۲۵ ستمبر کی شام کو سرگودھا



بزرگ کے حق میں کوئی ذرا وجہ نہ ہو تو یہ وہ اشخاص کو اختیار دے گا کہ اس کی تقریر کو غور اور کس سے۔ ہر ایک فریق احادیث میں آنحضرت ﷺ والہانہ بزرگان مطلقہ فریقین و کتب مرزا قادیانی سے اپنے اپنے دعوئی اور جواب دعوئی کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں۔ اگر فریق مخالف جواب کتب طلب کرے تو کر سکتا ہے۔ ہر ان گرام حسب ذیل ہو گا۔

مورخ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء حیات و مرگات مسیح ۲ ص ۱۱۱ اٹھانی بیٹے دو پیر سے شروع ہوا کہ سارا سے پہلے بیٹے شام تک تین گھنٹہ۔

مورخ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء ابراہیم نبوت بعد از آنحضرت ﷺ آٹھ بجے شام سے دوبارہ بیٹے رات تک تین گھنٹہ۔

۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء: آخر نبوت آنحضرت ﷺ سے ۱۱ بجے تک تین گھنٹہ

۲۸ ستمبر ۱۹۳۲ء: حدیث مسیح موعود ۲ بجے دو پیر سے ۵ بجے شام تک تین گھنٹہ۔

دستخط قلمندہ جماعت احمدیہ... شاہ محمد چک نمبر ۳۳

دستخط قلمندہ جماعت حق... ولید اور تقی محمد نو:

تنبیہ! ان شرابا میں چار عدد تجویز کئے گئے تھے اور سادہ لوح حنفیوں نے صدائے مسیح موعود جیسے الفاظ پر دستخط کر دیے۔ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا اور کوئی مسیح موعود نہیں ہے۔ مسیح موعود کوئی شرعی اصطلاح نہیں۔ استدلال میں بحوالہ بزرگان مطلقہ فریقین تسلیم کرنا مسلمانان کی خطرناک شدہ غلطی ہے۔ مرزائیوں کو اسی میں قرار کا موقع ملتا ہے۔ عقائد کے بارہ سوئے قرآن و حدیث اور کسی کا قول ہم پر حجت نہیں ہو سکتا۔ غیر معتبر اقوال غیر معتبر اشخاص کی تصانیف مرزائی عقول کے بحث و طوالت دینے کے خدائی ہیں اور ساقین کو خطا دل سے دھوکہ دیتے ہیں۔ اس لئے مناظرین اسلام کا فرض ہے کہ مرزائیوں کی چال بازی اور دھوکہ دہی سے بچیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی جگہ بھی اسلامی مناظرین کے مشورہ کے بغیر شرابا نہ لٹے کیا کریں۔

کیفیت مناظرہ

مورخ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء بعد نماز ظہر ۳ بجے حیات مسیح علیہ السلام پہ سوالنا ابوالقاسم صاحب کا مولوی محمد سلیم تھانی سے مناظرہ ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حدیث مسیح (مسند احمد ۱ ص ۲۵۵) کے حوالے سے پیش کی گئی۔ اس حدیث کا کوئی جواب نہ دے



رات کے وقت شیخ محمد دین صاحب، انیس سو نو، عاتقہ مرزا کیوں نے پاس جا کر انہیں سرگودھائی دعوت دی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ سرگودھہ میں ایک ایسے مناظرہ کی اشد ضرورت ہے تاکہ وہاں کے لوگ حق و باطل میں امتیاز کر سکیں۔ شیخ صاحب نے مبلغ ایک سو دو پینے کا دینے کی خاطر یہاں پہنچا اور فریقین نے قبول کر لیا۔ مگر مرزائیوں نے سرگودھا میں مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا اور اسلانی مناظرہ میں کوہ دیاں میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی۔ خاتما نے یہ دعوت منہ کی قبول کر لی اور شرائط و تاریخ کا فیصلہ کر دیا۔ مگر محمد علی صاحب نے انہیں یہ میں شامیں میں مانا دیا اور کہا کہ اپنے شیخ کی منظوری کے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

آٹھواں مہر کہ اندھ چراکھا

مرزائیوں کی طرف سے مورخہ ۲۹، ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کی تاریخوں میں یہ مقام یعنی ریحان جسد کرنے کا حوالہ منجانبہ اشجہ روال کے ذریعہ ہر چکا تھا۔ مگر اسلامی جمہوریہ کی اہمیت ان کے دوسرے وقتی مستوی ہوئی کہ بعض مقام پر مگرام سنسوخ کرنے والے سرگودھہ کی طرف ہٹل دینے لگے۔ ۲۹ ستمبر کی صبح کو ان کی موٹر سرگودھائی شہر پر چاٹے ہوئے دیکھ کر محمد علی اسلام نیرین رہ گئے۔ وہ آخر جمادیٰ اسلام بھی مول میں سو رہے ہوئے ان کے تعاقب میں سرگودھا پہنچے۔ سرگودھا میں مرزائی مسلمان غائب ہو گئے۔ مگر سلیم صاحب اسی روز کو دیاں چلے گئے اور محمد نذیر احمد خان، عبداللہ اچکزہ وغیرہ دوسرے روز اندھ چراکھا کی طرف روانہ ہوئے۔

چھٹی ریحان کے مرزائیوں کے اشتہاء کی تعاقب درت آ رہی ہے۔

از چھٹی چلید ریحان

بھوانہ اشجہ رات چھٹی جسد واقعہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء عرض ہے کہ چونکہ بعض اہم رات سے چلی گئے ہیں کہ اندھ چراکھا کا نظر آتا ہے وہ تارکی بڑا دی کے حالات تانہ نہ بد معلوم ہوئے ہیں۔ ان کے کوئی جاسہ تبلیغی بہت چھٹی چلید ریحان نہ ہوگا۔ جس صاحب کو نہ خواہ کر سنے یا نہ شوق بدوہ چلید نمبر ۳۰ چل سکتا ہے۔ یہ تھار میں ملنے والے توندہ رانچہ جسد ہوگا۔ یہاں اور وہ ۱۹۳۲ء کو چل سکتے ہیں۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء

فہ کساہ حسین خان ریحان قسم خود از چھٹی چلید ریحان

مرزائیوں کی حرکت بدوہ

حزب الانصاف کی ہے وہ بے فتوحات اور مرزائیوں کی ستو تر بیچوں سے مرزائیوں کے گھروں میں سرگودھا سے دیاں تک صفہ غم بچھ گئی۔ وکیل سے تاجہ نہ پا کر مرزائی کو بھیجے اور





## تائید نبی کا ظہور

سب انکیز صاحب پولیس کے پاس جو حکم پہنچا تھا۔ اس میں یہ الفاظ تھے کہ کہو  
 احمد بوندی ہے۔ اس کو مدد دینا چاہیے جس کو قتل کر لیا جائے۔ یہ حکم موجود نہ، نے میں مرزا  
 فرقہ بندی پہلاتا ہے۔ اس لئے چہیں کو مرزائیوں کے گھپ میں ظہور احمدی کا شری رہی۔ کوئی ظہور  
 احمدی نہ ہاں نہ پہنچا۔ اس لئے پولیس اس کی تلاش میں ناکام رہی۔ مرزا اپنی تجاویز میں ناکام  
 رہے اور خادم اسلام کی قرین کا نظارہ دیکھنے کی حسرت ان کے دل میں ہی رہی اور قرآن کریم کی  
 پیش گوئی پوری ہو کر رہی۔

## مدد میں مرزائیت کا استیصال

موری پیر اکتوبر کو بعد نماز ظہر تکھے میں ان میں شامل اسلامی جملہ متعقد ہوا۔ مولوی  
 عبد الرحمن صاحب مولوی۔ ابو القاسم صاحب محمد حسین صاحب و مولانا محمد شفیع صاحب کی  
 زبردست معرکہ آراء تقریروں نے مرزائیت کی سختی کر دی۔ رات کو بھی جہنہ ہوا۔ مدد کے  
 ذمہ دار حضرات نے حفظ من کا اصرار لے کر مرزائیوں کو مناظرہ کی دعوت دی۔ انہیں ہر طرح  
 اطمینان دلایا کہ ان کی پیش کردہ شرع کا بھی تعلیم کر لی گئی۔ مگر مرزائیوں کو مناظرہ کا نام نہ  
 کا بھی حوصلہ ہوا۔

مدد چونکہ مرزائیوں کا اس شیع میں تخری متعقد تھا۔ اس لئے وفد اسلامی کے اراکین  
 نے بھی اپنے اپنے گھر دیں کو جانچا۔ مولانا ابو القاسم صاحب مدد را نگھستے ہی رخصت ہو گئے۔  
 مدد رہنما سے واپس پانچ شب بعد مدد میں قیام ہوا۔ وہاں سے سرگودھا پہنچ کر مولانا شفیع  
 صاحب خوشاب چلے گئے۔ خاکسار مع مولوی عبد الرحمن صاحب مدد سے بحوالہ پہنچے۔

## معرکہ خیمہ کوٹ موہن

بھلا اس میں کیا کر مرزائی مبلغین کوٹ موہن میں پہنچے۔ لے ہیں۔ خاکسار مع  
 مولوی عبد الرحمن صاحب میانوی تگہ پر سوار ہو کر کوٹ موہن پہنچے۔ ہمارے جسے کے ایک گھنٹہ  
 بعد مولوی محمد نذیر وغیرہ مرزائی مبلغین ابان پہنچے۔ خاکسار کے ارد گرد کارکن کر فوراً ہرنگ کر  
 آڈے پر پہنچے۔ سب اس وقت سرجن صاحب اپنا راج شفا خانہ کوٹ موہن دو پیر حضرات نے  
 انہیں قیام کرنے اور تقریر کرنے کی دعوت دی۔ مگر مرزائیوں نے نہ وہاں قیام کرنا گوارا کیا۔ فوراً  
 تگہ پر سوار ہو کر مصلوئی کی طرف چلے گئے۔

موری میں ۱۹۳۲ء میں سرحد میں بعد نماز عصر چائے کی دکان میں اس کی جگہ منعقد  
ہوا۔ خاکسار نے انھیں نوبت کی شمع خایہ اسام اور دعا کی، اس کی تقریر تھی۔ مولوی عبدالرحمن  
صاحب ساہواری نے بھی وقت فرمایا۔ مسلمانوں کے مومن ہونے کی بات فرمادی حقیقت ظاہر  
ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک!

### سوانح معرکہ! چلک نمبر ۹ شامی

جھلوال سے سرحد کی موضعیں رابطہ سے ترقی پر ہوا ہو کر کسی نامعلوم مقام کی طرف چل  
دینے۔ خاکسار بھی وہاں پہنچنے کی غیر جانبداری کے بعد پھر دیکھا۔ جیسے وہیں پہنچ کر معلوم ہوا کہ چلک  
نمبر ۹ شامی میں یہ زبانت ترقی پذیر ہے۔ سرحدوہا میں مجاہدین اسلام کو حکم دے کر مرحدائی ۲۰ روز  
۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء۔ جب نمبر ۹ میں پہنچے تھے۔ ان کی تلخی سے چار اشخاص مرحدائی کھسک کر گئے یہ  
تو وہ سوچتے تھے۔ یہ ترقی پذیر ہو کر خاکسار موری آئے۔ کتاؤ کو بھیج دے روانہ ہو کر وہاں پہنچا۔ ۱۹ روز  
میں آخر تقریر کر ہوئی۔ مرحدائیوں کا ایک تلخ دہان رہتا ہے۔ اس نے یہ زبانی کہا کہ ان کے گھر سے  
بہر چھوڑ دیا تھا۔ الحمد للہ کہ چاروں اشخاص نے مرحدائیت سے توبہ کر لی اور کئی بد مذہب راہ راست  
پاٹنے اور مرحدائیت کا اثر اس علاقہ سے جاتا رہا۔

### شعلہ شاہ پور میں مرحدائیت کا استیصال

حمد للہ کہ حزب الانصار کے عاجز و بے باقدہ کاروں کی منافی جلیل باد اور غایت  
ہوش اور شعلہ شاہ پور میں مرحدائیت کے اس بے نظیر قبے نے مرحدائیت کے حوصلے پرست کر دینے  
حزب الانصار نے اس قابل فکر کارنامہ اور تاریخی شہادت رکھنے والے قدم پر تمام ملک میں  
مہمیت کا اظہار کیا گیا۔ اخبارات کے اظہار غایت کو مہمیت فراخ دلی سے منع کیا۔ سیکڑوں خطوط  
مہمات ہوا کے وصول ہوئے۔ حضرت استاد العلماء مولانا امام محمد صاحب ٹھٹھوی شیخ الاسلام  
موجودہ ریاست بہار پور کا نائب ذیل فرائض نامہ موصول ہوا۔

از بہار پور مرحدائی محلہ شعلہ شاہ پور ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء

ایم۔ یار ان عمومی اُپد سیدان جسیں بکند

تقریری و مقامی جناب مولانا صاحب احمد صاحب امام محمد

مراجہ کرائی

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی مسامحہ شیلہ پور کھٹک طبع قادیانی نے برخلاف آپ کے میدان فرمائی  
ہیں۔ اخبارات میں چھپا کر نہایت فحش ہوئی۔ بالخصوص جو قبے جناب نے اس تصاویر کا کیا



اور کہیں بھی انہیں اطمینان سے بیٹھنے نہ دیں۔ یہ کام اپنی نظر آپ ہے۔ اس قسم کی کوشش ہی اس جماعت کو نیا دکھا سکتی ہیں۔ الحمد للہ اس کامیابی پر میں جناب کو دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔  
قبول فرما کر تشکر فرمائیں۔  
والسلام:

غلام محمد کھڑکی . . . حال سائیکو بیلو پورا

اس قسم کے غلطو علمائے کرام اور رد سائے عظام کی طرف سے موصول ہوئے ضلع شاہپور سے خارج ہونے کے بعد حزب الانصار کے کارکنوں نے ضلع سے پرخت مرزاہیت کے انداد کے لئے کام کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ بیوں مقامات پر تبلیغ کی گئی اور کئی مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ بعد کی کاروائیوں کا خلاصہ بھی کتاب جزا میں درج کیا جاتا ہے۔

گیارہواں محرکہ کلکتہ

بیکال میں مرزاہیت کی تبلیغ سرگرمیاں کئی سال سے جاری ہیں۔ ان کی انجمن کا صدر دفتر بمقام کلکتہ بینک سٹریٹ میں واقع ہے۔ شہر کلکتہ میں غرض سے مرزاہیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ انہرٹ ہلی میں ان کے کئی تبلیغی جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ کئی سادہ لوح افراد خاص ان کے داعیوں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔

خاکسار مودت اور ماری کوہاں پہنچا اور ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء کو بخدا کی مسجد جامع میں ختم نبوت پر تقریر کی۔ مرزاہیت کے ساتھ ہر مرتبہ تارہ خیرۃ اللہ کا موقع ملا۔

۱۔ مولوی فضل کریم سلی بیکال کے ساتھ لیکھ رام کی پیش گوئی کے متعلق متفقہ ہوئی۔ فضل کریم کا دعویٰ تھا کہ لیکھ رام کے متعلق مرزاہیت دانی کی پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔ خاکسار نے مرزاہیت دانی کے اہام کے مطابق پیش گوئی کا پورا نہ ہونا ثابت کر دیا۔ پیش گوئی کے الفاظ یہ تھے: ”عجل جسدہ لہ خو از . لہ نصیب وعذاب“ اور مرزاہیت دانی کا دعویٰ تھا کہ لیکھ رام پر چھ سال کے اندر خارق حادثہ غلاب نازل ہوگا۔ جو سنی ہاتھ سے بالا ہو گا اور اپنے اندر انجمن حیت رکھتا ہوگا۔ (سراج ندیس ۱۰، فروری ۱۳۵۳ء) مگر لیکھ رام پر ایسا کوئی غلاب نہیں آیا۔ جس کو خارق حادثہ انسانی ہاتھ سے آیا اور اپنے اندر انجمن حیت رکھنے والا کہا جاسکے۔ سرحد و غلاب میں سیکڑوں نقل واقعات ہوتے رہتے ہیں اور کوئی ایسے واقعات ہیں جن میں قاتلوں کی سراغ رسانی میں پولیس ناکام رہتی ہے۔ آخر فضل کریم صاحب لا جواب ہو کر تشریف لے گئے۔

۲ دولت محمد صاحب پذیر مبلغ جماعت مرزاہیت کے ساتھ حیات مسیح علیہ  
السلام پر ایک مکتوب لکھوا ہوئی۔ جس میں پلڈر صاحب میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہ دے  
سکے اور ان دلائل پر غور کرنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔

۳ مسز دوست محمد صاحب ٹپ سیکر ٹری جماعت مرزاہیت کلکتہ کے ساتھ  
ادھادی مرزا کے متعلق لکھوا ہوئی دوست محمد صاحب نے آیت "لَوْ نَقُولُ  
عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّئِیْ۔ خاکسار نے ثابت کیا کہ یہ آیت نبی کریم ﷺ کے لئے خاص ہے۔ نیز  
مجھ نے مدنیوں کے لئے دوسرے مقام پر قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔ موت کے بعد فرشتے  
انہیں کہتے ہیں کہ "الیوم تجزون عذاب الہون" اسی مکتوب کے نتیجے میں چار اشخاص  
مرزاہیت سے تائب ہوئے۔

۴ مسز عبد السمحان صاحب مالک فرم ظہور علی ایڈوو۔ کے ساتھ تین مکتوب  
ادھادی مرزا پر لکھوا ہوئی۔ ائمہ مذہب صاحب مدوح کی حق پسند طبیعت نے میرے پیش کردہ دلائل  
کی مدافعت کو تسلیم کر لیا اور آپ نے مرزاہیت سے یزادی کا اعلان کر دیا۔

ملاوازمین خاکسار نے ایک ٹریکٹ "مرزاہیت کی حقیقت" تالیف کیا۔ جس کو ایک  
بزاز کی تعداد میں طبع کرا کر حزب الانصار کی شاخ کلکتہ نے مفت تقسیم کیا۔ اس ٹریکٹ کے انگریزی  
وہنگلی زبان میں ترجمے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بارہول معرکہ! ممبو (ملک برما)

ملک برما میں پنجاب کے مرزائی ملازمت پر مشغول اشخاص کے ذریعہ مرزاہیت کی تبلیغ ہوتی  
رہتی ہے۔ برما میں مرزائیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ مگر تبلیغی لحاظ سے ان کی جماعت کو نمایاں  
اقتدار حاصل ہو رہا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مورچہ ۹/۱۸ اپریل ۱۹۳۳ء بمقام ممبو مولوی سید  
عبد اللطیف مبلغ جماعت مرزاہیت دھون کا فیصلہ کن مناظرہ ہوا۔ جس میں عبد اللطیف قادیانی لعل  
و نقاش مناظرہ کتابیں بغل میں ابا کر بھاگ گئے اور ممبو کے علاقہ میں مرزاہیت کا اثر زائل ہو گیا۔  
شرائط مناظرہ

مقام ممبو، ملک برما، جامع مسجد ممبو!

۱۔ موضوع مناظرہ:

دفعہ حیات مسیح علیہ السلام اس میں مدعی غیر احمدی صاحبان ہوں گے۔



صدقت ثابت کرنے کے لئے اسی سے ملے کر چوٹی تکبہ اور لنگایا۔ مرزا کو شہادت احمدیہ کا  
صدائق و خبریں بلایت فہم عمر امن قبضہ اور اور لوتقول علین (۱۱۸۰ھ) کو۔ میان نبوت کی صداقت  
کے لئے معیار ثابت کرنا چاہا۔ خاکسار نے، تعاقبی تقریر میں مرزا کی مناظر کے بود و بخود لال کی  
قدیمی کھولی دی اور چودہ آیات قرآنیہ سے جموں نے صلیبوں کی نشانیاں بیان کر کے مرزا کا کاتب  
ہونا ثابت کر دیا اور چٹوڑی۔ ایسے مطالبات پیش کئے جن کا جواب مرزا کی منہ صر سے نہیں نہ سکا اور  
افتخار منظر سے قبل میدان مناظرہ سے راہ فرما اختیار کر کے پر مجموعہ ہو گیا۔

تیسرے سوال معرکہ! ایسا جاکوں (برما)

مسلمان کوئی کی درخواست پر خاکسار کو سے روانہ ہوئے ۱۲ مارچ کو کوئی پہنچا۔ کوئی  
میں مرزا نبوت کے ابطال اور ختم نبوت پر اڑھائی گھنٹہ تقریر ہوئی۔ وہاں سے بیٹھ عبد اللہ صاحب  
بلا آئے۔ کوئی کی دعوت پر ایسا جاکوں جانے کا موقع ملا۔ عبد لطیف کو سے ہو کر وہاں پہنچا  
گزشتہ ہوا تھا۔ ایسا جاکوں میں عبد اللطیف نے ظاہر کیا کہ مجھے مس میں فتح و نصرت حاصل ہوئی  
ہے۔ میں نے اس کی مزید سر کوئی ضروری سمجھی تھی۔

موری ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء، میر علی شاہ صاحب رئیس کے مکان پر، حضرتین و شرفاء کی  
موجودگی میں عبد اللطیف قادیانی سے ملاقات ہوئی، دوران سے یوں گفتگو کا آغاز ہوا۔  
خاکسار! اسنا ہے کہ آپ نے یہاں آ کر بیان کیا ہے کہ مجھے مس میں فتح و نصرت  
حاصل ہوئی ہے۔

عبد اللطیف انہیں ہرگز نہیں میں نے کسی سے نہیں کہا۔

مولوی محمد امجد ایہم صاحب الحی انہیں اتم نے کہا ہے اور تمہارے کہنے کے گواہ موجود ہیں۔  
خاکسار! (مولوی محمد امجد ایہم صاحب سے) مولوی صاحب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔  
عبد اللطیف قادیانی شریف آدمی ہیں۔ اس قدر غلط بیانی اور کذب و افتراء کا اعلیٰ باران سے نہیں  
بیونکہ۔ سو اور بنا جاکوں میں صرف یہ سبیل کا قاصد ہے۔ اس قدر سفید جھوٹ کی انہیں کیسے جرأت  
ہو سکتی تھی۔ عبد اللطیف قادیانی جیسے وحیاء انسان سے ایسی توقع نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسے وحیاء ہیں کہ  
انہوں نے مناظرہ میں لا جواب ہو کر دوسرے مرزا ایوں کی طرح بے حیائی سے کھڑا رہنا پسند نہ کیا  
موریاہن سے چلے آئے۔

۱۔ قرم و انہیں کا خلاصہ اس کتاب کے جلد دوم میں درج کیا گیا ہے۔ قارئین وہاں  
ما غلطہ مائیں۔







عبداللطیف، بالکل لمبی گفتگو سے غارت ہے۔ تو ان بزرگانِ کلام اور شعراء کی کافی ہے۔  
 تاہم سراسر میں آپ کا کوئی غور و فانی نہیں رہے اس کو۔ آپ کا اختیار ہے کہ قرآن مجید  
 حدیث صحیح کے علاوہ اپنے اس کی تائید میں ایک ایک پڑھیں بڑا سہو پڑھیں سے کسی صحابی کا غور  
 آئے۔ مجتہدین میں سے کسی امام کا اجتہاد، داخلی حالت کے ضمن میں سے کسی مفکر کی تفسیر اور سلسلہ اور  
 پائیدار، قادر یہ انتہا تک پہنچا دینے کے مشاغل میں سے کسی شے کا قول و چل کر لکھنے میں۔  
 عبداللطیف اچھے پتھر پہ لکھا تو نہیں۔ میرے لئے یہ صرف یہ بزرگ کی نہیں ہیں۔ اقوال  
 پر دلائل کا قیاس کرنا تھا میں رہتا چاہتا ہے۔

اس موقع پر میری شادی صاحبِ دماغ نے فرمایا، کوڑا مائی رشتہ فی الحال ملتی رہی  
 یا نہ اس میری تعلیم و تعلیم کے لئے۔ لکھنے سے وقت مرزا کا دیانی یہ اس وقت آئے چلنے سے غور ہے۔  
 تاکہ اخلاقی حق ہو سکے۔ تاہم اس نے وہی وقت ملاخبرہ پر آمادگی کا یوں۔ جناب مرزا احمد صاحب  
 صاحب کیسے وہ جو کوئی صدر جسے آواز پائے۔ پھر وہ پھر دو وقت تقریر کے لئے مقرر ہوئے۔  
 ایچ مرزا کی مجلسِ ختمہ کے حاضرین پر مرزا نے صاحب کی حقیقت خاص دی۔ مرزا احمد صاحب  
 اپنے اس لکھنے کو نہ کر سکے۔ انہوں نے عبداللطیف کو جاکر ثابت دلوں کے لئے کہا، اسے پاس کوئی  
 دلکش ہے۔ چلیں کہ وہ وقت ہو۔ اور اپنے وقت ضائع نہ کرے۔ عبداللطیف اپنی یہ تقریر میں اپنے ایک  
 دلوں کی تائید میں اور بعضی اور اور۔ مرزا نے تائید میں تیسرا اور بھی چلیں کرنا کیا۔ خاتمہ مرزا نے  
 اس کی تمام باتوں میں اس کے ساتھ مل کر۔ لکھنے کے لئے اپنے کسی دلوں کی تائید ایک دلکش بھی چلیں نہ  
 کر سکے۔ بعد ازاں بیگم نے اپنے والدِ مال میں مل کر و قراور پر۔ خاتمہ نے عبداللطیف کی تمام  
 شرائط تسلیم کر لیں۔ تمام کو یہ بھی شادی صاحب اور قہر پڑا تو کہ عبداللطیف کو کسی حد تک واپس  
 میں چلیں کریں۔ اس کی تمام شرائط منظور ہیں۔ رات کے آجیاد بے سیدگی شاد صاحب کا رقعہ  
 انہوں نے دیا۔ جو کہ راج آج ہے۔

رہا عبداللطیف صاحب

صاحبِ مہتمم آپ کا رقعہ میں معصوم والد کوئی عبداللطیف صاحب کو پتھر ہو گئے۔ بڑی  
 خوشی کی بات ہوئی کہ وہ ان سے صاحب میں پتھر لیا۔ ان کو صاحب پر ملا ہے قیام رکھئے۔  
 میں دلکش رہا۔ مرزا نے فرہنگی حاضر ہوں گا۔ چونکہ قیام کے دن ان کے فحشیت بہت کم ہوتی ہے۔  
 بڑی خوشی کی بات ہے کہ مرزا کا لکھنے ہو گا۔ جس سے مسلمانوں کو بہت بہت ہو جائے گی۔ وہ یہ ہے  
 کہ وہی صاحب میں پتھر ہو۔ تین روزہ تقریریں مکے اور قوی بنوں کے چال میں پھٹے سے لوگ شج

ہائیں گے۔ یہ بات مجھے پسند ہوئی جس پر مولوی صاحب نے کہہ کر مرزا کا وہ فی مسلمان بھی  
جیں! پہنچے یہ بیات کہ ہجو کا واحد آداب آپ کا وہ گواہ  
سید غلام شاہ!

دوسرے دن بمقام مولانا ابوالشامہ دارچہ۔ یہ منعقد ہوا۔ اس میں فقہ نبوت و صداقت اسلام  
پر خاندانی اور عدلی گفتگو کی گئی۔

چودھواں معرکہ! لکھنؤ والی ضلع سیالکوٹ

یہ مناظرہ ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو خا کہنہ کی مدعو موجودگی میں ہوا۔ حزب دارالانصار  
طرف سے مولانا محمد نصیر الدین صاحب ٹکڑی مولوی عبدالرحمن صاحب میاٹوں نے من خیرہ کے  
جملہ انتظامات کئے۔ لکھنؤ والی کے علاقہ میں مرزا نویس کی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ انہی  
انتظامات میں مستقیم سے مذہب پر پانچے تھے۔ مولانا محمد سعید صاحب ابڑی نے صدارت کے  
نائبی سرانجام دیئے۔ عدیت مسک پر مولانا حافظ محمد شفیع صاحب سکسٹھوی کا دل محمد کوہی کے  
ساتھ مناظرہ ہوا۔ اب مولانا صاحبوں کے درمیان کا ہوا۔ دینے میں کامیاب نہ ہو۔ کار مولانا کے  
زبردست دافعی نے ان کا مناظرہ بند کر دیا۔ وہ وہی مرزا پر مولانا ابوالشامہ محمد حسین صاحب کا مولوی  
علی محمد قادیانی کے ساتھ فیصلہ کی نظر ہوئے۔ سب انیکو صاحب پارس و تحصیلدار صاحب انتظام  
کے لئے بند۔ کار میں موجود تھے۔ مولانا نے مبلغ پانچ روپے تحویل دے صاحب کے سوال کر دیا اور کہا  
کہ مرزا کی مناظرہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان کسی کی حد سے و اعدائے کے مہدی کے زمانہ میں  
کونف و سوغ ہو گا۔ یہ یہ اندھوں کے حوالہ کر دیا جاتے۔ دل محمد نے دار تقنی سے محمد ابن علی کا  
توال پیش کیا۔ تحصیلدار صاحب نے دریافت کیا کہ یہ محمد رسول ﷺ کا قول ہے۔ اس پر  
مرزائی مناظرہ بیہوش ہو گیا۔ مولانا ابوالشامہ صاحب نے مرزا نویس کے تمام اراکین کو ٹوڑ کر رکھ دیئے  
اور مناظرہ کا اختتام نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ہوا۔

لکھنؤ والی میں مولانا ابو سعید محمد شفیع صاحب خوشنالی مولوی محمد دینا علی صاحب  
وامانی مولوی محمد سعید صاحب ابڑی مولانا نصیر الدین صاحب ٹکڑی مولوی عبدالرحمن صاحب  
میاٹوں کی زبردست تقاریر نے مرزائیت کا ختم کر دیا ہے۔ اب اس علاقہ میں مرزا نویس کا وہاں  
وزیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لکھنؤ والی کے مناظرہ کا تمام انتظام اصراف و خیرہ کا ذکر پادری  
نہایت پسند کرنے کیا تھا۔ جس نے نئے جملہ مسلمانان ہند کو مکرر تہذیب و ناسپاہی ہے۔

پندرہواں معرکہ! میاٹوں (تخصیص نارووال)

۱۰ جون ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۹۳۳ء بمقام میاٹوں تحصیلدار و والی ضلع سیالکوٹ خانہ مارکی

صداقت میں مرزا انبیا کے ساتھ شہنشاہِ مناظرہ ہوا۔ مرزا یوں کی طرف سے سودی تبلیغ رکھیں  
 مولوی عبد الغفور دہلوی نے کھلے منہ مناظرہ کیا۔ مولوی کا نام رسول آقا دہلوی بھی ان کی آمد کے  
 لئے وہاں پہنچا تھا۔ ہر (۳) مسائل پر دو روز مناظرہ ہوا۔ اسلامی مناظرہ میدانِ حلقہ محمد شفیع  
 صاحب علیحدہ دینی نے حضرت محمد بن علیہ السلام کی حیات اور مرزائے قادیانی کا کاذب و مضمری ہونا  
 ثابت کیا۔ مولوی کا نام مولیٰ کہ جب جلد موضع گلہ بھارواں کے مسئلہ قسم نبوت پر مرزائی مناظرہ دل  
 غم کو اجواب و سہاست کیا۔ مرزائی معصومین کو قادیان میں بے حیالی کی دھمکی کی تعظیم دی جاتی  
 ہے اور وہ اس فن میں کامل ماہر ہو جاتے ہیں۔ ورنہ انگریزوں میں دیہ کا مادہ وجود ہوتا تو کبھی  
 مناظروں میں شام نہ ہوتے۔

## برق آسمانی بر خرمس قادیانی

### جلد دوم ... دلائل و براہین

مناظروں میں جس قدر دور کل فریقین کی طرف سے پیش ہوئے ان کی تفصیل کے لئے  
 یہ مختصر کتاب کافی نہیں ہو سکتی۔ مختار کی مکمل یاد دہانی ہے۔ عوام محفوظ ہیں۔ چونکہ مناظرہ میں  
 دلائل کا تکرار ہوتا رہا ہے۔ اس لئے تمام دلائل تلخا شام کے لئے جاتے ہیں۔ چھوٹے اور مرزائیت کے  
 لئے مرزائیوں کی پاکٹ کچھ کا بھرتیز جو جواب ثابت ہوگا اور منصف مرزائی اور علمبرائے شریعت  
 انسانوں کے لئے بدانت ورنہ نمانی کا باعث ہوگا۔ اس میں شائبہ نہیں۔ باب اول در اثبات  
 حیات صحیح علیہ السلام، باب دوم قسم نبوت، باب سوم در ابطال کاذبی مرزائے قادیان۔ ہر باب  
 میں اسلامی مناظروں کے دلائل مرزا انبیا کے اعتراضات نیز مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل اور  
 جوابات اسلامی مناظروں نے دئے تھے، ان کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔

### باب اول - حیات صحیح علیہ السلام

#### پہلی دلیل

اسلامی مناظرہ: "وقولہم ذناباً ظلموا السیح عیسیٰ ذوق مریم و رسول  
 اللہ وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذین اختلفوا فیہ لفری  
 شاً منہ مالہم بہ من علم الاتباع الظن وما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ  
 وکیان اللہ عزیزاً حکیم" (سہ ۱۵۰) اور (یہ دئے) اس کہنے کی وجہ سے کہ قتل  
 کیا۔ ہم نے صحیح یعنی مریم کے بیٹے کو پورے دل سے قتل کیا۔ (حائزہ انبیا نے) ان کو قتل کیا



اسلامی مناظرہ: (۱) جاننا کہ اس طرح کا مومن کا جسم (یعنی اس کا گوشت) کھانا حرام ہے کہ "فما من رغب  
 نے سفر، اقامت میں لکھا ہے کہ کفار، رفع جب دیتے ہیں جس میں استعمال ہوگا وہ اجسام زمین پر موجود  
 ہوں تو اس وقت رفع سے مراد زمین سے اٹھانا ہوگا جیسا کہ نبی اسرائیل پر کاہنوں نے زمین سے  
 اٹھا کر کھڑا کیا گیا۔" **وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ (۱۱: ۶۳)** "تاکہ وہ کفار اس سے باز  
 آ جائیں قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے **رَفَعِ الصَّوْتِ بِغَيْرِ عَمَلٍ (الزمر: ۱۰)** "کہ آسمان  
 بغیر عملوں کے کھڑا کر دیا اور ذکر غلط رفع تغییرات میں مستعمل ہوتا ہے وقت تعلیم، غرض مراد  
 ہوگی۔ جیسے کہ **أَذْيَبُوعَ ابْنِ إِهْرَافِيمَ الْفَوَاعِدَ مِنْ أَجِبَتِ (الہنوز: ۲۷)** "اور اگر اس کا متعلق  
 ذکر یاد دہ ہے تو اس وقت اس سے رفع مراد ہوگا۔ جیسے **وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الہم  
 نشر: ۱)** "اور دوسری جگہ ہے: **رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ  
 (الزمر: ۲۰)** "یعنی بعض کو بعض پر تہذیب اس سے ظاہر ہے کہ جس جگہ غلط رفع کا مورد اور  
 مقول ہسانی شے ہو تو اس جگہ یقیناً رفع ہسانی مراد ہوگا اور اگر اس کا مقول ذکر یاد دہ یا سبب  
 ہو تو اس وقت رفع مراد ہوگا۔ رفع روحانی یا عزت کی موت کا یہ تحت عرب میں نہیں ملتا۔  
 قرآن مجید یا حدیث میں کبھی **رَفَعَتْ** میں یہ لفظ جب کبھی جسمانییت میں مستعمل ہوا ہے تو بالکل قرینہ  
 صاف کے اس سے رفع ہسانی مراد لیا گیا ہے۔ آپ کے پیش کردہ ٹھکانہ بھی ہمارے مخالف نہیں  
**رَفَعْنَاهُ مَكَانَهَا عُلْبًا** میں خود مکان طیارہ ہے۔ "یَرْفَعُ فَلَا الْبُذْبُذِ امْنُوا  
**(المجادلہ: ۱۰)** "میں خود بلند کی اور جت کا ذکر ہے۔" **فَلَمَّا بَيَّنَّتُ لِلنَّاسِ الْآيَاتِ الْبُزُورَ (۲۰)**  
 میں نجات کا لفظ موجود ہے۔ آپ کو ایسی آیت (جہاں جو قرآن سے خالی ہو اور جسم کا رفع  
 ائمہ تعالیٰ ہو اور اس سے رفع روحانی مراد ہو۔ آپ کی مت تک کوئی ایسی آیت پیش نہ کر سکیں گے۔  
 جس سے آپ کا دعویٰ ثابت ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا **"ثُمَّ رَفَعْتُ النَّاسَ سُدْرَةَ الْعَنْتَقِي  
 (صحيح البخاری ج ۱ ص ۵۹۰ باب الاسراء والعراخ وشكوة من ۵۲۷)** "اس میں روح  
 کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور مقول ذی روح انسان ہے اور اس سے مراد ہسانی رفع ہے۔"

دوسری دلیل

اسلامی مناظرہ: **"فَقُلُوهُ يَغِيْدُ بِلِ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ"** میں قلمی ایا گیا۔  
 زبان عرب میں لفظ علی جب نفی کے بعد آتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ مضمون سابق جس کی نفی کی  
 گئی ہے۔ اس کے خلاف مضمون میں کے بعد بیان کیا گیا ہے اور اٹھا جانا نقل کے معانی جب ہی  
 ہو سکتا ہے کہ جب زندہ مع جسم اٹھا یا مراد لیا جائے۔ ورنہ مرتبہ کا بلند کرنا جیسا کہ مرزا نے کہتے



۱۔ جمع ”ہم“ نے سچا کفر کر دیا۔ یہ ایسا بے کار دعویٰ تھا کہ سچ و زندقہ کا امتداد کیا گیا۔ قرآن مجید نے مسافلوں کو مقبلاً فرما کر یہ دعویٰ کے عقیدہ کی علامات ظاہر فرمائی۔ اگر انسانی کا عقیدہ بھی پٹھانوں تو قرآن مجید میں اس کی واضح تردید ہوتی۔ مگر قرآن مجید نے کل رعبہ اللہ اللہ فرما کر ان کے عقیدہ کی تردید کر دی۔ اس سے ثابت ہو کر ہمیں علیہ السلام زندہ و جسمہ العصری آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ مرزا یوں نے اس دلیل کا بھی کسی حاکم کو پیش نہ کیا۔ یہ سب نہیں دیکھ پانچویں دلیل

اسلامی مناظرہ: فیصلہ اس وقت ہوا کہ وہ بے یقینی قائل بنوا یا جاتے تھے۔ قائل سچائی نبی کے قرآن سے۔ فتح مسیح عزت ہے۔ انور فتح کے معنی عزت کی موت و قتل دونوں سے جا میرا تہذیب کے قرائد سے نہ جانتے ہیں اور معاذ اللہ کا مصلحت کی چوٹی ثابت نہیں ہوتی۔ موت کا سامنا۔ حق قنا ہو یہودیوں نے تیار کر رکھا تھا۔ اس سے یہودیوں کا دعویٰ قائل سچا ثابت ہوتا ہے۔ اس وقت سے مرزا عزت کی موت لینا کسی طرح جائز نہیں۔

مرزا انہی کے جواب میں بھی سادہ و سادہ ثابت رہے۔

۲۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح نے سولی پر چلنے والے دی۔ (۱۷۹۰ء - ۱۸۰۰ء) ان کے بعد تیس سال بعد قبر سے اٹھا اور اپنے شاگردوں کے سامنے زندہ و سادہ ثابت ہوا۔ (۱۸۰۰ء - ۱۸۱۰ء) قرآن مجید نے یہ مسلمہ رکھا: ”یہ اقصیٰ صلیب کی نفی کی۔“ عقود فرما کر یہودیوں کے دعویٰ کا ابطال کیا اور خود اللہ فرما کر زندہ اُٹھنے پر اٹھانے جانے کی تردید فرمائی۔ اسی مرتبہ عیسائیوں کے مسلک کٹہرہ کی بھی تردید فرمائی۔ صلیب دینے جانے کا انکار کر کے عیسائیوں کے بنیادی سند فارہ کو رد فرمایا۔ مگر مرزا یوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دی گئی۔ مگر وہ نہیں مرے۔ تھے۔ بلکہ مثل مرہ جو ہو گئے تھے۔ مرزا یوں کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث مبارک باطل اور اہل کتاب کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ مرزا کا کوئی (تو سچ) ہمارا میں اسد حق فرما کر ”میں“ پر نصیب ہیں کہ ”مسلمانوں اور عیسائیوں کا کس قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح اسی عصر میں وجود آسمان کی طرف اٹھ گئے۔“

۳۔ مرزا انہی کہتے ہیں کہ: ”کل کے مذہبی سب سے مرنے والا لکھی ہے۔“ حاکم یا جس میں صرف یہ ہے کہ ”اگر کسی نے مرنے والے جس سے اس کا قتل واجب ہے اور وہ راجا ہے اور تو سے درست ہے لاکھ تو اس کی امانت بھر دے گی۔“ یہ ہے۔ جلد و حق دین اسے نکال دے۔ کیونکہ وہ جو پھائی، یا جانا ہے وہ خدا کو مصلحت ہے۔“ (۱۸۱۰ء - ۱۸۲۰ء) (یہ باتیں اگلے صفحہ پر)

اسی کی منظر: "قل فمن يملك من الله شيئا ان أولئكَ يهلك المسيح ابن مريم وامه ومن غي الارض جميع (متى: ۱۷) "و کہہ دیجئے کہ کون اختیار رکھتا ہے۔ اللہ کے کام میں اگر چاہے کہ ہلاک کر دے۔ مسیح ابن مریم کو لود (مجھے کہ ہلاک کر دے) اس کی ماں کو اور وہ ان تمام لوگوں کو جو کہ زمین میں ہیں۔ بلکہ

میسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود خدا ہیں۔ اس عقیدہ الوہیت کی تردید کے لئے حضور ﷺ نے یہ کہا گیا ہے کہ آپ ان کو سمجھا دیجئے کہ اگر خدا تمام باشندگان زمین کو اور مسیح علیہ السلام کو مار ڈالے تو کون اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور جب حضرت مسیح کی والدہ کو موت خدا نے دی تھی تو اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے خدا کا نیا بگاڑ لیا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اگر آپ خدا ہوتے تو ضرور مقابلہ کرتے۔ اس آیت سے یہ تو یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت ضرور زندہ تھے۔ ورنہ یہ ممکن نہ ہوتا کہ انہیں رہتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک خداوند کریم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مارنے کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہوتے تو قرآن مجید میں الوہیت کو باطل ثابت کرنے کے لئے صرف درج ہوتا کہ مسیح کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے۔ مگر اس جگہ ان ارادہ مند اور اودہ ہلاکت کا کرے کے الفاظ سے یہ ثابت مسیح علیہ السلام ثابت ہے۔

مرزا فی منظر: اسی آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ماں کا بھی ذکر ہے۔ بڑا ماں کو بھی زندہ نہ ہو۔ نیز زمین غی الارض جميعا کے مطابق سلوی صاحب کے دادا اور والدہ کو بھی زندہ مانو۔ گویا ابھی تک خدا نے کسی کی ہلاکت کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ آپ کے قول کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے علاوہ ان کی والدہ اور تمام انسانوں کا زندہ ہونا ثابت ہوتا

(تجربہ حاشیہ گذشتہ صفحہ) اس میں صرف مجرم کا ذکر ہے۔ بے گناہ مصلوب کے لئے لکھتی دینے کا حکم موجود نہیں۔ مرزا کیوں کی التیس کے مطابق یہود کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو لکھتی سوت مارا ہے۔ مگر مسیح کے ملعون ہونے کے نصاب کی بھی قائل ہیں۔ (تفسیر ص ۳۳۳) اس میں دونوں گروہ متفق ہیں۔ ان میں ذاتاً فقہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان کی طرف اٹھنے جانے کا تھا۔ اس مقدمہ میں قرآن مجید نے نصاریٰ کی تائید کی اور باقی مسائل میں دونوں کے باطل عقائد کی تردید کی کر دی۔ (مواہم ۲)



ہے۔ جاکر اس کا وعدہ ہونا چاہیے ہے۔ نیز صرف شہرِ جہان اس جگہ نہیں اسے۔ جو شخص ہضم و رخ کو  
• ملتی بنا رہا ہے۔

اسلامی مذاہن۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتواں کی والدہ کو بھی زندہ و مان بیٹے  
سے عقائد اسلام میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ ہمیں ان سے کوئی عداوت نہیں۔ لیکن اس  
آیت میں قد اهلك امہ فعل محذوف ہے اس کے نظائر آج مجید میں مَثَرَت بنتے ہیں۔  
جیسے كذات يدي جيسى اليك وائى الدين من قبلت (شوری: ۱۰۱) اگس او حسی فعل  
محذوف ہے۔ ورنہ پہلوں کی طرف آئی اس وقت نہیں بتاتی تھی اور (مستصوابی) سب سے  
وارجلکم (مائدہ: ۶۰) کے درمیان وانفسوا فعل محذوف ہے۔ فاجتمعوا امرکم  
وشرکاءکم (یونس: ۲۴) میں واصل وادعوا شرکاءکم لکھنی وادعوا فعل محذوف  
ہے۔ وجز المسالک میں اس کی وضاحت مایود ہے۔

میں۔ فی الارض جمعاً کے مطابق قیام پانچ سو سالہ زمانے میں کواثر ہوا  
کر کے کاخ کے اب تک اور نہیں کیا۔ آپ نے ہمیں ہذا کے تقدیر طور نہیں کیا۔ ان اگرچہ  
تہ کاخ سے دے سکتا ہے اور ان کا معنی نہیں دیتا۔ مگر یہ کسی دہلی سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ آیت کا  
یہی یہ مانی ہے کہ مسیح مر گئے اور ان میرے سارے مر گئے۔ کیونکہ آیت وقت و ماسب کا مرجع  
نہیں تو تاریخ سے ثابت نہیں۔

ساتویں دلیل

اسلامی مذاہن۔ "ما بعد حیدر" الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (ان  
بار: ۱۰۹) "تو نہیں ہیں مگر جو پہلے حقیقہ کدے ہیں۔ پہلے آپ سے نبی پیغمبر۔ پچھلے  
ال۔ مسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (مائدہ: ۷۵) "تو نہیں ہیں  
"سچ میں مریم جو پہلے کدے ہیں آپ سے پہلے نبی پیغمبر۔ پچھلے

ان آیت میں صرف اسلام کا اختلاف ہے۔ جس طرح پہلی آیت سے ثابت ہوا  
ہے۔ کہ بوقتِ نزول آیت محمدیؐ زندہ تھے۔ اسی طرح دوسری آیت سے بھی ظاہر ہے کہ اس  
آیت کے نزول کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام زندہ تھے۔ ورنہ اگر دوسری آیت سے  
وقالت مسیح ثابت کی جائے تو پہلی آیت کا نزول بھی بعدوں کی تاریخ میں ہی ہو گا۔

مرزائی مذاہن۔ آیت "ما بعد حیدر"۔ یوں قد خلت من قبلہ الرسل  
ان بعد ان ۱۰۹ کے نزول کے وقت نبی کریمؐ زندہ تھے۔ کہ آپ کی زندگی ثابت

ہوتی ہے۔ تھوڑی سی آہٹ سے غم و مل سکتا ہے، فطرت مسک مایہ۔ مائے مروت نہ وہ سنے کی آپ سے پاس کو نہ  
 ہی اٹھتا ہے۔ ان آیات سے مسک کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ یہ کمال اہل میں لفظ ام متفرق  
 کا ہے اور موت کا ہے یہ مر گئے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے پہلے اب رسول  
 فوت نہ ہو سکے تھے۔

اس میں ملاحظہ: آپ میری تقریر کو سنیں آجیے دوسری طرز استدلال پر غور کیجئے، میں  
 نے بتھکائے مریت یہ بات ثابت کی ہے کہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب "الرسول آیت کے نزول  
 کے وقت حضور علیہ السلام کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ ایہ قول مکتبہ اذان کریم (ای) کے مآثر  
 ہونے کے وقت حضرت مسک علیہ السلام کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ یونہی دونوں آیتوں میں صرف  
 ایمان خلف میں رخصت کے لئے آیت دوسرے کریم و الف ام و استفہانی بخانا۔

مرزا قادیانی کی تھوڑے کے برطانوی ہے۔ مرزا قادیانی نے فاضل تھوڑے میں نہ ثرائی  
 زامیں ۱۸۸۱ء میں اس کے لئے یوں کہ ہیں۔ "ان سے پہلے رسول بھی آتے رہے۔" نیز قاضی  
 مدین نے جوہر زائیس میں مرآ فضل کے الفاظ سے اب سے افضل تھے۔ انہوں نے جیسا یوں  
 لے تہ بعد میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ "پہلے میں سے بہت رسول آ چکے۔"

انہیں صحابہ بنی ۵۰۰ ہیں،

انہیں بدین ۱۰ ستمبر ۲۰۱۲ء مئی ۱۹۱۳ء میں ۱۱۰ پر مولوی نور الدین عظیم مرزا کا ترجمہ  
 ہے کہ "تفصیل کا مودہ اس سے مراد کلیمہ اربعین نہیں ہو گا۔ جب تک کہ فقہان نہ جو۔ ہندو  
 افضل سے ہوتی ہے۔"

آنٹھویں دلیل

اسلامی سنظر "ویسند انعامی صر الہند و کھلا (آن صر)۔" "تھوڑے  
 کریم فرماتا ہے: "مسک لوگوں سے کیا ۱۸۰۰ء میں بدلت (بڑی عمر میں) کلیم کریم گئے۔ کلیم جمیع  
 و فصاحت و افقت سے محفل ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی درج نہیں جو بے شے ہو۔ نبوت میں  
 کام کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ نبوت پر شخص چھوٹی اور بڑی عمر میں قائم کیا کرتا ہے۔ اس میں  
 مسرت مسک علیہ السلام کے لئے دل خاص نشانیات پائی نہیں جاتی۔ قرآن کریم میں تو بر کرنے سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کا کام بھی اسی طرح کا خدائی عادت ہو گا۔ اس صر کی گوارہ کا کام  
 تھا۔ افسالوا کتابہ، نکتہ میں کہیں ہی لہجہ صمیمیا (مریم: ۲۰) "یہ وہی حضرت مسک کی  
 حالت تھی تو وہی میں قائم کرنا تھا۔" نہیں ایہ تھا اور حضرت مریم صمیمیہ السلام سے یہ تھا کہ وہ گوارہ

میں شیر خوار بیچے سے جیسے کلام کریں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جوار دے جواب دیا تھا۔ "قال  
اسی عبد اللہ (ص ۱۰۰)" جس میں کابہہ مہدیہ بطور اجماعی زعم۔ اسی طرح آخری زمانہ میں  
آسمان نے نزول کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کلام خرق عادت میں دانش ہو گا۔ اس حضرت  
یہود نے مہدی میں بیچے کے کلام پر اچھا رجب کیا تھا۔ وہی طرح زمانہ حال کے یحییٰ یہود کہتے ہیں  
کہ مسیح آئے ۳۳ سال تیسے زندہ رہ سکتا ہے اور نئے سو سال کے بعد ان کو کر دیا میں کیا کام کر سکتا  
ہے۔ بقول قائلین وفات مسیح ۳۳ سال میں واقع ہوگی پیش آ رہے ہیں سے بہت ہوا کہ حضرت مسیح  
علیہ السلام بکرم رفع من کلمات سے پہلے ہوا۔ لہذا اس بات سے حیرت مسیح علیہ السلام ثابت ہے۔  
ورنہ مرزائی ان کے بڑے کلام کا کام بھی رکھیں۔

مرزائی مت نظر جمع البخاری میں ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو نبوت گذار چکے  
ہیں۔ اس لئے آپ کا دعویٰ باطل ہے۔

اسلامی منظر: مجمع الامم کی عبارت پر حنیفین خیانت کی ہے۔ مجمع البخاری میں ہے  
کہ "و یکلّم الناس فی المهد و یکھلا بطرحہ و الوصالہ و اذا نزل من السماء فی  
صورۃ امن ثلاث وثلاثین (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۰۹)" اگر آپ کے نزدیک ۳۳ سال  
کی زندگی نبوت کی ہے تو آپ ان کا بخاری کلام اس عمر میں ثابت کریں۔  
تو میں دلیل

اسلامی منظر: "وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قدس موصی  
(ن ۱۵۹۰)" اور میں ہو گا کوئی اہل کتاب (یہود) میں سے تم کو ایمان لے گا۔ اس  
(یحییٰ علیہ السلام) پر پہلے اس (یحییٰ علیہ السلام) کی موت کے۔ کچھ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اس بات کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ "نفسا حقیقہ  
کس از اہل کتاب الا البتہ ایمان آورد بعیسی پیش از مردن عیسیٰ"

یہ آیت بھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حیات پر روشن دلیل ہے کہ ایک عین زمانہ آئے  
گا۔ جب اس وقت کے تمام اہل کتاب ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائیں گے۔ چونکہ ابھی تک  
حضرت یحییٰ علیہ السلام نہ تو نازل ہوئے ہیں اور نہ سب یہود آپ کی وراثت پر ایمان لائے  
ہیں۔ اس لئے آپ کی وفات بھی واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس آیت میں صریح طور پر آپ کی موت

اور مرزوقاریانی کے خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اپنی کتاب فصل الخطاب ج ۲ ص ۷۷  
حاشیہ میں اس آیت کے بھی یہی معنی کئے ہیں۔

سے پیسے ان امور کا قیام ہونا ضروری ہے۔ لیکن مومنوں کی کیدی ہے اور ان کا تہذیبی مضامین  
 کو اشتہال کے ساتھ نام کرنا ہے اور تہذیب اور مروت پر دو کا مریض بھی ان مہم علیہ السلام  
 ہیں۔ کہ مکہ یا نبی کا نام لیا تو چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص مریض کی کدی کا اثر کر دیا جائے تو جو ایمان  
 ناسخ کی حالت میں لایا جائے اور شریعت میں مستحکم نہیں ہوتا۔ لہذا ہر دو تہذیبوں کا مریض یعنی ان  
 مہم علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔

مرزا آئی منظر: بیٹھائی میں قرأت فقیہ کا ذکر ہے۔ جس میں ثابت ہے کہ قرآنی  
 کی موت مراد ہے۔ نون تاکید سے ہمیشہ استعجاب مراد لینا چاہئے نہیں۔ ”والذین جاهدوا فیما  
 لہم بہم سلطاناً“ (تحریر ۲۹) کا آپ کیا ترجمہ کریں گے۔ کیا خدا کے راستہ میں شمش  
 کرنے والے کسی آئندہ زمانے میں بدایت یافتہ نہیں گئے۔ نیز قیامت سے پہلے تمام لوگوں کا  
 مسلمان ہو جانا تھا وقتاً مطلق نہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ ”فما غرینا بجمعہ العداوة  
 والبغضاء الی یوم النقیامۃ“ (ملحد ۱۰) اس سے ثابت ہے کہ قیامت تک یہ وہ خدا کی  
 باتم دشمن رہیں گے۔ نیز تہذیبوں کا مریض حضرت مصطفیٰ علیہ السلام کو قرار دیا جائے نہیں۔

اسلامی منظر: مومنوں کی قرأت نماز ہے۔ جو قرأت متواتر کا حکم دیتا ہے۔ کلمہ  
 محمد بن علی کریم اللہ جب نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ ہر نبی الکل کتاب ہیں۔ اپنی موت  
 سے پہلے ان کو پورا کشف ہوتا جاتا ہے اور بعد میں آتے ہیں کہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام نبی  
 برحق تھے اور وہ زندہ ہیں اور پھر آئندہ زمانہ میں نازل ہو کر احمد مہدی حضرت کریم کے اور کسی یسوی  
 یا نبوی کو نہیں بھولیں گے۔ (درمغیر ۱۱ ص ۲۰۱) لہذا اس قرأت سے بھی مرزا یوں کا مدعا چھوڑیں  
 ہوتا اور آیت والذین جاهدوا (آیہ) میں الذین حرف ہجاء سے ہے۔ ہر شخص شرط  
 ہے اور جزا پیش شرط سے متاخر ہوتی ہے۔ لہذا اقوال تاکید کا معنی اپنے گلے پر اٹھنا ہے۔ یہودی  
 بائبل عداوت کا فاعل یوم التیمن سے مراد طویل زمانہ ہے۔ درندہ یہ آیت شفاء مرض ہوگی۔ ”هو الذی  
 ارسل رسولہ بلالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (توبہ ۳۰)

مرزا قادیانی (تہذیبی عرضت ص ۸۳) نے ۱۹ ص ۹۱ پر لکھے ہیں کہ ”تفسیر کتاب اسلام  
 مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔ لہذا ایران اور عداوت بائبل میں منافات نہیں ہے۔ دونوں باہم  
 جمع ہو سکتے ہیں۔ جیسے مرزا نہیں کے دونوں ”مروہوں“ اور ”دین“ دینا ان میں بائبل عداوت موعود  
 ہے۔ مگر ہر بائبل دونوں کو ایمان رکھتے ہیں۔ تفسیر (۱۲) تفسیر ص ۲۰ پر ہے۔ ”وفسائل انہن  
 حیرۃ وحیدہ ہی یعقوب حدثنا ابو رجاء عن الحسن وان من اهل الکتاب

الایضاً منین به قبل موتہ فقال اهل موت عیسیٰ واللہ اعلم بحقیقۃ ان عند اللہ  
ولکن اذا انزل انوارہ اجمعون" انہی رئیس المفسرین حضرت "سنن کا یہ جملہ نقل کیا ہے۔  
دوسری دلیل

اسلامی مناظر: "واسہ لبعلم الساعة فلا تنفرون دہا (حرف ۶۰)"  
یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ مفسرین شریعتی اللہ صواب  
میں لکھتے ہیں کہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ "آخر وقت میں عیسیٰ (علیہ السلام) انسانیت قیامت  
راہیں قیامت کے دروازے پر آئیں گے۔ ان کے لئے اس کے لئے یہ کہیں گے ہیں۔ بعد ازاں اس سے یہ بھی طے  
الامام کا دہرہ برآئے قیامت ہے۔

مروانی مناظر: (علیم) اس آیت میں حمیمہ کا مرجع قرآن ہے نہ کہ صحیح و معمرات امام  
حسن علی علیہ السلام و جبرائیل و یاسعہ کو قرآن قیامت کی نشانی ہے۔ حضرت حسن مجتبیٰ جو ان  
بشریت کا سرور و جبرائیل کے ہاں کے مقابلہ کو فی ترجمہ تہوہلی نہیں ہو سکتے۔

اسلامی مناظر: (امام) ابوالقاسم صاحب نے آپ کے مجمع عموم میں جمعوت ہوا ہے  
اور مناظرین کو حق ان الفاظ ہے۔ مفسرین حسن ابن علی علیہ السلام و جبرائیل و یاسعہ کا قول ہے۔ آپ بھی انکو نہ نہیں  
تھے۔ آپ کے نزدیک جہاں حسن کا قتل ہوا ہے۔ اس سے مراد انور و حسن ابن علی علیہ السلام  
ہیں جو سنو ان کثیر میں حسن مستمر رہی ہے۔ محدث الحضر (علیسی) الحی الان  
یعنی حضرت حسن نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام آپ تک محدود ہیں۔ آپ نے حضرت حسن کا فرمان  
تسلیم کرنے سے کیا عذر دیا ہو سکتا ہے۔

گیارہویں دلیل

"و بعلمہ الکذب و النوراة و الانجیل (آل عمران: ۴۸)"  
جو ترجمہ کیا ہے "قد (اس (یعنی علیہ السلام) کو کتاب اور نسلت قرآن اور انجیل کا،

آیت میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب و النوراة و الانجیل  
النوراة و الانجیل سمجھنے کا عہد کیا ہے۔ ان میں تو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نزول ہوا۔  
و انجیل اس لئے انجیل کا صحیح مطلب و مفہوم نہ تھا۔ ضروری تھا کہ یہ انہی کو کسی  
آیت کے مفہوم و مطلب کے سمجھنے میں آج کو وقت ہو۔ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کی  
مازنی شدہ تھی۔ وہ اس لئے لکھا۔ تاہم یہی ہوا کہ وہ انہی کو انجیل کی حریفہ ہوا کہ انہی  
اسرائیل کے پاس کتاب تورات تھی۔ مگر وہ انہی کو سمجھنے نہ آتے۔ "بحرفون الکلمۃ عن مواضعہ

کے مادی تھے اور تاجن پر بھٹکا کر کے والے تھے۔ جس اگر اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام کو تواریث نہ سکھاتا تو یہودی آپ کی کوئی بات تسلیم نہ کرتے اور مسیح علیہ السلام ان سے بحث میں مغلوب ہو جاتے۔ تیسری چیز جس کا علم حضرت مسیح علیہ السلام کو یا میرا و بالکتاب والحکمة متہ۔ قرآن مجید میں جہاں بھی یہ لفظ لکھا آیا ہے۔ اس سے مراد قرآن اور جہاں قرآن یعنی تعظیم قرآن یا تفسیر قرآن وغیرہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن مجید اور اس کی تفسیر کی خود تعظیم دے گا اور وہ اس میں کسی کے شاعر نہ ہوں گے۔ نیز حضرت مسیح کا نزول قرآن تک زندہ ہونا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ اُمّ ربّہ قرآن سے پہلے انہیں علم دیا گیا ہو تو ماننا پڑے گا کہ قرآن حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قرآن مجید سکھانا اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں نظر فرما کر انہیں لکھے اور قرآن مجید پر عمل کریں گے۔

مرزائی منظر: ”اذ خدا الله میثاقی السجیین لیسما انینکم دن کتاب وحکمة (آل عمران: ۷۵)“ سے ظہور ہے کہ تمام انبیاء کو کتاب و حکمت عطا کی گئی۔ لہذا اس سے قرآن مراد لینا چاہئے نہیں۔

۲۔ ”فقد اتینا آل ابراہیم الکتاب والحکمة واتیناهم علماً وخلقاً وادباً“ سے ثابت ہے کہ آل ابراہیم کو کتاب و اخلاق و ادب عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔

۳۔ ”کسی منظر سے آپ کے معنی کی تائید نہیں کی جلائی میں الکتاب سے مراد اللہ ہے۔

اسلامی مناظر: ”اذ خدا الله میثاقی القدیین“ میں الکتاب والحکمة کو ذکر نہیں۔ نیز من تبعہ ضلّہ ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر نبی کو کتاب و حکمت کا کچھ نہ و کچھ علم دیا گیا ہے۔ ”فقد اتینا آل ابراہیم“ میں آل ابراہیم سے مراد اہل اسلام ہیں۔ چونکہ ساقی و ماسعد میں مسلمانوں کا ذکر ہے اور اہل کتاب کے حصہ کرنے کا بیان ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ایسے حاسدوں کو جلانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آل ابراہیم کو الکتاب والحکمة اور ملک عظیم عطا کیا ہے۔ حضور ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اس لئے خداوند کریم نے اہل کتاب کو جتنا یا کہ جتنا بھی آل ابراہیم میں۔ پھر اس لئے بھی آل ابراہیم کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی تھی کہ یہ سب کے دلوں میں ایمان مولیٰ ہو۔

جوان کو الکتاب، والحدیثہ سہل ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم کو الکتاب والحدیثہ دینے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے اگلی آیت میں ہے۔ "فممنهم من آمن بنا ومنهم من صد عنه" یعنی بعض اہل کتاب اس کتاب والحدیثہ ایمان لے آئے ہیں اور بعض خود بھی ایمان نہیں لائے اور دوسرے انہوں کو بھی دیتے ہیں۔ اہل کتاب والحدیثہ سے متانف ساریہ مراد لگے جائیں تو اہل کتاب تو ان کو مانجے ہیں۔ پھر ان میں رد کئے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ مرزا نے قادیان کے قادیانوں کی طرحی لادہوی نے اپنی تفسیر میں القرآن حصہ اول ص ۵۲ پر اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے۔ "یہاں آل ابراہیم کو یعنی مسلمانوں کو دیا جائے گا: کہ کیا کتاب اور حکمت اور ملک عظیم۔" اللہ میرے صد ہا حوالے پیش کئے جائیں۔ آپ تسلیم نہیں کرتے۔ کیا تفسیر کو بھی تسلیم کرتے ہو۔ سی ملائین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا ذکر موجود ہے۔ انہوں نے مطلب کی بات سے کہہ دیا تھا اور ان کا انکار کر دیتے ہیں۔ تمام تفسیر میں مفسرین کے یہاں یہاں سے علیہ السلام پر اتفاق ہے۔ پھر آپ ان تفسیر کو تسلیم نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں الکتاب والحدیثہ سے قرآن و بیان قرآن مراد ہے۔

### بارہویں دلیل

اسلامی مناظر: "قال سبحانه وتعالى (ان يستخف المسيح ان يكون عدله) (مسار، ۱۶۱) "مسیح ہرگز خدا کا بندہ نہ ہوئے۔" انکار نہیں کرے گا۔ "ان آیت میں استخف مضارع کا صیغہ ہے۔ اس پر جو جب تو اعر عربیت طرف ان ہونے سے اس کے معنی مستقبل کے لئے خد میں ہو چکے ہیں۔ یعنی زمانہ آنکھ دہش ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب مسیح اپنے عہد اور زندہ ہو۔ یہاں کا اظہار کرے گا۔ اس وقت وہ جس مسیح کو معبود قرار دے گا ہے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہوئے تھے تو قرآن میں اس کا ذکر بعید ماضی ہو چکا ہے۔ یہاں استقبال کے معنی میں خد ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت کے نزول کے وقت زندہ تھے اور اس آیت کے بعد جب آخری زمانہ میں نازل ہو کر خدا کی عبودیت کا قیام کریں گے۔

نوٹ: ایہ دلیل میعاد کے مناظر دیکھ کر یا محمد قنیق نے حضرت علی نے پیش کی تھی۔ مگر مرزائی منہ خرنے آخری وقت تک اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

## تیرھویں دلیل

اسلامی مناظرہ: "قال سبحانه وتعالى وجيها في الدنيا والاخرة ومن  
 العقوبين (آل عمران: ۱۵۰)" آیت میں بتایا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام دنیا و آخرت میں ذی  
 وجہ است ہیں اور خدا کے مقرب فرشتوں میں داخل ہیں۔ (یعنی وہی ان ۲۳ اور ۲۴) اور (تیسرے ابی  
 ۱۵۰) ۲۳ سے ۲۴ تک اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملکوتی زندگی یعنی آسمان پر زندگی  
 ۴۰۰ جو ہونے لگا ہے۔ آپ کی پہلی زندگی میں آپ کو سلطنت نہیں ملی۔ اس لئے مانا پائے گا  
 کہ آپ زندگی ہی میں بعد نزول صاحب سلطنت ہوں گے۔ قرآن مجید میں مقررین سے مراد  
 فرشتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش چونکہ نطفہ بھرا نہیں سے ہوئی تھی۔ اس لئے آپ کو  
 ملائکہ سے نسبت حاصل ہے۔

## چودھویں دلیل

اسلامی مناظرہ: "قال سبحانه وتعالى واذا كففت بمیں اسراہیل علق  
 اذ جنتهم بالعینات (ماخذہ ۱۰۰)" آیت اور تفسیر میں نے بتائی اسراہیل کو تم سے باز رکھا۔ جب  
 تم ان کے پاس نہیں لے کر آئے تھے۔

خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے انعامات کا ذکر فرماتے ہوئے نبی اسراہیل  
 سے فرمایا ہے ان کو محفوظ رکھنے کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔ اسراہیل کی تفسیر کے مطابق یہودیوں نے  
 مسنرت مسیح کو پکڑ کر ذلیل و رسوا کیا اور پھانسی پر لٹا دیا۔ حالانکہ اس جبرندہ وہم کریم حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام سے یہودیوں کے شر و دور کرنے کا ذکر فرما رہے ہیں۔ مرزا یحییٰ کے عقائد کے مطابق  
 پھر یہودیوں کو راک کوئی ہوئی۔ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وضع السی المسماہ اور  
 یہودیوں کے شر و تجویز سے محفوظ رہنے کی ضرورت دہلی ہے۔

نوٹ: یہ دلائل بھی مقام میں پیش کی گئی تھی۔ مگر مرزا کی منکرانہ کائنات کا کوئی ہوا پ نہ رہا۔

## چودھویں دلیل

اسلامی مناظرہ: "قال سبحانه وتعالى ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر  
 المکدرین (آل عمران: ۵۱)" آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے اور تدبیر کی اللہ نے اور اللہ کی تدبیر سب  
 سے بہتر ہے۔

اس آیت میں خداوند کریم نے یہودی تدبیر (توہین و تلبیس و قتل مسیح) کے مقابلہ میں



فرمایا کہ ہم نے بھی تدبیر کی۔ تو اصرار یہ ہے۔ یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ حضرت علیؑ یا اسیدہ عکرمہؓ ہوتا ہے اور ای وہ ہے جملہ عمرہ کی سنت میں واقع ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرفہ کے حکم میں ہوتا تو عمرہ کی معافیت واقع ہونا ممکن نہ تھا۔ نیز باجماع اہل عرب یہ جملہ خبریہ طاقی واقع ہو سکتا ہے۔ جس کے لئے عمرہ ہونا شرط ہے۔ لہذا جملہ عمرہ واد جملہ عمرہ کا حکم تحریر ہونا ثابت ہوا اور قواعد عربیہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جب عمرہ کا عمرہ واد کا کیا جائے تو ثانیہ کے غیر اہل مراد ہوتا ہے۔ لہذا معصوم ہوا کہ حق تعالیٰ کی تدبیر کی تدبیر کے بالکل مفاد تھی اور یہ سفارت جب ہی ہو سکتی ہے کہ جب تدبیر الہی سے رفع جسمانی مراد ہو۔ ورنہ تدبیر الہی بقول مرزا انبیاء بمعنی رفع روحانی یا رفع عزت تدبیر فنی اور صلیب کے بالکل سناپی نہیں نیز عمرہ کے معنی تدبیر فنی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ قتل اور صلیب یا بقول مرزا انبیاء صلیب سے اتار لینا کوئی فنی تدبیر نہیں۔ فنی تدبیر سوائے رفع جسمانی کے چھ نہیں ہو سکتی۔ نیز حق تعالیٰ نے اپنی معافیت اس مقام پر خیر الملوکون ذکر فرمائی۔ جس میں معصوم ہونا ہے کہ حق تعالیٰ کی تدبیر سب سے بہتر تھی اور صلیب سے اتار لینا یہ کوئی عمدہ تدبیر نہیں۔ اس کو تو یہ بھی کر سکتے تھے۔ حق تعالیٰ کا خیر الملوکون کی صفت کو مقام حمد میں ذکر فرمایا ہے۔ اسی حرف مشیر ہے کہ یہ آپ زانی تدبیر ہے اور ظاہر ہے کہ رفع جسمانی سے لڑا ادا اور کوئی زانی تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اگر مرزا انبیاء، یہودیوں یا عیسائیوں کی طرح مٹا جائے تو خدا کی حکمت عملی کا ثبوت نہیں ملتا۔

نوٹ: اسمع (ہرما) میں یہ دلیل چٹائی کی فنی تھی۔ مرزائی منہ نظر مبدع ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

سولہویں دلیل

اسلامی منظر: "من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ وینبع غیر سبیل المؤمنین فاولہ ماتوا فی سبیلہ جہنم وساءت نصیباً" (نساء: ۱۰۷) "جو جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو چکی ہو اور نہ انہوں کے لئے سوائے کی پیروی کرے گا۔ ہر اسے اسی طرف پیچھے دے دیں گے۔ جس طرف وہ پھرا اور اس جہنم میں داخل کریں گے اور وہاں بہت بری ہلاکت ہے۔"

یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کرنے والے مردوں کی ایک علامت ہے۔ اس کے سوا کسی اور راستہ پر چلے گا۔ ایسے لوگوں کا نیک کام جہنم میں بتایا







مرزاؤں پیش کیا کرتے ہیں۔ یہ پہلے بھی اور بعد بھی۔ اثرات کا تعلق کسی قسم کے وفات متبع علیہ السلام سے ہوتا تو مرزا قادیانی اہل حق پر تمام القرآن کا الہام و تفریق قرآن مجید کی آیات و معانی متبع علیہ السلام کے لئے بطور دلیل پیش نہ کرتے۔

مرزاؤں منہ نظر ”آپ کے لئے مرزا قادیانی کی عبارتوں کا جتنی کرنا مفید نہیں ہو سکتا۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ پیسے میں مسلمانوں کے دینی عقیدہ کا پورا ہونا آپ کا یہ عقیدہ الہام سے پیسے تھا۔ الہام کے بعد وہ عقیدہ و منسوخ ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ لیکن جب دینی آخری قرابت اللہ کی طرف پڑھنے لگے۔ اسی طرح مرزا قادیانی بھی الہام کے پابند تھے۔ مرزا قادیانی الہام کے بعد بھی جو بارہویں تک حیات کج کو لے کر رہے۔ یہ سمجھتی تھی اور ملیم الہام کو کہتے تھے غلطی کر سکتا ہے۔ براہین دھمکی دہنی ثبوت سے پیسے کی ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کو الہام ہوا۔

اسلامی منہ نظر ”آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ قرآن وحدیث آقا رسالت و قول سلف صالحین اور اجناس امت کی وہ دوسری مرزا قادیانی آیات متبع علیہ السلام کے قائل رہے اور ان کے ذریعہ انہیں وفات متبع کا طعن دوکا۔ پس میرا عقیدہ یہی ہے۔ ضرر ہے کہ آپ نے تسلیم کر لیا کہ مرزا قادیانی کے عقیدہ وہی تھے قرآن وحدیث کی بناء پر نہیں۔ بلکہ الہام کی بناء پر ہوئی۔ جس کا التزام امر صرف یہی ہے کہ مرزا قادیانی دعویٰ الہام میں ہے تھے یا کا وہ نبی کریم ﷺ کا مل و عمل شریعت لے کر تھے۔ آپ نے سابقہ شرائع و منسوخ کردی۔ سابقہ شریعتوں میں قرآن و حدیث اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھتی تھی۔ ”قوله وجہت تطہر المسجد الحرام (المجادلہ: ۱۰)“ کی آیت مائل ہوئے سابقہ نظام منسوخ ہو گئے۔ آپ نے یہ شریعت دے کر ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی ناحق شریعت تھے یہ تھے۔ جو امر شریعت تھے یہ نہ ثابت تھا۔ وہ ان کے الہام سے بدل گیا۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا شیخ عطاء اللہ قادریہ میں بھی ہوتا ہے کہ حضرت شیخ علیہ السلام پہلے تھے اور مرزا قادیانی پر الہام کے وقت فوت ہو گئے تھے۔ تیسرا امر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وہ نمازیں جن میں بیت المقدس کو قبلہ بنا کر پڑھتے تھے اسی طرح آپ کو نماز پڑھنے کے گاؤں مرزا قادیانی کا عقیدہ و الہام سے پہلے متبع تھا۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود تھے۔ اس کے بعد اثر ان کی وفات ہوئی ہو تو اس کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے۔ عقائد میں سے نہیں۔ ان میں تبدیلی

ہم کہتی ہے۔ نیز مرزا قادیانی کے نزدیک "ایہ تہ نسبی نہ یہ اسلام کا حقیقہ و شرک کا نہ ہے۔"

(امام باہار، ص ۵۱۵، تاریخ، ص ۸۳۵ مطبوعہ)

"نعمیت المؤمنین کی طرف منکر کے غارتجہ کا شرک نہ تھا۔ بلکہ وہ مٹاؤں بالکل ہے کل ہے۔ براہین احمدیہ تصنیف کے وقت قبول خود مرزا قادیانی "خدا کے نزدیک، سال تھے۔"

(۱۰۱۱ مطبوعہ ص ۵۵، تاریخ، ص ۸۳۵)

مرزا قادیانی کا اپنا قول ہے کہ وہ انبیاء کی اپنی تہمتی جو کچھ کہتی ہے۔ بلکہ اس طرح بالکل ضد کے تصرف بہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام کے تصرف میں ہوتی ہے۔ انبیاء نہیں ہوتے جب تک خدا ان کو نہ پوارے اور کوئی کام نہیں کرتے جب تک خدا ان سے نہ کرے۔ ان سے وصالت سب کی ہوتی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی نہ کرنا ہے۔ وہ خدا کے ہاتھ میں ایسے ہوتے ہیں جیسے مرد۔

اس سے ثابت ہو کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا تھا وہ خدا کی مرضی کے مطابق تھا۔ اس میں استقامت عقلی کا شریک ہونا نیز براہین احمدیہ کی تصنیف سے پہلے مرزا قادیانی کو احکام خدا تھا۔ اور قرآن حکم قرآن یعنی خدا نے تمہارے حضور قرآن کا حکم نہیں دیا کیا تھا۔ وہ بتوں خود کو خلف نے ملہا۔ یہ جو کچھ غرض اصلاح تالیف کی۔"

(انجیل، بروین احمدیہ، واقعہ نیک نیت اسلام، قرآنی، ص ۵۸)

پھر یہ کتاب قبول مرزا قادیانی "آنحضرت ﷺ کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہوئی اور اس کا ترجمہ ہم وہاں بھی دیکھ لیا۔ اس مناسبت سے کہ یہ کتاب کتاب ستارہ کی طرح غیبی قبول ہو کر مستقیم ہے۔" (انجیل، علامہ جلیلیہ، براہین احمدیہ، ص ۸۳۵، تاریخ، ص ۸۳۵)

نیز قبول مرزا قادیانی نے انہیں کتاب حمیہ ہوئی تھی۔

پس مرزا قادیانی نے قبول مرزا قادیانی خدا سے صحت من سیکو کر حضرت علیؑ سے کتاب تکمیل کے ترجمہ، حضور اور رسول اللہ ہو کر براہین احمدیہ کو مانجھ لیا اور بعد تالیف یہ کتاب آنحضرت ﷺ کے دربار میں پیش ہو کر منظور ہو گئی۔ اس کا نام قبضہ رکھ لیا۔ کیونکہ اس میں منہ بہ مناسک ایسے تھے جو قطعی ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم تھے۔ پس قیاس ہے کہ حیات کسک خانیہ اس میں جیسا شرک کا عقیدہ اس میں کیسے باقی رہا اور اس شرک کا عقیدہ کی تائید میں قرآن مجید سے قیامت بھی نہیں ہوگی اور وہ سیات (جو اب مرزا کی وفات تک پر پیش کرتے ہیں) مرزا قادیانی کی نگاہ سے غائب رہیں۔

مرزا انہوں کے لئے دے رہے ہیں۔ یاد تاملیم لڑائیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعائی الہام طہ قرآن وغیرہ میں کاتب تھے یا حیوتہ مسیح علیہ السلام کا قدیم و قرآن مجید سزا سے صحیح تسلیم کر لیں۔ یہ تو کہ اس عقیدہ پر قرآن اور آنحضرت ﷺ کی تحدیق حاصل ہو چکی ہے اور وہ کلامی کتاب میں درج ہے۔ اور جو کتب الہام قطعی سزا کے کی طرح ہے۔

مرزا قادیانی ہر سال نیک بقول خود شرک رہے۔ حالانکہ نیکتے ہیں کہ یہ ایک گنہگار ہے کہ جب کہ ان الہام کے آنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کے کلام پر چلا دیں۔ "تو کواضرا کے احکام کو مصدر آمد میں لانے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ خود ہی خلاف ورزی کریں تو وہ ملامت آمد کرنے والے نہ رہے۔ یا دوسرے غلطوں میں چلے ہو کہ یہ نہ رہے۔ وہ خود واقعی کے مظہر اور اس کے افغانی و اقوالی کے مظہر ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اور کلامی خلاف ورزی ان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ (زیور)

آپ کا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی دینی عقیدہ کے طور پر حیوتہ مسیح علیہ السلام کے قابل رہے۔ یہ بھی دو وجہ سے باطل ہے۔ اول اس لئے کہ مرزا قادیانی نے براہین میں بتایا یہ عقیدہ ایک الہام کے ضمن میں بیان کیا ہے اور اس الہام کا عقاد یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیاحی حیثیت سے ان مکر وہ کی سرکوبی کے لئے وہ بار و نشر عیسیٰ کریں گے۔ دوم اس لئے کہ مرزا قادیانی نے دینی عقیدہ کے طور پر کتبہ یا تو جب یہ کتاب بقول مرزا قادیانی آنحضرت کے ہر بار میں قبولیت حاصل کر دی تھی۔ کیا اس وقت یہ تمام بیانات جن میں حضرت مسیح کی حیات اور نبی مانی و نزول ثانی مرقوم تھے۔ ان کا افران عمل میں آیا تھا اور ان بیانات کی موجودگی میں یہ کتاب آنحضرت ﷺ سے تصدیق حاصل ہو چکی ہے؟

انٹارویں دلیل

اسلامی منظر "فان سبحانہ ونعالیٰ وما نزلنا علیہ الکتاب الا لتبیین لہم الذی اختلفوا فیہ" (۲: ۱۰۶) "اور ہم نے اتاری آپ پر کتاب اس واسطے کہ بحولہ کر جائیں ان کو کہ جس میں اختلاف رہے ہیں۔" ۱۶

"وانزلنا الیہ الذکر لتبیین للناس ما مزل الیہم" (۱۰: ۱) "اور اتارا ہم نے آپ کی طرف قرآن تاکہ آپ بیان کر دیں لوگوں کو جو پہچان نہ لیا تھا ان کی طرف۔" ۱۷ خداوند تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو نبی میں اس لئے بھیجا۔ تاکہ ہر مہر ای و بدعت کا قلع قمع فرمادیں۔ قرآن مجید کی آیات کے مطالبہ و وضع کر کے سمجھائیں۔ اس لئے انہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ کو نبی





## شیعوں کی دلیل

”عن الحسن قال قال رسول الله عليه و سلم لنبيهم ان عيسى لم يبعث و انه راحبع اليكم قبل يوم القيامة“

(ابن کثیر ج ۳ ص ۴۰ تحت آیت انی ترک الذین جرحوا عن آیت الی محمد)

روایت ہے کہ حضرت حسن سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ رسول سے کہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام ہر گز نہیں ہیں اور در حضور حقیت سے پہلے تمہاری طرف آنے والے ہیں۔

مناظر مرزائی: یہ حدیث معتبر نہیں مرسل ہے۔

اسلامی مناظر: ابن کثیر اور ابن جریر جیسے جلیل القدر مفسرین نے اس کو حق کیا ہے اور ان پر جرح نہیں کی کہ تہذیب و تمدن میں ہے کہ مراسلات میں سب صحیح ہیں۔

## اکیسویں دلیل

اسلامی مناظر: ”عن البرید قال النبی ﷺ المسمتعلمون ان رفاہی لا یسوت و ان عیسیٰ یأتی علیہ الفناء و اس حایر ج ۳ ص ۶۶ تحت آیت الکوسی و ابن ابی حاتم“ (حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (نوران کے حوالہ سے) فرمایا کہ تم تمہیں جانتے کہ ہمارے رب زندہ ہے۔ اور تمہیں اور تمہیں علیہ السلام پر موت آئے گی۔

نوران کے نیبانی حضور علیہ السلام سے حیدر پاک میں مناظرہ کو لے کر تھو حضور ﷺ نے حضرت علیؓ علیہ السلام کی خدائی کی تردید میں یہ فرمایا تھا کہ خداوند زندہ ہے۔ مگر حضرت علیؓ علیہ السلام پر تو آنے لگی۔ تو پھر یہ خدا ہونے سے کہ چاہی زندہ ہیں اور پھر مر رہے۔ مگر حضرت علیؓ علیہ السلام ہر گز نہیں مرنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ابطال نے لئے مر جانے کا ذکر فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ علیہ السلام اسی وقت زندہ تھے اور مردہاں میں داخل نہ تھے۔

مرزائی مناظر: یہ حدیث مرسل ہے اور قابلِ بحث نہیں

اسلامی مناظر: اس حدیث کا مقابلہ امتداد یا ناقص جت ہونا کی دلیل سے ثابت کرا۔ ورنہ صرف آپ کے کہنے سے لکھی حدیث جس کو مفسرین نے صد باحدایت میں سند صحیح کے ساتھ درج کیا ہے۔ اور مجروح نہیں ہو سکتی۔

اسما کی منانظر "فان سبحانہ و تعالیٰ ادعنا للہ سبحانہ اسی  
 ذوقک و رافعتک لیس و مطہرتک سر اذین کذروا و کعل طین السعوط غرق  
 السین کذروا اسی یود القیامہ (آل عمران ۷۰) اور (سجده ۲۷) بعد القادر  
 حدیب دہلوی (جس وقت بالندقہ نے اسے مسی میں تجوید پڑھوں گا اور انھوں کا اچھی طریق  
 اور پاب کرے گا کہ وہ اسے اور انھوں نے میری پیروی کی انھوں نے انھوں نے انکار کیا  
 فوقیت دینے والوں قیامت کے ان تک۔

یہ بات اس بات پر زور دے گی کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ و جاوید  
 جس کی آسمان پر اٹھے تھے ہیں۔ کیونکہ آیت میں مذکور ہے "فانظر انہم" اور یہی نقطہ  
 رون بلکہ جسم مع الروح یعنی زندہ و جاوید۔ ہر چہ انھیں ان کے غلبے نے نہ سب ہی ایک مسی زندہ  
 ہیں۔ کیونکہ ضمیر خطاب معروض ہے اور یہی لفظ "مظہر" ہے نیز یہاں آیت کا مطلب یہ ہے  
 کہ چاروں واقعات (توفی ارض اقصیٰ، علیہ السلام، قیامت سے پہلے پہلے بھی حضرت مسیح زندہ  
 کے ساتھ ہو جائیں گے اور صیغہ "مظہر" اس آیت کے لئے بھارت سے متبادل ہو گا ہے۔ یہی تو اس  
 میں ہے "وانما جاء علون ما علیہا صعبہا احرا" (نکدہ ۸۰) "مسی تم پہنچے اے جو اس  
 (زمین) پر ہے ہوا زمین پر ہر سے خالی بنانے والے ہیں۔" اور مرزا قادیانی کو جس میں آیت  
 یہ عیسیٰ اسی متوفیک کا الیہم ہوا تھا۔ (زیریں ۱۵۰ پر ۱۵۱) اور ان میں ۲۲۰) حوالہ کر رہے  
 قادیانی اس الیہم کے بعد بھی زندہ رہے اور مرزا قادیانی نے ان میں ۱۵۱ پر ۱۵۱) اور ان  
 ۱۲۰) کے حوالہ پر ان کا ترجمہ لکھا ہے "اسے مسی میں تجوید پڑھوں گا اور انھوں کا اچھی طریق  
 انھوں نے انھوں نے اور دوسری قادیانی (زیریں ۱۵۰ پر ۱۵۱) اور ان میں ۲۲۰) حوالہ کر رہے  
 ہیں کہ اسے مسی میں تجوید پڑھوں گا اور انھوں کا اچھی طریق

امام فخر الدین رازی نے تفسیر تیسرے میں لکھا ہے کہ توفی کی تین نوع ہیں۔ ایک موت۔  
 دوسری نوم۔ تیسری جود فی السر۔ یعنی آسمان پر اٹھنا۔ اس جگہ یہ آسمان پر اٹھنا مراد ہے۔  
 توفی کے حقیقی معنی ایک چیز کو پراپر دینا۔ اخذ الشمس و انبیا استبعاد شمس یا  
 اتمام شے ہے جس جگہ بھی موت کے معنی لئے گئے ہیں۔ وہ جود کما ہے کہ ہیں۔ قرآن میں جس  
 جگہ بھی توفی کا لفظ موت کے معنی میں آیا ہے وہاں قریہ موجود ہے۔ توفی ایک جلس ہے۔ لہذا  
 اس کے معنی اور ان کے لئے کسی قرینہ کی علامت ہوگی۔ (سرا ۱۵۰) اور یہی دلیل کے ضمن





۱۔ امام ابو الفتح محمد بن حسین صاحب نے جواب دیا کہ اگر ایسا مافیہ است  
میں نہ ہو تو اس کا کوئی ثبوت نہ ملے گا۔ وہ حضرات انہی کو اختیار دے گئے مگر  
تصویر برقرار رکھنے کے لیے صاحب مستحق شائع کیا۔

[illegible][illegible][illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

[illegible]

جوانے کے خدا و حضرت مائیں عباس سے اس کا سارا بھی ثابت نہیں۔ اس نے حضرت ابن عباس کو دیکھا بھی نہیں۔ پس یہ روایت روایات صحیحہ کے مقابلہ میں چٹا نہیں ہو سکتی۔

بخاری کے اصح الکتاب ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کتاب کی حدیث صرف و نہایت صحیح اور قابل اعتماد ہیں۔ اس پر اجماع ہے۔ مگر تعلیقات اور موقوفات کے متعلق یہ اجماع نہیں ہے۔ یہ روایت تعلیقات میں سے ہے۔ پس یہ کہ اجماع سے خارج ہے۔ حافظ ابن حلاج کے (مقدمہ علم) لکھتے ہیں کہ اس امر کی تصریح محمود ہے۔

۳۔۔۔ مفسرین کرام نے ترویج کی غرض سے جیسا کہ یوں کا یہ قول نقل کیا ہے۔ جیسے تفسیر (تاج التبیان ج ۱ ص ۳۹) پر اس قول کے بعد درج ہے۔ وغیرہ ضعف اور تفسیر (اسن اثیر ج ۲ ص ۳۹) پر ہے: "و النصارى يزرعون ان الله تعالى ترغاه سبع ساعات ثم احبوا" یعنی نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ حق تعالیٰ نے سات گھنٹہ (سبع) کو مردہ کو کھانا اور پھر زندہ کر کے آجائے پر دفن لیا اور تفسیر (روح المعانی ج ۱ ص ۱۵۸) پر اس قول کے متعلق ہے کہ: "انهم امن زعم النصارى" یہ نصاریٰ کے گمان میں ہے اور معلوم الا اختراہ و بہت عظیم اور یہ اثر امام ربیع بن خثیمہ ہے۔ مفسرین کرام کا اتفاق ہے کہ

"والصحيح كما قاله المقرطون ان الله تعالى رفعه من غير وفاة ولا نوم وهو اختصار الطبري والرواية الصحيحة عن ابن عباس (روح المعاني ج ۱ ص ۱۵۸) "خبر اور امام قرطبی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بغیر موت اور زندہ کر دیا اور عبد اللہ بن عباس کا صحیح قول لکھا ہے۔ یہ

قولی طور پر امر ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے تھے۔ قتل کا سامان تیار تھا۔ اس وقت خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سبلی کے لئے ان سے قوتی و رفع کا وعدہ فرمایا۔ اب ان قوتی کے معنی موت کے لئے جو عیسٰی کو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہودی مارنے کے درپے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا سے التجائی۔ خدا نے بھی فرمایا کہ میں تمہیں مارنے والا ہوں۔ بتاؤ اس میں کوئی تسلی ہے؟ اور قرآن میں اس جگہ موت کے معنی کرنے سے کام میں کوئی ثوابی چیز آتی ہے؟ جبکہ حافظ حنفی بھی مارنے پر آمادہ ہو چکا ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے تسلی و اطمینان کا کونسا موقع ہو سکتا تھا؟ پس اس جگہ موت کے معنی لینا تو اجماع و روایت سیاق و سباق قرآن اور عقل کی قید کے ہوتے ہوئے یہ کسی طرح جائز نہیں۔

یہ قرآن مجید توئی کے ساتھ رنج کا آخر ہے اور آیت دل رفعہ اللہ علیہ کے مطابق  
 رفع تو صلیبی کے وقت ہوا۔ اگر اس جھوٹی کے حتی موت کے لئے جائیں تو یہ "کا قول اما قنفت  
 الصبیحہ" کے وقت ہوتا ہے۔ موت کا زمانہ اس وقت وہی تھا جب یہودیوں نے تو کر کر رکھا تھا اور  
 ان کو سوائے قتل کے موت کا اور ذریعہ تسلیم کیا جاتے تھے۔ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 جو صلیبی کے وقت فوت ہوئے تھے۔ اس سے تمیز کی زندگی کا قصہ بظاہر ثابت ہوتا ہے۔ سرزائی  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد کشمیر میں۔ یہاں زندہ رہنے کے قائل ہیں۔ ہندوان  
 کے عقیدہ کے مطابق بھی اس جھوٹی کے مرنے سے موت کے ٹھکر لئے جا سکتے۔

تمیزیں وکیل

اسلامی منظر: "قال سبحانه تعالیٰ: وكتب عليه شهادة اذ انت فيه"  
 قلنا توفيقنا كنت انت الراقب عليهم (مائدہ ۱۰۷) "اگر میں اللہ پر تمہارا دیکھ رہا ہوں۔ جب  
 تم ان میں سے ایک پر پونے ہو تو تم کو تمہاری توجہ توئی میں پر مطلع رہو۔" پھر  
 یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن موت کے یہ وہ جس سوال ہو تو یہ  
 ارشاد فرمائیں گے کہ جب تک میں زندہ رہا۔ اس وقت تو میں تمہارا دیکھ رہا ہوں۔ وہی مجھے  
 انسان پر تھا اس وقت آپ ہی نہیں تھے۔ میں نے ان کو قتل و غیبی کا ترجمہ حضرت شاہ  
 سعدی نے "اموگوفانی" اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "برکھ و قی" میں کیا ہے۔  
 یہ تمیز ان دونوں میں ۱۲۴۱ھ میں اس کا معنی "اعلم رفقہم الی السماء" کیا گیا ہے۔  
 ۱۲۴۱ھ یعنی ۱۸۲۵ء میں پڑا ہے۔ "اعلم توفیقہم الی فیضہم" بلکہ اسی  
 السامی توفیقہم ان دونوں میں ۱۲۴۱ھ میں پڑا ہے۔ "اعلم توفیقہم" "لکن علما رفقہم"  
 عالم زمانہ و فاعل الرفع لا الموت

پس اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔  
 سرزائی منظر: اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فوت ہو رہی ہے۔  
 یہ نہ ہی اگر کہہ سکتے ہیں کہ قیامت کے دن میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح  
 کہو گا "اعلم توفیقہم کنت انت الراقب علیہم (صبح بد لری) "میں  
 تمہارے قیامت کے دن میں بھی حضرت عیسیٰ کی طرح توفیق کا علم رکھتا ہوں۔ اس سے  
 قیامت ہو کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی توفیق ہوئی اسی طرح مسیح علیہ السلام کی بھی ہوئی۔ رفع  
 آسمانی مراد لفظ کسی طرح چڑھنا ہے۔

۲ آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ مجھے نصاریٰ کا عقیدہ بگڑنے کا غم نہیں۔ بلکہ اس سے ثابت ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ورنہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب غلط ہوگا۔ کیونکہ بعد نزول وہ نصاریٰ کے عقیدہ سے مطعون ہو چکے ہوں گے۔

یہی آیت سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی میں عیسائی نہیں بگڑے۔ وں اب اہل تشیع کے ہوتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں۔

۳ آیت میں مسیح کی دو زندگیوں کا ذکر ہے۔ ایک مائت فیہم اور ایک بعد تو فی ہنس کے متعلق فرمائیں گے کہ گننت انت البرقہ وہ علیہم اقیسری کسی زندگی کا اس آیت میں ذکر نہیں۔ پس اس آیت کے مطابق جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہے اپنے حواریوں میں موجود رہے۔ آسمان کی زندگی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

اسلامی مفاہیر: تو فی بیث یا یسویں دلیل کے ضمن میں دیکھی ہے۔ ان آیت سے واضح ہے کہ "نیکو تو نے مجھے مار دیا" لینا لازمی ہے تو اہل عربیت ہاں نہیں۔ مسیح بنی دہی کی جو حدیث آپ نے پیش کی ہے اس میں بنی کریم ﷺ نے اپنے قول کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور یہ نہیں فرمایا "فانقول ما قال العبد الصالح" بلکہ "فانقول كما قال" فرمایا۔ کیونکہ بناء ہے اونی کا مطلب یہ ہے کہ میں وہی کہوں گا جو حضرت عیسیٰ نے کہا ہے اور عبارت ثانیہ کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کی مانند کہوں گا۔ لہذا یہ غلط ہے کہ بنی کریم ﷺ کی تو فی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو فی کے بالکل معنی ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ مسلم ہے کہ شبہ اور مشبہ بہ مختلف ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بنی کریم ﷺ کی تو فی بذریعہ موت ہوتی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو فی لفظاً یقیناً رفع دہائی اور اصعد الی السماء کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے "انما ارسلنا الیکم رسولاً شہداً کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (المؤمنہ ۱۰)۔" یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول شہید بھیجا۔ جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اب مرزا وہابیوں کے قول کے مطابق بنی کریم ﷺ کی رسالت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت ایک جیسی ہوتی چاہئے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مشبہ اور مشبہ بہ میں مشارکت تام ہوتی چاہئے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت عامہ اور موسیٰ علیہ السلام کی رسالت خاصہ ہے۔

۴ آیت میں کوئی لفظ ایہ نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے۔ آیت میں کوئی لفظ ایہ نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوئے۔ سوال





اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا ارشاد ہے۔ لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے عہد میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔ دوسرے مذہب کا شان تک نہ ہوگا۔ مرزا قادیانی (برائین امرہ) چارمیں ۱۸۹۸ء میں لکھتا ہے: "اس آیت میں اس کی مطابقت بیان کیا ہے۔"

مرزائی مناظر: یہ آیت مرزا قادیانی کے حق میں پیشین گوئی تھی مرزا قادیانی کے زید کے تمام مذاہب پر اس حد میں غیبت ظاہر ہوئی۔ لاکھوں دہائیوں اسلام کی صداقت میں جو مرزا قادیانی نے لکھے ہیں ان کے ذریعہ غلطی اسلام ہوگا۔

اسلامی مناظر: مرزا قادیانی کے ذریعہ جو محمد اسلام کی فوقیت دیا پر ظاہر ہوئی اس کی حقیقت ظاہر کرنے کا موقع نہیں۔ آپ کی یہ تکذیب مرزا قادیانی کی تکذیب کے خلاف ہے۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "یہ آیت دوسری درجہ مسیحی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے۔" (۱۸۹۸ء) ہاں! آیت مرزا قادیانی کو ہتھی میں کوٹا ہوا ہے ماحصل ہوا۔ تمام خبر انگریزوں کی کتابوں پر نظر انداز کرتے دیکھتے ہیں۔ ان کے یہ پیشین گوئی مرزا قادیانی پر چسپا نہیں ہو سکتی۔

پیشین گوئی دلیل

دوسری مناظر: "قل سحابة وقعا فی عسی ربکم انی برحمتکم وان بعدہ بعدا فذوالا من علیہ السلام" اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے لئے پیشین گوئی موجود ہے۔ "یہ ایک وقت آئے گا جب کہ غلوں نہ ظہور کریں گی انہما کو پہنچ جائے گی۔ اس وقت کے لئے مرزا قادیانی (برائین امرہ) چارمیں ۱۸۹۸ء میں لکھتا ہے: "اس آیت کے تحت میں لکھتا ہوں کہ "مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مقررین کے لئے شدت اور صفت اور قہر، مٹائی و ستعلیٰ میں آئے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ پہنچیں گے۔"

مرزائی مناظر: یہ پیشین گوئی بھی مرزا قادیانی کے ظہور سے چاروں دیکھتی ہے۔ اسلامی مناظر: مرزا قادیانی کی تصریح کے مطابق مسیح موعود کی جلالت کے ساتھ آئے، ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں شدت، عسکری قہر و فتح کا ہونا ضروری ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں بدلی تک میں آیا ہوں۔ پس مرزا قادیانی اس کے مسدود نہیں ہو سکتے۔

## پانچویں سویریں ویسٹ

اماں امرہ نے اپنی دست بوجھ ۲۰۰۱ میں ۱۰۰ لاکھ روپے کی رقم ۲۲۸ روپے کی رقم کی اور  
 انی چھ برس کے بعد یہ رقم کی ہے جس کے متعلق کوئی بات نہ ہو۔ اس کے علاوہ جو رقم آئے  
 ہیں اس کی اسات و سبب بتائیں۔ وہ بتاؤ۔  
 جس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں

”لاریمیا، احوالہ الخلاقہ، احوالہ شفی و دہم و محالہ و انی اولی الناس  
 بعیسی بن مریم لانه لم یکن مدی بینی وینہ و انہ رزل غلظا و اشیمنوہ  
 فاعمرہ و ارحل حریوع الی الحدیث و انبیدض حلیہ ثوبس مضران کثان راسہ  
 یقطرو ان ہم یصدہ علی فیدق النصبہ و یقتل الحنریر و یضع الحریر  
 و یدعوا الناس الی الاسلام و یبطل ملہ فی زمانہ اس کلہ الا لاسلام و یبطل  
 الملہ فی زمانہ لصدیہ لحدال و تقع الاساقہ فی الارض حتی ترتفع لاسودیع  
 الابل و السمار و یغفر و لا ذناب و یغفر و یلعن الصبیان بالخیات  
 لا تحرمہ عیمکت اربعین ساعۃ و بنوہی و یحییٰ علیہ اعملون“

چوتھے کریم علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایمان دیا۔ ان کی بھائی ہیں۔۔۔ ان کی مختلف  
 ہیں۔ (۱) سب کا ایک بچہ اور میں اور جیسی بہت سی قریب ہیں۔ (۲) کوئی نہ ہے اور ان  
 کے درمیان میں کوئی نہیں۔ (۳) اور وہ دوسری مدت کے دن نازل ہوں گے۔ میانہ ہوں گے۔ برائی  
 اور ناپید ہوں گے۔ میں ہوں گے اور ان پر دو گے۔ ان کے کپڑے ہوں گے۔ کوئی نہ کے سر سے پانی  
 نہج۔ ہاں ہے۔ اگرچہ کوئی قسمی کوئی نہیں پتلی ہے۔ سب کو تواریخ کے اور جزیرہ و اعجاز میں کے اور  
 سب کو سلامتی طرف دایر کے اور انسانی ان کے زمانہ میں تمام امور کا سلسلہ فرما دیں گے۔  
 مجھ رہے زمین پر امن ہو جائے گا۔ حق کی شے اور ان کے ساتھ اور چھپنے کا گئے ملکہ کے ساتھ اور  
 خبریں و خبریوں کے ساتھ نہ پتے نہیں کے اور بچے ان کے ساتھ چھپنے کے اور مدت  
 سبھی حیرانگہ ہو جائیں گی۔ میں نے بعد اوقات پائیں گے اور سلمان ان کے  
 چاندنی خانہ پر میں گئے۔ ۱۱

## پانچویں سویریں ویسٹ

اسامی منظرہ تقوید یہ میں ۱۹۰۰ء میں اپنی تالیف ۱۱۰۰ اس ایک حدیث ہے  
 کہ ”لاریمیا، احوالہ الخلاقہ، احوالہ شفی و دہم و محالہ و انی اولی الناس  
 بعیسی بن مریم لانه لم یکن مدی بینی وینہ و انہ رزل غلظا و اشیمنوہ  
 فاعمرہ و ارحل حریوع الی الحدیث و انبیدض حلیہ ثوبس مضران کثان راسہ  
 یقطرو ان ہم یصدہ علی فیدق النصبہ و یقتل الحنریر و یضع الحریر  
 و یدعوا الناس الی الاسلام و یبطل ملہ فی زمانہ اس کلہ الا لاسلام و یبطل  
 الملہ فی زمانہ لصدیہ لحدال و تقع الاساقہ فی الارض حتی ترتفع لاسودیع  
 الابل و السمار و یغفر و لا ذناب و یغفر و یلعن الصبیان بالخیات  
 لا تحرمہ عیمکت اربعین ساعۃ و بنوہی و یحییٰ علیہ اعملون“







ابن عطیہ واحمدت الامة مجلس مستصفیٰ الحديث الخواثر ابن عیسیٰ فی السمعاء حسنی وانذا بغزل فی آخر الزمان ”خبر قیامت کے اس پر انداز ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئیں گے اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ احادیث و اقوال کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

حدیث ابوی (تقریباً ۱۰۰۰) میں (۳) تحت آیت خاتم النبیین پر اس سوال کے جواب میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین کے بعد کیسے تشریف لائیں گے فرماتے ہیں:

”ولا یقدح ذلك ما احدثت الامة واشتهرت فيه الاحبار ولعلها بلغت مبلغ التوفيق المعنوی وینطق به الکتاب عی قول ووجوب الايمان به وانکسر سیکره کالفلا سفة عن نزول عیسیٰ علیه السلام آخر الزمان لانه کان نیما قبل تحمیه نیما“۔ مالم یؤثر فی حده النشأة

حضرت امام اعظم (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: ”ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء حق کما فی (خبرہ من ذی الحجۃ ۱۲۳۱) میں ہے۔“ ونزول عیسیٰ عنده السلام من السماء غفور حق

اولیٰ حلت والبراءت کے نزدیک دین کے چار مآخذ ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع و امت ورتبہ میں آئندہ جھگڑے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی زندگی کا سب سے بڑا محنت پسند کہ آج تک امت محمدیہ کائنات پر جماع چڑا رہا ہے۔

تیسویں دلیل

”عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لن تهتک امة افاضی اولها وعیسیٰ ابن مریم فی آخرها والہدی فی اوسطها (احمد ج ۶ ص ۶۰ کفر العمال ج ۱ ص ۶۶) حدیث نمبر ۶۶۰۰۔ ابو نعیم الحولوی للعنفوی ج ۲ ص ۹۱) ”خبر حضرت ابن عباس کے نزول وایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ امت پر چڑھ کر نہ دینی میں کے اول میں میں موجود ہوئی اور آخر میں دینی میں مریم کے درمیان میں۔“

اس حدیث میں اس امت کے میں لحاظ رکھ کر اگے یہ بیان کیے گئے ہیں۔ اول تو خود حضور نبی کریم ﷺ۔ دوم عیسیٰ علیہ السلام اور تیسرے امام مہدی علیہ الرضوان جو پہلے دو کے درمیان آئیں گے۔ اب آخر ایک کو اور دوسرے میں داخل کریں۔ جیسا کہ مرزا انبی ازرا نے بروز کرتے ہیں تو تین جہاں الگ الگ ہیں وہ سب اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں اس امت کی تکاملت کریں گے۔

تثبیت یسویں دلیل

”عن ابی عیسیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ فعند ذلك ينزل اخي

عیسیٰ بن مریم من السماء (کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۶۶۶۱۶)۔“

اس حدیث میں آسمان سے نزول صافہ طور پر مذکور ہے۔

چوتھیں یسویں دلیل

”عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ لیہن عیسیٰ ابن مریم بفتح

الروح، حاحا او یفتخر؟ او یفتنہما (مسلم شریف ج ۱ ص ۸۰۸ مطب جوار التعمق

فی الحج والفرمان) ”خیر مسلمانوں میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یسویٰ ابن مریم علیہ

السلامؑ پر روحامت چڑھا مریدوں کا حرام پانچویں ہے۔“

اس حدیث میں مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ حج کریں

گے۔ نقلی مسیح (مرزا) نے تمام عمر حج نہیں کیا۔

پنجمی یسویں دلیل

”عن امی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ والدی مفسی بیدہ

لجوشکس ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا ویکسر الصلیب ویقتل

الخنزیر ویضع الجریۃ ویفیض المال حتی لا یبقیۃ احد حتی تکتوی

السجدۃ الراحدۃ خیرا من الدنیا وعلیہا (بخاری ج ۱ ص ۴۰۰ مطب نزول

عیسیٰ ابن مریم و مسلم ج ۱ ص ۸۰۸) ”ماہ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاشا

شریعہ معیناً“ ”خیر حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے اللہ پاک

کی بہت جلد ابن مریم مصطفیٰؑ کم ہو کر تم میں اتریں گے۔ پھر وہ عیسائی صلیب کو توڑ دیں

گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے اور مالِ یثیم سے لوگوں کو دیں گے۔

یہاں تک کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ لوگ ایسے مستحق اور غلبہ یوں گے کہ ایک بچہ وان کو

ساری دنیا کے مال و متاع سے اچھا معبود ہو گا۔“

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحاح میں روایت کی ہے۔ اس میں ابن

مریم علیہ السلام کے جو نشان بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نشان بھی مسیح کا زب (مرزا

قادیانی) اس پایا نہیں جاوا۔



## چھتیسویں دلیل

”عس حابرو قد قال رسول اللہ ﷺ یقول عیسیٰ ابن مریم فیقول  
ایسرہم انہدی تعال ہل بمنہ فیقول لاوان بفضکم علی معشر اسراء الاحوی  
للفناوی ج ۱ ص ۱۶۱“ جمع حضرت جبریل سے روایت ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نزل ہوں گے تو لوگوں  
کا امیر انہیں غارت پر جانے کے لئے کہے گا۔ پس وہ انکار کریں گے اور فرمایا میں نے کہ تم میں سے  
بعض بھٹن کے نام ہیں۔“

اس حدیث سے ثابت ہے کہ اسلام کم منکم لا نعیر ہم سے مراد امام مہدی علیہ  
الرفیہ ہیں اور امام مہدی کی موجودگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزل ہوں گے۔

## سیئیسویں دلیل

”عس ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یوتل من عاشر منکم ان  
یلقی عیسیٰ ابن مریم اماماً مہدیاً حکماً عدلاً (مسند امام احمد ج ۶ ص ۱۰۱)“  
جمع حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے ہر دہریہ کا  
تیسرا ابن میرے ملاقات کرے گا۔ جو امام ہوگا ہدایت یافتہ مستغنی اور عادل ہے۔  
اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات  
کریں گے۔ نیز کہ با اتفاق محدثین آپؑ اس وقت تک زندہ رہے۔

## اڑتیسویں دلیل

”عس اسر ہریرۃ بن فروعاً السہیطون بن مریم حکماً عدلاً (درستور  
ج ۶ ص ۱۰۱)“ جمع ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزل ہوں گے  
تو لوگوں کے امیر بنیں گے اور امام مہدی بنیں گے۔ اس جملہ سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام  
نزل ہوں گے اور امام مہدی بنیں گے۔ اور نہ چارہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام نزل ہوں گے۔  
اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات  
کریں گے۔

## اتنایسویں دلیل

مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف (مرمرہ ناظم تاریخ ص ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷

برجائے نبی قصبہ حق کی رہبر اس کے خواہے دیتے ہیں۔ مگر اقلادیوں کی اس عسکر قہ انجمن شریف کے مسائل ۲۱۵ قصبہ حق کی کا حال اس طرح بر شا کر ہے:

[illegible]

نیز اس انگلیس کے نقل نمبر ۱۹۹۹ء میں ہے۔ یہ وہ الخرجی کا مسیح علیہ السلام کا ہم  
نقل من جانے ہو چکا ہے دینے کے لئے ہے۔

## چالیسویں ویں ویسٹ

سماحي مقرر "عن عبد الله ابن مسعود قال لما كان ليلة اسرى  
رمز جال الله عز وجل ابي ابراهيم وعيسى وقيظاكري الساعة فندوا  
بسر عهم فساء لوء عنها فلم يكن عنده منها علم ثم سئلوا موسى فلم يكن  
عنده عنها علم فرؤ الحديث الي عيسى بن بريده فقال قد عهد الي فيه ادون  
وجبتها فنامو وجبتها فلا يعها الا الله فذكر خيرو النجال قال عامر بن قنبله  
(الملاحه مر ٢٦) ما غنة النجال وهو عيسى بن بريده

پہلے حضرت عبداللہ ازہر مسعود سے روایت ہے کہ شب معراج کو نبی کریم ﷺ کی ملاقات ہوئی وہ بھی لاہور انیم تھمہ اسلام سے ہوئی۔ قیامت کا تذکرہ اور حضرت ابراہیمؑ نے اہلسنی خارجی کی شب حضرت موسیٰ سے دریافت کیا تھا۔ انہوں نے بھی اہلسنی ظاہری۔ پھر بات حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ پر ہوئی۔ انہوں نے فرما دی کہ قیامت کے ظہور کا صحیح علم اللہ کو ہی ہے۔ پھر وہ حال کے خراج کا ذکر کیا کہ میں اکثر کراہے آتی کروں گا۔ ۴

اس حدیث میں اس کو نسل و یتیم کا ذکر لیا گیا ہے جو شبہ مع ان کو پورا دلوں والے معصوم  
انجیل و ہر انجیل علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام و محمد ﷺ میں ہوئی۔ اس آیتانی  
چرا کو نسل کے فیصلہ کے مطابق یعنی علیہ السلام۔ آخری زمانہ میں زمین پر ہرگز و ہر حال کو قتل کریں  
تھے جس تک کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ وہی آخری زمانہ تک قتل دجال ہے۔ اب اگر

مرزا فی حدیث کہیں کہ اس وقت مرزا قادیانی آجانبہ و بدعتی تھے تو ہر قابل ہو چاہے جس سے۔  
 درود اس حدیث سے۔ و درویش کی طرف ”اس پر کچھ ابن عربیہ غیبی طور پر زندگی اور آخری  
 زمانہ میں زندگی پر غور فرماتے ہیں۔“

مرزا کی منظر یہ کہ ”معدود کا قول ہے۔ حدیث نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے میرا نہیں  
 کہا کہ میں یہ کر سوں اللہ تعالیٰ سے منہ ہے۔ پس یہ حدیث قابلِ حجت نہیں۔“

اس کی منظر یہ کہ حدیث مرفوعہ و صحیح ہے۔ صحابی نے یہ فقرہ معروض قاذو کر دیا ہے۔  
 معروض میں وہ مراد تو یہ ہے کہ اس نے جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے اس سے ہے، وہی بیان کرے جو کہ  
 آپ کا شک مٹانے کے لئے (مسند امام احمد میں ص ۷۷) سے یہ حدیث صحیح کی جاتی ہے۔ مسند امام  
 احمد میں ضعیف میں یہ حدیث اس طرح مرفوعہ ہے ”عسی ایس مسعود عن رسول اللہ ﷺ  
 قال قال لکن عبد اللہ ابن مسعود نے یہ کہہ دیا ہے۔“

مرزا فی حدیث کہیں کہ (محمد سلیم بھٹو) نے یہ حدیث عبد اللہ ابن مسعود کا نہیں  
 ہے۔ وہ غیر معتبر روایت ہے۔ جس کی روایت انہیں مانگئے۔ (مسند احمد)  
 ثبوت: احادیث کی طرف سے ہم جنت و ملاست پر محمد سلیم نے یہ الفاظ انہیں لئے۔

### ضروری محرمات

معتبرہ آئی خلیہ اسلام کی حیات کے صد ہا دلائل ہیں جن میں سے ان پر نہیں  
 انتخاب درج کیا گیا ہے۔ ان میں سے سب دلائل امامیہ میں نظر میں نہیں رہتے۔  
 بحیرہ ماریٹائی چپ نمبر ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱